ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدرد جامعہ

جلد ۴ بابت ماہ مارچ سنہ ۳۹ء مطابق محرم الحرام سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲

معذرت

اس سال کچھ ایسی صورتیں پے در پے پیش آئیں کہ رسالہ ہمدرد جامعہ باوجود ہماری خواہش کے اکتوبر سے اب تک شائع نہیں ہو سکا۔ اس میں کچھ ہماری معذوریاں اور کچھ ڈاکخانہ کی رخنہ اندازیاں تھیں اس کی تفصیل سے ناظرین کو دلچسپی نہ ہوگی۔ اس لئے صرف اس مجمل بیان کے ساتھ ہم معذرت خواہ ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ پابندی سے رسالہ حاضر خدمت ہوا کرے گا۔ اس اشاعت کو اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء سے مارچ سنہ ۱۹۳۹ء تک کا رسالہ تصور فرمایا جائے اسمیں فہرستیں اکتوبر سنہ ۳۸ء تک شامل ہیں۔ باقی فہرستیں اس کے بعد والے رسالے میں شائع ہوں گی چونکہ یہ رسالہ کئی رسالوں کی بجائے شائع ہو رہا ہے۔ اس لئے طے کیا گیا ہے کہ اس کی اور اس کے بعد دو ایک اور رسالوں کی ضخامت بڑھا دی جائے۔ امید ہے کہ اس طرح پچھلی کوتاہیوں کی قدرے تلافی ہو جائے گی۔ ہم اپنے ناظرین سے پھر ایک بار اس طویل غیر حاضری کی معذرت چاہتے ہیں۔

حالات جامعہ

عطیہ

حلقہ ہمدردان اور بہی خواہان جامعہ میں یہ خبر بہت ہی مسرت اور خوشی سے سنی جائے گی کہ جناب خان بہادر احمد علاءالدین صاحب بالقابہ نے حیدرآباد سے ازراہ لطف و عنایت اور بکمال علم دوستی پانچ ہزار کی گراں بہا رقم جامعہ ملیہ کو مرحمت فرمائی۔ جزاک اللہ احسن الجزا

ہم اس گرانقدر عطیہ پر خان بہادر قبلہ کا دلی تشکریہ پیش کرتے ہیں

ہندوستان کے مشہور و معروف عالم حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کو کچھ مہینے ہوئے ہندوستان آنے کی اجازت مل گئی تھی اور اب وہ ایک مدت کے بعد وطن آنے کے لئے آمادہ تھے لیکن پاسپورٹ کے ملنے میں تاخیر ہو گئی اور ادھر حج کا زمانہ بھی آگیا تھا اس لئے اب آپ رک گئے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد مراجعت فرما ہوں گے۔

ہماری خوش بختی ہے کہ حضرت مولانا نے اپنے قیام اور افادات کے لئے جامعہ میں کرم فرمانے کا ارادہ کیا ہے مولانا کی خواہش ہے کہ وہ اہل جامعہ کو قرآن اور فلسفہ شاہ ولی اللہ کے نکات و غوامض سے بہرہ مند فرمائیں مولانا نے اپنی عمر کا پورا سرمایہ ان دو چیزوں پر صرف کر دیا ہے۔ اب وہ اپنے اس علم و فضل سے اہل جامعہ کو مستفیض ہونے کا موقعہ دیں گے۔

چونکہ مولانا کی تشریف آوری میں کچھ دیر تھی اس

لئے جامعہ کے ہونہار فرزند اور استاد مولانا محمد سرور صاحب فاضل مصر حضرت مولانا سے استفادہ کرنے کو مکہ معظمہ تشریف لے گئے ہیں تاکہ جب تک مولانا وہاں تشریف رکھیں وہ وقت ضائع نہ جائے۔ خدا وہ دن جلد لائے کہ مولانا کی تشریف آوری سے جامعہ اور اسلامیان ہند فیض یاب ہوں۔

اور شعائر حج کے متعلق وضاحت سے بیان کیا۔

امریکہ کے مشہور پروفیسر ہارلو صاحب اور ان کی بیگم نے جامعہ کو دیکھا اور بہت پسند فرمایا۔ موصوف نے جامعہ کے ایک عام جلسہ میں تقریر بھی فرمائی۔

عطیہ

نواب کمال یار جنگ بہادر حیدر آباد ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں کہ موصوف نے بکمال لطف و کرم دو ہزار کے گرانقدر عطیہ سے جامعہ کو نوازا۔ جزاک اللہ خیر الجزا

ہم اراکین جامعہ کی طرف سے نواب صاحب قبلہ کی خدمت میں مخلصانہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پچھلے دو مہینوں میں جامعہ میں کئی عام جلسے ہوئے۔ جس میں بعض اہل فن حضرات نے تقریریں فرمائیں۔

جناب حاجی خان بہادر ظفر حسین صاحب (محکمہ آثار قدیمہ) نے حج کے متعلق دو تقریریں فرمائیں اور دلپذیر انداز میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی عمارات

اس سال ۹ فروری کو عثمانیہ کلب پانی پت کے ہائی اسکول تقریری مقابلہ میں شرکت کے لئے تعلیمی مرکز نمبر ۱ جامعہ (مدرسہ ابتدائی غیر مقیم طلبہ) سے چھٹی جماعت کے دو طالب علم سید محمد رؤف اور مشتاق صدیق۔ ماسٹر عبد الخالق صاحب کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔ پانی پت عثمانیہ کلب کا یہ جلسہ ہر سال بہت اہتمام کے ساتھ ہوتا

ہے۔ اس سال کافی مدرسوں نے حصہ لیا تھا۔

۱۰ر فروری کو تقریروں کا فی البدیہ مقابلہ تھا اور ۱۲ر کو مقررہ موضوع "سائنس کی ایجادات انسانیت کے لئے باعث تخریب ہے" پر مشتاق صدیقی فی البدیہ تقریر میں اول آئے اور ان کو پہلا انعام ملا۔ مجموعی حیثیت سے دونوں مقرروں کی تقریریں اچھی رہیں اور بہت پسند

کا مقابلہ حسب سابق ہوا۔ مقامی اور باہر کے بہت سے مدرسوں نے تقریر، تحریر اور کھیلوں میں حصہ لیا مجموعی طور پر مدرسہ جامعہ نگر کا ابتدائی مدرسہ اول آیا۔ مدرسہ فیض عام ہائی اسکول میرٹھ دوم۔ چونکہ قاعدے کے مطابق جامعہ نگر کا مدرسہ خود اپنی ٹرافی نہیں لے سکتا اس لئے وہ ٹرافی فیض عام ہائی اسکول میرٹھ کو ملی۔

عطیہ

جامعہ کے طلبائے قدیم کی انجمن آج کل اپنے مشاغل میں سرگرم ہے۔ عنقریب انجمن کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے اس سلسلہ میں طلبائے قدیم جامعہ سے فراہمی رقم کی درخواست کی گئی تھی۔ نہایت مسرت کی بات ہے کہ جامعہ کے قدیم طالب علم **جناب علی حسن صاحب** باوجود جامعہ سے دور سنگاپور رہنے کے اپنی مادر تعلیمی کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ موصوف نے پانچ پانچ سو کی دو قسطوں میں **ایک ہزار** روپیہ کی گراں قدر رقم اپنی انجمن کو عطا فرمائی۔

خدا انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

کی گئیں۔ سید محمد رؤف کو بھی ایک خاص انعام ملا اور تعلیمی مرکز جامعہ اس مقابلہ میں اول رہا اور ننھے سپاہی پانی پت کے میدان سے ایک خوشنما ٹرافی جیت کر لائے۔

گذشتہ ماہ مدرسہ جامعہ نگر اوکھلا میں سالانہ علمی ٹرافی

تقریری مقابلے کے جلسہ کی صدارت جناب سعید انصاری صاحب پرنسپل استادوں کا مدرسہ نے کی اور انعامی جلسہ کی صدارت مولانا عبدالرحمن صاحب پروفیسر سینٹ اسٹیفنس کالج نے فرمائی اور اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کئے اور آخر میں ایک نصیحت آمیز تقریر فرمائی۔

یومِ تاسیسِ جامعہ

تاسیس جامعہ کی تقریب کے سلسلے میں ہر سال جامعہ میں ایک جلسہ ۲۹۔ اکتوبر کو ہوا کرتا ہے۔ اس سال بھی یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر اہل جامعہ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اپنے پچھلے کاموں کا جائزہ لیتے ہیں اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کرتے ہیں۔ ماضی کی روشنی میں مستقبل کا خاکہ بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تفصیلات کی ضرورت تھی۔ اس لئے قائم مقام شیخ الجامعہ صاحب نے جامعہ کے ہر شعبہ سے سال بھر کی کارگذاری اور آئندہ ارادوں کے بیان کرنے کی درخواست کی تھی لہذا ہر شعبہ کے منتظم صاحب نے اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ تمام اہل جامعہ کے سامنے پیش کی۔ ہم ان رپورٹوں کے ضروری اقتباسات اپنے ہمدردوں کی اطلاع کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ اس اشاعت میں جناب محمد مجیب صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ اور جناب محمد عاقل صاحب مہتمم کتب خانہ کی رپورٹ کے اقتباسات شریک کئے جاتے ہیں۔ آئندہ اشاعتوں میں انشاء اللہ اور شعبوں کے اقتباسات دئے جائیں گے۔

شیخ الجامعہ کی تقریر

جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بمبئی میں زیر علاج تھے اس لئے یوم تاسیس کے جلسہ کی صدارت جناب محمد مجیب صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ نے فرمائی موصوف کی تقریر حسب ذیل ہے:

جامعہ نے جہاں کئی اور باتوں میں عام روش اور عام وضع کو چھوڑا ہے وہاں تاسیس کی تقریب منانے میں بھی انوکھا چلن اختیار کیا ہے، ایسا چلن کہ اس پر رعب اور شان کا فریب کھائے ہوئے لوگ مسکراتے ہیں، قاعدے اور ضابطے کے سیدھے رستے پر چلنے والے حیران ہوتے ہیں یا الجھتے ہیں، مگر سادگی اور خلوص، ایمانداری اور انکسار کے قدردان کو اس میں کچھ نہ کچھ دل میں رکھنے اور ساتھ لے جانے کو ضرور نظر آجاتا ہے۔ میں ان دنوں میں جامعہ میں نہ تھا جب اُسے سرکاری یونیورسٹیوں کے ڈھرے پر چلانے اور عام رواج کو برتنے کی کسی قدر کوشش کی جاتی تھی، جب اس کی فکر ہوتی تھی کہ تاسیس کے دن ملک کا کوئی آبرودار شخص آکر تقریر کرے، سندیں تقسیم کرے اور سند کے ساتھ طالب علموں کو ایسی نصیحتیں بھی کرے جس پر عمل کئے بغیر تعلیم کی سند ایک ڈھکوسلہ سمجھی جاتی ہے۔ جس سال میں آیا، تاسیس کے دن شکایت اور تنقید نے جشن منایا تھا، پھر کچھ دنوں یہ خیال رہا کہ اس تقریب کو جامعہ کی دولت اور اثر کا نہیں تو جامعہ کی ملنساری، مہمان نوازی اور ادبی ذوق کے اظہار کا ایک موقع بنانا چاہئے۔ لیکن تقریب کی صورت ہنگامے کی ہوتی یا خاموشی کی، محفل عام ہوتی یا خاص جامعہ والوں کی، ہم نے خدمت کا جو ارادہ کیا تھا اسے ہم کسی نئے پہلو سے دیکھتے اور تازہ شوق کے ساتھ دل سے لگاتے ضرور تھے۔ ہم اس دنیا کو جو خرچ اور آمدنی کو برابر رکھنا چاہتی ہے، اور حوصلے کو

مالی استطاعت کی تنگی سے کترتے رہنا کامیابی کا راز سمجھتی ہے کبھی خوش کرنے کی فکر نہیں کی ہم نے اپنی کارگذاری کو کبھی اعداد وشمار کے چوکھٹے میں بند نہیں کیا۔ ہم کبھی خود ایسے مطمئن نہ تھے کہ دوسروں کو مطمئن کریں، ہم نے اپنا کام خود ہی اپنے سر لیا تھا ہم کس سے کہتے کہ دیکھئے جو کام ہمارے سپرد ہے وہ انجام پا رہا ہے، جو روپیہ ہمیں ملتا ہے وہ حسب تخمینہ خرچ ہوا ہے۔ ہم تو بس یہ کرتے رہے کہ جو رستہ ہم نے طے کرلیا تھا اس کی لمبائی کو ناپیں، ہم نے جو ترقی کی تھی اس کا اندازہ کریں، اور وہ بھی صرف اس لئے کہ زیادہ امیدوار حوصلے کے ساتھ آگے قدم بڑھائیں۔ ہمارے لئے مناسب بھی یہی تھا۔ ہماری ترقی کے معنی یہ تھے کہ جو مقصد ہم نے اپنے سامنے رکھا تھا اسے خود زیادہ صاف دیکھ سکیں، جو ارادے اپنے دلوں میں رکھتے تھے انھیں زیادہ مضبوط پائیں، جو کام ہم کر رہے تھے اس سے اپنے آئندہ کاموں کو زیادہ ممکن اور قریب ہوتے دیکھیں۔ ہماری کارگزاری کا اگر ایک پہلو یہ تھا کہ ہم نے ایک معمول کی استقلال کے ساتھ پابندی کی اور دوسرا اور ہمارے دلوں کو زیادہ عزیز پہلو یہ تھا کہ ہم نے ایک نئے اور بہتر معمول کی طرح ڈالی، ہم نے اگر کچھ بنایا تھا تو اُسے مٹا کر بہتر چیز بنانے کی دھن میں بھی لگے تھے۔ اور سب سے بڑی بات جس میں ہم سمجھتے کہ جامعہ کے وجود کا راز بھی پوشیدہ ہے، یہ ہے کہ ہم اپنے کاموں کے ساتھ خود بھی بنتے رہے۔ جامعہ کی کارگذاری ہمارے دلوں کی کیفیت، ہماری واردات قلبی سے جدا نہیں کی جاسکتی، جامعہ کوئی ادارہ یا اداروں کا مجموعہ نہیں ہے، ہمارے دلوں کی کہانی بھی ہے، کوئی عمارت یا عمارتوں کا مجموعہ نہیں ہے، بہتے چشموں کا ایک جال سا ہے کہ جس سے زمیں سیراب اور بستی شاداب ہوتی ہے۔

چشموں کو بہانے کے لئے ایک بڑا چشمہ بھی چاہیئے کہ جس کی روانی زمین کی ناہمواری کو اپنے بلوں میں لیتی ہزاروں رکاوٹوں میں سے رستہ نکالتی چلی جائے۔ چشموں کا بہاؤ اسی کے زور سے ہوتا ہے، ان کے نغمے اسی کے گیت سے بنتے ہیں، یہ روانی یہ زور، یہ نغمہ سرائی اسی کو نصیب ہوتی ہے کہ جسے خدا دے۔ اپنا کام وہی کرسکتا ہے، اپنی بات وہی کہہ سکتا ہے۔ اسی وجہ سے کئی سال سے یہ ہوتا چلا آیا ہے کہ جامعہ کی تاسیس کے دن جامعہ کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہمارے شیخ الجامعہ کی زبانی بیان ہوا، اور انھوں نے وہی کہا جو اُن کے دل میں تھا۔ ان کی شخصیت نے ان کی باتوں کو ایک آئینہ بنا دیا کہ جس میں ہم اپنی اور جامعہ کی صورت دیکھتے تھے۔ مگر وہ صورت نہیں کہ جس کی تصویر کاغذ پر اتاری جاسکے، بلکہ وہ صورت جس کے رنگ تاریخ، مذہب، انسانی شخصیت کے رنگوں سے مل کر زندگی پر اسی طرح چھا جاتے ہیں جیسے آسمان پر افق کے رنگ۔ جامعہ کی تاسیس کی تقریب سچ پوچھئے تو انھیں رنگوں کا پھوٹنا اور پھیلنا اور ہمارے کاروبار کا ان کی روشنی میں چمک اٹھنا تھا۔

اس سال ہم اپنی تاسیس اس شان سے منا نہیں سکتے۔ لیکن ہم اپنے بہاؤ کو، اپنے کام کے پھیلاؤ کو دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے جو مختلف ادارے ہیں ان کے مقاصد کو جوڑ کر جامعہ کے بڑے مقصد کو آنکھوں کے سامنے لانے کی کوشش کرسکتے ہیں۔ ہمارے شعبوں کا مختصر سا حال آپ اُن کارکنوں کی زبانی سنیں گے جس کے وہ اس وقت سپرد ہیں، میں آپ کو صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ کام جسے ہم مشق اور تجربہ کہتے ہیں اب آہستہ آہستہ نظیر اور سند بن رہا ہے، ہم کو اب یہ ذمہ داری پوری کرنا ہوگی کہ تعلیم کے جن طریقوں کو ہم آزما چکے ہیں ان میں مہارت پیدا کریں، تاکہ آئندہ ترقی کی بنیاد مضبوط رہے، ہمارا ہر کام

اس سہولت اور صفائی سے ہونا چاہیے جو پختہ ارادے اور کامیاب شوق کی سچی علامت ہے، اب ہمارے لئے لازمی ہوگیا ہے کہ تفصیلی کاموں میں آپ اپنے چار[illegible]نہیں، ایک مرکز سے قوت حاصل کرنے کے بجائے اپنے جوش اور شوق سے مرکز کو تقویت پہنچا کر اور اس اشتراک عمل کو قائم رکھتے ہوئے جو ہماری چھوٹی سی جماعت کا مایۂ ناز ہے اپنے مخصوص کام کو جامعہ کے مجموعی کام اور مجموعی مقصد سے اس طرح ہم آہنگ کردیں کہ جو کچھ ہونا چاہیے وہ آپ ہی ہوتا رہے۔ ہمارا کام اب تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے، اس اعتبار سے نہیں کہ افراد کے ذمہ زیادہ کام ہوگیا ہے یا شعبوں کی تعداد زیادہ ہوتی جارہی ہے بلکہ اس سبب سے کہ ہندوستان کی تعلیمی اور تہذیبی زندگی سے وہ تعلق جو ہمارے دل اور ارادے تک محدود تھا اب ایک نیا روپ لے رہا ہے، اب یہ ناگزیر ہوگیا ہے کہ ہمیں اپنے اندرونی کام کی طرف سے پورا اطمینان ہو تاکہ ہم وہ مطالبے پورے کرسکیں جو ہماری قوم اس وقت ہم سے کر رہی ہے اور جنھیں پورا کئے بغیر جامعہ اپنے اصل مقصد تک پہنچ نہیں سکتی۔

آپ جانتے ہیں کہ عام جبری تعلیم کی ایک تجویز جامعہ کی طرف منسوب کی جارہی ہے جسے ہمارے شیخ الجامعہ نے تیار کیا اور جسے کئی صوبوں کی حکومتیں ان کے مشورے سے مگر اپنی بساط اور ذہنیت کے مطابق عمل میں لانے والی ہیں۔ عام جبری تعلیم کے اصول اور نصاب تجویز کرنا ایسا کام نہ تھا کہ جس سے انکار کیا جائے، خصوصاً جب اس کی امید تھی کہ اس تجویز میں تعلیم کے بہترین طریقے پیش کئے جاسکیں گے اور گاندھی جی اپنی شخصیت کے پورے زور اور اثر کو اسے مقبول اور رائج کرنے میں صرف کریں گے۔ یہ تجویز بنیادی تعلیم کی ہے اور خالص تعلیمی ہے، لیکن ایک طرف شخص اور مقام کی پرستش کے ایک پرانے میلان نے اسے وردھا اسکیم کا نام دے دیا ہے، دوسری طرف جائز بدگمانیوں اور ناجائز خوف نے اسے اسلامی تہذیب اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ایک گہری تدبیر ٹھہرا کر اس کی اصل تعلیمی حیثیت کو بالکل مٹا دیا ہے، ایک صوبے کے وزیر تعلیم نے موقع کو غنیمت جان کر بنیادی تعلیم کی اس تجویز کو جو ہمارے شیخ الجامعہ نے مرتب کی تھی ودیا مندر کے نام سے دیہاتی اسکول قائم کرنے کی ایک تجویز سے ملا دیا جو انھوں نے پہلے سے سوچ رکھی تھی، جسے تعلیم اور طریق تعلیم سے کوئی سروکار نہ تھا اور جس کا مقصد ہندوؤں کی مذہبیت سے فائدہ اٹھا کر اسکولوں کے لئے زمین اور عمارت حاصل کرنا تھا۔ ان تمام باتوں نے ایسی غلط فہمیاں پیدا کردی ہیں کہ جنھیں دور کرنے میں ایک عرصہ لگے گا، جو شاید اسی وقت دور ہوسکیں جب اس سیاسی کشمکش اور معاشرتی اور اخلاقی مقابلے کی شدت کچھ کم ہو جو ایک مدت سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جاری ہے اور نہ جانے کب تک جاری رہیگا۔ جب تک ہندو مسلمان کی کشمکش زیادہ تر سیاسی تھی، جامعہ والے یہ کہہ کر اس سے الگ رہ سکتے تھے کہ جامعہ کوئی سیاسی ادارہ نہیں، مسلمانوں کی ایک آزاد تعلیم گاہ ہے اسے سیاسی جھگڑوں سے مطلب نہیں لیکن اس فریق سے اسے ہمدردی ضرور ہوگی جو ہندوستان کو برطانیہ کے قبضے سے چھڑانے کی جدوجہد کرے اور قوم میں آزادی اور خودداری کا چرچا کرے۔ اب مگر یہ کشمکش تہذیبی اور دینی ہوگئی ہے، یعنی اس کا میدان وہ خاص سرزمین ہے کہ جس میں جامعہ نے اپنا گھر بنایا ہے اور کاروبار کرتی ہے اور ہم بنیادی تعلیم کی تجویز اور اُسے آگے بڑھانے اور رائج کرنے کی کوششوں کی بدولت اس ضد اور تعصب کی لپیٹ میں آجاتے ہیں جو مسلمانوں کو ہندوؤں اور کانگریس سے پہلے

بھی تھا مگر اب بہت بڑھ رہا ہے۔ عناد اور تعصب کی اس آگ کو بھڑکانے اور پھیلانے کے لئے اتنا ایندھن فراہم ہو رہا ہے کہ وہ ہمارے بجھائے نہیں بجھ سکتی، اور اس کی لپیٹ سے بچنے کے لئے کوئی گوشۂ عافیت تلاش کر لینا جامعہ کے بنیادی مقاصد سے منہ پھیرنا ہوگا لیکن اگر ہم ان غلط فہمیوں کو دور نہ کر سکے جو اس وقت پھیل رہی ہیں تو اس کا اندیشہ ہے کہ ملت اسلامی سے ہمارا جو تعلق ہے وہ کمزور پڑ جائے گا اور جس خدمت کے لئے ہم نے جامعہ کو قائم کر رکھا ہے اسی کو ہم انجام نہ دے سکیں گے۔

اس وقت ہم پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ تین طرح کے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمارا انگریزوں اور گاندھی جی سے جو اشتراک عمل ہے وہ وقت کی مصلحت اور مسلمانوں کی عام ذہنیت کو دیکھتے ہوئے ایک اسلامی ادارے کے لئے مناسب نہیں لیکن تعلیمی اور تعمیری کاموں میں بھی اشتراک عمل سے پرہیز کرنا غلط اور خود ہمارے لئے مہلک ہوگا جب تک کہ مسلمان ہندوستان کی عام زندگی اور کاروبار سے اپنا حصہ کاٹ کر الگ نہ کر لیں، اور اس ربط ضبط کی گنجائش ہی نہ رہے جو پڑوس اور خدمت کا فرض اور سچے اسلامی اخلاق برتنے کا حوصلہ ہمارے لئے لازمی کر دیتا ہے۔ دوسری قسم کے اعتراضات یہ ہیں کہ وردھا اسکیم کے مطابق لڑکوں اور لڑکیوں کو ساتھ تعلیم دینا لازمی ہوگا، انھیں ناچ گانا سکھایا جائے گا، اسلام کے صحیح اور سچے، مکمل اور بہترین مذہب ہونے کا عقیدہ چھوڑ کر ایسی رواداری برتنا سکھایا جائے گا جو ہر طرح کے عقیدوں کو ایک سطح پر لا کر ان کے درمیان کوئی امتیاز باقی نہ رہنے دے گا۔ یہ تمام اعتراض وہی لوگ کرتے ہیں جنھوں نے بنیادی تعلیم کے نصاب پر ایک نظر ڈالنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے اور جن کا تخیل کچھ ایسا بھڑک گیا ہے کہ اب وہ ہر چیز کو دیکھ کر بدکتا ہے۔ تیسرا اعتراض جو ہم پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے جامعہ میں تو دین کو تعلیم کا سنگ بنیاد بنایا ہے اور عام جبری تعلیم کی تجویز میں مذہب کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا ہے۔ یہ وہ اعتراض ہے کہ جس کی طرف میں آپ کو خاص طور سے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اصولاً یہ اعتراض غلط ہے۔ عام جبری تعلیم میں جس کا انتظام کسی حکومت کے ہاتھ میں ہو، دینی تعلیم ہونا ہی نہ چاہیے ورنہ سیاسی مصلحت مذہبی عقیدوں کی صورت بگاڑ کر رکھ دے گی۔ اس زمانے سے جب کہ ریاستیں تعلیم کا انتظام کرنے لگیں آپ دیکھیں گے کہ ہر جگہ مذہبی جماعتوں نے سرکاری اور دینی تعلیم کو الگ رکھا، اور اقلیتوں نے ہر جگہ اپنی بقا اور سلامتی کے لئے اصرار کیا کہ ان کے دین کی تعلیم خود ان کے ہاتھوں میں رہے اور ریاست کو اس کے انتظام میں ذرا بھی دخل نہ ہو۔ ہندوستان کے مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ ان کی ملت کا الگ وجود قائم رہے، اور اس میں ایک اتحاد ہو جو سیاسی تقسیم اور فرقہ بندی پر غالب آ سکے اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی دینی اور اخلاقی روایات، ان کی معاشرت اور ان کی تہذیب، جس میں اردو، فارسی اور عربی زبانیں بھی شامل ہیں، مخالف اثرات سے محفوظ رہ سکیں، تو انھیں اپنی دینی تعلیم کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینا اور بالکل اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہئیے اور یہ سمجھنا چاہئیے کہ حکومت سے کسی طرح کی رعایت یا سہولت کی درخواست کرنا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔

لیکن اس طرح نصیحت کرنے سے کام نہیں بنتا۔ بنیادی تعلیم کے لئے جو عمر تجویز کی گئی ہے اسے دیکھئے تو شروع میں پورے دو سال ایسے ملتے ہیں کہ جن میں دین اور زبان کی تعلیم دی جا سکتی ہے، بنیادی تعلیم کے دوران میں بھی اہم سلسلہ

جاری رکھ سکتے ہیں، اور ہمیں اس کا بھی انتظام کرنا چاہیئے کہ بنیادی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد بھی ہمارا طالب علموں سے مستقل تعلق رہے۔ عمر اور تعلیمی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے دینیات کا ایک مکمل نصاب بنانا اب خاص طور سے جامعہ والوں کا فرض ہوگیا ہے، اور ہم کو جلد سے جلد ایسا نصاب تیار کرکے اور تجربے سے اسے آزما کر ملت کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ اسی کے ساتھ بالغوں کی تعلیم بھی ایک ایسی خدمت ہے کہ جسے انجام دینے کی فکر کرنا ہمارے ذمہ ہے، اور یہ کام بھی ہمیں پورے ذوق اور شوق سے شروع کر دینا چاہیئے۔

جامعہ کے ابتدائی اور ثانوی مدرسے مجوزہ بنیادی تعلیم کے ادارے نہیں ہیں، ان کا نصاب بنیادی تعلیم کے نصاب سے الگ ہے اور رہے گا۔ ہمارے ذمہ اب جو کام ہے وہ یہ نہیں کہ نئی تجویز کے مطابق طریق تعلیم کو بدلیں، بلکہ نئے تعلیمی فرائض کو انجام دینے کا ارادہ کریں اور اس کی تدبیریں سوچیں۔ اس میں ہم اس تجربہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ہمیں جامعہ میں حاصل ہوا ہے، اور نئے کام کو پرانے کی توسیع کا سلسلہ سمجھ سکتے ہیں، جیسا کہ وہ حقیقت میں ہے بھی، لیکن یہ نیا کام ہمارے پرانے کام سے بہت بڑا ہے، ان دونوں کی نسبت وہی ہے جو مدرسے اور زندگی کے بے پایاں میدان عمل کی۔ ہمیں جتنی مشق اور جتنے تجربے کی ضرورت تھی وہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں حاصل ہو گیا ہے، خدا کے فضل سے جامعہ کی اب ملک میں وہ حیثیت ہو گئی ہے کہ لوگ اب ہم سے پیش قدمی اور رہنمائی کی امید رکھتے ہیں، اور اب ہمیں بغیر کسی جھجک اور خوف کے اس میدان میں قدم رکھنا چاہیئے جو ہماری ہمت اور حوصلہ کو للکار رہا ہے۔ میں نے اس وقت جو کچھ عرض کیا ہے وہ کچھ اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس یقین کے ساتھ کہ یہ کم و بیش جامعہ کے کارکنوں کے عام خیالات ہیں، اور میں نے یہ جانی بوجھی باتیں دہرائیں اس غرض سے ہیں کہ آج وہ خاص موقع ہے جب کہ جامعہ والوں کو اپنے خیالات کا سرمایہ جمع کرکے سوچنا چاہیئے کہ وہ اس میں سے کتنا کس کام میں لگائیں گے۔ زمانے نے جو نئی ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے اس کی طرف میں اشارہ کر چکا ہوں اس کے بعد اب ہماری برادری کے ہر فرد کو یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ اس میں کس طرح زیادہ سے زیادہ شرکت اور مدد کر سکتا ہے ہماری پرانی ذمہ داری کہ جامعہ کا ہر کام دیانت اور شوق کا نمونہ ہو ہم پر اس وقت بھی ہے اور خدا کرے ہم اس سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اب آئیے اپنے اپنے دل میں خدا کا نام لیں، اس کی قدرت کے سامنے اپنی مجبوری اور بے بسی کا اعتراف کریں اور ہمیں جو استعداد عطا ہوئی ہے اس کا پورا پورا حق ادا کرنے کا تہیہ کر لیں۔

ادارہ تعلیم و ترقی

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

یہ ادارہ اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ تعلیم بالغان کے لئے!

۱ - نصاب تعلیم اور تعلیمی سامان تیار کیا جائے اور

۲ - حلقہ تعلیم و ترقی قائم کئے جائیں۔

ان مقاصد کے پیش نظر

۱ - اَن پڑھ بالغوں کے لئے اردو کا ایک قاعدہ جو موجودہ قاعدوں میں بڑی عمر کے لوگوں کے لئے مفید اور مناسب معلوم ہوا تجویز کیا گیا ہے، اس قاعدہ کے تین حصے ہیں اور چونکہ نئے طرز پر لکھا گیا ہے اس لئے اس کے استادوں کی ہدایت کے لئے ایک "قاعدہ نما" بھی ہے، یہ قاعدہ ایک تجربہ کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے اس لئے مصنف نے اپنے پورے تجربہ کو علیحدہ قلمبند کر کے شائع کر دیا ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک بالغ اَن پڑھ آدمی کو اردو پڑھنا اور لکھنا سیکھنے میں کس قسم کی مشکلات پیش آتی ہیں اور ان کو کس طرح سے مصنف نے حل کیا۔ قاعدہ کے تینوں حصے اور آخرالذکر رسالے مکتبہ جامعہ دہلی نے شائع کئے ہیں اور وہیں سے قیمتاً مل سکتے ہیں۔

(۲) چونکہ بالغ مبتدیوں کے لئے درسیات کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے جس سے لکھنے پڑھنے کی مشق اور مہارت پیدا ہو، اس لئے چھوٹے چھوٹے رسائل کا ایک سلسلہ ادارہ تعلیم و ترقی کی طرف سے تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ رسائل غالباً سولہ سولہ صفحات کے ہونگے اور خط بھی موٹا ہوگا تاکہ ایک مبتدی آسانی سے پڑھ سکے، ہر رسالہ کا علیحدہ ایک موضوع ہوگا اور کوشش کی جائے گی کہ موضوع سے متعلق جتنے الفاظ اور اصطلاحات عام طور پر بول چال میں رائج ہیں وہ آجائیں تاکہ مبتدی کو ان الفاظ کے پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے اور آگے اپنی تعلیم وہ خود جاری رکھ سکے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ کے چند رسائل آخر مارچ تک شائع ہو جائیں گے۔

(۳) اسلامی تعلیمات کے کتبے اور مدنی اور سماجی زندگی کے متعلق ضروری معلومات کا ایک سلسلہ تیار کیا جا رہا ہے۔ کتبے مساجد میں اور گھروں میں دوکانوں میں اور بیٹھکوں میں آویزاں کئے جائیں گے کوشش کی جائے گی کہ تعلیمی معلومات اور ہدایات کا ایک سبق ہر ہفتہ شائع ہو جائے۔

(۴) حلقہ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، قائم کیا گیا ہے، اور مقامی حالات کا لحاظ رکھ کر ایک پروگرام تجربہ کے لئے تجویز کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

حلقۂ تعلیم و ترقی کا پروگرام

(۱) بستی کے ہر پڑھے لکھے مرد اور عورت کو آمادہ کیا جائے کہ سال میں کم از کم ایک ان پڑھ آدمی کو جو مدرسہ کی باقاعدہ تعلیم سے محروم ہے پڑھنا لکھنا سکھانا اپنے اوپر لازم کرلے۔ اس سلسلہ میں "ایک خدمت کا عہد" تیار کیا گیا ہے، اور اس عہد کے لئے تعلیم یافتہ مردوں اور عورتوں کو آمادہ کیا جارہا ہے۔

(۲) بستی میں چند تعلیمی حلقے قائم کئے جائیں جن میں دینی اور سماجی تعلیم کا انتظام کیا جائے، رسائل، اخبار اور کتب بینی کا شوق پیدا کیا جائے۔

(۳) ایک گشتی کتب خانہ قائم کیا جائے اور تعلیمی حلقوں کے ذریعہ سے کتابیں مطالعہ کے لئے تقسیم کی جائیں۔

(۴) بستی کی صفائی اور حفظانِ صحت کے سلسلہ میں بستی کے لوگوں کو متوجہ کیا جائے اور حکومت، میونسپلٹی اور امپرو ومنٹ ٹرسٹ کو بھی توجہ دلائی جائے۔

(۵) تعلیمی کتبات کو رائج کیا جائے۔

---

(۱) پڑھنا لکھنا سکھلانے کا کام آج ہر طرف یہی چرچا ہے کہ اس ملک میں کوئی ان پڑھ نہ رہے اور ہر شخص جس کو مدنی حقوق حاصل ہوں کم از کم اخبارات اور رسائل کا مطالعہ کرسکے، ملکی حالات سے باخبر رہے، حق رائے کا صحیح استعمال کرے اور اصلاح و ترقی کے کاموں میں حصہ لے سکے۔

دوسرے ملکوں کے تجربات سے معلوم ہوتا ہے کہ بالغ آدمی کو پڑھنا لکھنا سکھانا بہت مشکل کام نہیں ہے اور مادری زبان میں لکھنا اور پڑھنا چند ماہ کے اندر اچھی طرح سکھایا جاسکتا ہے۔ لیکن وسائل کی کمی، اپنی بے حسی اور حکومت کی بے توجہی سے یہ اہم تعلیمی کام جس کے بغیر اصلاح و ترقی کے میدان میں کوئی قدم آگے نہیں بڑھایا جاسکتا ہنوز ہماری پوری توجہ کا محتاج اور مستحق ہے۔

پڑھنا لکھنا سکھانے کے لئے بالعموم مدارس شبینہ قائم کئے جاتے ہیں لیکن اس قسم کے مدارس قائم کرنے میں بعض ایسی انتظامی دشواریاں حائل ہیں جن پر عام طور پر قابو پانا بحالات موجودہ ہمارے لئے بہت دشوار معلوم ہوتا ہے اس لئے یہ تحریک شروع کی گئی ہے کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور عورت کم از کم ایک ان پڑھ آدمی کو ہر سال پڑھنا لکھنا

سکھلانے کا ذمہ دار بن جائے۔ اس وسیع ملک میں جہاں سو میں بانوے آدمی ان پڑھ گنے جاتے ہیں پڑھنا سکھانے کا کام اسی طرح ممکن بھی ہے کہ ہر پڑھا لکھا آدمی اپنی جگہ پر ایک معلم اور خادم بن جائے اور یہ تمدنی خدمت انجام دے۔ ورنہ اتنی بڑی آبادی کے لئے بے شمار معلم اور استاد کہاں سے آئیں گے جو یہ کام کریں۔ نیز اس تحریک سے ہم اپنے تعلیم یافتہ طبقے میں خدمت کا جذبہ پیدا کر سکتے ہیں اور یہ احساس بھی پیدا کر سکتے ہیں کہ ان پڑھ لوگوں کو پڑھنا لکھنا سکھانا ہر پڑھے لکھے کا قومی اور تمدنی فرض ہے جس سے ہم اسی وقت سبکدوش ہو سکتے ہیں جب سال میں کم از کم ایک ان پڑھ کو ہماری وجہ سے پڑھنا لکھنا آ جائے۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بڑی عمر کے لوگوں کو پڑھنا سکھانے کے لئے کسی خاص استادی کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص جو معمولی پڑھنا لکھنا جانتا ہے ایک ان پڑھ آدمی کو حروف شناسی کی تعلیم دے سکتا ہے۔ آدھ گھنٹہ روزانہ کی تعلیم اس کے لئے بہت کافی ہے خواہ کسی قاعدہ سے تعلیم دی جائے یہ توقع کی جاتی ہے کہ معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی چار مہینے کے اندر پڑھنے لکھنے کا طریقہ سیکھ لے گا۔ قاعدہ یا پہلی کتاب ختم کرنے کے بعد پھر پڑھنے لکھنے کی مشق کے لئے البتہ درسیات کے ایک سلسلہ کی ضرورت ہے جو بالغوں کے مذاق اور ان کی ضروریات کا لحاظ رکھ کر تیار کیا جائے یہ کام ادارہ تعلیم و ترقی کی طرف سے شروع کیا گیا ہے امید ہے کہ مارچ تک چند رسالے اس سلسلہ کے تیار ہو جائیں گے لیکن جب تک سلسلۂ تعلیم و ترقی کے رسائل نہ شائع ہوں موجودہ بچوں کی کتابوں میں سے مبتدیوں کے لئے کچھ کتابوں کا انتخاب کیا جا سکتا ہے جو قاعدہ ختم کرنے کے بعد بالغ مبتدیوں کو بھی شروع کرا دی جائیں۔ اس کے بعد بالغ مبتدیوں کو کتب بینی اور اخبار بینی کا شوق دلایا جائے تاکہ وہ اپنی تعلیم کو خود آئندہ جاری رکھ سکیں۔

جو لوگ 'خدمت کا عہد' کریں گے ان کو تعلیم دینے کے لئے ایک ان پڑھ طالب علم بھی تلاش کرنا ہوگا لیکن ہمارے ملک میں ان پڑھ لوگوں کی کیا کمی۔ ہر گھر میں کوئی عزیز کوئی قریب، کوئی ملازم یا کوئی آنے جانے والا ان پڑھ ضرور مل جائے گا اور سب سے پہلے تعلیم پانے کے حق دار یہی لوگ ہیں، تاکہ چراغ کے نیچے اندھیرا نہ رہے۔ اس کے بعد پڑوس اور محلہ میں کسی ان پڑھ کو تلاش کرنا چاہیئے۔

ان پڑھ طالب علم سے بھی ایک وعدہ پر دستخط لئے جائیں گے، لیکن جو شخص لکھنا نہیں جانتا وہ دستخط کیسے کریگا؟ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ جو ان پڑھ پڑھنا لکھنا سیکھنے کے لئے آمادہ کیا جائے اس کو سب سے پہلے دستخط کرنا سکھلایا جائے۔ دس بارہ مرتبہ مشق کرنے سے ہر ان پڑھ آدمی اپنا نام پڑھنا اور لکھنا سیکھ سکتا ہے اور ایک دو دن کے بعد ہر طالب علم اپنے دستخط کا نشان وعدہ کے کاغذ پر ضرور بنا سکے گا صرف دستخط کرنا اور اپنے نام کو پڑھنا اگر کوئی شخص سیکھ جائے تو بجائے خود یہ بھی ایک بہت بڑی خدمت سمجھنا چاہیئے۔

دورانِ سال میں یہ کوشش کی جائے گی کہ بستی کے خدام کو کبھی کبھی جمع کرکے پڑھنا لکھنا سکھانے کے مختلف

طریقوں پر غور کیا جائے اور جو تجربات حاصل ہوں ان کے متعلق تبادلہ خیال کیا جائے طلبہ کیلئے سال میں تین مرتبہ امتحان کا انتظام کیا جائے گا اور یہ توقع کی جائے گی کہ ہر طالب علم سال کے دوران میں کسی ایک امتحان میں شریک ہو کر یہ ثبوت دے، کہ اس نے پڑھنا لکھنا سیکھ لیا ہے۔ کامیاب طلبہ کو ادارہ کی طرف سے سندیں تفویض کی جائینگی اور پھر وہ بھی حسبِ عدہ خدام کی فہرست میں شریک ہو جائیں گے تاکہ اسی طرح دئیے سے دیا جلتا رہے ۔

(۲) تعلیمی حلقے

اس میں شک نہیں کہ پڑھنا لکھنا سیکھنا اس وقت خاص اہمیت رکھتا ہے لیکن یہ سمجھنا کہ تعلیم بالغان اسی پر ختم ہو جاتی ہے بڑی غلطی ہے، تعلیم بالغان کا اصل مقصد جہالت کو دُور کرنا ہے جو کتابی تعلیم کے علاوہ زبانی اور مشاہدہ کی تعلیم سے بھی ممکن ہے۔ اور جہاں تک بالغوں کی تعلیم کا تعلق ہے آخر الذکر دونوں طریقوں کو اختیار کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس لئے تجویز ہے کہ بستی میں حالات کے اعتبار سے چند تعلیمی حلقے قائم کئے جائیں تعلیمی حلقوں کا ایک اعزازی مہتمم ہوگا اور بالالتزام روزانہ درس کی بجائے وقتاً فوقتاً درسی تقاریر اور مشاہدہ کے ذریعہ تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ خیال یہ ہے کہ عام طور پر تعلیمی حلقوں میں طلبہ کی تعداد بہت زیادہ نہ ہوگی لیکن طلبہ کی تعداد مہتمم کی کوشش اور پروگرام کی دلچسپی پر موقوف ہے۔ ان حلقوں میں وہ لوگ بھی شریک کئے جائیں جنھوں نے پڑھنا لکھنا سیکھنے کا کوئی وعدہ نہیں کیا ہے۔

تعلیمی حلقوں کی نوعیت بالآخر طلبہ کی ضروریات اور دلچسپی پیشے اور برادری، تعلیمی حالت، مذہبی اور سیاسی عقاید کے لحاظ سے مقرر ہوگی لیکن یہ تجربہ سے معلوم ہوگا کہ کس قسم کے حلقے تعلیمی حیثیت سے زیادہ کامیاب اور مفید ہو سکتے ہیں تجویز یہ ہے کہ پہلے دینی تعلیم اور مدنی مسائل سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے تعلیمی حلقوں کا پروگرام بنایا جائے۔

تعلیمی حلقوں کا یہ کام بھی ہوگا کہ رسائل، اخبار اور کتب بینی کا شوق بھی اپنے حلقے کے لوگوں میں پیدا کریں اور تختہ اخبار کو رواج دیں، تختۂ اخبار کے لئے روزانہ مواد فراہم کرنا بحالات موجودہ مشکل بھی ہے اور مصارف بھی بہت زیادہ ہوں گے لیکن ہفتہ وار دلچسپ خبروں اور سبق آموز مضامین کے تراشے فراہم کرنا غالباً زیادہ دشوار نہ ہوگا البتہ مواد کے انتخاب اور ترتیب کے لئے خاص کاوش، ذوق اور ذمہ داری کی ضرورت ہے، اگر کوئی مناسب آدمی اس خدمت کے لئے تیار ہو گیا تو اخبار بینی کا شوق پیدا کرنے کے لئے یہ طریقہ بھی اختیار کیا جائیگا۔

(۳) گشتی کتب خانہ

پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد میں جتنا اضافہ ہوتا ہے اسی قدر کتابوں کی ضرورت اور کتب خانوں کی اہمیت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ دوسرے ملکوں کے تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتب بینی اور تحصیل علم کا شوق پیدا کرنے میں کتب خانوں اور دار المطالعوں کا بہت بڑا حصہ ہے اور بالغوں کی تعلیم کے سلسلہ میں مستقل انتظام یہی سمجھا جاتا ہے کہ کتب خانوں کی تعداد اور کتابوں کے ذخیرہ میں اضافہ کیا جائے۔

ہمارے یہاں اول تو پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے اور جو لوگ تعلیم یافتہ ہیں ان میں بھی کتب بینی اور تحصیل علم کا شوق مفقود ہوتا ہے اس لئے یہ شوق پیدا کرنے کے لئے کتب خانوں اور دارالمطالعوں کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ اس بستی کے لئے ایک گشتی کتب خانہ کی ابتدا کی گئی ہے اور ایک چھوٹا سا ذخیرہ کتابوں کا جمع کیا گیا ہے اس میں زیادہ کتابیں بالغ مبتدیوں کی استعداد مذاق اور دلچسپی کو پیش نظر رکھ کر منتخب کی گئی ہیں۔ یہ کتابیں تعلیمی حلقوں یا خدام کے ذریعہ سے محلہ کے لوگوں میں مطالعہ کے لئے دی جائیں گی۔

۴۔ صحت اور صفائی تندرستی اور حفظان صحت کے لئے بستی کی صفائی میونسپلٹی کے فرائض میں داخل ہے لیکن چونکہ خود بستی کے لوگوں کو صفائی کی عادت اور حفظان صحت کا خیال نہیں ہے اس لئے میونسپلٹی کی خدمات سے نہ پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور نہ حفظان صحت کے متعلق ابتدائی باتوں کا کوئی خیال رکھا جاتا ہے۔ اس لئے تعلیمی حلقوں میں اور پوسٹروں کے ذریعہ بستی کے لوگوں کو گھر کی اور محلہ کی صفائی وغیرہ کی طرف توجہ دلائی جائے اور اس سلسلہ میں میونسپلٹی وغیرہ کی خدمات سے بھی پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

۵۔ تعلیمی کتابت ادارہ تعلیم و ترقی کی طرف سے مذہب اخلاق اور مدنیات کی تعلیم کے لئے کتبات کا ایک سلسلہ تیار کیا جا رہا ہے اس لئے بستی کی مساجد، مدارس اور دوسرے مقامات پر تعلیم و ترقی کے تختے لگائے جائیں گے اور ان پر یہ کتبات آویزاں کئے جائیں گے اگر کسی نمایاں جگہ پر ایک کتبہ چند روز لگا رہے گا تو امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ بار بار اس کو دیکھیں گے اور پڑھیں گے اور کتبہ کا تعلیمی مقصد پورا ہوگا۔

یوم قرآن

از عبدالواحد صاحب سندھی استاد تعلیمی مرکز نمبر ۱

تعلیمی مرکز ۱ میں چونکہ سب کے سب طلبہ غیر مقیم ہیں۔ یہ بچے صرف پانچ چھ گھنٹے مدرسہ میں رہتے ہیں اور باقی وقت اپنے گھروں میں بسر کرتے ہیں اس لئے بعض باتوں کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ان امور میں سے ایک چیز مذہبی تعلیم ہے۔ جامعہ کے ابتدائی مدرسہ کے نصاب میں اسلامیات کا نصاب بہت زیادہ ہے۔ عربی ادب، سیرت، مذہبی مسائل اور ناظرہ قرآن سب مل کر ایک مضمون ہوتا ہے جس کا نام اسلامیات ہے۔ مدرسہ کے نظام الاوقات میں ان سب چیزوں کے لئے ایک گھنٹہ روزانہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس چیز کا اثر قرآن کی ناظرہ تعلیم پر پڑنے لگا۔

جامعہ کے موجودہ سیشن شروع ہونے سے پہلے تعلیمی مرکز ۱ کے اساتذہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں یہ طے ہوا کہ آئندہ تعلیمی سال سے قرآن کی تعلیم کے لئے ایک مستقل گھنٹہ ہو، اور تیسرے درجہ سے اوپر جتنے طلبا ہیں ان کو تین فریق میں بانٹا جائے۔ فریق اول میں وہ تمام لڑکے ہوں جو قرآن ختم کرچکے ہوں، اس کی تلاوت کی نگرانی کی جائے۔ یعنی یہ فریق قرآن کی تلاوت روزانہ کرے اور اگر پڑھنے میں روانی نہ ہو تو انھیں مشق کراکر روانی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ دوسرے فریق میں وہ تمام لڑکے ہوں جو قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرچکے ہوں اور پہلا پارہ پڑھتے ہوں یا اس سے زیادہ پڑھ چکے ہوں مگر ابھی تک انھوں نے قرآن مجید ختم نہیں کیا ہو، ان کا ایک الگ فریق بنایا جائے اور چند ذہین طلبہ کی مدد سے ایک استاد کی نگرانی میں ان کو قرآن کی تعلیم دی جائے۔ تیسرا فریق ان طلبہ کا تھا جنھوں نے ابھی تک قرآن کا قاعدہ بھی نہیں پڑھا تھا ان کا فریق الگ قرار پایا۔ اسی طرح سے کل تین فریق بنے اور ان سب طلبہ کے لئے قرآن کا ایک گھنٹہ متعین ہوا۔

قرآن پڑھانے والوں کے سامنے یہ دشواری پیش آئی کہ وقت کم ہے اور بچوں میں شوق نہیں ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ان میں قرآن سے کوئی خاص دلچسپی نہیں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ مجلس اساتذہ میں اس کا حل یہ سوچا گیا کہ اس سال رمضان کے برکت والے مہینہ میں جب اسلامی ماحول قرآنی نغمات سے مانوس ہوتا ہے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر بچوں کے ذہن میں قرآن کی عظمت، عزت اور اہمیت بٹھانے اس سے لگاؤ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ اس منصوبہ کو بچوں کے سامنے رکھا گیا انھوں نے اسے پسند کیا۔ اب بچوں کی مدد اور رہنمائی کے لئے اساتذہ کی ایک کمیٹی بنی جس نے اس منصوبہ کا تقسیم کار کیا اور ہر جماعت کے سپرد ایک کام کیا۔

جس کی تفصیل یہ ہے پہلی جماعت میں قرآن کے متعلق دس باتیں بتائی گئیں جیسے کہ "یہ قرآن ہے۔ یہ اللہ کی کتاب

ہے وغیرہ وغیرہ سورہ فاتحہ مع مطلب بچوں کی زبان میں یاد کرائی گئی۔

دوسری میں تین کہانیاں تھیں جو قرآن کے قصوں میں سے تھیں اور انھوں نے اپنے لئے قرآن کے عنوانوں سے ایک گیت جناب عبدالخالق صاحب استاد تعلیمی مرکز نمبر۱ سے لکھوایا جو بچوں ہی کی زبان میں لکھا گیا تھا۔ اس گیت کی دلچسپی اور پسندیدگی کا یہ عالم تھا کہ مدرسہ کے چھوٹے بچے ابھی تک اسے خالی وقت میں گنگناتے رہتے ہیں۔

تیسری جماعت نے قرآن کی ان کہانیوں کو اپنے ذمہ لیا جن میں اولوالعزم انبیا کا ذکر ہے جیسے حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ اس کے علاوہ انھوں نے قرآنی آیات کے مختلف ڈرائنگ کے ڈزائن تیار کئے

چوتھی جماعت چونکہ ایک منصوبہ اپنے سامنے رکھتی تھی اس نے قرآن کی سالگرہ کے منصوبہ میں سے اپنے منصوبے یعنی کاغذ سازی کے لحاظ سے یہ مضمون چنا کہ نزول قرآن کے زمانہ سے اس وقت تک قرآن کن کن چیزوں پر لکھا گیا ہے چنانچہ انھوں نے اس عنوان کے سلسلہ میں وہ تمام چیزیں تیار کیں جن پر قرآن مجید لکھا جاتا تھا یعنی درختوں کے پتے لکڑی، ہڈیاں، پتھر، کاغذ وغیرہ اس کے علاوہ جلسہ کی تزئین کے سلسلہ میں انھوں نے کاغذ سے مختلف چیزیں تیار کیں

پانچویں جماعت نے اپنے ذمہ دنیا کا نقشہ بنانا لیا جس میں یہ دکھانا مقصود تھا کہ غار حرا سے قرآنی پیغام جو نکلا وہ کہاں کہاں پہنچ چکا ہے چنانچہ انھوں نے دنیا کے پانچ نقشے تیار کئے ایک میں انھوں نے عرب کو سورج بنا کر اس کی دنیا کے سارے ملکوں پر کرنیں ڈالیں جس کا مطلب یہ تھا کہ قرآن عرب سے نکل کر سارے عالم کو روشن کر رہا ہے۔ دوسرے نقشہ میں ہر ملک میں قرآن کی کتابی صورت کی تصویریں بنائی گئی تھیں جس سے پتہ چلتا تھا کہ قرآن اس اس جگہ پہنچ گیا ہے اسی طرح بڑی محنت اور دلچسپی سے بچوں نے دنیا کے نقشے تیار کئے۔ اس کے علاوہ اس جماعت نے اپنے معیار کے مطابق مختلف عنوان چنے جیسے قرآن غیروں کی نظر میں، قرآن کی تہذیب، قرآن کے ترجمے کن کن زبانوں میں ہو چکے ہیں۔

چھٹی جماعت کے سامنے باغبانی پروجکٹ تھا۔ اس نے اپنے لئے یہ کام منتخب کئے کہ قرآن میں جہاں، پانی، نہر، باغات، دریا، بارش، بجلی، پودے، میوے، غلے، کھیتی وغیرہ کا ذکر آتا ہے ان سب آیات کو چنا۔ اور اسی سلسلہ میں بیس دن میں پوری جماعت نے پورے قرآن کی بامعنی تلاوت کی ممکن ہے بعض قارئین کرام اسے مبالغہ سے تعبیر کریں لیکن واقعہ یہ ہے کہ چھٹی جماعت کے بچوں نے دن دن بھر قرآن کی تلاوت میں صرف کیا اور مزے لے لے کر پڑھتے تھے جب پڑھنے میں محو ہو جاتے تھے تو ان کو چھٹی تک کی خبر نہ ہوتی تھی۔ ان بچوں نے باغبانی کے پروجکٹ کے سلسلہ میں ایک رسالہ نکالا ہے جس کا نام "چمن" ہے انھوں نے اس رسالہ کا "قرآن نمبر" نکالا مختلف نظمیں خود لکھیں اور دوسرے شاعروں کی اچھی اچھی نظمیں چنیں اور اپنے معیار کے مطابق انھوں نے ان عنوانات پر مضامین تیار کئے۔ مثلاً قرآن پڑھنے کے آداب۔ آسمانی کتابیں وغیرہ۔

اس تیاری کے بعد اپنے نتائج کو جانچنے کے لئے انھوں نے ۲۰ رمضان المبارک کی رات جلسہ کے لئے مقرر کی۔ جلسہ کی آرائش کے لئے انھوں نے ڈرائنگ، نقشے قرآنی آیات کے کتبے اور قرآن کے مختلف رکوع قرات کے ساتھ یاد کئے ان کے ترجمے یاد کئے اور اسی سلسلہ میں بچوں نے اپنی انجمن کے صدر (مدرسہ کے ایک استاد) کی نگرانی میں قرآن کے مختلف قلمی نسخوں اور مختلف ترجموں، قدیم طبع شدہ نسخوں کی مختصر نمائش بھی ترتیب دی جو اس سلسلہ میں ایک بالکل نئی چیز تھی۔

بعض بے نظیر و نایاب قلمی نسخوں کی فراہمی صدر انجمن نے جناب سید ظفر الحسن صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ آثار اور جناب محمد حسین صاحب بی اے بی ٹی استاذ عربک ہائی اسکول اور جناب حکیم محمد کامل صاحب کے توسط سے کی۔ حکیم صاحب اور جناب محمد حسین صاحب ایسے مواقع پر تعلیمی مرکز نمبرا کے اساتذہ کی بڑی مدد فرماتے رہے۔

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ نمایاں اور جاذب نظر جو چیز تھی وہ قرآن کریم کی وہ آیت تھی جو چھٹی جماعت کے طلبہ نے دیوار پر سرسوں کے پتوں سے تیار کی تھی وہ یہ تھی انا شققنا الارض شقاً فانبتنا فیھا حباً اور اس کے نیچے زمین پر اس کا ترجمہ سرسوں کے بیج میں بو یا گیا تھا جو عین جلسہ کے موقعہ پر زمین کو پھاڑ کر نکل رہا ہے اور اس آیت کی گویا عملی تفسیر و توضیح یا قرآن کی فطرت نگاری کو ظاہر کر رہا تھا۔

اس منصوبہ سے یہ نتیجے نکلے کہ مدرسہ کے طلبہ میں قرآن سے ایک قسم کا لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ اب بچے قرآن سے دلچسپی لینے لگے ہیں اور اسی کھوج میں لگے رہتے ہیں کہ قرآن کے آسان حصوں کو سمجھیں اور قرآن کی کہانیاں سننے کے مشتاق رہتے ہیں۔ استاد بچوں کو یہ بتاتے رہتے ہیں کہ ترجمہ والا قرآن پڑھنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ بعض بچے مترجم قرآن رکھتے ہیں اور قرآن سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا انھیں قرآن سمجھنے کا فہم عطا کرے۔ آخر میں اتنی گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر کسی اسلامی مدرسہ کے اساتذہ اپنے ہاں اس تقریب کو منانا چاہیں۔ تو ان کی امداد بذریعہ خط و کتابت کی جا سکتی ہے۔ ایسے حضرات کو نگران تعلیمی مرکز نمبرا جامعہ قرول باغ سے خط و کتابت کرنا چاہیے اگر ضرورت ہوئی تو یوم قرآن کے پروگرام شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

کتب خانہ جامعہ

یوم تاسیس جامعہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء کے موقعہ پر جناب محمد عاقل صاحب مہتمم کتب خانہ جامعہ نے جو رپورٹ پیش کی تھی اس کے خاص اقتباسات حسب ذیل ہیں:

جامعہ ملیہ کی علی گڑھ میں جب بنیاد رکھی گئی تھی اس وقت بجز ان کتابوں کے جو مولانا محمد علی مرحوم کی خاص ملکیت تھیں اور کوئی ذخیرہ کتابوں کا جامعہ میں نہیں تھا اور اس درس گاہ کا تمام سرمایۂ علمی ایک چھوٹی سی الماری میں محدود تھا۔ طلبائے جامعہ نے جس طرح قیام جامعہ میں حد درجہ ایثار سے کام لیا تھا اسی طرح جامعہ کے اس اہم شعبہ کی نشو و ترقی میں بھی انھوں نے شروع ہی سے بہت مدد دی۔ اپنی کتابیں کتب خانہ کو دے دیں اور اپنے احباب سے کتابیں دلوانے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود ان اصحاب کی مدد کے ترقی کی رفتار بہت سست رہی۔

دوسرے سال چند مربیان اور کارکنان جامعہ کی طرف سے ایک اپیل قوم اور ملک کے نام شائع کی گئی جس میں کتب خانہ کو مدد دینے کی مختلف صورتیں پیش کی گئی تھیں اور لوگوں سے مدد کی درخواست کی گئی تھی اس اپیل کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ چند بڑے بڑے ذخیرے دستیاب ہوگئے۔ جن سے کتب خانہ کی حیثیت وقیع ہوگئی۔

چنانچہ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء تک جو بڑے بڑے ذخیرے دستیاب ہوئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) عطیہ مفتی انوار الحق

(۲) عطیہ جناب سیف اللہ صاحب بھٹی رئیس گوجرانوالہ

(۳) عطیہ مولانا محمد علی مرحوم

(۴) عطیہ عبدالمجید خواجہ صاحب سابق شیخ الجامعہ اور موجودہ امیر جامعہ

لیکن اصحاب مندرجہ صدر کی فیاضی کے باوجود جامعہ کی ضرورتیں پوری نہ ہوسکیں اور فوری ضروریات کے لحاظ سے بہت سی کتابیں قیمتاً خریدنا پڑیں اور اس سلسلہ میں فروری سنہ ۲۳ء تک تقریباً آٹھ ہزار روپیہ صرف کیا گیا۔ دینی کتب کی خریداری میں ایک ہزار روپیہ جو ایک مرد خدا کا عطیہ تھا ان کے علاوہ صرف ہوا۔

اس کے بعد عطیات اور خریداری کتب کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ عطیات میں خاص طور پر قابل ذکر حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عطیہ صاحبزادہ ساجد علی صاحب علی گڑھ

۲۔ عبدالقیوم صاحب نقوی سہسوان (بدایوں)

۳۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر انصاری مرحوم

۴۔ عطیہ جناب نصرت میرخاں صاحب فرخ آباد

۵۔ امانت سید جالب مرحوم اڈیٹر ہمدم

کتب خانہ میں قیمتی مخطوطات کا بھی ایک مختصر ذخیرہ اکٹھا ہوگیا ہے جن میں سے بعض نسخے نادر ہیں۔

۱۹۴۲ء سے کتب خانہ کو پبلک لائبریری بنا دیا گیا ہے جس سے جامعہ کے علاوہ باہر کے لوگوں کو بھی رکن بننے کا موقعہ مل گیا ہے۔ علی گڑھ سے دہلی منتقل ہونے کے بعد کتابوں کے رکھنے کے لئے ایک عرصہ تک کوئی معقول مکان نہ مل سکا اور وہ بے ترتیبی کے ساتھ بند پڑی رہیں۔ جب کتب خانہ کی موجودہ عمارت کو کرایہ پر لیا گیا تو میرے پیشرو مہتمم صاحب نے کتب خانہ کو از سرنو ترتیب دیا۔ ان کی بنوائی ہوئی فہرستوں کا کارڈ موجود ہے لیکن کتابوں کو ڈیوی کی تقسیم اعشاری میں اپنی ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے ترمیمیں کی تھیں اور کتب خانہ کی موجودہ ترتیب ان ہی کی ترمیم شدہ تقسیم کے مطابق ہے۔ اس تقسیم میں بعض خامیوں کا مجھے احساس ہو رہا ہے حیدر آباد اور علی گڑھ کے مشرقی کتب خانوں نے جن ترمیموں کو اختیار کیا ہے وہ بھی میری نظر کے سامنے ہیں۔ آل انڈیا لائبریری ایسوسی ایشن جس کا اجلاس گذشتہ سال دہلی میں ہوا تھا اس سلسلہ میں جو ترمیمیں پیش کرنے والی ہیں ان کا بھی کچھ علم حاصل ہوا ہے لیکن جامعہ کے کتب خانہ کی پوری کتابوں کو از سرنو ترتیب دینے کا کام اس قدر بڑا اور مہنگا ہے کہ اس کو ہاتھ میں لینا فی الحال ہمارے لئے ممکن نہیں معلوم ہوتا۔

گذشتہ سال ساڑھے نو سو کتابوں کا کتب خانہ میں اضافہ ہوا۔ ان میں سے اہم کتابیں تو نئی ہیں اور باقی ایسی ہیں جنھیں ذخیرے سے نکال کر ترتیب دیا گیا اور اجرا کے لائق بنایا گیا۔ ان میں سے دس کتابیں فلسفہ کی ۱۲۵، مذہب کی ۱۹۲، اجتماعیات کی ۴۲، لسانیات کی ۳۰، سائنس کی ۶۱، فنون مفیدہ کی ۹، فنون لطیفہ کی ۲۵۵، ادب کی ۱۴۵، سوانح اور تاریخ کی اور ۲۶ کتب عامہ تھیں۔ کتابوں کی تلاش کو سہل کرنے کے لئے گذشتہ سال سے کتابوں کی الماریوں کے پاس ہر کمرہ میں مضامین کے انڈکس کی تختیاں لگا دی گئی ہیں جنھیں دیکھ کر کتابوں کو سہولت کے ساتھ ڈھونڈا جا سکتا ہے پھر کتب خانہ کی کتابوں کی ترتیب اور قواعد و ضوابط کے بارے میں یکجائی طور پر معلومات فراہم کرنے کے لئے ایک رسالہ رہنمائے کتب خانہ کے نام سے چھپوا لیا گیا ہے جس کی قیمت ایک آنہ اس لئے رکھ دی گئی ہے تاکہ اس کی طباعت کا خرچ نکل آئے۔

ہمارے کتب خانہ کو جو چیز دہلی کے دوسرے کتب خانوں سے ممتاز کرتی ہے وہ اعلیٰ معیار کے غیر ملکی رسالوں کی کثرت ہے غیر ملکوں کی تاریخ حاضرہ اور واقعات موجودہ پر جتنا اچھا مواد ہمارے کتب خانہ میں ان رسالوں کے ذریعہ سے جن کے ہم باقاعدہ خریدار رہتے ہیں۔ مل سکتا ہے اتنا دہلی کے کسی دوسرے پبلک کتبخانہ میں شاید ہی مل سکے۔ ہمارے یہاں گذشتہ سال اول درجے کے ۱۸ غیر ملکی رسالے آتے رہے اسی طرح اردو زبان کے جرائد اور رسائل کی فراہمی میں بھی ہمارا نمبر غالباً سب سے آگے ہوگا۔ ہمارے یہاں پندرہ روزانہ اور سہ روزہ اخبارات ۳۶ ہفتہ وار اخبارات اور ۵۵ ماہوار رسائل آتے رہے اس کے علاوہ انگریزی زبان کے ۱۶ ہفتہ وار اور روزانہ اخبارات آتے رہے۔ کتابوں کا اضافہ ہمارے یہاں جتنا ہونا چاہیئے تھا آمدنی کی کمی کے باعث

اتنا نہیں ہو سکا لیکن اس کے باوجود ہم نے بڑی رقم خرچ کر کے تین مفید کتب حوالہ کا کتب خانہ میں اضافہ کیا اور تین اور کتب حوالہ کے لئے بڑی رقموں کی فرمائشیں بھیج رکھی ہیں جن کا شمار آئندہ سال کے اضافہ کتب میں کیا جا سکے گا۔

گذشتہ سال کتب خانہ سے تین ہزار پانسو چوبیس کتابیں جاری کی گئیں بارہ ہزار ایک تریپن صاحبان کتب خانہ میں تشریف لائے اور سات ہزار ایک سو ستانوے کتابیں نکلوا کر پڑھی گئیں کتب خانہ کے اراکین کی مجموعی تعداد ۲۷۵ رہی۔

کتب خانہ کے گذشتہ کام کی یہ مختصر روداد ہے۔ پچھلے تجربات کے پیش نظر آئندہ سال کے کام کے لئے بھی ایک پروگرام بنایا گیا ہے۔

اس میں دو باتیں خاص طور پر ایسی ہیں جن کی طرف میں یہاں اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کتب خانہ کے لئے سب سے اہم مسئلہ جگہ کی کمی کا ہے گنجائش نکالنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو یہ کہ کتب خانہ کے لئے کوٹھی اور مکان حاصل کیا جائے یا یہ کہ موجودہ کتابوں کی تعداد کو کم کیا جائے۔ کتابوں کی تعداد میں کمی کی خاص گنجائش ہے۔ ہمارے کتب خانہ کو بہت سی کتابیں دوسرے لوگوں سے عطیہ کے طور پر ملی ہیں اور ملتی رہتی ہیں اور ان میں سے بہت کتابیں ایسی ہوتی ہیں جن کے انتخاب کی آزادی اگر ہمیں حاصل ہوتی تو ہم کتب خانہ کے لئے حاصل نہ کرتے پھر بہت سی کتابیں نہایت بوسیدہ حالت میں ملتی ہیں بعض تو اس قدر بوسیدہ حالت میں ملتی ہیں کہ جلد بندی سے بھی ان کے تحفظ کا انتظام کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس میں شک نہیں۔ ان میں بعض کتابیں مشرقی ادبیات اور علوم و فنون کی نہایت مستند کتابیں ہوتی ہیں لیکن جس حالت میں ہم تک پہنچتی ہیں اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم مجبور ہوتے ہیں کہ ان کا شمار جمع کے کھاتہ میں کرنے کی جگہ فرضی کھاتہ میں کریں۔ ایسی کتابیں اگر علیحدہ کر دی جائیں تو شاید کچھ زیادہ حرج نہ ہوگا۔ اس کے لئے ارادہ ہے کہ ماہران فنون کی ایک باقاعدہ کمیٹی مقرر کرائی جائے تاکہ وہ جملہ امور کو پیش نظر رکھ کر کتب خانہ کی کتابوں کا جائزہ لے اور اس بات کا فیصلہ کرے کہ کون سی کتابیں ایسی ہیں جنھیں آسانی کے ساتھ کتب خانہ سے خارج کیا جا سکتا ہے دوسری اہم تجویز۔ جو پیش نظر ہے وہ اردو کتابوں کے ایک مکمل ذخیرہ سے متعلق ہے۔

موجودہ مالی حالات میں ہمارے لئے اس بات کا حوصلہ کرنا کہ ہم اپنے کتب خانہ کو ایک اول درجہ کا جدید علوم و فنون کا کتب خانہ بنا سکیں تو بہت مشکل ہے لیکن چونکہ ہماری جامعہ میں اردو کو ذریعۂ تعلیم بنایا گیا ہے اور ہم علوم فنون کی اشاعت اردو کے ذریعہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ بات ہمارے لئے سہولت کے ساتھ ممکن ہے کہ ہم اپنے اردو کے شعبہ کو آہستہ آہستہ ایک ہمہ گیر اور مکمل شکل دے سکیں۔ اس کام کے لئے بھی شعوری طور پر ابتدائی قدم اٹھانے کا اس سال ارادہ ہے۔

اس کے علاوہ تجلید کتب کی طرف پہلے سے زیادہ دھیان دیا جائے گا اور کتابوں کی نگہداشت اور ترتیب کے سلسلہ میں بھی کچھ اصلاحیں پیش نظر ہیں جن کے لئے دعا ہے کہ خدا انھیں پورا کرے۔

محمد عاقل۔ مہتمم کتب خانہ جامعہ۔

ہماری تعلیمی خرابیاں اور ان کی اصلاح

لالہ بہاری لال صاحب تعلیمی مسائل اور بچوں کی تربیت کا خاص ذوق رکھتے ہیں اور شاید اسی لئے وہ ایک اچھے اُستاد بھی ہیں۔ جامعہ کی تعلیم اور قومی بنیادی تعلیمی سکیم سے بھی خاص دلچسپی ہے۔ ذیل میں آپ کا ایک مضمون نذر ناظرین ہے۔ اُمید کہ شوق سے پڑھا جائے گا۔

تعلیم کیا ہے؟ ایک شخص کچھ خیالات پیش کرتا ہے۔ دوسرا شخص ان پر غور کرکے ان کو جذب کرلیتا ہے ہم کہیں گے پہلے شخص نے دوسرے شخص سے کچھ علم حاصل کیا۔ یہ علم زبانی بھی حاصل کیا جاسکتا ہے اور تحریری بھی۔ پس علم کا حاصل کرنا تعلیم ہے۔ مختلف آوازوں کی علامات کو ملاکر الفاظ بنانا اور پڑھنا تعلیم نہیں ہے بلکہ وہ ایک آلہ ہے جو علم حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہاں حروف کو سیکھنا اور ان کی مدد سے انفیت حاصل کرنا پڑھنے کے متعلق علم حاصل کرنا ہے اور ایک ہنر سیکھنا ہے جس کی مدد سے ہم دوسروں کے تجربات کتابوں کے ذریعہ حاصل کرسکتے ہیں۔

تعلیم کا منشا تعلیم کا منشا مختلف لوگوں نے مختلف پیش کیا ہے کوئی اسے روزی کمانے کا ذریعہ سمجھتا ہے کوئی معاشرتی اصلاح کا ذریعہ کوئی بتاتا ہے کہ نیک شہری بنا تعلیم کا اصل مدعا ہے کوئی تعلیم کو اخلاق کی درستی کا ذریعہ سمجھتا ہے غرضکہ ہر ایک عالم نے اپنے اپنے وقت میں تعلیم کے مختلف مقاصد بیان کئے ہیں۔ فی الواقع قدرت نے ہر ایک انسان میں خاص خاص قسم کی طاقتیں عطا کی ہیں۔ یہ عطیہ مختلف قسم کا ہے کیونکہ ان کی ضروریات مختلف ہیں اگر تمام لوگوں کا رجحان ایک ہی کام کی طرف ہوتا تو دنیا میں امن قائم نہ رہ سکتا۔ اس باغ کو زینت اختلاف سے ہے۔ تعلیم کا منشا یہ ہے کہ انسان کے فطری قویٰ کی اس طرح نشو ونما کی جائے کہ ہر ایک انسان بذات خود اپنے لئے اور کل بنی نوع انسان کے لئے انسانی سوسائٹی کا ایسا بہترین جزو بن سکے۔ جس کے لئے قدرت نے اُسے پیدا کیا ہے

معلم کی اہمیت دنیا کے اندر مختلف طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ انسان کچھ نہ کچھ کام کرتا ہے۔ اس کام سے مختلف ضروریات پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے کسی قسم کا ہنر بھی ایک بڑی طاقت ہے آج کل روپیہ کی طاقت کو بہت بڑا سمجھا جاتا ہے۔ روپے کے ذریعہ ہر قسم کے باکمال آدمی، جمع کیے جاسکتے ہیں۔ مگر روپیہ کہاں سے آتا ہے؟ وہ بھی کام سے آئے گا چاہے وہ جسمانی خدمت کا کام ہو یا تجارت کا یا اور کسی قسم کا' جسمانی طاقت یا پولٹیکل طاقت ایک اور طاقت ہے اس طاقت کے ذریعہ روپے والوں کا روپیہ اپنے قبضہ میں لایا جاسکتا ہے۔ لیکن جسمانی طاقت کی بھی کوئی حیثیت نہیں علم کے ذریعہ جسمانی یا سیاسی طاقت میں انتشار پیدا ہوسکتا ہے۔ علم کے ذریعہ ایسی گیس جاری کی جاسکتی ہے جو قوم کی قوم کو اپنے اثر سے زائل کردے، علم کے ذریعہ دماغی طاقت کے ذریعہ دنیا کے اندر کتنی بغاوتیں ہوئیں کتنے انقلابات ہوئے۔ وائرلیس کا سٹم ہوائی جہاز سب علمی طاقت کا ظہور ہیں۔ جو قوم دماغی طاقت سے مسلح ہوتی ہے وہی سیاسی طاقت حاصل کرلیتی ہے۔ اس لئے علم کی قیمت کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ لیکن علم بھی اگر خود غرضی کے ماتحت ہو تو وہ بربادی کا باعث ہوتا ہے باوجود علم ہونے کے جنگ عظیم میں مختلف طاقتیں برباد ہوئیں روپیہ ضائع ہوا ہزاروں عورتیں بیوہ ہوگئیں لاکھوں آدمی مرگئے اس لئے اخلاق کی طاقت علم کی طاقت سے افضل ہے بشرطیکہ

اخلاق کی بنیاد علم پر ہو۔ علم اور اخلاق کی طاقتیں مل کر دنیا پر حکومت کیا کرتی ہیں۔ علم و اخلاق کا بنانا یا بگاڑنا معلم کے سپرد ہو اس لئے معلم کا درجہ سب سے افضل ہو۔ بڑے بڑے رشی منی پیر پیغمبر سب معلم ہوئے ہیں۔ معاشرتی و ملکی ریفارمر بھی ایک طرح معلم ہی تھے۔ طرح طرح کی تکلیف اٹھاکر انھوں نے تعلیم کا کام سرانجام دیا۔

معلم کے فرائض چونکہ معلم ایک اہم چیز ہو نہ صرف اہم بلکہ اہم ترین چیز ہو اور سوسائٹی میں اس کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہو تو اس کا فرض بھی سب سے اعلیٰ ہو اس لئے اس میں ذیل کے وصف ہونا ضروری ہیں (۱) قابلیت (۲) ایمانداری (۳) جفاکشی۔ اگر یہ تینوں وصف معلم میں موجود ہوں تو باقی سب اوصاف خود بخود آجاتے ہیں۔ مدرس قابل ہو جس امر کی تعلیم دینا چاہتا ہو اس پر حاوی ہو۔ مطالعہ کا شوقین طلبا کے ساتھ مساوی سلوک کرے کبھی بیجا رعایت نہ کرے اور اپنا کام محنت اور تن دہی سے سرانجام دے ان کے علاوہ مدرس میں قربانی کا جذبہ ہونا ضروری ہو شیخ سعدیؒ جن کی کتابوں سے آج لوگ ہزاروں روپیہ کمارہے ہیں اپنے زمانہ میں نہایت غریب تھے ان کو بہشتی کا کام سرانجام دے کر بھی گزراوقات کرنی پڑی ایک وقت تھا جب ان کو جوتا خریدنے کی توفیق نہ تھی ننگے پیر تھے۔ ایک لنگڑے کو دیکھ کر خدا کا شکر کیا اور کہا شکر ہو تیرا کہ میرے پیر تو سالم ہیں یہ بھی ضروری ہو کہ معلم کو طلبہ کے طبائع کا علم ہو تاکہ وہ ان کی فطرت کو معلوم کرکے ان کو تعلیم دے سکے۔ جو بڑھئی لکڑی کے خواص سے واقف ہو وہی اپنے کام کو بخوبی انجام دے سکتا ہو اسی طرح جو معلم طلبہ کی فطرت سے واقف ہو وہ طلبا کو ٹھیک سانچے میں ڈھال سکتا ہو۔

تعلیم کا وقت اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہو وہ یہ کہ تعلیم کی ابتدا کس وقت سے ہو۔ انسانی دماغ انسانی تجربات کا ایک دفتر ہو ہر ایک انسان نے بہت سے خواص وراثت میں حاصل کئے ہیں جب بچہ پیدا ہوتا ہو تو گھر میں اس کی تعلیم شروع ہوتی ہو وہ ان حالات سے اثر پذیر ہوتا ہو جو گھر کے اندر ہوتے ہیں ماں باپ بھائی بہن غرضکہ ہر ایک شخص کے قول فعل اور خیالات کا اثر چپ چاپ بچہ پر پڑتا رہتا ہو اس کے بعد جب بچہ سوسائٹی میں آتا ہو تو ساتھ کھیلنے والے بچوں اور دوسرے لوگوں کا اثر اس پر پڑنا شروع ہوتا ہو بچہ طرح طرح کے کھیلوں میں دلچسپی لیتا ہو اور یہ سب باتیں اس کی تعلیم میں معاون ہوتی ہیں بچہ اگر ریت کا گھر پیر سے بناتا ہو تو وہ بھی سبق آموز ہو بچہ لکیریں کھینچ کر کوئی کھیل کھیلتا ہو یہ بھی طلبا کو حساب کی تعلیم کا سبق دیتا ہو بچہ تیلیوں اور سرکنڈے کے گودے سے طرح طرح کی شکلیں بناتا ہو یہ سب باتیں اس کی تعلیم میں معاون ہیں اسی لئے مغربی علما نے بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے کنڈرگارٹن کا طریقہ جاری کیا ہو۔ کنڈرگارٹن میں تین چار برس کے بچے تعلیم پاتے ہیں پانچ چھ برس کی عمر تک ان کو اس قسم کی تعلیم دی جاتی ہو جس سے طلبا کھیل کود میں مشغول رہیں اور کھیل ہی کھیل کے ذریعہ ہی ان کو تعلیم ملتی رہے چھ سال سے چودہ سال تک ان کو انٹرنس تک کی تعلیم دی جاتی ہو کنڈرگارٹن کی تعلیم کی وجہ سے ان کے دماغ کی نشو و نما ہوجاتی ہو اس لئے وہ بہت جلد تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مشرقی علما نے تعلیم کا زمانہ آٹھ سال سے پچیس سال تک تجویز کیا تھا۔ وردھا اسکیم میں تعلیم کا وقت سات سال سے چودہ سال تک کی عمر تجویز کیا گیا ہو اور یہی عمر تعلیم کے لئے مناسب معلوم ہوتی ہو۔

موجودہ تعلیم کے نقائص موجودہ تعلیم کا ایک بڑا نقص جو نظر آتا ہو وہ یہ ہو کہ طلبا لکھ پڑھ کر بیکار پھرتے ہیں۔ ہمارا تعلیمی نظام اس طرح وضع کیا گیا ہو کہ اس کے ذریعہ سرکاری آسامیوں کے لئے آدمی مل سکیں جب تک وہ اس ضرورت

کو پورا کرتا رہا اس کا نقص نظر نہیں آیا جب تعلیم یافتہ لوگوں کی کثرت ہوگئی ملازمت کا دروازہ بند ہوا تو روز روشن کی طرح آج تعلیم کا یہ نقص نظر آنے لگا تعلیم کا منشا ملازمت نہیں ہوا در سرکاری ملازمت بھی بجائے روپے کے خاطر اگر خدمت کا ذریعہ بن جائے اور تعلیم یافتہ اصحاب خدمت کے خیال سے ملازمت میں داخل ہوں تو بُرا ہی لیکن یہاں تو ملازمت ہی کو روزی کا ذریعہ سمجھا ہی اس لئے لوگ ملازمت کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں حضرت عمرؓ کی مثال ہمارے سامنے ہی کہ وہ اینٹیں پاتھ کر گزارہ کرتے تھے بیت المال سے روپیہ لینا گناہ سمجھتے تھے اور سرکاری کام کو خدمت سمجھتے تھے اگر ہمارے ملازموں کی بھی یہی حالت ہوجائے تو پھر کوئی بھی در در مارا نہ پھرے۔

(۲) موجودہ نظام ہماری ضروریات کا کفیل نہیں ہمیں پڑھے لکھے بیکاروں کی ضرورت نہیں وکیلوں کی ضرورت نہیں ہمیں تو قوم کے لئے کاشتکاروں اور دستکاروں کی ضرورت ہی اور تھوڑے سے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہی جو دماغی قوت سے قوم کو فیض پہنچا سکیں پس ہمارا تعلیمی نظام ایسا ہونا چاہیئے جو بہترین کاشتکار اور بہترین دستکار پیدا کرسکے اور ساتھ ہی تھوڑے ایسے خدمت گذار پیدا کرسکے جو اپنی دماغی طاقتوں کو قوم کی خدمت میں صرف کرسکیں۔

(۳) موجودہ سسٹم ہمارے حالات کے بھی مطابق نہیں قوم جمہوریت کی طرف جارہی ہی مگر ہمارا تعلیمی نظام شخصی طرز حکومت ہی استاد بمنزلہ بادشاہ کے ہوتا ہی اور طلبار رعیت ہی مدرس جو پڑھاتا ہی وہی طلبار پڑھتے ہیں طلبار کے لئے ڈائرکٹر صاحبان وغیرہ نصاب وضع کرتے ہیں مصنف کتابیں لکھتے ہیں اور استاد ان کو پڑھا دیتے ہیں۔ نصاب اور طلبار کو سزا جزا دینے میں ان کے مشورے کو کوئی دخل نہیں۔ سکول کی تربیت اس قسم کی ہو کہ طلبا سوسائٹی میں آکر اپنے کو ان حالات کے مطابق پائیں جمہوریت ان کو نئی یا اجنبی چیز محسوس نہ ہو۔

(۴) جماعتی تعلیم۔ اگر آپ کو ایسے ہوٹل میں رہنا پڑے جہاں یہ حکم ہو کہ مقررہ وقت پر سب آدمیوں کو ایک ہی مقدار میں ایک جیسی غذا دی جائے گی تمام آدمیوں کو ساری غذا کھانی پڑے گی اس بات کی پروا نہ ہو کہ بعض کے لئے یہ غذا کم اور بعض کے لئے بہت زیادہ ہو اور ساتھ ہی یہ بھی حکم ہو کہ جو نہ کھائے گا اس کے ڈنڈے لگائے جائیں گے تو کیا آپ ایسے ہوٹل میں رہنا پسند کریں گے غالباً آپ انکار کردیں گے مگر ہمارے اسکولوں کی یہی حالت ہی ان اسکولوں میں ایک ہی وقت ایک تعداد میں ایک جیسی تعلیمی غذا ذہین کند ذہن سب لڑکوں کو پیش کی جاتی ہی اور امید کی جاتی ہی کہ سب اسے ہضم کرلیں گے اگر کوئی نہ ہضم کرے تو ڈنڈے مار مار کر اسے ہضم کرائی جاتی ہی نتیجہ یہ ہی کہ ذہین طلبار خاطر خواہ ترقی نہیں کرتے کمزور طلبار تعلیم سے محروم رہتے ہیں اور وہ دوسروں کی تعلیمی ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔

(۵) طلبار کی زیادتی۔ اگر کسی گھر میں پانچ بچے ہوں تو ان کو سنبھالنا کس قدر مشکل ہی لیکن اسکولوں میں چھوٹی عمر کے تیس چالیس بچے ایک معلم کے سپرد کر دئے جاتے ہیں اور امید کی جاتی ہی کہ وہ ان کو ضبط کے اندر رکھ سکیں گے نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ مدرس مار مار کر طلبا کے فطری قوٰی کو برباد کر دیتے ہیں اور مدتوں طلبار ایک ہی درجہ میں پڑے رہتے ہیں۔

(۶) کئی جماعتیں اور ایک مدرس۔ دیہات میں کئی کئی جماعتیں ایک مدرس کے سپرد ہوتی ہیں ایک مدرس کے لئے ایک ہی جماعت کو پڑھانا مشکل ہی جب کئی جماعتوں کو تعلیم دینی پڑے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مدرس کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہی اور اس کا نقصان طلبا کو اٹھانا پڑتا ہی۔

(۷) مدرس قابل نہیں۔ قوم کے بہترین دماغ جج یا وکیل بن جاتے ہیں یا کسی اور محکمہ میں چلے جاتے ہیں جو آدمی ان محکموں سے بچ رہتے ہیں

وہ محکمۂ تعلیم کو ملتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہی کہ ہم تعلیم کی قیمت روپوں میں لینا چاہتے ہیں روپے اور محکموں میں زیادہ ملتے ہیں اس لئے تعلیم یافتہ اس محکمہ کی طرف رجوع نہیں کرتے پہلی جماعت کو پڑھانا سب سے مشکل ہی اس بات کی ضرورت ہی کہ مدرس طلبہ کی فطرت سے واقف ہو اور اس کے مطابق ان کو تعلیم دے پہلی جماعت کے مدرس کو علم النفس (سائیکولوجی) سے بہت واقفیت ہونی چاہیئے گر ایسا نہیں ہی سب سے نالائق مدرسوں کے سپرد پہلی جماعت کا کام کیا جاتا ہی۔ اس کے علاوہ چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے عورتیں زیادہ موزوں ہیں وہ بچوں سے محبت کرتی ہیں اور ان کو محبت کے ساتھ تعلیم دے سکتی ہیں لیکن ہمارے ملک میں عورتوں کا بطور مدرس ملنا بہت مشکل ہی۔

(۸) طریقۂ تعلیم ناقص ہی۔ ہمارے اسکول میں بچوں کو شروع سے حروف ابجی کی تعلیم دی جاتی ہی۔ طلبا حروف یاد کرنے میں مہینوں سر کھپاتے رہتے ہیں۔ ان حروف سے طلبا کو ذرا بھی دلچسپی نہیں ہوتی جرمنی میں جو شخص طریق ابجی سے پڑھنا سکھائے اُسے قانوناً سزا دی جاتی ہی۔

سابق ڈائرکٹر جنرل ہند نے اپنی کتاب رہنمائے تعلیم میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا ہی۔ بھلا خیال کیجئے لڑکا دال زیر نون دِن کو کیا سمجھ سکتا ہی اگر سوچے تو یہی سوچے گا کہ دال زیر اور نون مل کر دن کس طرح بن گیا۔ ماسٹر صاحب کہتے ہیں اس لئے تم بھی کہو جیم نون زبر جن کس طرح بنا اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ زیر اور نون کو جیم لو یا کھا لو غرضکہ بے معنی حروف گھوٹتے گھوٹتے آواز کی طاقت اور علامت مدت میں طلبا سمجھ سکتے ہیں ورنہ یہ طریقہ اتنا ناقص ہی کہ اس کو فوراً بند کر دینا چاہیئے مگر ہماری بدقسمتی ہی کہ معلمین اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے پڑھانے کے طریقہ کئی ہیں (۱) طریقہ ابجی (۲) طریقہ الصوت (۳) طریقہ دیکھو بولو (۴) بکین میتھڈ یا کہانی کے ذریعہ تعلیم دینا (۵) پروجکٹ میتھڈ۔ آخری تین طریقے یعنی طریق دیکھو بولو۔ بکین میتھڈ۔ پروجکٹ میتھڈ سب ایک بن جاتے ہیں اور آخری طریقہ ہی تعلیم دینے کا بہترین طریق ہی۔ جامعہ ملیہ کے مدرسوں میں اسی طریق سے تعلیم دی جاتی ہی۔ کاش ہمارے معلمین اس طریق کو جلد سے جلد قبول کرنے کی طرف توجہ کریں۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۶۵۲۹	نورالحسن حبیب اللہ صاحب کلکتہ	۷	۶۵۳۵	شیخ عبدالحمید صاحب کلکتہ	۱۳	۶۵۴۱	فراست علی خانصاحب رامپور
۲	۶۵۳۰	محمد عبدالغنی صاحب ،	۸	۶۵۳۶	خان بہادر قاضی عبدالغفور صاحب ایبٹ آباد	۱۴	۶۵۴۲	مولوی ضیا راشد خانصاحب ،
۳	۶۵۳۱	محمد اسمٰعیل صاحب ،	۹	۶۵۳۷	عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحب دہلی	۱۵	۶۵۴۳	محمد مصطفےٰ حسین خانصاحب ،
۴	۶۵۳۲	سید ہاشم الہاشمی صاحب ،	۱۰	۶۵۳۸	عبدالرزاق حاجی عبدالستار صاحب جانپوری کلکتہ	۱۶	۶۵۴۴	سید دلاور شاہ صاحب عرف منا میاں ،
۵	۶۵۳۳	محمد اسرائیل صاحب ،	۱۱	۶۵۳۹	ایس مظہر علی خاں صاحب عرف علی صاحب رامپور	۱۷	۶۵۴۵	حافظ شوکت علیخانصاحب ،
۶	۶۵۳۴	محمد تقیت خاں صاحب ،	۱۲	۶۵۴۰	جسٹس محمد معین الدین صاحب انصاری ،	۱۸	۶۵۴۶	حامد رضا خاں صاحب ،

مستقل امداد وعطیات

ذیل کی رقوم جو ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفرا کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشنے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو انہیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ (مرتب)

دہلی و نئی دہلی — ستمبر ۳۸ء

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۸	سید شاہد علی صاحب ہیڈ برادرس	صہ/	۲۵	۶۴۱ سی	پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب	عہ/	۴۹	۶۶۵ سی	سید سلیم الدین صاحب	۴/
۲	۸۵	خواجہ عبدالمجید خاں صاحب بی اے	سے/	۲۶	۶۴۲	میاں اللہ بخش محمد سعید محمد شریف صاحبان	سے/	۵۰	۶۶۶	حاجی شیخ ننھے عبدالرزاق صاحب	عہ/
۳	۶۱۹ سی	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان	عہ/	۲۷	۶۴۳	زرین خاں عبدالمجید خاں صاحبان	لعہ/	۵۱	۶۶۷	ایس مولا بخش مہردین صاحبان	عہ/
۴	۶۲۰	حاجی عبدالغنی صاحب	۴/	۲۸	۶۴۴	حاجی نورالدین صاحب	۸/	۵۲	۶۶۸	منشی احمد حسن صاحب	۸/
۵	۶۲۱	حاجی عبدالرحمٰن صاحب	عہ/	۲۹	۶۴۵	غفران الدین صاحب	۸/	۵۳	۶۶۹	میاں محمد رفیق صاحب	عہ/
۶	۶۲۲	محمد سعید صاحب آم جی والے	۲/	۳۰	۶۴۶	عبداللطیف خاں صاحب	صہ/	۵۴	۶۷۰	منشی خورشید عالم صاحب	عہ/
۷	۶۲۳	اسلام الدین صاحب	۸/	۳۱	۶۴۷	مسز ایف ڈی محمود صاحب	عہ/	۵۵	۶۷۱	حاجی منورالدین محمد گلزار صاحبان	صہ/
۸	۶۲۴	محمد حسین خادم صاحب	۸/	۳۲	۶۴۸	محمود علی صاحب علوی	لعہ/	۵۶	۶۷۲	اللہ یار خاں صاحب	۴/
۹	۶۲۵	ڈی ایم ملک صاحب	عصہ/	۳۳	۶۴۹	خان بہادر محمد سلیمان صاحب انجینیر	صہ/	۵۷	۶۷۳	محمد عارف صاحب	عہ/
۱۰	۶۲۶	احمد اسلام خاں صاحب	عہ/	۳۴	۶۵۰	نظری خاں صاحب	۴/	۵۸	۶۷۴	ڈاکٹر محمد شریف صاحب	عہ/
۱۱	۶۲۷	سید حامد علی صاحب	۴/	۳۵	۶۵۱	زاہد حسین صاحب	صہ/	۵۹	۶۷۵	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان	۸ہ/
۱۲	۶۲۸	بابو فضل الحق صاحب	۴/	۳۶	۶۵۲	محمد رفیق احمد صاحب	عہ/	۶۰	۶۷۶	شمس العارفین صاحب	عہ/
۱۳	۶۲۹	شاہد احمد صاحب بی اے	۸ہ/	۳۷	۶۵۳	حکیم عبدالمتین صاحب	لعہ/	۶۱	۶۷۷	رفیع اللہ خاں صاحب	۸/
۱۴	۶۳۰	عبدالحق صاحب معرفت عبدالوہاب صاحب	صہ/	۳۸	۶۵۴	حکیم محمد ظہیر علی صاحب	عہ/	۶۲	۶۷۸	محمد اسماعیل صاحب	۸/
۱۵	۶۳۱	حکیم حاجی عبدالحمید خانصاحب	صہ/	۳۹	۶۵۵	بیگم خان بہادر ظفر حسین صاحب	عہ/	۶۳	۶۷۹	آغا حسین صاحب	۸/
۱۶	۶۳۲	خواجہ غلام السبطین صاحب	لعہ/	۴۰	۶۵۶	ضیاء الدین صاحب	۴/	۶۴	۶۸۰	حکیم محمد کبیرالدین صاحب	عہ/
۱۷	۶۳۳	حکیم عزیز الرحمٰن صاحب	۴/	۴۱	۶۵۷	حکیم عبدالرزاق صاحب نظامی	۲/	۶۵	۶۸۱	حاجی عباد اللہ خانصاحب	لعہ/
۱۸	۶۳۴	احسن حامد علی صاحب	عہ/	۴۲	۶۵۸	تعظیم الحق صاحب	لعہ/	۶۶	۶۸۲	منشی حفیظ احمد صاحب	۴/
۱۹	۶۳۵	محمد عبدالخالق صاحب	لعہ/	۴۳	۶۵۹	سید محمد شفیع صاحب	۲/	۶۷	۶۸۳	محمد دیار خاں صاحب	۸/
۲۰	۶۳۶	ممتاز الدین صاحب	لعہ/	۴۴	۶۶۰	حافظ سراج الدین صاحب	۲/	۶۸	۶۸۴	احمد اللہ خان صاحب	۴/
۲۱	۶۳۷	بابو محمد ابراہیم صاحب	۴/	۴۵	۶۶۱	سید نصیرالدین صاحب	عہ/	۶۹	۶۸۵	سکریٹری صاحب برلا ملز	[illegible]
۲۲	۶۳۸	محمد سلیم خاں صاحب	۴/	۴۶	۶۶۲	سید عبدالغنی صاحب	سے/	۷۰	۶۸۶	حاجی کالے خاں صاحب	۸/
۲۳	۶۳۹	مسٹر ایم بی صابری صاحب	۴/	۴۷	۶۶۳	سید معین الدین صاحب	۸/	۷۱	۶۸۷	حکیم ذکی احمد صاحب	عہ/
۲۴	۶۴۰	محبوب احمد صاحب انصاری	۸/	۴۸	۶۶۴	حکیم شریف الدین خانصاحب	۴/	۷۲	۶۸۸	حاجی عبدالمغنی فضل الحق صاحبان	لعہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷۳	۰۶۸۹ ای	عبدالمغنی ولد عبدالغنی صاحب	۸/
۷۴	۰۶۹۰	مرغوب احمد صاحب توفیق	۶/
۷۵	۰۶۹۱	محمد قاسم صاحب توفیق	۴/
۷۶	۰۶۹۲	رقیہ جہاں بیگم صاحبہ	۴/
۷۷	۰۶۹۳	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان	سے/
۷۸	۰۶۹۴	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۴/
۷۹	۰۶۹۵	شیخ محمد سعید صاحب	۴/
۸۰	۰۶۹۶	حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان	ہ/
۸۱	۰۶۹۷	حافظ عبدالجلیل صاحب	۴/
۸۲	۰۶۹۸	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان	عہ/
۸۳	۰۶۹۹	محمد ادریس صاحب باڑی	عہ/
۸۴	۰۷۰۰	حافظ رحمت الٰہی محمد بلال صاحبان	۴/
۸۵	۰۱۱۵۱	حاجی بشیر احمد صاحب	۸/
۸۶	۰۱۱۵۲	کلو صاحب تلنے والے	۴/
۸۷	۰۱۱۵۳	شیخ محمد ادریس صاحب	۲/
۸۸	۰۱۱۵۴	عبدالرحیم ولد حاجی محبوب الٰہی صاحب	۸/
۸۹	۰۱۱۵۵	عبدالرزاق محمد اسحاق صاحبان	عہ/
۹۰	۰۱۱۵۶	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸/
۹۱	۰۱۱۵۷	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	عہ/
۹۲	۰۱۱۵۸	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	عہ/
۹۳	۰۱۱۵۹	حاجی رشید احمد صاحب	۶/
۹۴	۰۱۱۶۰	حافظ شہاب الدین محمد دین صاحبان	۴/
۹۵	۰۱۱۶۱	منشی حشمت اللہ صاحب	صہ/
۹۶	۰۱۱۶۲	حکیم محمد احسن خاں صاحب	۲/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹۷	۰۱۱۶۳ سی	صوفی محمد صغیر حسن صاحب	عہ/
۹۸	۰۱۱۶۴	عزیز محمد صاحب	عہ/
۹۹	۰۱۱۶۵	مرزا فیاض بیگ صاحب	۴/
۱۰۰	۰۱۱۶۶	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان	۴/
۱۰۱	۰۱۱۶۷	الٰہی بخش نبردین صاحبان	عہ/
۱۰۲	۰۱۱۶۸	شمس العارفین صاحب	۴/
۱۰۳	۰۱۱۶۹	حاجی سید عبدالغنی صاحب	۴/
۱۰۴	۰۱۱۷۰	حاجی عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحبان	عہ/
۱۰۵	۰۱۱۷۱	محمد سعید صاحب	۴/
۱۰۶	۰۱۱۷۲	سراج الدین صاحب	۴/
۱۰۷	۰۱۱۷۳	حاجی عبدالحمید محمد الیاس صاحبان	۸/
۱۰۸	۰۱۱۷۴	محمد زکی صاحب	۴/
۱۰۹	۰۱۱۷۵	حافظ نور محمد صاحب	۶/
۱۱۰	۰۱۱۷۶	محمد یوسف صاحب الشروانے	۴/
۱۱۱	۰۱۱۷۷	محمد تقی صاحب اینڈ سنز	۴/
۱۱۲	۰۱۱۷۸	شیخ محمد رفیع صاحب اینڈ سنز	۴/
۱۱۳	۰۱۱۷۹	شیخ محمد تقی صاحب	۸/
۱۱۴	۰۱۱۸۰	محمد یٰسین صاحب	عہ/
۱۱۵	۰۱۱۸۱	حسین نظامی صاحب	للعہ/
۱۱۶	۰۱۱۸۲	امجد حسین خاں صاحب	۴/
۱۱۷	۰۱۱۸۳	حافظ سراج احمد صاحب	عہ/
۱۱۸	۰۱۱۸۴	عبدالحق صاحب	صہ/
۱۱۹	۰۸۰۰	شمعون احمد صاحب نئی دہلی	عہ/
۱۲۰	۰۱۲۰۱	مولوی عبدالرب صاحب	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۲۱	۱۲۰۲ ای	خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب	سے/
۱۲۲	۰۱۲۰۳	فتح محمد صاحب شیفتہ	عہ/
۱۲۳	۰۱۲۰۴	محمد متین صاحب	۸/
۱۲۴	۰۱۲۰۵	ایم طفیل محمد صاحب	۸/
۱۲۵	۰۱۲۰۶	خواجہ غلام یٰسین صاحب	عہ
۱۲۶	۰۱۲۰۷	عبدالواحد صاحب	۴/
۲۷	۰۱۲۰۸	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب	عہ/
۱۲۸	۰۱۲۰۹	سید حامد علی صاحب	عہ/
۱۲۹	۰۱۲۱۰	محمد اشرف صاحب	۸/
۱۳۰	۰۱۲۱۱	مولوی عبدالرؤف صاحب	۸/
۱۳۱	۰۱۲۱۲	عبدالحق صاحب	۴/
۱۳۲	۰۱۲۱۳	بیگم محمد متین صاحب	۸/
۱۳۳	۰۱۲۱۴	محمد اسمٰعیل صاحب	عہ/
۱۳۴	۰۱۲۱۵	ملک غلام حیدر صاحب	۸/
۱۳۵	۰۱۲۱۶	منشی کریم بخش صاحب	۸/
۱۳۶	۰۱۲۱۷	صوفی غلام قادر صاحب	۸/
۱۳۷	۰۱۲۱۸	سید ضمیر الحسن صاحب سنی	۸/
۱۳۸	۰۱۲۱۹	خواجہ محمد حسن ڈار صاحب	۴/
۱۳۹	۰۱۲۲۰	سید محمد ذاکر صاحب	۴/
۱۴۰	۰۱۲۲۱	منشی حبیب الرحمٰن صاحب	۴/
۱۴۱	۰۱۲۲۲	خان بہادر ڈاکٹر محمد ایوب صاحب	عہ/
۱۴۲	۰۱۲۲۳	غالب علی شاہ صاحب	۶/
۱۴۳	۰۱۲۲۴	مولانا محمد مختار صاحب	۸/
۱۴۴	۰۱۲۲۵	منشی محمد عبداللطیف صاحب	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۴۵	۱۲۲۶ اے سی	محمد اسلام صاحب	۸ر	۵	۶۹	مرزا سلطان احمد بیگ صاحب دہلوی	عہ	۲۹	۸۰۲ سی	سید بشیر علی صاحب علیگڑھ	۶ر
۱۴۶	۱۲۲۷ ″	چودھری غلام احمد صاحب پرویز	۸ر	۶	۷۰	محمود یونس صاحب قدوائی بارہ بنکی	عہ	۳۰	۸۰۳ ″	حبیب الرحمن صاحب ″	صر
۱۴۷	۱۲۲۸ ″	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب	۸ر	۷	۷۱	محمد حسن خاں صاحب رامپور	عہ	۳۱	۸۰۴ ″	خان بہادر حبیب اللہ صاحب ″	للعہ
۱۴۸	۱۲۲۹ ″	شیخ عبد اللہ جان صاحب	۴ر	۸	۷۵	عبد المجید خواجہ صاحب بالقابہ الہ آباد	۱۰۲	۳۲	۸۰۵ ″	مولانا محمد عقیل صاحب فاروقی ″	عہ
۱۴۹	۱۲۳۰ ″	مفتی انتظار احمد صاحب	۴ر	۹	۷۸	بیگم صاحبہ ایم اسلام صاحب کانپور	عہ	۳۳	۸۰۶ ″	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ ″	عہ
۱۵۰	۱۲۳۱ ″	سید باقر حسین صاحب	۲ر	۱۰	۸۳	ریاض الدین احمد صاحب میرٹھ	معہ	۳۴	۸۰۸ ″	اختر حسین صاحب ″	عہ
۱۵۱	۱۲۳۲ ″	سید سردار احمد شاہ صاحب	۶ر	۱۱	۸۴	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	صر	۳۵	۸۰۹ ″	بیگم محمد اسحاق صاحب ″	عہ
۱۵۲	۱۲۳۳ ″	عبد الرحمن صاحب	۴ر	۱۲	۸۹	طفیل احمد صاحب کانپور	صر	۳۶	۸۱۰ ″	مولانا ابوبکر محمد شیث صاحب ″	ے
۱۵۳	۱۲۳۴ ″	معصوم علی صاحب	۴ر	۱۳	۹۰	محمد نسیم صاحب لکھنؤ	۱۲۰	۳۷	۸۱۱ ″	ڈاکٹر اصغر علی حیدر صاحب ″	عہ
۱۵۴	۱۲۳۵ ″	میاں محمد صاحب	عہ	۱۴	۵۲۳ سی	پروفیسر حامد اللہ صاحب افسر	صر	۳۸	۸۱۲ ″	شاہ محمد اویس صاحب ″	ے
۱۵۵	۱۲۳۶ ″	حامد علی صاحب	۴ر	۱۵	۵۲۴ ″	ڈاکٹر عبد العلیم صاحب ″	ے	۳۹	۸۱۳ ″	محمد اجمل خاں صاحب ″	۶ر
۱۵۶	۱۲۳۷ ″	سید ابو الحیات صاحب	۸ر	۱۶	۵۲۵ ″	قاضی عظمت الرحمن صاحب ″	عہ	۴۰	۸۱۴ ″	محمد احمد صاحب ″	۶ر
۱۵۷	۱۲۳۸ ″	لیاقت اللہ خاں صاحب	۸ر	۱۷	۵۲۶ ″	محمد خضر خاں صاحب زبیری ″	صر	۴۱	۸۱۵ ″	ملک مشتاق حسین صاحب ″	۴ر
۱۵۸	۱۲۳۹ ″	محمد شریف صاحب قریشی	۸ر	۱۸	۵۳۰ ″	وحید الرحمن صاحب عرفانی ″	عہ	۴۲	۸۱۶ ″	محمد اسمٰعیل صاحب قریشی ″	۸ر
۱۵۹	دو چیک	سید عروج الحسن صاحب	۴ر	۱۹	۵۳۱ ″	چودھری حیدر حسین صاحب ″	ے	۴۳	۸۱۷ ″	غلام ربانی صاحب ″	۴ر
۱۶۰	″	رشید نعمانی صاحب	۴ر	۲۰	۵۳۲ ″	مولانا ابو الحسن علی صاحب ″	عہ	۴۴	۸۱۸ ″	مس قمر جہاں بیگم صاحبہ ″	للعہ
۱۶۱	″	پروفیسر محمد عاقل صاحب	عہ	۲۱	۵۳۳ ″	محمد اسمٰعیل صاحب ″	۶ر	۴۵	۸۱۹ ″	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب ″	۶ر
		میزان کل	۱۲ر	۲۲	۵۳۴ ″	حافظ دولہے خاں صاحب رامپور	ے	۴۶	۸۲۰ ″	مرزا مقبول بیگ صاحب ″	عہ
				۲۳	۵۳۵ ″	بیگم شرف الزماں صاحبہ ″	صر	۴۷	۸۲۱ ″	سید بشیر الدین صاحب ″	ے
		میوبلی		۲۴	۵۳۶ ″	مشیر علی صاحب ″	ے	۴۸	۸۲۲ ″	خواجہ عبد العلی صاحب ″	للعہ
۱	۵۲	بیگم ایم اسلام صاحب کانپور	عہ	۲۵	۵۳۷ ″	قطب الدین خاں صاحب ″	ے	۴۹	۸۲۳ ″	مولوی عبد الخالق صاحب ″	صر
۲	۵۸	اسرار حسین صاحب رامپور	ے	۲۶	۵۳۸ ″	سید دلاور شاہ صاحب عرف میاں	صر	۵۰	۸۲۴ ″	ابراہیم بیگ صاحب ″	ے
۳	۶۶	حاجی خدا بخش عبد الحمید صاحبان	عہ	۲۷	۵۳۹ ″	حامد رضا خاں صاحب	ے	۵۱	۸۲۵ ″	مرغوب احمد صاحب ″	۴ر
۴	۶۸	الیس حبیب محمد علی صاحب آنولہ	۶ر	۲۸	۸۰۱ ″	ڈاکٹر محمد رفیق صاحب علی گڈھ	صر	۵۲	۸۲۶ ″	مولوی مسعود حسین صاحب صدیقی	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵۳	۸۲۷ سی	بیگم رشید احمد صاحب صدیقی علیگڑھ	ع/	۱۹	۲۰۸ سی	اے رحمٰن مارفانی صاحب کلکتہ	۸/	۴۳	۲۳۲ سی	ایم آر ذکی صاحب کلکتہ	عہ/
۵۴	۸۲۹	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	ے/ للعہ	۲۰	۲۰۹	عبدالعزیز فتح محمد صاحب "	۸/	۴۴	۲۳۳	مولوی محمد مبین صاحب [illegible]	صہ/
۵۵	و دیگر	اقبال احمد سلمہٗ فرخ آباد	۴/	۲۱	۲۱۰	عبدالکریم صاحب "	ع/	۴۵	۲۳۴	محمد احمد صاحب "	عہ/
		میزان کل للعالہ ۱۲/		۲۲	۲۱۱	ایم اے خیرادی صاحب "	عہ/	۴۶	۲۳۵	محمد صالحین صاحب "	ع/
				۲۳	۲۱۲	مس نکی خاں صاحب	۸	۴۷	۲۳۶	حاجی عبدالخالق صاحب "	عہ/
		بنگال		۲۴	۲۱۳	مس آر ایس خان صاحب "	۸/	۴۸	۲۳۷	محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ/
۱	۱۹۰ سی	ایس ایم فیاض اینڈ کو کلکتہ	ع/	۲۵	۲۱۴	ایف اے خاں صاحب "	عہ/	۴۹	۲۳۸	مولوی رحیم الدین صاحب "	عہ/
۲	۱۹۱	محمد کامل صاحب "	عہ/	۲۶	۲۱۵	عبدالوہاب صاحب "	۸/	۵۰	۲۳۹	محمد فضل الرحمٰن صاحب "	ے/
۳	۱۹۲	حبیب علی صاحب "	۴/	۲۷	۲۱۶	قادر داد صاحب "	۸/	۵۱	۲۴۰	سید شاہ محمد ابوالحسین صاحب "	۴/
۴	۱۹۳	محمد اشفاق صاحب "	۴/	۲۸	۲۱۷	ایم ایوب ولی محمد صاحب "	۱۲/	۵۲	۲۴۱	شیخ عبدالمجید صاحب "	۴/
۵	۱۹۴	حاجی طلا محمد صاحب فضل کریم صاحبان	لعہ/	۲۹	۲۱۸	پروفیسر محمد محفوظ الحق صاحب "	ع/	۵۳	۲۴۲	محمد عقیبت خاں صاحب "	۲/
۶	۱۹۵	محمد سرور صاحب "	ع/	۳۰	۲۱۹	فضل الرحمٰن صاحب "	ع/	۵۴	۲۴۳	رحمٰن الٰہی صاحب "	عہ/
۷	۱۹۶	محمد ہادی صاحب "	۴/	۳۱	۲۲۰	حاجی شیخ محمد سعید صاحب "	صہ/	۵۵	۲۴۴	شاہ کلیم الرحمٰن صاحب "	عہ/
۸	۱۹۷	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸/	۳۲	۲۲۱	مولوی مطیع الرحمٰن صاحب "	۸/	۵۶	۲۴۵	مولوی محمد یحییٰ صاحب "	۸/
۹	۱۹۸	غلام محمد صاحب "	۸/	۳۳	۲۲۲	عبدالرحیم خاں صاحب "	ے/	۵۷	۲۴۶	غلام حسین صاحب "	عہ/
۱۰	۱۹۹	شیخ محمد رفیع صاحب "	ے/	۳۴	۲۲۳	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان "	عہ/	۵۸	۲۴۷	حمید الزماں صاحب "	عہ/
۱۱	۲۰۰	شیخ محمد تقی صاحب "	۴/	۳۵	۲۲۴	مولوی محمد حبیب الحسن صاحب "	ع/	۵۹	۲۴۸	بیگم مولوی نور الرحمٰن صاحب "	ع/
۱۲	۲۰۱	محمد عبدالغنی صاحب "	۴/	۳۶	۲۲۵	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری "	صہ/	۶۰	۲۴۹	حکیم نثار احمد خاں صاحب "	ے/
۱۳	۲۰۲	بیگم ایم یوسف ایکبانی صاحبہ "	عہ/	۳۷	۲۲۶	نصیر الدین صاحب "	۲/	۶۱	۲۵۰	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/
۱۴	۲۰۳	علیمہ روشن فاطمہ صاحبہ "	ع/	۳۸	۲۲۷	ایچ ایم حنیفا صاحب "	عہ/	۶۲	۲۵۱	عرفان الٰہی صاحب "	۴/
۱۵	۲۰۴	اے جے ویرانی صاحب "	۸/	۳۹	۲۲۸	سید آغا احمد آفندی صاحب "	عہ/	۶۳	۲۵۲	یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی "	۸/
۱۶	۲۰۵	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب "	عہ/	۴۰	۲۲۹	میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید صاحبان "	ے/	۶۴	۲۵۳	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب "	عہ/
۱۷	۲۰۶	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	عہ/	۴۱	۲۳۰	محمد تقی صاحب "	۸/	۶۵	۲۵۴	ایس ایم رفیق صاحب "	ع/
۱۸	۲۰۷	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/	۴۲	۲۳۱	عبدالستار صاحب نبلہ "	۸/	۶۶	۲۵۵	ایس اے رحمٰن صاحب "	ع/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۷	۲۵۶ سی	ایم ای عارف صاحب کلکتہ	۴ر
۶۸	۲۵۷	مولوی قاضی محمد بشیر صاحب	عہ
۶۹	۲۵۸	شیخ محمد فاروق صاحب	عہ
۷۰	۲۵۹	صوفی حبیب اللہ صاحب	۸ر
۷۱	۲۶۰	مولوی محمد وزیر خاں صاحب	۸ر
۷۲	۲۶۱	حاجی محمد رفیع صاحب	عہ
۷۳	۲۶۲	منوز برادرس صاحبان	عہ
۷۴	۲۶۳	محمد سمیع احمد صاحب	عہ
۷۵	۲۶۴	محمد فضل احمد صاحب	عہ
۷۶	۲۶۵	عبد المنان صاحب	عہ
۷۷	۲۶۶	مسرز گرانڈ واچ کمپنی	۶ر
۷۸	۲۶۷	حاجی عبد الکریم صاحب	عہ
۷۹	۲۶۸	حاجی عبد الوہاب صاحب	للعہ
۸۰	۲۶۹	مولوی عبد الاحد صاحب عثمانی	۶ر
۸۱	۲۷۰	احمد ضیا رکریم صاحب	۴ر
۸۲	۲۷۱	عبد الرزاق صاحب	۸ر
۸۳	۲۷۲	رحیم الدین حاجی عبد الکریم صاحبان	صہ
۸۴	۲۷۳	عبد القدیر صاحب	۸ر
۸۵	۲۷۴	عبد المجید صاحب	۸ر
۸۶	۲۷۵	غلام حیدر صاحب جا ڈلا	۸ر
۸۷	۲۷۶	ہدایت اللہ صاحب	۸ر
۸۸	۲۷۷	محمد ہادی صاحب	۴ر
۸۹	۲۷۸	مولوی نور محمد صاحب	۴ر
۹۰	۲۷۹	محمد میاں صاحب	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹۱	۲۸۰ سی	شیخ عبد الغنی صاحب کلکتہ	۶ر
۹۲	۲۸۱	عبد الرزاق حاجی عبد الستار صاحب	۴ر
۹۳	۲۸۲	عبد الحمید صاحب	عہ
۹۴	۲۸۳	محمود خاں صاحب	۲ر
۹۵	۲۸۴	حاجی فضل دین صاحب	۴ر
۹۶	۲۸۵	محمد اسحاق صاحب	عہ
۹۷	۲۸۶	محمد لٰسین محمد جان صاحبان	۸ر
۹۸	۲۸۷	جمیل احمد صاحب اشرفی	۸ر
۹۹	۲۸۸	عبد الرؤف صاحب	۸ر
۱۰۰	۲۸۹	شیخ عبد الرشید صاحب	عہ
۱۰۱	۲۹۰	خواجہ محمد شریف صاحب چکوالی	عہ
۱۰۲	۲۹۲	محمد نصیر الدین خاں صاحب	۴ر
۱۰۳	۲۹۳	اللہ بخش دوست محمد صاحبان	۸ر
۱۰۴	۲۹۴	حاجی طلا محمد فضل کریم صاحبان	عہ
۱۰۵	۲۹۵	محمد اسرائیل صاحب	۴ر
۱۰۶	۲۹۶	خواجہ محمد شفیع صاحب	عہ
۱۰۷	۲۹۷	مولوی خواجہ سراج الدین صاحب	عہ
۱۰۸	۲۹۸	مولوی سید مخدومی حید صاحب	عہ
۱۰۹	۲۹۹	ایس ایچ ہاشمی صاحب	۶ر
۱۱۰	۳۰۰	عبد السلام صاحب	۶ر
۱۱۱	۸۵۱	دیدار احمد صاحب	عہ
۱۱۲	۸۵۲	ظل الرحمٰن صاحب	۶ر
۱۱۳	۸۵۳	میاں محمد جان صاحب	ے
۱۱۴	۸۵۴	شیخ عبد الکریم صاحب	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۱۵	۸۵۵ سی	حبیب علی صاحب کلکتہ	۴ر
۱۱۶	۸۵۶	شیخ کالا چاند صاحب	۸ر
۱۱۷	۸۵۸	محمد عثمان صاحب	عہ
۱۱۸	۸۵۹	عبد الخالق صاحب	۸ر
۱۱۹	۸۶۰	مولوی شمس الحق صاحب	عہ
۱۲۰	۸۶۱	شیخ حضور احمد صاحب نظامی	۴ر
۱۲۱	۸۶۲	ایس ایم عمر صاحب	۴ر
۱۲۲	۸۶۳	ایس مولا بخش برادرس	۴ر
۱۲۳	۸۶۴	خواجہ محمد شفیع صاحب	۴ر
۱۲۴	۸۶۶	قمر الحسن صاحب	۸ر
۱۲۵	۸۶۷	ایس ایم فیاض اینڈ کو	۶ر
		میزان کل بالمقطع ۱۴۱	

بمبئی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۹	ڈاکٹر خواجہ عبد الحمید صاحب	[illegible]
۲	۲۴۷ سی	حسین الدین صاحب حارث	عہ
۳	۲۴۸	اہلیہ صاحبہ حسین الدین صاحب حارث	عہ
۴	۲۴۹	عثمان حسین خاں صاحب	عہ
۵	۲۵۰	شیخ احمد ٹنگے صاحب	۴ر
۶	۲۵۲	ڈی رزوراغ صاحب	عہ
۷	۲۵۳	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب	۶ر
۸	۲۵۴	علی حاجی یوسف صاحب بانی	عہ
۹	۲۵۵	کریم داد خاں صاحب بانی	۸ر
۱۰	۲۵۶	سید حاجی عبد اللہ صاحب	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۱	۳۵۷ بی	عبدالرحمٰن محمد یوسف صاحب بمبئی	عـہ	۳۵	۳۸۲ بی	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بمبئی	۴	۲	۵۹	صادق علی صاحب بھاولپور	۶
۱۲	۳۵۸ ،	صدیق سلیمان صاحب ،	عہ	۳۶	۳۸۳ ،	محمد عبدالحمید خاں صاحب ،	ہم	۳	۶۷	شیخ عبدالمجید صاحب ،	۷
۱۳	۳۵۹ ،	مرزا اختر حسن صاحب ،	عہ	۳۷	۳۸۴ ،	احمد حاجی یوسف صاحب ،	ہم	۴	۸۰	سراج الدین صاحب لاہور	صہ
۱۴	۳۶۰ ،	محمد بشیر و علی محمد صاحبان ،	عہ	۳۸	۳۸۵ ،	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرس ،	ہم	۵	۶۱	فضل حسین صاحب بھاولپور	صہ
۱۵	۳۶۱ ،	عبدالعزیز غلام نبی صاحب ،	ہم	۳۹	۳۸۶ ،	محمد یونس صاحب مجمر ،	عہ			میزان کل ...	
۱۶	۳۶۳ ،	حسن علی صاحب اجکوٹ والا ،	۸	۴۰	۳۸۷ ،	قاضی عبدالرحمٰن صاحب ،	ہم			**بہار**	
۱۷	۳۶۴ ،	قیصرالدین احمد صاحب ،	صہ	۴۱	۳۸۸ ،	عبدالحمید صاحب ،	ہم	۱	۶۰	مولوی سید محمد حمید صاحب بانکی پور	۶
۱۸	۳۶۵ ،	قاسم بابو صاحب کھیسلانی ،	ہم	۴۲	۳۸۹ ،	ایس ایم ابراہیم صاحب ،	عہ	۲	۶۴	ایم ایف آئی خاں صاحب جمشید پور	عـہ
۱۹	۳۶۶ ،	عبدالکریم صاحب لالہ ،	عہ	۴۳	۳۹۰ ،	امیر حسین صاحب ،	ہم			میزان کل ...	
۲۰	۳۶۷ ،	حبیب رحیم صاحب پاریا ،	صہ	۴۴	۳۹۱ ،	عثمان حاجی محمد صاحب چھوٹانی ،	عـہ			**سنٹرل انڈیا**	
۲۱	۳۶۸ ،	حکیم عبدالرحمٰن صاحب ،	ہم	۴۵	۳۹۲ ،	منیل شرف الدین صاحب ،	ہم				
۲۲	۳۶۹ ،	ایم اے باسط صاحب ،	عہ	۴۶	۳۹۳ ،	قاضی عبدالرؤف صاحب ،	ہم	۱	۶۱	عالیمرتبت مشیر الملک عالیقدر	
۲۳	۳۷۰ ،	خواجہ احمد عباس صاحب ،	عہ	۴۷	۳۹۴ ،	خلیل الرحمٰن صاحب کروٹے ،	ہم			قاضی علی حید صاحب عباسی بھوپال	عہ
۲۴	۳۷۱ ،	بیگم عثمان سوبانی صاحب ،	للعہ	۴۸	۳۹۵ ،	چودھری صاحب معرفت ڈائرکٹر ودی برادرس ،	عہ				
۲۵	۳۷۲ ،	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری ،	عہ	۴۹	۳۹۶ ،	رئیس احمد صاحب جعفری ،	۸				
۲۶	۳۷۳ ،	حاجی ابوبکر صاحب جوہری ،	عہ			میزان کل للعہ					
۲۷	۳۷۴ ،	ابوبکر صاحب چھوٹانی ،	عہ			**حیدرآباد دکن**					
۲۸	۳۷۵ ،	محمد حسین صاحب مقری ،	ہم	۱	۵۷	ڈاکٹر اے ایل سعید صاحب حیدرآباد	صہ				
۲۹	۳۷۶ ،	فقیہ عباس صاحب آرائی ،	ہم	۲	۴۸۲ بی	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	۹				
۳۰	۳۷۷ ،	حاجی احمد غلام محی الدین صاحب ،	عہ	۳	۴۸۵ ،	شبیر حسین صاحب ،	۸				
۳۱	۳۷۸ ،	ابراہیم عمادی صاحب ،	ہم			میزان کل ...					
۳۲	۳۷۹ ،	رحیم اللہ صاحب ،	۸								
۳۳	۳۸۰ ،	عبدالمجید اسمٰعیل صاحب ،	عہ			**پنجاب وسرحد**					
۳۴	۳۸۱ ،	شیخ احمد عبداللطیف صاحب	ہم	۱	۵۲	خان بہادر قاضی عبدالغفور صاحب ایبٹ آباد	عہ				

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۱	اے ایس عبدالقادر صاحب سکندرآباد دکن	سعہ/	۱۱	۷۹۰ سی	خواجہ حیات اللہ صاحب اورنگ آباد	۳/	۲۱	۳۶۳ سی	وزیر محمد صاحب بمبئی	۴/
۲	۲۲	خان بہادر میر ظہیر علی صاحب سہسوان	عسہ/	۱۲	۷۹۱ "	بشیر الدین صاحب "	۳/	۲۲	۳۲۲ "	ہاشم بھائی صاحب کلکتہ	عہ/
۳	۷۳	سید الطاف کریم صاحب رانچی	ہ/	۱۳	۷۹۲ "	امین خان صاحب "	۳/	۲۳	۳۹۱ "	محمد یوسف صاحب "	۴/
۴	۷۴	محمد ہادی صاحب امروہہ	عسہ/	۱۴	۷۹۳ "	مسٹر سدھ لنگیا "	۳/	۲۴	۸۰۷ "	حکیم ضرغام علی صاحب علیگڈھ	۸/
۵	۸۳	آمنہ خاتون صاحبہ فرخ آباد	ے/	۱۵	۷۹۴ "	مسٹر دتاترے راؤ "	۳/	۲۵	۵۲۷ "	قاری محمد منیر صاحب لکھنؤ	عہ/
۶	۹۱	طفیل احمد صاحب کانپور	ہ/	۱۶	۷۹۵ "	مسٹر بھگوان راؤ "	۳/	۲۶	۵۲۸ "	الیس حامد علی صاحب "	عہ/
۷	۸۶ بی	محمد یوسف صاحب اورنگ آباد	۲/	۱۷	۷۹۶ "	مسٹر دشونا تھ راؤ کھرے "	۲/	۲۷	۵۲۹ "	مولوی عبدالسلام صاحب "	عہ/
۸	۷۸۷ "	سید محمود مغربی صاحب "	۴/	۱۸	۷۹۷ "	سید محی الدین صاحب "	۳/			میزان کل	لــــــہ/ ۱۵
۹	۷۸۸ "	محمد ساجد صاحب "	۴/	۱۹	۷۹۸ "	محمد ابراہیم صاحب "	۳/				
۱۰	۷۸۹ "	حلیم اللہ صاحب "	۴/	۲۰	۷۹۹ "	مسٹر رام لال "	۳/				

تحریک حلقۂ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ اکتوبر ۳۸ء میں حلقۂ ہمدرداں میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۷۵۴۷	مولوی منیرالدین صاحب مظفرنگر	۱۰	۷۵۵۶	محمد اسحاق خاں صاحب شاملی	۱۹	۷۵۶۵	محمد نسیم علوی صاحب اچھوا
۲	۷۵۴۸	محمد نورالنبی خاں صاحب ارہپو	۱۱	۷۵۵۷	حاجی لئیق احمد صاحب کیرانہ	۲۰	۷۵۶۶	احمد علی قریشی صاحب دل آزاک پور
۳	۷۵۴۹	راؤ عبدالحمید خاں صاحب کھیڑی	۱۲	۷۵۵۸	محمد اسمٰعیل خاں صاحب جلال آباد	۲۱	۷۵۶۷	محمد عمران خاں صاحب شروانی بھیکم پور
۴	۷۵۵۰	کنور مسعود علی خاں صاحب مظفرنگر	۱۳	۷۵۵۹	محمد نورالرحمٰن خاں صاحب بیہٹر	۲۲	۷۵۶۸	محمد عزیز خاں صاحب برلہ
۵	۷۵۵۱	حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب کیرانہ	۱۴	۷۵۶۰	محمد احمد صاحب دہلی	۲۳	۷۵۶۹	حاجی نصیرالدین ابراہیم کریم محمد صاحب بمبئی
۶	۷۵۵۲	مولوی اشفاق احمد صاحب "	۱۵	۷۵۶۱	ایس اے قدوائی صاحب کلکتہ			
۷	۷۵۵۳	منشی محمد مکرم صاحب رئیس "	۱۶	۷۵۶۲	این قریشی صاحب ٹاٹانگر	۲۴	۷۵۰۰	محمد ادریس صاحب دہلی
۸	۷۵۵۴	حکیم شکیل احمد صاحب رامپور	۱۷	۷۵۶۳	نجم الحسن صاحب ردولی			
۹	۷۵۵۵	مولانا محمد سعید صاحب کیرانہ	۱۸	۷۵۶۴	محمد عبدالصبیر خاں صاحب گورکھپور			

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو ماہ اکتوبر ۳۸ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اسلئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

دہلی و نئی دہلی

اکتوبر ۳۸ئہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۹۰	سید شاہد علی ایڈ برادرس دہلی	صہ/	۲۳	۱۱۲۱ اسی	خان بہادر محمد سلیمان صاحب دہلی	صہ/	۴۵	۱۱۴۳ اسی	مسز ایم بی صابری صاحب دہلی	۴/
۲	۱۳۸	خواجہ محمد عبدالمجید خاں صاحب	سے/	۲۴	۱۱۲۲	نظری خاں صاحب	۴/	۴۶	۱۱۴۴	محبوب احمد صاحب انصاری	۴/
۳	۱۱۰۱ اسی	منشی خورشید عالم صاحب	عہ/	۲۵	۱۱۲۳	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان	عہ/	۴۷	۱۱۴۵	رقیہ جہاں بیگم صاحبہ	۴/
۴	۱۱۰۲	محمد عارف صاحب	عہ/	۲۶	۱۱۲۴	شمس العارفین صاحب	عہ/	۴۸	۱۱۴۶	محمد قاسم صاحب توفیقی	۴/
۵	۱۱۰۳	ظہیرالدین صاحب	عہ/	۲۷	۱۱۲۵	رفیع اللہ خانصاحب	۸/	۴۹	۱۱۴۷	عبدالغنی صاحب	۸/
۶	۱۱۰۴	احمد حسن خاں صاحب	عہ/	۲۸	۱۱۲۶	سید نصیرالدین صاحب	عہ/	۵۰	۱۱۴۹	بیگم عبدالمتین صاحب	عہ/
۷	۱۱۰۵	لیڈی ڈاکٹر ایف ڈی محمود صاحب	عہ/	۲۹	۱۱۲۷	محمد ایوب صاحب	۴/	۵۱	۱۱۵۰	کلو صاحب تالے والے	۴/
۸	۱۱۰۶	مرزا سلیمان صاحب جوہری	عہ/	۳۰	۱۱۲۸	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	عہ/	۵۲	۱۱۸۵	عبدالحمید خاں صاحب	صہ/
۹	۱۱۰۷	منشی علی احمد خاں صاحب	عہ/	۳۱	۱۱۲۹	عبدالحکیم صاحب	عہ/	۵۳	۱۱۸۶	شیخ عبدالرشید صاحب	عہ/
۱۰	۱۱۰۸	عبداللطیف خاں صاحب	صہ/	۳۲	۱۱۳۰	ملک آفتاب احمد صاحب	عہ/	۵۴	۱۱۸۷	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان	سے/
۱۱	۱۱۰۹	محمود علی صاحب علوی	عہ/	۳۳	۱۱۳۱	مرغوب احمد صاحب توفیق	عہ/	۵۵	۱۱۸۸	محمد شفیع صاحب	۸/
۱۲	۱۱۱۰	رفیق احمد صاحب	عہ/	۳۴	۱۱۳۲	صوفی محمد صغیر حسن صاحب	عہ/	۵۶	۱۱۸۹	احسن حامد علی صاحب	عہ/
۱۳	۱۱۱۱	محمد عبدالخالق شہاب الدین صاحبان	عہ/	۳۵	۱۱۳۳	عبدالرزاق صاحب	سے/	۵۷	۱۱۹۰	زاہد حسین صاحب	صہ/
۱۴	۱۱۱۲	میاں محمد رفیق صاحب	عصہ/	۳۶	۱۱۳۴	مولنا محبوب الٰہی صاحب	عہ/	۵۸	۱۱۹۱	صلاح الدین صاحب	عہ/
۱۵	۱۱۱۳	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان	سے/	۳۷	۱۱۳۵	حامد علی صاحب	۴/	۵۹	۱۱۹۲	زرین خاں صاحب	عہ/
۱۶	۱۱۱۴	میاں فیض محمد صاحب	سے/	۳۸	۱۱۳۶	مولوی عبدالصمد صاحب	عہ/	۶۰	۱۱۹۳	حاجی نورالدین صاحب	۴/
۱۷	۱۱۱۵	میاں عبدالرشید صاحب	سے/	۳۹	۱۱۳۷	عبداللطیف صاحب قریشی	سے/	۶۱	۱۱۹۴	غفران الدین صاحب	۴/
۱۸	۱۱۱۶	میاں حاجی نورالدین محمد گلزار صاحبان	صہ/	۴۰	۱۱۳۸	حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی	عہ/	۶۲	۱۱۹۵	حاجی عباد اللہ خاں صاحب	عہ/
۱۹	۱۱۱۷	اللہ یار خاں صاحب	۴/	۴۱	۱۱۳۹	بشیر مرزا صاحب	عہ/	۶۳	۱۱۹۶	منشی حفیظ احمد صاحب	۴/
۲۰	۱۱۱۸	ڈی ایم ملک صاحب	عصہ/	۴۲	۱۱۴۰	بیگم مولوی ظفر حسین صاحب	عہ/	۶۴	۱۱۹۷	محمد دیار خانصاحب	۸/
۲۱	۱۱۱۹	احمد اسلام خاں صاحب	عصہ/	۴۳	۱۱۴۱	محمد ابراہیم صاحب	۴/	۶۵	۱۱۹۸	رحمت اللہ خاں صاحب	۴/
۲۲	۱۱۲۰	عبدالمجید صاحب	عہ/	۴۴	۱۱۴۲	محمد سلیم خاں صاحب	۴/	۶۶	۱۱۹۹	الیس مولا بخش مہردین صاحبان	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۷	۱۲۰۰ اسی	منشی احمد حسن صاحب دہلی	۸/	۹۱	۱۳۷۴ اسی	حاجی شیخ ننھے عبدالرزاق صاحب	عہ/	۱۱۵	۱۳۹۸ اسی	سید عبدالحی صاحب دہلی	۱۲/
۶۸	" ۱۳۵۱	منشی حشمت اللہ صاحب "	عہ/	۹۲	" ۱۳۷۵	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۸/	۱۱۶	" ۱۳۹۹	چودھری الٰہی بخش صاحب "	عہ/
۶۹	" ۱۳۵۲	ضیاء الدین صاحب "	۴/	۹۳	" ۱۳۷۶	شیخ صبور احمد صاحب "	۲/	۱۱۷	" ۱۴۰۰	سراج الدین صاحب "	۴/
۷۰	" ۱۳۵۳	حکیم عبدالرزاق صاحب "	۲/	۹۴	" ۱۳۷۷	سعید احمد صاحب "	۸/	۱۱۸	" ۱۵۰۱	محمد رفیق صاحب "	۴/
۷۱	" ۱۳۵۴	محمد مصباح الدین صاحب "	عہ/	۹۵	" ۱۳۷۸	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عہ/	۱۱۹	" ۱۵۰۲	محمد یوسف صاحب "	۴/
۷۲	" ۱۳۵۵	سرفراز الحق صاحب "	۴/	۹۶	" ۱۳۷۹	خواجہ غلام السیدین صاحب "	۶/	۱۲۰	" ۱۵۰۳	شیخ محمد یوسف صاحب "	۸/
۷۳	" ۱۳۵۶	دفتر رسالہ عصمت "	عہ/	۹۷	" ۱۳۸۰	سید انوار احمد صاحب "	عہ/	۱۲۱	" ۱۵۰۴	حکیم ذکی احمد صاحب "	عہ/
۷۴	" ۱۳۵۷	حکیم محمد احسن صاحب "	۲/	۹۸	" ۱۳۸۱	حافظ شہاب الدین محمد دین صاحبان	۲/	۱۲۲	" ۱۳۱۳	غالب علیشاہ صاحب نئی دہلی	۶/
۷۵	" ۱۳۵۸	سید محمد شفیع صاحب "	۲/	۹۹	" ۱۳۸۲	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۸/	۱۲۳	" ۱۳۱۴	مفتی محمد عبداللطیف صاحب "	۸/
۷۶	" ۱۳۵۹	سید نعیم الدین صاحب "	۴/	۱۰۰	" ۱۳۸۳	مرزا الیاس بیگ صاحب "	۴/	۱۲۴	" ۱۳۱۵	محمد اسلام صاحب "	۸/
۷۷	" ۱۳۶۰	رحمت اللہ صاحب "	۶/	۱۰۱	" ۱۳۸۴	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان "	۴/	۱۲۵	" ۱۳۱۶	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب "	۸/
۷۸	" ۱۳۶۱	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲/	۱۰۲	" ۱۳۸۵	سید حسن صاحب "	۴/	۱۲۶	" ۱۳۱۷	شیخ عبداللہ جان صاحب "	۴/
۷۹	" ۱۳۶۲	محمد صبغت اللہ صاحب "	۸/	۱۰۳	" ۱۳۸۶	ایم انعام الحق صاحب "	۸/	۱۲۷	" ۱۳۱۸	مفتی افتخار احمد صاحب "	۴/
۸۰	" ۱۳۶۳	حاجی عبدالمغنی فضل الحق صاحبان "	۶/	۱۰۴	" ۱۳۸۷	شیخ محمد تقی صاحب "	۹/	۱۲۸	" ۱۳۱۹	سید باقر حسین صاحب "	۲/
۸۱	" ۱۳۶۴	شیخ محمد رفیع صاحب "	۴/	۱۰۵	" ۱۳۸۸	محمد ادریس صاحب باڑی "	عہ/	۱۲۹	" ۱۳۲۰	سید سردار احمد شاہ صاحب "	۶/
۸۲	" ۱۳۶۵	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان "	۸/	۱۰۶	" ۱۳۸۹	عبدالرحیم صاحب "	۲/	۱۳۰	" ۱۳۲۱	خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب "	ے/
۸۳	" ۱۳۶۶	منشی شمس الدین صاحب "	۴/	۱۰۷	" ۱۳۹۰	حافظ رحمت الٰہی صاحب "	۴/	۱۳۱	" ۱۳۲۲	فتح محمد صاحب شیفتہ "	عہ/
۸۴	" ۱۳۶۷	پروفیسر عبدالرحمن صاحب "	عہ/	۱۰۸	" ۱۳۹۱	عبدالرزاق محمد اسحاق صاحبان "	عہ/	۱۳۲	" ۱۳۲۳	محمد متین صاحب "	۸/
۸۵	" ۱۳۶۸	محمد حسین خادم صاحب "	۸/	۱۰۹	" ۱۳۹۲	انوار الحق صاحب "	عہ/	۱۳۳	" ۱۳۲۴	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/
۸۶	" ۱۳۶۹	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان "	عہ/	۱۱۰	" ۱۳۹۳	حکیم کبیر الدین احمد خاں صاحب "	عہ/	۱۳۴	" ۱۳۲۵	خواجہ غلام السیدین صاحب "	عہ/
۸۷	" ۱۳۷۰	حافظ عبدالجلیل صاحب "	۲/	۱۱۱	" ۱۳۹۴	حاجی کالے خاں صاحب "	عہ/	۱۳۵	" ۱۳۲۶	عبدالواحد صاحب "	۴/
۸۸	" ۱۳۷۱	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۱۱۲	" ۱۳۹۵	حاجی بشیر احمد صاحب "	عہ/	۱۳۶	" ۱۳۲۷	سید محمد مرتضیٰ اعلیٰ صاحب "	عہ/
۸۹	" ۱۳۷۲	مولانا اصغر علی صاحب "	۱۲/	۱۱۳	" ۱۳۹۶	حاجی رشید احمد صاحب "	۶/	۱۳۷	" ۱۳۲۸	سید حامد علی صاحب "	عہ/
۹۰	" ۱۳۷۳	مولوی محمد احمد صاحب "	عہ/	۱۱۴	" ۱۳۹۷	افتخار احمد صاحب شروانی "	۸/	۱۳۸	" ۱۳۲۹	ملک عطا محمد صاحب "	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳۹	۱۳۳۰ سی	بیگم محمد متین صاحب نئی دہلی	۸/	۱۳	۱۲۵	مولوی محمد وسیم صاحب لکھنؤ	صہ/	۳۷	۸۳۸ سی	پروفیسر محمد حبیب صاحب علیگڑھ	عہ/
۱۴۰	۱۳۳۱	تاج الدین صاحب	عا/	۱۴	۵۴۰ سی	حکیم محمد شکیل احمد صاحب امروہہ	عہ/	۳۸	۸۳۹	آل احمد صاحب سرور	صہ/
۱۴۱	۱۳۳۲	ملک غلام حیدر صاحب	۸/	۱۵	۵۴۴	مولوی رؤف الحسن صاحب مظفر نگر	ے	۳۹	۸۴۰	ڈاکٹر محمد بابر مرزا صاحب	عا/
۱۴۲	۱۳۳۳	منشی کریم بخش صاحب	۸/	۱۶	۵۴۵	ڈاکٹر صفی محمد صاحب	عہ/	۴۰	۸۴۱	خواجہ عبد العلی صاحب	صہ/
۱۴۳	۱۳۳۴	صوفی غلام قادر صاحب	۸/	۱۷	۵۴۷	حکیم محمد فتح خاں صاحب	عہ	۴۱	۸۴۲	حنیف الرحمٰن صاحب	ے/
۱۴۴	۱۳۳۵	سید ضمیر الحسن صاحب برنی	۸	۱۸	۵۴۹	سردار محمد اکرم خاں صاحب	صہ/	۴۲	۸۴۳	سید امام احمد صاحب	ے/
۱۴۵	۱۳۳۶	سید محمد ذاکر صاحب	۴/	۱۹	۵۵۱	محمد یوسف خاں صاحب دیوبند	ے	۴۳	۸۴۴	ڈاکٹر محمد رفیق صاحب	صہ/
۱۴۶	۱۳۳۷	منشی حبیب الرحمٰن صاحب	۴/	۲۰	۵۵۲	کنور مسعود علی خاں صاحب مظفر نگر	صہ/	۴۴	۸۴۵	رکن عالم صاحب صدیقی	۴/
۱۴۷	۱۳۳۸	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب	عہ/	۲۱	۵۵۳	ایس ایم احسان محمد صاحب	ے/	۴۵	۸۴۶	محمد جلیل صاحب	ے/
		میزان کل ملعہ/		۲۲	۵۵۴	مولوی انعام علیم صاحب برنی	صہ/	۴۶	۸۴۷	حکیم عبد اللہ نصر صاحب	عا/
				۲۳	۵۵۵	مرزا شمس الحسین صاحب	ے/	۴۷	۸۴۸	مولوی مسعود حسین صاحب صدیقی	۴/
یوپی				۲۴	۵۶۰	حاجی لئیق احمد صاحب کیرانہ	ے/	۴۸	۸۴۹	مولوی محمد اکرام اللہ صاحب	عا/
۱	۱۰۹	بیگم ایم اسلام صاحب کانپور	عہ/	۲۵	۵۶۱	مولوی اشفاق احمد صاحب	ے/			میزان کل للعہ/	
۲	۱۱۱	محمود یونس صاحب قدوائی بلرامپور	عا/	۲۶	۵۶۲	محمد صدیق صاحب کاندھلہ	عہ/				
۳	۱۱۲	نثار احمد خاں صاحب شروانی بھیکم پور	عہ/	۲۷	۵۷۰	حاجی ریاض الاسلام صاحب	ے/			**بنگال**	
۴	۱۱۳	فدا احمد خاں صاحب شروانی نولی	عہ/	۲۸	۵۷۵	محمد اسمٰعیل خاں صاحب جلال آباد	ے/	۱	۸۶۸ سی	غلام محمد صاحب کلکتہ	۸/
۵	۱۲۵	ایس حبیب احمد علی صاحب آنولہ	عہ/	۲۹	۸۳۰	محمد انس خاں صاحب علیگڑھ	عا/	۲	۸۶۹	محمد اشفاق صاحب	۴/
۶	۱۲۷	اشرف الزماں خاں صاحب فیض آباد	عہ/	۳۰	۸۳۱	سید بشیر علی صاحب	عا/	۳	۸۷۰	محمد اسمٰعیل صاحب	۴/
۷	۱۲۸	نذیر احمد خاں صاحب	عہ/	۳۱	۸۳۲	حبیب الرحمٰن صاحب	صہ/	۴	۸۷۱	محمد کامل صاحب	عہ/
۸	۱۲۹	محمد سعید خاں صاحب	عہ/	۳۲	۸۳۳	خان بہادر حبیب اللہ صاحب	عہ/	۵	۸۷۲	شیخ محمد رفیع صاحب	ے/
۹	۱۳۰	نجم الحسن صاحب ردولی	عہ/	۳۳	۸۳۴	سید محمد ٹونکی صاحب	عہ/	۶	۸۷۳	شیخ محمد نقی صاحب	۴/
۱۰	۱۳۱	محمد عبد البصیر خاں صاحب گورکھپور	عہ/	۳۴	۸۳۵	ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب	ے/	۷	۸۷۴	محمد عثمان اجمیری صاحب	۴/
۱۱	۱۳۲	محمد وسیم صاحب علوی انجوا	عہ/	۳۵	۸۳۶	ڈاکٹر ازہر قدوائی صاحب	عا/	۸	۸۷۵	علی محمد عثمان اجمیری صاحب	۸/
۱۲	۱۳۳	احمد علی صاحب قریشی دل آزاد کلپور	عہ/	۳۶	۸۳۷	اختر حسین صاحب	عہ/	۹	۸۷۶	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰	۸۷۷ سی	ایس خلیل الرحمٰن اینڈ برادرس کلکتہ	عہ/	۳۴	۹۰۱ سی	میاں محمد یوسف صاحب سیگل کلکتہ	عا/	۵۸	۹۲۵ سی	مولوی نور محمد صاحب کلکتہ	۴/
۱۱	〃 ۸۷۸	حاجی شیخ محمد سعید صاحب 〃	صہ/	۳۵	〃 ۹۰۲	محمد تقی صاحب 〃	۸/	۵۹	〃 ۹۲۶	محمد میاں صاحب 〃	۸/
۱۲	〃 ۸۷۹	میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید صاحبان 〃	سے/	۳۶	〃 ۹۰۳	حاجی محمد رفیع صاحب 〃	۸/	۶۰	〃 ۹۲۷	محمد فضل احمد صاحب 〃	عہ/
۱۳	〃 ۸۸۰	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان 〃	عہ/	۳۷	〃 ۹۰۴	حاجی عبدالکریم صاحب 〃	عہ/	۶۱	〃 ۹۲۸	محمد سمیع احمد صاحب 〃	عہ/
۱۴	〃 ۸۸۱	ایم آر ذکی صاحب 〃	عہ/	۳۸	〃 ۹۰۵	عبدالسلام صاحب 〃	عا/	۶۲	〃 ۹۲۹	یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی 〃	۸/
۱۵	〃 ۸۸۲	فیاض الدین اینڈ کو 〃	۱۲/	۳۹	〃 ۹۰۶	محمد احمد صاحب 〃	عہ/	۶۳	〃 ۹۳۰	عبدالمنان صاحب 〃	عہ/
۱۶	〃 ۸۸۳	مولوی محمد حسین صاحب اینڈ کو 〃	صہ/	۴۰	〃 ۹۰۷	محمد صالحین صاحب 〃	عا/	۶۴	〃 ۹۳۱	مولوی عبدالاحد صاحب 〃	عہ/
۱۷	〃 ۸۸۴	شیخ محمد صدیق صاحب 〃	عہ/	۴۱	〃 ۹۰۸	شیخ محمد فاروق صاحب 〃	عہ/	۶۵	〃 ۹۳۲	عبدالمجید صاحب 〃	۸/
۱۸	〃 ۸۸۵	عرفان الٰہی صاحب 〃	۴/	۴۲	〃 ۹۰۹	امین الدین احمد صاحب 〃	۴/	۶۶	〃 ۹۳۳	محمد اسحاق صاحب 〃	عہ/
۱۹	〃 ۸۸۶	پروفیسر محمد محفوظ الحق صاحب 〃	عہ/	۴۳	〃 ۹۱۰	حکیم الدین صاحب حاجی عبدالکریم صاحب	صہ/	۶۷	〃 ۹۳۴	دیدار احمد صاحب 〃	عہ/
۲۰	〃 ۸۸۷	مولوی محمد یحییٰ صاحب 〃	۸/	۴۴	〃 ۹۱۱	مولوی رحیم الدین صاحب 〃	عہ/	۶۸	〃 ۹۳۵	مولوی حبیب الحسن صاحب 〃	۸/
۲۱	〃 ۸۸۸	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری 〃	صہ/	۴۵	〃 ۹۱۲	بشیر احمد وائن صاحب 〃	عہ/	۶۹	〃 ۹۳۶	محمود خاں صاحب 〃	۲/
۲۲	〃 ۸۸۹	ایچ ایم حفیظ صاحب 〃	عہ/	۴۶	〃 ۹۱۳	عبدالستار صاحب 〃	۸/	۷۰	〃 ۹۳۷	حاجی ملا محمد فضل کریم صاحبان 〃	عـہ/
۲۳	〃 ۸۹۰	سید آغا آفندی صاحب 〃	عہ/	۴۷	〃 ۹۱۴	تمیز الدین صاحب 〃	۴/	۷۱	〃 ۹۳۸	محمد امین صاحب 〃	عہ/
۲۴	〃 ۸۹۱	رانا مظفر علی خاں صاحب 〃	۸/	۴۸	〃 ۹۱۵	رحمٰن الٰہی صاحب 〃	عہ/	۷۲	〃 ۹۳۹	ایس اے رحمٰن صاحب 〃	عا/
۲۵	〃 ۸۹۲	عبدالوہاب صاحب 〃	۴/	۴۹	〃 ۹۱۶	ہدایت اللہ صاحب 〃	۸/	۷۳	〃 ۹۴۰	غلام حیدر رچا ڈولا صاحب 〃	۸/
۲۶	〃 ۸۹۳	قاسم دادا صاحب 〃	۴/	۵۰	〃 ۹۱۷	محمد لیاقت اللہ صاحب 〃	عہ/	۷۴	〃 ۹۴۱	حاجی فضل دین صاحب 〃	۴/
۲۷	〃 ۸۹۴	عبدالکریم صاحب 〃	عہ/	۵۱	〃 ۹۱۸	عبدالرزاق صاحب 〃	۸/	۷۵	〃 ۹۴۲	شیر علی اصغر علی صاحبان 〃	۸/
۲۸	〃 ۸۹۵	اے ایم خیرادی صاحب 〃	۸/	۵۲	〃 ۹۱۹	شیخ حضور احمد صاحب نظامی 〃	۴/	۷۶	〃 ۹۴۴	مسز گرانڈ واچ کمپنی 〃	عا/
۲۹	〃 ۸۹۶	عبدالعزیز فتح محمد صاحب 〃	۴/	۵۳	〃 ۹۲۰	ملا محمد عاشقین صاحب 〃	۴/	۷۷	〃 ۹۴۵	اللہ بخش دوست محمد صاحبان 〃	عہ/
۳۰	〃 ۸۹۷	اے رحمٰن عرفانی صاحب 〃	۴/	۵۴	〃 ۹۲۱	جمیل احمد اشرفی صاحب 〃	۸/	۷۸	〃 ۹۴۶	محمد عثمان صاحب 〃	عہ/
۳۱	〃 ۸۹۸	خواجہ محمد شفیع صاحب 〃	۸/	۵۵	〃 ۹۲۲	محمد حبیب اللہ صوفی صاحب 〃	۸/	۷۹	〃 ۹۴۷	مولوی حاجی عبدالخالق صاحب 〃	عہ/
۳۲	〃 ۸۹۹	خواجہ محمد شریف صاحب چکوالی 〃	عہ/	۵۶	〃 ۹۲۳	مولوی مطیع الرحمٰن صاحب 〃	۸/	۸۰	〃 ۹۴۸	خواجہ سراج الدین صاحب 〃	عا/
۳۳	〃 ۹۰۰	فضل الرحمٰن صاحب 〃	عہ/	۵۷	〃 ۹۲۴	محمد ہادی صاحب 〃	۴/	۸۱	〃 ۹۴۹	محمد مقیت خاں صاحب 〃	۳/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸۲	۹۵۰ سی	محمد نصیر الدین خانصاحب کلکتہ	۴ر	۱۰۶	۹۷۴ سی	احمد ضیا رکریم صاحب کلکتہ	۸ر	۲۰	۴۱۵ سی	حبیب رحیم صاحب پارپیا بمبئی	صہ
۸۳	۹۵۱ "	محمد امین محمد جان صاحبان "	۸ر	۱۰۷	۹۷۵ "	حکیم نثار احمد صاحب "	ہے	۲۱	۴۱۶ "	علی حاجی یوسف صاحب باشونی	عہ
۸۴	۹۵۲ "	سید محمد ولی حیدر صاحب "	عہ			میزان کل [illegible]		۲۲	۴۱۷ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ
۸۵	۹۵۳ "	نصیر الدین صاحب "	۲ر			**بمبئی**		۲۳	۴۱۸ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری "	عہ
۸۶	۹۵۴ "	محمد وزیر خاں صاحب "	۸ر					۲۴	۴۱۹ "	حاجی ابوبکر صاحب جوہری "	عہ
۸۷	۹۵۵ "	ایس ایچ ہاشمی صاحب "	۶ر	۱	۹۶	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب بمبئی	صہ	۲۵	۴۲۰ "	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عہ
۸۸	۹۵۶	عبدالرزاق حاجی عبدالستار صاحب "	۴ر	۲	۳۹۷ سی	معین الدین صاحب حارث "	عہ	۲۶	۴۲۱ "	فقیہ عباس صاحب آرائی "	۴ر
۸۹	۹۵۷ "	محمد یوسف صاحب "	۴ر	۳	۳۹۸ "	اہلیہ صاحبہ "	عہ	۲۷	۴۲۲ "	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	۴ر
۹۰	۹۵۸ "	محمد اسرائیل صاحب "	۴ر	۴	۳۹۹ "	عثمان حسین خانصاحب "	عہ	۲۸	۴۲۳ "	رحیم اللہ صاحب "	۸ر
۹۱	۹۵۹ "	ایس ایم عمر صاحب "	۴ر	۵	۴۰۰ "	کریم داد خانصاحب بھوپالی "	۸ر	۲۹	۴۲۴ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	۶ر
۹۲	۹۶۰ "	ایس مولابخش صاحب "	۴ر	۶	۴۰۱ "	شیخ احمد صاحب سنگے "	۴ر	۳۰	۴۲۵ "	شیخ احمد عبداللطیف صاحب "	۴ر
۹۳	۹۶۱ "	لبکوفٹ وپر کمپنی "	۴ر	۷	۴۰۲ "	سید حاجی عبداللہ صاحب "	۴ر	۳۱	۴۲۶ "	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرس "	۴ر
۹۴	۹۶۲ "	سید شاہ محمد انوار حسین صاحب "	۴ر	۸	۴۰۳ "	محمد بشیر ولی محمد صاحبان "	عہ	۳۲	۴۲۸ "	حاجی نصیر الدین صاحب "	صہ
۹۵	۹۶۳ "	شیخ عبدالکریم صاحب "	عہ	۹	۴۰۴ "	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	۴ر	۳۳	۴۲۹ "	عبدالحمید صاحب کاتب "	۴ر
۹۶	۹۶۴ "	شیخ شجاع الدین صاحب "	۸ر	۱۰	۴۰۵ "	عبدالرحمٰن محمد یوسف صاحب "	عہ	۳۴	۴۳۰ "	چودھری صاحب معرفت دی اُنز برادرس	عہ
۹۷	۹۶۵ "	ایس ایم رفیق صاحب "	۶ر	۱۱	۴۰۶ "	صدیق سلیمان صاحب "	عہ	۳۵	۴۳۱ "	رئیس احمد صاحب جعفری "	۸ر
۹۸	۹۶۶ "	عبدالحمید صاحب "	عہ	۱۲	۴۰۷ "	ڈی زوراخ صاحب "	عہ	۳۶	۴۳۲ "	یوسف عبداللہ صاحب "	۶ر
۹۹	۹۶۷ "	بیگم مولوی نور الرحمٰن صاحب "	عہ	۱۳	۴۰۸ "	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب "	۶ر	۳۷	۴۳۳ "	ایس ایم ابراہیم صاحب "	عہ
۱۰۰	۹۶۸ "	محمود سعید صاحب "	ہے	۱۴	۴۰۹ "	مرزا اختر حسن صاحب "	عہ	۳۸	۴۳۴ "	امیر حسین صاحب کاتب "	۴ر
۱۰۱	۹۶۹ "	شیخ عبدالرشید صاحب "	[illegible]	۱۵	۴۱۰ "	محمد عبدالحمید خانصاحب بوہیرے "	۴ر	۳۹	۴۳۵ "	خلیل شرف الدین صاحب "	۴ر
۱۰۲	۹۷۰ "	ایس ایم فیاض صاحب اینڈ کو "	۶ر	۱۶	۴۱۱ "	محمود حسین صاحب مقری "	۴ر	۴۰	۴۳۶ "	قاضی عبدالرؤف صاحب "	۴ر
۱۰۳	۹۷۱ "	بشیر حسن صاحب "	۸ر	۱۷	۴۱۲ "	حسن علی علی بھائی راجکوٹ والا "	۴ر	۴۱	۴۳۷ "	خلیل الرحمٰن صاحب کرڈے "	۴ر
۱۰۴	۹۷۲ "	مولوی شمس الحق صاحب "	عہ	۱۸	۴۱۳ "	قاضی بابو صاحب بیلائی "	۴ر	۴۲	۴۳۸ "	قاضی عبدالرحمٰن صاحب تلیائی "	۴ر
۱۰۵	۹۷۳ "	شیخ عبدالغنی صاحب "	عہ	۱۹	۴۱۴ "	ایم اے باسط صاحب "	عہ	۴۳	۴۳۹ "	محمد یونس صاحب خنجر "	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۴	۴۴۰ سی	معین الدین صاحب حافظ بمبئی	عمر
۴۵	۴۴۱ "	اہلیہ صاحبہ " "	عمر
۴۶	۴۴۲ "	عثمان حسین خاں صاحب "	عمر
		میزان کل ۱۲ر	

حیدرآباد دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۰۲	ڈاکٹر اے ایل سعید صاحب حیدرآباد	صر
۲	۱۱۹	اے کے مستان صاحب سکندرآباد	عہ
۳	۱۲۳	محمد ادریس صاحب "	۸ر
۴	۱۲۴۷ سی	شمس الحسن صاحب اورنگ آباد	۸ر
۵	۱۲۴۸ "	شبیر حسن صاحب "	۸ر
		میزان کل عہ	

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۹۹	ایس امیر شاہ صاحب پشاور	صر
۲	۱۰۳	ڈاکٹر ایم اے حق صاحب لاہور	صر
۳	۱۱۲	حافظ عبد الحمید صاحب پشاور	صر
۴	۱۳۶	سید عزیز احمد صاحب [illegible]	ےر
۵	۱۳۷	عبد الرحمٰن صاحب "	عہ
		میزان کل عہ	

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۰۱	حافظ عبد العزیز صاحب پٹنہ	۱۲ر
		میزان کل ۱۲ر	

کراچی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۳۶	حکیم محمد قاسم صاحب حاجی حیدرآبادی	ےر
		میزان کل ےر	

سنٹرل انڈیا

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۰۵	عالیمرتبت مشیر الملک عالیقدر قاضی علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	عمر
		میزان کل عمر	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۰۲	حافظ فضل محمد صاحب شملہ	صہ
۲	۱۱۰	میاں فضل دین عبد المجید صاحبان لاہور	۱؍عہ
۳	۱۲۲	محمد یمین صاحب دھامپور	عہ
۴	۱۲۶	محمد عالم صاحب پشاور	صر
۵	۱۳۹	حاجی محب اللہ خاں صاحب نجیب آباد	ےر
۶	۱۴۱	محمد مجیب صاحب دہلی	۱؍عہ
۷	۱۴۴	محمد ممتاز علیخاں صاحب کیلاسپور	عہ
۸	۱۵۰	مسٹر داؤجی دادابھائی اینڈ کو کلکتہ	صہ
۹	۱۵۱	چودھری فتح الدین صاحب گجرانوالہ	عہ
۱۰	۱۵۲	سید محمد علی صاحب نامی الہ آباد	عہ
۱۱	۱۵۳	محمد طفیل احمد صاحب سلطانپور	صر
۱۲	۱۲۴۹ سی	محمد یوسف صاحب اورنگ آباد دکن	۴ر
۱۳	۱۲۵۰ "	سید محمود غوثی صاحب "	۴ر
۱۴	۱۳۰۱ "	محمد ساجد صاحب "	۴ر
۱۵	۱۳۰۲ سی	علیم اللہ صاحب اورنگ آباد دکن	۴ر
۱۶	۱۳۰۳ "	خواجہ حیات اللہ صاحب "	۴ر
۱۷	۱۳۰۴ "	بشیر الدین صاحب "	۳ر
۱۸	۱۳۰۵ "	امین خاں صاحب "	۳ر
۱۹	۱۳۰۶ "	مسٹر سدھ لنگیا "	۳ر
۲۰	۱۳۰۷ "	مسٹر دتاترے راؤ "	۳ر
۲۱	۱۳۰۸ "	بھگوان راؤ "	۳ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۲	۱۳۰۹ سی	مسٹر وشونا تھ راؤ کھرے اوزنگ آباد	۳/	۳۲	۵۶۳ سی	نور محمد صاحب کیرانہ	عہ/	۴۲	۱۲۱۵ سی	حاجی عبدالعزیز صاحب حیدرآباد	عہ/
۲۳	۱۳۱۰ "	سید محی الدین صاحب "	۳/	۳۳	۵۶۴ "	حاجی محمد یوسف صاحب "	عہ/	۴۳	۵۴۲ "	حکیم محمد الیاس صاحب "	۸/
۲۴	۱۳۱۱ "	محمد ابراہیم صاحب "	۳/	۳۴	۵۶۵ "	حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب "	عہ/	۴۴	۵۴۳ "	مولوی ضمیر الدین صاحب "	۶/
۲۵	۱۳۱۲ "	مسٹر رام لال "	۳/	۳۵	۵۶۷ "	مولوی محمد جلیل صاحب "	عہ/	۴۵	۵۴۷ "	محمد رضوان اللہ صاحب مظفر نگر	عہ/
۲۶	۵۵۲ "	کنور مسعود علیخاں صاحب مظفر نگر	عہ/	۳۶	۵۶۸ "	اللہ رکھا صاحب "	۲/	۴۶	۵۴۸ "	محمد خلیل صاحب "	عہ/
۲۷	۵۵۶ "	مولانا محمد سعید صاحب کیرانہ	عہ/	۳۷	۵۶۹ "	نور الاسلام صاحب کاندھلہ	۶/	۴۷	۵۵۰ "	راؤ عبدالحمید خانصاحب "	عہ/
۲۸	۵۵۷ "	مولوی ظہور الحق صاحب "	عہ/	۳۸	۵۷۱ "	حاجی ضیاء الاسلام صاحب "	عہ/	۴۸	۳۲۶ "	وزیر محمد صاحب کاندھلہ "	۴/
۲۹	۵۵۸ "	ڈپٹی اکرام الحق صاحب "	عہ/	۳۹	۵۷۲ "	لیاقت علیخاں صاحب جلال آباد	عہ/	۴۹	۹۴۳ "	محمد سعید صاحب کلکتہ	۸/
۳۰	۵۵۹ "	حکیم نیاز احمد صاحب "	عہ/	۴۰	۵۷۳ "	حاجی احمد علیخانصاحب "	عہ/			میزان کل	۱۲ للعہ/
۳۱	۵۶۰ "	مفتی محمد کرم صاحب "	عہ/	۴۱	۵۷۴ "	احسان اللہ خانصاحب "	۶/				

ہمدردِ جامعہ

مُرتّبہ

"ناظم"

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

اچھا استاد

اچھے استاد کی جذباتی زندگی میں وسعت بھی ہوتی ہے، گہرائی بھی اور پائیداری بھی۔ اس کی روح میں حسن و صداقت، حسن و جمال، نیکی اور تقدس، انصاف اور آزادی کے مظاہرے سے ایک گرمی پیدا ہوتی ہے جس سے وہ دوسرے دلوں کو گرماتا ہے اور جس میں تپا تپا کر اپنے شاگردوں کی سیرت کو کھرا بناتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ جامعہ

جلد ۴۲ | بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء مطابق صفر سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳

فہرست مضامین

سالانہ عہ   فی کاپی ۴ر

شذرات

دو غم انگیز حادثے اس مہینہ میں جامعہ کو اپنے دو قدیم ارکین کا ماتم کرنا پڑا، ایک مولانا شرف الدین صاحب آبی سابق استاد جامعہ، دوسرے جناب علی محمد خاں صاحب الملقب بہ رستم قلم داغمادرقم، خطاط جامعہ

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

مولانا شرف الدین صاحب مرحوم نہایت دیندار متبع شریعت، اور اپنے عقاید میں سخت تھے، کسی کو کوئی خلاف دین کام کرتے دیکھتے تو بغیر ٹوکے نہ رہتے، موسم چاہے کیسا ہی ہو، نماز پنج وقتہ ٹھیک وقت پر مسجد میں ادا کرتے، آپ اپنے ساتھ ایک نوٹ بک رکھتے تھے، جس میں اگر کوئی خلاف شریعت کام سرزد ہو جاتا تو اسے نوٹ کرلیتے اور کوشش کرتے کہ آئندہ اس کا ارتکاب نہ ہونے پائے۔

آپ اچھے ادیب اور کہنہ مشق شاعر بھی تھے۔ فارسی اور اردو زبان پر انھیں پوری قدرت حاصل تھی، اردو ادب کا مطالعہ خاص طور پر بہت وسیع تھا، قدرت نے انھیں شعر و شاعری کا سلیم مذاق عطا کیا تھا۔ ان کے اشعار میں وہ خصوصیت تھی جو قدیم شعراء کا طرۂ امتیاز ہے گو آپ نے عربی کی محض ابتدائی اور تھوڑی بہت فقہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی تھی۔ مگر ذاتی مطالعے، مذہبی علوم پر خصوصیت سے بڑی واقفیت حاصل کرلی تھی۔ علی گڑھ میں جامعہ کی جب بنیاد رکھی گئی تھی تو مرحوم بھی اسلامیہ اسکول اٹاوہ سے ملازمت چھوڑ کر، جامعہ چلے آئے اور اس کی خدمت میں لگ گئے۔

مرحوم کو جامعہ سے بہت محبت اور الفت تھی، آخر عمر میں اگرچہ وہ پیرانہ سالی کی وجہ سے جامعہ سے الگ ہوگئے تھے لیکن اس علیحدگی سے ان کی محبت میں کوئی کمی نہیں ہوئی، وہ جامعہ کی تمام تقریبوں میں شریک ہوتے اور کارکنان جامعہ کو اپنے قیمتی مشوروں سے برابر سرفراز فرماتے رہتے۔ غرض مرحوم بہت خوبیوں کے انسان تھے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے اعزا و متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

منشی علی محمد خاں صاحب مرحوم رستم قلم اس زمانہ میں خطاطی کے فن میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ ان کی وفات سے وہ جگہ خالی ہوگئی جس کے بھرنے کی اب کوئی امید نہیں۔ ہم تہ دل سے مرحوم کے لئے مغفرت کی اور ان کے پسماندوں کے لئے صبر کی دعا کرتے ہیں۔ مرحوم کی زندگی کے حالات ہم آئندہ اشاعت میں درج کریں گے۔

تعلیم بالغان

ہندوستان کی جہالت کا بھی کوئی ٹھکانا ہے ۳۵ کروڑ کی آبادی میں صرف دو کروڑ پڑھنا لکھنا جانتے ہیں، ان میں بھی بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو صرف دستخط کر سکتے ہیں۔ جہالت کی اس گھنگھور گھٹا کو دور کرنا، نہ صرف سیاسی بلکہ تمدنی اور معاشی لحاظ سے بھی نہایت ضروری ہے۔ جس ملک میں جہالت کی ایسی تاریکی چھائی ہوئی ہو اس کے عوام میں کسی قسم کا شعور اور بیداری پیدا کرنا تحصیل ناحاصل ہوگا۔

آج یورپ میں بھی تعلیم بالغان کو بہت اہمیت حاصل ہے، مگر ہندوستان میں اس کی کیفیت بالکل مختلف اور اس کی مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ یورپی ملکوں میں، ابتدائی تعلیم جبری اور مفت ہے، اس لئے ان کا کام نسبتہً آسان ہے اور وہاں تھوڑے عرصہ میں پوری قوم کو تعلیم یافتہ بنایا جا سکتا ہے، مگر ہندوستان میں بدقسمتی سے، ابھی تک ابتدائی تعلیم کا بھی معقول اور اطمینان بخش انتظام نہیں ہو سکا لیکن اس کے باوجود اگر تعلیم یافتہ طبقہ ان پڑھوں کو پڑھانے لکھانے کی طرف مائل ہو جائے تو یقین ہے کہ چند سال میں یہ تاریکی بہت کچھ چھٹ جائے گی اور عوام میں ایسی روح اور بیداری پیدا ہو جائے گی جس سے ہماری بہت سی مشکلات حل ہو جائیں گی اور ہمارا کام بہت کچھ آسان ہو جائے گا۔

جامعہ نے قوم اور ملک کی اس ضرورت کو بہت پہلے محسوس کیا تھا چنانچہ دس بارہ سال پہلے تعلیم بالغان کا کام شروع کیا گیا تھا مگر ناسازگار حالات کی بنا پر یہ تحریک زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی۔ تاہم یہ ضرورت جامعہ کے پیش نظر ہمیشہ رہی۔ کسی مناسب اور موزوں وقت کا انتظار تھا، چنانچہ امسال کچھ حالات ایسے رونما ہوئے کہ اللہ کا نام لے کر باقاعدہ حلقہ تعلیم و ترقی کے نام سے، ایک شعبہ قائم کر دیا گیا ہے اور نہایت سرگرمی کے ساتھ کام شروع ہو گیا ہے، لیکن ظاہر ہے یہ ادارہ پورے ہندوستان کے مسئلہ تعلیم بالغان کو حل نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اگر ہر ہر قصبہ و دیہات میں نہیں تو کم از کم ہر بڑے شہر میں، اس قسم کے ادارے قائم کئے جائیں اور لوگوں میں اس کی ضرورت اور اہمیت کا احساس پیدا کیا جائے۔ بعض قومی حکومتوں نے اس کی طرف خصوصی توجہ کی ہے، مگر حکومت پر تکیہ کر کے بیٹھ رہنا بہت بڑی غلطی ہوگی۔ جہاں اس قسم کے کام شروع کئے گئے ہیں، وہاں ہمیں حکومت سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور جہاں نہیں ہوئے ہیں وہاں انتظام کرنا چاہیئے۔ غرض ہمت مار کر کام کرنے کی ضرورت ہے اب ایک منٹ اور ایک لمحہ بھی توقف اور غفلت میں ضائع کرنا سخت خطرناک اور مضرت رساں ہے۔

رسالہ بالکل تیار تھا کہ جامعہ کے قدیم ہمدرد جناب خانصاحب حاجی عبدالغنی صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ دہلی کے انتقال کی اطلاع ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

قومی تعلیم اور جامعہ سے مرحوم کو بڑا گہرا تعلق تھا عموماً جامعہ تشریف لاتے اپنے مشوروں سے مستفید فرماتے اور اس کے کاموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔ خدا مرحوم کو اپنی نوازشوں اور رحمتوں سے سرفراز کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحوم کی خوبیوں اور اچھائیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

حالات جامعہ

پچھلے مہینہ میں، کابل کے مشہور شاعر و ادیب سرور خاں گویا، دہلی تشریف لائے تھے۔ آپ کابل کی ادبی انجمن کے ڈائرکٹر ہیں، فردوسی کی ہزار سالہ برسی کے موقع پر افغانستان کے نمائندہ کی حیثیت سے ایران تشریف لے گئے تھے آجکل آپ مکمل تاریخ آل سبکتگین بیہقی کی تصحیح اور اس کے نسخوں کی تلاش میں ہندوستان کے بڑے بڑے کتب خانوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ دہلی تشریف لائے تھے دہلی کے اثنائے قیام میں دو دن جامعہ کو بھی دئے۔ ۲۲ فروری کو جامعہ نگر اوکھلا، تشریف لے گئے اور تفصیل سے طرز تعلیم اور طریقہ تربیت کو ملاحظہ فرمایا۔ دوسرے دن قرول باغ دہلی کے ابتدائی اور ثانوی مدارس، کالج، مکتبہ جامعہ، ادارہ تعلیم و ترقی کا معائنہ کیا اور ان تمام شعبوں کو نہایت پسند فرمایا۔ چار بجے شام کو اساتذہ کے ساتھ چائے پی اور ۵ بجے انجمن اتحاد کی استدعا پر تعلیمی مرکز میں فارسی ادب پر تقریر کی اور اپنے اشعار سے بھی حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

کانگریس کے تری پوری سشن کے ساتھ، ہندوستانی تعلیمی سنگھ کے زیر اہتمام تعلیمی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا تھا اور ہندوستان کے ان تمام اداروں سے شرکت کی درخواست کی گئی تھی، جہاں تعلیم کے علاوہ ہاتھ کے کام بھی ہوتے ہیں اس سلسلہ میں جامعہ اور اساتذوں کے مدرسہ کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ ماسٹر عبدالحی صاحب استاد مدرسہ ثانوی اور سید عروج الحسن صاحب استاد تعلیمی مرکز، ابتدائی اور ثانوی مدارس اور اساتذوں کے مدرسہ کے کام لے کر گئے تھے۔ یہاں سے جس قدر چیزیں گئی تھیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے ان میں سے صرف ایک چوتھائی کی نمائش کی جا سکی۔ جامعہ کے علاوہ کشمیر، بہار، الہ آباد اور وردھا کے اداروں نے شرکت کی تھی جامعہ کی چیزیں ہر لحاظ سے بہت زیادہ پسند کی گئیں خصوصاً جامعہ کا تحریری کام، دوسری تمام درس گاہوں سے زیادہ اور عمدہ تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد، پنڈت جواہر لال نہرو، راجندر بابو، پٹا بھائی ستیہ رامیہ اور بہت سے اور حضرات نے ہمارے یہاں کے کاموں کو دیکھا اور بہت پسند کیا۔ نئی تعلیم سے جن لوگوں کا عملی تعلق ہے انھوں نے وقتاً فوقتاً نمائش کے اوقات کے علاوہ، گفتگو کی اور مضامین کے ربط کے سلسلہ میں جو مواد تیار کیا گیا ہے، اس کو پسند کیا مضامین کے ربط کے سلسلہ میں کچھ چارٹ بھی تیار کئے گئے تھے، انھیں بھی پسند کیا گیا۔

۱۶۔ مارچ کی شب میں، حلقۂ تعلیم و ترقی جامعہ کے خادموں کا پہلا جلسہ محمود منزل میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد پچاس پچپن کے درمیان تھی۔ پروفیسر محمد مجیب صاحب نے جلسہ کی صدارت کی۔ ناظم صاحب ادارہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ادارہ کے منشا و مقاصد پر روشنی ڈالی اور ان کاموں کا تفصیل سے ذکر کیا جو اس وقت حلقہ کے

سامنے ہیں اور یہ تجویز پیش کی کہ تعلیم و ترقی کے کام کے لئے اسی مہینہ کے چند دن مخصوص کرلئے جائیں اور جملہ خدام اپنے اپنے محلہ میں گھر گھر جا کر محلہ والوں کو تعلیم و ترقی کے مجوزہ کاموں کے لئے آمادہ کریں تاکہ بستی پوری طرح ہمارے کاموں سے متعارف ہو جائے اور کام کی اشاعت میں سہولت ہو۔ یہ تجویز پسند کی گئی اور طے پایا کہ ۲۳۔ مارچ سے ۲۶ مارچ تک ذیل کے کام سرگرمی کے ساتھ انجام دئے جائیں۔

(۱) پڑھے لکھے لوگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر خدمت کا عہد لیا جائے۔

(۲) ان پڑھوں کو لکھنے پڑھنے کا شوق دلا کر جم کر پڑھنے پر آمادہ کیا جائے اور اس کا عہد لیا جائے

(۳) معمولی پڑھے لکھے لوگوں کو گشتی کتب خانہ سے فائدہ اٹھانے کی رغبت دلائی جائے۔

(۴) محلہ کی مسجدوں کی صفائی اور ضروری سامان کی فراہمی کے لئے محلہ کے جملہ مسلمانوں کو متوجہ کیا جائے۔

۱۵۔ مارچ کو مولوی مظہرالدین صاحب مرحوم کے جنازے کے دن جامعہ میں عام تعطیل رہی۔ شیخ الجامعہ صاحب اور اساتذہ و طلبہ کی بڑی تعداد نے مرحوم کی نماز جنازہ اور دفن میں شرکت کی۔

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی مدظلہٗ دہلی آتے ہیں یا دہلی سے گزرتے ہیں تو جامعہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے ضرور شرف بخشتے ہیں۔ ابھی حال میں آپ دارالعلوم ندوہ کی ایک ضرورت سے کرنال تشریف لے گئے تھے۔ واپسی میں ۱۷۔ مارچ کو جامعہ تشریف لائے اور تین چار روز قیام فرمایا۔

۲۳۔ مارچ کو جوہر منزل میں انجمن اتحاد کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی شفیق الرحمن صاحب قدوائی ناظم حلقۂ تعلیم و ترقی نے تعلیم بالغان پر نہایت مبسوط تقریر کی۔ انجمن کی روایت کے مطابق حاضرین نے ہندوستان میں تعلیم بالغان کی مشکلات اور حلقۂ تعلیم و ترقی کے پروگرام اور اس کے مقاصد کے متعلق متعدد سوالات کئے جن کے فاضل مقرر نے تشفی بخش جوابات دئے۔

پچھلے مہینہ ملک کے نہایت ممتاز لوگ جامعہ خصوصاً استادوں کا مدرسہ دیکھنے تشریف لائے۔ ان کی فہرست بہت طویل ہوگی اس لئے صرف ان لوگوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کا تعلق تعلیم سے تھا اور ان کے آنے کا مقصد بھی تعلیمی تھا۔

جناب عبدالخالق صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولز پرتاب گڑھ (یوپی) نے تین چار روز قیام کرکے بنیادی تعلیم کی اسکیم اور اس کی عملی شکلوں کا بہ تفصیل مطالعہ کیا بحث و گفتگو سے اسکیم کو سمجھا اور بہت مطمئن اور خوش ہو کر گئے۔

جناب بی ڈی شرما صاحب برلا کالج پلانی (جے پور اسٹیٹ) اپنے یہاں کے اسکولوں میں جدید طریقۂ تعلیم کو رواج دینا چاہتے ہیں اور ایک نیا شعبہ خالص اسی اصول پر قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ موصوف نے دو دن تفصیل سے تمام کاموں کا مطالعہ کیا اور بہت کچھ نوٹ وغیرہ لکھ کر لے گئے۔

جناب مسز برج لال نہرو صاحبہ صدر نہرکین سیوک سنگھ

جناب مسز آصف علی صاحبہ کی معیت میں جامعہ تشریف لائیں اور استادوں کے مدرسہ کو ملاحظہ فرمایا۔ موصوفہ اس اسکیم کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا چاہتی تھیں کہ ہر بچوں کے کام میں اس تعلیم سے کہاں تک مدد مل سکتی ہے اور خود بھی کوئی اسکول قائم کرنا چاہتی ہیں استادوں کا مدرسہ دیکھنے کے بعد حلقہ تعلیم و ترقی کا معائنہ کیا اور اس کے بعد جامعہ نگر اوکھلا تشریف لے گئیں گفتگو بھی فرمائی اور بہت مطمئن ہو کر گئے۔

مولانا آزاد سبحانی صاحب مدظلہٗ ایک ضرورت سے دہلی تشریف لائے تھے۔ دو تین روز جامعہ میں قیام فرمایا۔ اساتذہ وطلبا سے حسب معمول دلچسپ صحبتیں رہیں۔ ۲۹ مارچ کو انجمن اتحاد کی استدعا پر جوہر منزل

گراں قدر عطیہ

جامعہ کے سابق ناظم تصدق احمد خاں شروانی مرحوم کی یادگار میں اُن کے بھائی نثار احمد خاں شروانی اور فدا احمد خاں شروانی جامعہ میں ایک عمارت بنوانی چاہتے ہیں جس کے لئے انھوں نے دس سے بارہ ہزار روپے تک مرحمت فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس عمارت کا سنگ بنیاد تاریخ ۷ مئی ۱۹۳۹ء اتوار کے دن جامعہ نگر اوکھلا میں رکھا جائے گا۔ امید ہے کہ جامعہ کے ہمدرد اور شروانی صاحب مرحوم کے احباب اس موقع کو یاد رکھیں گے۔

آپ نے ربط کے اصول پر تفصیل سے گفتگو کی۔

مسٹر ڈیسائی جو حکومت بمبئی کی طرف سے بنیادی تعلیم کو صوبہ میں رواج دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں استادوں کا مدرسہ دیکھنے اور اس کے کاموں کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے جامعہ میں آئے اور کوئی تین دن قیام کیا۔ آپ نے اس عرصہ میں اپنی اسکیم پر جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب سے

میں اساتذہ اور طلبا کے اجتماع میں موجودہ اہم مسائل پر آپ نے تقریر بھی فرمائی۔

---

۳۰ مارچ کو، جامعہ نگر اوکھلا میں طلبائے قدیم کا ایک جلسہ ہوا گذشتہ سال کی رپورٹ سنائی گئی آئندہ سال کے لئے ناظم اور نائب ناظم کا انتخاب ہوا۔

جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ اس وقت طلبائے قدیم میں پہلے قدیم طالب علم ہیں اس لئے ان سے طلبائے قدیم کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی گئی جسے موصوف نے بڑی خوشی سے منظور فرمایا۔

آپ نے سنگ بنیاد رکھنے سے قبل ایک مختصر مگر جامع اور موثر تقریر کی تھی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

"جب کبھی جامعہ میں کسی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جاتا ہے تو میرا دل تھرتھراتا ہے۔ ایسے موقعوں سے

عطیے

حال میں جناب نوابزادہ ذوالفقار علی صاحب جاگیردار و رئیس اعظم کرنال جامعہ تشریف لائے اور تمام شعبوں کو بتفصیل ملاحظہ فرمایا اور آپ نے جامعہ کو پانچسو روپے مرحمت فرمائے۔

قلات کے وزیر تعلیم جناب خان بہادر میاں نصیر الدین احمد صاحب بھی جامعہ تشریف لائے، موصوف نے جامعہ کو ڈیڑھ سو روپے عنایت فرمائے اس سے زیادہ یہ کہ آپ اپنے لخت جگر بھی تعلیم و تربیت کے لئے جامعہ کے سپرد کرنے والے ہیں۔

جناب مخدوم الملک مخدوم غلام میران شاہ صاحب رئیس اعظم جمال دیوالی بہاول پور اور جناب رئیس غازی محمد صاحب رئیس اعظم بھونگ بہاول پور نے بھی جامعہ کو دو دو سو کے عطیے عطا فرمائے ہیں ان حضرات نے جامعہ میں تشریف آوری کی زحمت بھی فرمائی تھی۔

جناب مولوی عبداللطیف خاں صاحب صدر بلدیہ بجنور اور جناب نیمی سرن صاحب وکیل بجنور کی تحریک پر جناب رام بھروسہ لال صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر نے دی ہاپوڑ شوگر ملس کی طرف سے پانچسو کی رقم ارسال فرمائی۔

ہم ان تمام معاونوں اور معطیوں کے بہ دل ممنون ہیں خدا کرے ایسے ذی احساس بزرگ ملک میں زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں جن کے بذل و کرم سے قوم و ملک نہال ہو۔

فائدہ اٹھا کر میں اہلِ جامعہ کو یاد دلاتا ہوں کہ عمارتوں کی کثرت کسی ادارے کے لئے قابلِ فخر نہیں ہے، اکثر عمارتیں یا تو مقبرہ ثابت ہوتی ہیں یا قید خانہ اگر عمارت میں رہنے والے اصل مقاصد کو بھول جائیں تو وہ عمارتیں ان کے مقاصد اور ارادوں کا مقبرہ بن جاتی ہیں اگر عمارتیں ہی مقصود بالذات بن جائیں تو وہ جیل خانہ ہیں، جن سے حوصلوں امنگوں اور ولولوں کو نکلنے کی راہ نہیں ملتی - جامعہ کی پہلی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے وقت میں نے یہ کہا تھا کہ کہیں ہم لوگ عظیم الشان اور فلک بوس عمارتوں میں بیٹھ کر اپنے مقاصد کو بھول نہ جائیں، اگر ہم ایسا کریں تو آئندہ آنے والی نسلوں کو یہ حق ہوگا کہ ہم کو ان عمارتوں سے دھکا دے کر نکال دیں اور ہمارے مقاصد اور ارادوں کے ان مقبروں کو گرا دیں۔ اگر یہ عمارتیں ہمارے مقاصد میں ہماری مدد و معاون نہیں ہیں تو ہمیں ان کی مطلق ضرورت نہیں ہے مجھے امید ہے کہ اس عمارت کو تعمیر کرنے والے حضرات اس مقصد کو نہ بھولیں گے"

بعد نماز مغرب محترمہ بیگم محمد علیؒ صاحبہ کی صدارت میں ابتدائی اسکول جامعہ نگر کا ایک جلسہ ہوا اور بچوں کو کھیل وغیرہ کے مقابلوں کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ انعامات تقسیم کرنے کے بعد موصوفہ نے ایک دل نشین تقریر فرمائی بچوں کو انعامات حاصل کرنے پر مبارک باد دی اور ان کی آئندہ ذمہ داریوں کو جتایا۔

اپریل کے پہلے ہفتہ میں انجمن اتحاد کے ایک جلسہ میں اخلاق الرحمٰن صاحب قدوائی متعلم بی ایس سی جامعہ نے "ہندوستان کی معاشی تنظیم" پر ایک مبسوط اور مفصل مقالہ پڑھا جو بہت پسند کیا گیا۔

۵۔ اپریل کو شام کے وقت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی دہلی تشریف لائے، شیخ الجامعہ صاحب اساتذہ اور طلبائے جامعہ کے علاوہ شہر کے معزز حضرات نے اسٹیشن پر آپ کا پرتپاک استقبال کیا آپ نے جامعہ کو اپنے قیام سے شرف بخشا چار روز قیام رہا اس اثنا میں آپ نے مختلف لوگوں سے ملاقات کی جامعہ کے تمام شعبوں کو ملاحظہ فرمایا۔ تعلیمی مرکز کے چھوٹے بچوں نے ایک دلچسپ سپاسنامہ پیش کیا جس کا مولانا نے بچوں کی فہم کے مطابق آسان زبان میں جواب دیا۔ آپ جامع مسجد اوکھلا بھی تشریف لے گئے وہاں بھی بچوں نے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

۸۔ اپریل کو جامعہ کی طرف سے ۵ بجے شام کو آپ کو ایک عصرانہ دیا گیا۔ ½ ۵ بجے طلبائے کالج کی یونین انجمن اتحاد نے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور انجمن کا اعزازی ممبر بنایا۔ آپ نے اپنے پروگرام اور مقاصد کی وضاحت میں ایک مختصر اور جامع تقریر فرمائی۔

اس جلسہ میں بہت زیادہ لوگ آئے تھے شہر کے معزز حضرات سے ہال اور گیلریاں بالکل بھر گئی تھیں۔

جناب انڈریوز دوبے صاحب ممبر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی عرصہ سے جامعہ اور اس کے طریقۂ تعلیم کو دیکھنا چاہتے تھے آپ جناب خان عبدالغفار خاں صاحب کے ساتھ تشریف لائے اور جامعہ کے تمام شعبوں کو بہ تفصیل ملاحظہ فرمایا۔

مصری وفد

کانگریس نے اپنے باون ویں اجلاس کی تقریب کے موقع پر مصر کی وفد پارٹی کے لیڈر مصطفیٰ نحاس پاشا کو ہندوستان آنے کی دعوت دی تھی اور انھوں نے منظور بھی فرمالیا تھا مگر بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر وہ نہ آسکے ان کے بجائے وفد پارٹی کے چار دوسرے معزز ارکان تشریف لائے اور وہ تری پوری سشن کے بعد ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کی۔ اس سلسلہ میں وہ دہلی بھی آئے تھے جامعہ نے ۲۹ مارچ کو انھیں عصرانہ دیا۔ مولانا سید سلیمان ندوی، پنڈت جواہر لال نہرو کے علاوہ شہر کے معزز حضرات شریک تھے۔ عصرانہ کے بعد طلبائے کالج کی یونین انجمن اتحاد نے جلسہ کا انتظام کیا تھا پنڈت جی انجمن اتحاد کے اعزازی ممبر بھی ہیں اس لئے ان سے صدارت کے لئے درخواست کی گئی جسے موصوف نے بخوشی منظور فرمایا۔ آپ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے مصری وفد کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "آج سے ۱۹ سال پہلے سول نافرمانی کے زمانہ میں سرکاری تعلیم کا بائیکاٹ کرنا بھی قومی پروگرام کا ایک جزو تھا اور ایسی تعلیم کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی جو ملک کے نوجوانوں میں آزادی کی اسپرٹ پیدا کرے۔

جامعہ ایسے نازک وقت میں قائم کی گئی تھی جب کہ ملک کے گوشہ گوشہ میں آزادی کی لڑائی ہو رہی تھی اور حکومت کی مشنری بھی پوری قوت کے ساتھ حرکت میں تھی۔ ہمارے لیڈر اور کام کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں جیل کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں بند کئے جاچکے تھے۔ اس سلسلہ میں اور بہت سے ادارے قائم کئے گئے مگر حکومت نے ان پر قبضہ کرلیا بہت سے استادوں اور طالب علموں کو بھی جیل میں بند کردیا۔ میں خود اس موقع پر مولانا محمد علی مرحوم کی دعوت پر اس ادارہ کو علی گڑھ دیکھنے کے لئے گیا اور وہاں کے نوجوانوں کی قومی اسپرٹ اور طرز تعلیم کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوا۔ مجھے بیحد خوشی ہے کہ عدم تعاون کے زمانہ کا لگایا ہوا یہ پودا باوجود زمانہ کے ناساعد حالات کے آج نہ صرف طاقتور اور مضبوط درخت ہو بلکہ وطن کی آزادی پھونک رہا ہے۔"

پنڈت جی نے مولانا محمد علی مرحوم کو خراج تحسین ادا کیا اور فرمایا کہ "یہ تعلیمی ادارہ مرحوم کی ان تھک اور متواتر کوششوں کا نتیجہ ہے" اس کے بعد ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب شیخ الجامعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "مجھے افسوس ہے کہ وہ اس وقت موجود نہیں ہیں ورنہ وہ وفد سے مل کر خوش ہوتے اور وفد کے اراکین کو ان سے مل کر مسرت ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب بہت بڑے ماہر تعلیم ہیں انھوں نے ابھی حال میں بحیثیت صدر بنیادی تعلیمی اسکیم، نہایت عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں اور شروع ہی سے اس تحریک کے روح رواں رہے ہیں مجھے قوی امید ہے کہ یہ تحریک ہندوستانی عوام میں قومی تعلیم کی اشاعت میں اچھی طرح کامیاب ہوگی۔"

حاضرین سے مخاطب ہوکر پنڈت جی نے فرمایا "حال میں جب میں مصر گیا تھا تو نحاس پاشا نے کانگریس کے اجلاس کے

موقع پر خود تشریف لانے کا وعدہ فرمایا تھا مگر وہ یورپ کی موجودہ پیچیدہ صورت حالات کے پیش نظر تشریف نہ لا سکے اور اپنا وعدہ اس وفد کو بھیج کر پورا کیا۔ حضرات وہاں کی معزز ہستیاں ہیں اور مجھے گذشتہ چند روز میں ان کے استقبال کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آج پھر میں آپ سب صاحبان کی طرف سے اپنے معزز مہمانوں کا ان کی تشریف آوری پر دلی خیر مقدم کرتا ہوں"۔

پنڈت جی کی اس تقریر کے بعد صدر وفد نے عربی میں تقریر کرتے ہوئے جامعہ کے اسٹاف اور طلبا کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ "جامعہ کو دیکھ کر اور یہاں کے مقاصد اور طرز تعلیم کو معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی آپ نے مزید فرمایا کہ قومی تعلیم حاصل کئے اور اسے عوام میں پھیلائے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی آپ نے اسلامی تہذیب و تمدن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف تعلیم ہی کی وجہ سے اسلام ایشیا، یورپ اور افریقہ کے کونے کونے میں پھیلا ہے۔

صدر وفد کی تقریر کے بعد دوسرے ممبر عبدالفتح بیگ نے مزید شکریہ ادا کیا اور طلبائے جامعہ کو مصر آنے کی دعوت دی اس کے بعد مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے مصری وفد کو مخاطب کرکے عربی میں تقریر کی آپ نے فرمایا کہ "آپ عزیز مہمانوں کی خدمت میں مخلصانہ شکریہ پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس درس گاہ میں تشریف لاکر ہم سب کو عزت بخشی۔

یہ جامعہ گذشتہ بیس برس کی انقلابی تحریکوں کی یادگار ہے اس کا مقصد مسلمان بچوں کے دلوں اور دماغوں کو بدیشی ذہنی جبر و استیلا کے برخلاف آزادی بخشنا ہے یہ جامعہ ملیہ اسلامیہ تین لفظوں سے مرکب ہے۔ جامعہ، ملت، اسلام مقصود یہ ہے کہ ایسی درس گاہ جس میں وطن کے حقوق اور اسلام کے فرائض کے درمیان تطبیق دی جائے۔

آج تمام اسلامی ملکوں میں وطنی سیاست اور دینی فرائض کے درمیان بہت بڑی جنگ برپا ہے علمائے دین نے سیاسیات سے قطع تعلق کرکے مسجدوں اور محرابوں اور خلوت خانوں میں اپنے کو بند کر لیا ہے اور نئے تعلیم یافتہ دینی جذبات کو سیاسیات میں حائل سمجھتے ہیں ہم اس جماعت کی نمائندگی کرتے ہیں جو وطن کے حقوق اور دین و مذہب کے فرائض کے درمیان تضاد محسوس نہیں کرتی اور چاہتے ہیں کہ وطن کے سیاسی حقوق سے بھی ہم عہدہ برآ ہوں اور مذہبی فرائض سے سر مو غفلت نہ ہو۔

اس درسگاہ کے قائم کرنے میں ہمارے بوڑھوں اور نوجوانوں کی یکساں کوششیں شامل رہی ہیں جن میں سب سے زیادہ لائق ذکر مولانا محمد علی مرحوم، مسیح الملک حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر انصاری مرحوم ہیں۔ انھیں کی کوششوں نے اس درس گاہ کو وجود اور بقا بخشا ہے گو دیکھنے میں ہماری اس درس گاہ کے پاس بڑی بڑی عمارتیں بلند ایوان و محل اور اونچی اونچی تعمیریں نہیں ہیں لیکن اس کے سینہ میں بڑے بڑے ارادے اونچی ہمتیں اور بلند خیالات موجود ہیں اور یہی چیزیں کسی قوم کی کامیابی کے اصلی ذریعے ہیں۔

آخر میں پھر اپنے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

"محمد علی ٹرافی"

(جناب جمیل الرحمٰن صاحب استاد جامعہ نگر)

سنہ ۱۹۳۳ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے مدرسہ ابتدائی سے محمد علی ٹرافی کو جاری کیا تھا ابتدا میں چار سال تک اس میں تیسری جماعت سے آٹھویں جماعت کے طالب علموں کے صرف تحریری و تقریری مقابلے ہوتے تھے سنہ ۱۹۳۷ء میں جسمانی مقابلے کا بھی اضافہ کیا گیا اس مرتبہ مقابلہ شروع ہونے سے کچھ پہلے متعدد مدرسوں سے خط وکتابت کے ذریعہ گفتگو کی گئی اور ان کے مشورہ کے مطابق بالکل چھوٹے بچوں کے مقابلے فی الحال ملتوی کر دے گئے اور آٹھویں جماعت کے بجائے ششم تک کے طالب علموں کو شرکت کی اجازت دی گئی۔

ان مقابلوں سے جہاں بچوں میں مختلف چیزوں کا شوق پیدا ہوتا ہے، وہاں استادوں کو دوسرے مدرسوں کے لوگوں سے ملنے، جامعہ میں جس ڈھنگ سے تعلیم ہو رہی ہے اس سے دوسرے لوگوں کو آگاہ کرنے اور ان کے قیمتی مشوروں سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے اس کے علاوہ ایک اسکول کے دوسرے اسکول کے طالب علموں کو آپس میں ملنے اور ایک دوسرے کے خیالات معلوم کرنے کے موقع بھی میسر آتے ہیں۔

امسال یہ مقابلے ۲۸-۲۹ جنوری کو جامعہ نگر میں ہوئے۔ مقابلے دو قسم کے تھے تعلیمی اور جسمانی تعلیمی میں مضمون نگاری اور تقریر تھی جسمانی میں دوڑ اور کود۔ جسمانی مقابلے میں امسال بعض دوسرے کھیل مثلاً کشتی کھینا تیراکی اور کبڈی وغیرہ کو بھی رواج دینے کا ارادہ تھا مگر دوسرے مدرسے اس کے لئے تیار نہیں ہوئے کیونکہ ان کے لئے زیادہ اہتمام کی ضرورت تھی انشاءاللہ آئندہ سال یہ مقابلے بھی شروع کئے جائیں گے۔

تحریر و تقریر میں اس بات کا خیال رکھا گیا تھا کہ طلبا پہلے سے مضامین رٹ نہ لیں بلکہ اپنی سابقہ تعلیم و تربیت کو کام میں لائیں اسی لئے پہلے سے مضامین کا اعلان نہیں کیا گیا شرکت کرنے والے مدارس کے استادوں سے مشورہ کے بعد چند آسان اور سہل عنوانات جو بچوں کی عمر اور ان کے ماحول سے مناسبت رکھتے تھے مقرر کئے گئے اور صرف دو گھنٹے پہلے طلبہ کو آگاہ کیا گیا ان کو اس عرصہ میں اپنے استادوں سے مشورہ اور ضروری معلومات حاصل کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

تحریری و تقریری مقابلے، ۲۸ جنوری کو ہوئے جلسہ کی صدارت سعید انصاری صاحب نے فرمائی، موصوف نے جلسہ کے اختتام پر ان مقابلوں پر تعلیمی نقطہ نظر سے ایک تقریر فرمائی جسے حاضرین نے بہت دلچسپی سے سنا۔

جسمانی مقابلے ۲۹ جنوری کی صبح کو ہوئے ۲ بجے جناب شمس العلماء مولانا عبدالرحمٰن صاحب پروفیسر سینٹ اسٹیفنس کالج

نے انعامات تقسیم کئے اور ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں چھوٹے بچوں کو چند نصیحتیں کیں جیتنے والوں کو مبارک باد دی اور ہارنے والوں کے حوصلے بڑھائے مولانا کی تقریر کے بعد جامعہ نگر کے ایک طالب علم نے موصوف کی تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کیا۔

انعامات کی تفصیل | ٹرافی ہمیشہ اس مدرسہ کو ملتی ہے جس کے نمبر تعلیمی اور جسمانی دونوں مقابلوں میں مجموعی حیثیت سے زیادہ ہوں چونکہ اس سال مجموعی حیثیت سے مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر کے نمبر زیادہ تھے اس لئے وہی انعام کا مستحق قرار پایا لیکن قاعدے کی رو سے جامعہ کے کسی مدرسہ کو ٹرافی رکھنے کا حق نہیں ہے اس لئے فیض عام ہائی اسکول میرٹھ کو دی گئی جس کے مجموعی نمبر جامعہ کے بعد سب سے زیادہ تھے۔

مقابلوں میں دس مدرسوں نے شرکت کی تھی ان میں سے مندرجہ ذیل مدرسوں کے طلبا نے انعامات حاصل کئے۔

۱: ۔ ۱۵ اگز کی دوڑ

(۱) نصرت علی — اینگلو عربک اسکول دریا گنج دہلی (۲) احسان الہی — پنجابی اسلامیہ ہائی اسکول دہلی

۲: ۔ ٹیٹی دوڑ (Golinac race)

(۱) اظہار الحق — مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر دہلی (۲) محمد رفیق احمد — فتحپوری مسلم ہائی اسکول دہلی

۳: ۔ لمبی چھلانگ

(۱) سمیع اللہ — اینگلو عربک ہائی اسکول اجمیری گیٹ دہلی (۲) محمد خالد — "

۴: ۔ اونچی کود ۔

(۱) عبدالرحیم — فیض عام ہائی اسکول میرٹھ (۲) محمد ادریس — اینگلو عربک اسکول اجمیری گیٹ "

۵: ۔ امدادی دوڑ (شٹل ریلے ریس)

(۱) اینگلو عربک ہائی اسکول دریا گنج دہلی (۲) فیض عام ہائی اسکول میرٹھ

۶: ۔ مضمون نگاری

(۱) سید منیر الدین — مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر دہلی (۲) محمد اسلام — فتح پوری مسلم ہائی اسکول دہلی

۷: ۔ تقریر ۔

(۱) عثمان محمود — " (۲) شمیم احمد — فیض عام ہائی اسکول میرٹھ

ادارۂ تعلیم و ترقی جامعہ

ادارہ نے تعلیم بالغان کا کام جس طریق پر شروع کیا ہے اس کا ایک خاکہ ہمدرد جامعہ بابتہ مارچ ۳۹ء میں شائع ہو چکا ہے۔ جو لوگ تعلیم بالغان سے دلچسپی رکھتے ہیں اور حلقہ تعلیم و ترقی کے مجوزہ پروگرام کا تجربہ اپنی بستی میں بھی کرنا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ اپنی کوششوں اور اپنے تجربوں سے ہمیں بھی مطلع رکھیں تاکہ ہم ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

ادارہ تعلیم و ترقی نے جو عہد نامہ اس بستی کے لئے مرتب کیا ہے اس کا مضمون حسب ذیل ہے۔

خدمت کا عہد

انسان کو خدا کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ صحت کا شکر بیماروں کی خدمت، دولت کا شکر غریبوں کی مدد۔ بال بچوں کا شکر ہے لاوارث بچوں کی دستگیری، علم کا شکر ہے جاہلوں کو تعلیم دینا۔ اس لئے میں دل سے عہد کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور تعلیم و ترقی کے لئے جہاں تک مجھ سے ہو سکے کوشش کروں گا اور دوسری خدمات کے علاوہ سال میں کم سے کم ایک ان پڑھ آدمی کو پڑھنا لکھنا ضرور سکھلا دوں گا۔

نام　　پتہ　　عمر　　پیشہ　　دستخط　　تاریخ

ان پڑھ لوگ جو پڑھنا لکھنا سیکھنے کے لئے آمادہ ہو جائیں ان سے بھی ایک وعدہ لیا جاتا ہے جس کا مضمون یہ ہے:

میرا وعدہ

میں علم کو انسان کے لئے بہت ضروری سمجھتا ہوں اور سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس وقت تک علم حاصل کرنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا جب تک مجھے اچھی طرح پڑھنا لکھنا نہ آجائے میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو علم حاصل کرنے کا شوق دلاؤں گا اور کم سے کم ایک شخص کو پڑھنا لکھنا سکھلا دوں گا۔

نام پتہ　　عمر　　پیشہ　　وعدہ لینے والے کا نام اور پتہ　　دستخط　　تاریخ

"خدمت کا عہد" اور "میرا وعدہ" دونوں اچھے کاغذ پر اور خوبصورت ٹائپ میں بہت دیدہ زیب چھپوائے گئے ہیں

اور قیمت بہت معمولی رکھی گئی ہے یعنی ایک روپے کے سو فارم، جو اصحاب تعلیم و ترقی کی خدمت کیلئے آمادہ ہوں وہ یہ فارم دفتر تعلیم و ترقی جامعہ سے طلب کر سکتے ہیں

وعدہ کے آخر میں طالب علم کے دستخط کے لئے جگہ رکھی گئی ہے اور اس بات پر اصرار کیا جاتا ہے کہ طالب علم بجائے انگوٹھا لگانے کے اپنے ہاتھ سے دستخط کرے، بظاہر یہ بہت دشوار معلوم ہوتا ہے کہ ایک ان پڑھ آدمی خود اپنے دستخط کرے لیکن اگر آپ ایک ناقل بالغ آدمی کا نام زمین پر انگلی سے لکھ کر یا سلیٹ یا کاغذ پر دس پانچ مرتبہ اس سے مشق کرا دیں تو وہ اپنے نام کا نشان بنانا سیکھ لے گا اور ایک دو دن کے اندر خود اپنے دستخط اپنے ہاتھ سے کر سکے گا۔

جنوری کے وسط سے خدمت کا عہد لینے کی تحریک قرول باغ کی بستی میں شروع کی گئی ہے اور اس کا آغاز جامعہ کے حلقوں سے کیا گیا، چنانچہ شیخ الجامعہ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے خدمت کے عہد پر سب سے پہلے دستخط فرمائے اس مبارک ابتدا کے بعد اب تک تقریباً سو اصحاب اس بستی کی خدمت تعلیم و ترقی کے لئے آمادہ ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ انشاء اللہ یہ تعداد ابھی بہت بڑھے گی۔ ہر خادم سے یہ توقع ہے کہ جلد سے جلد کم از کم ایک طالب علم سے پڑھنا لکھنا سیکھنے کا وعدہ بھی لے کر دفتر تعلیم و ترقی میں داخل کرے تاکہ دفتر کی طرف سے اگر کوئی سہولت ممکن ہو تو طالب علم کو بھی بہم پہنچائی جائے۔ اور امتحان کے وقت طالب علموں کی یاد دہانی بھی کی جائے لیکن چونکہ عہد نامہ میں ایک سال کی مدت کے اندر پڑھنا لکھنا سکھلانے کی شرط رکھی گئی ہے اس لئے طلبہ کے وعدے بہت تھوڑی تعداد میں اب تک وصول ہوئے ہیں دفتر کی طرف سے یاد دہانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

سال میں تین بار ایک امتحان بھی طے پایا ہے اور پہلا امتحان انشاء اللہ مئی کے آخر میں ہوگا۔ کوشش کی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ خدام پہلے ہی امتحان میں اپنے طالب علموں کو شریک کریں اور اپنی ایک ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں۔

بالغوں کے لئے اردو سکھلانے کا قاعدہ مصنفہ ڈاکٹر سعید الظفر خاں صاحب منتخب کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب تک جن لوگوں نے اس قاعدہ سے اردو پڑھانے کا تجربہ کیا ہے وہ اس کو نسبتاً آسان بتاتے ہیں۔ اس قاعدہ سے متعلق کچھ چارٹ بھی مصنف کی ہدایت کے مطابق تیار کئے جا رہے ہیں جن کو سامنے رکھ کر قاعدے کو پڑھنے اور پڑھانے میں بڑی مدد ملے گی یہ چارٹ غالباً اپریل کے آخر تک تیار ہو جائیں گے اور پھر مکتبہ جامعہ دہلی سے مل سکتے ہیں۔

قاعدہ کے بعد اردو پڑھنے کی مشق پیدا کرنے کی غرض سے بالغ مبتدیوں کے لئے ایک سلسلہ رسائل زیر ترتیب ہے اس سلسلہ کے کچھ رسائل تب بھی ہو چکے ہیں اور ان پر نظر ثانی ہو رہی ہے امید ہے کہ ان کی طباعت اور اشاعت کا انتظام

بھی بہت جلد ہو جائے گا۔

تعلیمی کتبات کی اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے اور سب سے پہلے قرآن پاک اور حدیث شریف کی تعلیمات کا درس "سچی تعلیم" اور "اچھی تعلیم" کے عنوان سے شروع کیا گیا ہے۔ کتبات کی اشاعت کے لئے تختۂ تعلیم و ترقی فی الحال بستی کی مساجد دار المطالعے، کتب خانے اور مدارس میں نمایاں جگہ پر لگا دئے گئے ہیں اور ان پر تعلیمی کتبات آویزاں کر دئے گئے ہیں۔ ادارہ کی کوشش ہے کہ ہر پندرھویں دن ایک نیا کتبہ شائع ہو جائے جو حقیقتاً ایک درس ہو گا۔

بستی کے لئے ایک گشتی کتب خانہ کی ابتدا بھی کر دی گئی ہے اور تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں ایسی منتخب کی گئی ہیں جو مضامین، زبان اور لکھائی چھپائی کے لحاظ سے بالغ مبتدیوں کے لئے بھی مفید ہو سکتی ہیں۔ بالغ مبتدیوں کے لئے چونکہ ابھی تک کتابیں خاص طور پر نہیں لکھی گئی ہیں اس لئے تعلیم و ترقی کے کتب خانہ کے لئے کتابوں کے انتخاب میں بڑی دشواری پیش آ رہی ہے جو مطبوعہ کتابیں کتب خانہ جامعہ یا مکتبہ جامعہ میں نظر سے گذریں انھیں سے ایک انتخاب اس وقت کر لیا گیا ہے لیکن ادارہ تعلیم و ترقی کی یہ خواہش ہے کہ تعلیم بالغان سے جو کتابیں شائع ہو رہی ہیں وہ سب جمع کی جائیں اور اس میں سے دو ڈھائی سو کتابوں کا اچھا انتخاب پیش نظر مقصد کے لئے کیا جائے چنانچہ ناشرین اور مصنفین سے درخواست کی جا رہی ہے کہ اس کام میں ادارے کے ساتھ تعاون کریں۔ مکتبہ جامعہ کے علاوہ انڈین پریس الہ آباد، مشعل پریس کھر ضلع انبالہ اور رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کے ہم ممنون ہیں کہ انھوں نے اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اپنی مطبوعات بھی بھیجی ہیں۔ امید ہے کہ کتب خانہ تعلیم و ترقی کے لئے بہت جلد ایک اچھی فہرست تیار ہو جائے گی۔

جامعہ کے تعلیمی کاموں سے جس جماعت کو زیادہ تعلق اور دلچسپی ہے وہ ہمدردانِ جامعہ کا حلقہ ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ ہمدردانِ جامعہ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ خود بھی خدمت کا عہد کریں اور اپنی بستی کے دوسرے لوگوں کو بھی بستی کی تعلیم و ترقی اور خدمت کے لئے آمادہ کریں ہمدردانِ جامعہ ملک کے گوشے گوشے میں موجود ہیں اور ان میں اکثریت تعلیم یافتہ اور پڑھے لکھے لوگوں کی ہے جامعہ کا ہر ہمدرد اگر ایک ان پڑھ کی تعلیم کا ذمہ دار رہے تو تین ماہ کے اندر اندر کئی ہزار ان پڑھ پڑھنا لکھنا سیکھ جائیں گے۔ ہمارے جو ہمدرد اردو پڑھنا چاہیں وہ اردو کا قاعدہ دفتر تعلیم و ترقی سے طلب کر سکتے ہیں۔

ابنائے دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کے قدیم طلبار کا اجلاس عام دہلی میں ۶ مارچ ۱۹۳۹ء کو منعقد ہوا جس کی مجلس استقبالیہ کی صدارت مولانا خواجہ عبدالحی صاحب استاد جامعہ نے فرمائی تھی۔ ذیل میں مولانا کا خطبۂ صدارت دیا جاتا ہے

(ادارہ ہمدرد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بزرگو اور دوستو!

آج جس غرض سے ابنائے دارالعلوم کا یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے وہ آپ سب حضرات بخوبی جانتے ہیں، جب میں خیال کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان برادری کی پذیرائی کی ریاست میرے حصہ میں آئی ہے تو آپ یقین کیجئے مجھے اپنی خوبیٔ قسمت پر ناز ہوتا ہے ہر چند کہ اس برادری میں مجلس استقبالیہ کی صدارت کے لئے مجھ سے بہتر اور بزرگ بھی موجود تھے، لیکن یہ عزت مجھے بخش کر جس طرح میری حوصلہ افزائی فرمائی گئی ہے، وہ ابنائے دارالعلوم مقیمان دہلی کی روایتی رواداری اور فراخ حوصلگی کا نشان وثبوت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو اس منصب سے بہت کم تر پاتا ہوں۔ خصوصاً جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ میں جس مقدس جماعت سے خطاب کر رہا ہوں اس میں ایسے حضرات بھی ہیں جو تقریر وتحریر اور شیریں مقالی میں اپنی مثال نہیں رکھتے۔ اس میں وہ بزرگ بھی ہیں جو علم وفن اور درس وتدریس کی مسند اعلیٰ پر متمکن ہیں ان میں وہ ہستیاں بھی ہیں جو اپنے وقت اور زمانہ کے امام ہیں، جن کی ذات آج عالم اسلامی کے لئے مایۂ ناز وفخر ہے، جو شریعت اسلامی کے نبض شناس اور غوامض دینی کے رمز آشنا ہیں، تو میری زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ ان کے سامنے زبان کھولنا چھوٹا منہ بڑی بات سمجھتا ہوں اور اس سوء ادبی کی ہمت نہیں پڑتی، لیکن چونکہ میں اس خدمت کے لئے مامور کیا گیا ہوں اس لئے محض چند تجاویز جمعیت سے متعلق پیش کرکے اپنی جگہ لوں گا۔

برادران مادر علمی! ہمارا جس چشمۂ علم وعمل سے تعلق ہے وہ بفضلہ ساری دنیا میں ایک خاص اہمیت اور وقعت رکھتا ہے اس کے دامن تربیت سے ہزارہا فرزندوں نے فیض حاصل کیا ہے اور اب وہ کارزار حیات میں سرگرم عمل ہیں۔ ابنائے دارالعلوم دنیا کے چپے چپے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ربع مسکوں کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا، جہاں کلمہ گو آباد ہوں اور وہاں ہماری برادری کا کوئی فرد موجود نہ ہو۔ ہم ایک بین الاقوامی برادری رکھتے ہیں ایسی بین الاقوامی برادری، جو دنیا کے سیاہ وسفید

میں ایک مؤثر حصہ کی مالک ہو، اس کی وسعت اور عظمت کا آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے۔

حضرات! اگرچہ ہم ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن ہم پراگندہ اور منتشر ہیں۔ ہمارے بہت سے بھائی اپنی اپنی جگہ پر قوم و ملت کی بیش بہا خدمات انجام دے رہے ہیں، لیکن ہم ایک دوسرے سے بے خبر ہیں۔ ان بکھرے ہوئے تسبیح کے دانوں کو ایک رشتۂ اتحاد میں پرونے کی ضرورت ہے اور وہ رشتۂ حیات آپ کی یہ جمعیت ہے۔ دنیا کی معمولی سے معمولی درسگاہیں بھی اپنے طلبائے قدیم کا ایک حلقہ رکھتی ہیں لیکن کس قدر تعجب کا مقام ہے، کہ اتنی بڑی تعداد رکھتے ہوئے بھی ہم خاطر خواہ طریقے پر منظم نہیں ہو سکے۔ اگر ہم جیسا کہ چاہیے ویسے مجتمع ہو جائیں تو نہ صرف یہ کہ اپنی مادر علمی کے سنوارنے، مستحکم رکھنے اور آفات روزگار سے بچانے میں قابل قدر کام کر سکیں گے، بلکہ ہم ایک دوسرے کے ذاتی اور قومی کاموں میں بھی مدد و معاون ہو سکتے ہیں۔ زمانہ تعاون اور باہمی ارتباط سے کام کرنے کا ہے۔ اب سیل حوادث زبردست ہیں اور ان کے مقابلہ کے لئے بھی نہایت مضبوط اور مستحکم قوت چاہیئے۔ میرا ان سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر ہم ایک رشتہ میں منسلک ہو جائیں تو ہم ملک کی بڑی سے بڑی تحریک نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ چلا سکتے ہیں۔

میرے خیال میں ہماری جماعت کو سر دست مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ ان کی تکمیل کے بعد اور باتیں بھی سوچی جا سکتی ہیں۔

۱۔ جمعیت کا ایک باضابطہ اور مستقل دفتر ہو، اور اس کے مستقل کارکن ہوں، جو ابنائے دار العلوم سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھیں ان کے حالات اور پتوں سے واقفیت بہم پہنچائیں اور ان کو انجمن کے ارادوں اور کاموں سے باخبر رکھیں۔

۲۔ اس جمعیت کا ایک ماہانہ مجلہ ہونا چاہیئے جو اس کا ترجمان اور منادی ہو۔

۳۔ سالانہ ایک جلسہ دار العلوم دیوبند میں یا جمعیۃ العلماء کے اجلاس کے ساتھ ہوا کرے۔

۴۔ دیوبند میں جمعیت کی اپنی ایک عمارت اور مہمان خانہ ہونا چاہیئے تاکہ طلبائے قدیم کبھی جائیں تو ان کے وہاں ٹھہرنے کا ایک مخصوص ٹھکانہ ہو۔

۵۔ اگر ممکن ہو تو جمعیت اپنے بھائیوں کو سلسلۂ معاش سے لگانے کی سعی کرے

۶۔ طلبائے جدید سے خاص تعلق رکھنا چاہیئے کیونکہ آئندہ جا کر یہی طلبائے قدیم ہوں گے۔

لیکن یہ انجمن اس وقت تک صحیح معنوں میں اپنے فرائض ادا نہیں کر سکتی جب تک دار العلوم دیوبند کے ارباب اہتمام و انتظام اس کو باقاعدہ طور پر تسلیم نہ کرلیں اس لئے مناسب طریق پر اس کی سعی و کوشش کی جائے۔

مدارس عربیہ میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس پر نظر ثانی کی سخت ضرورت ہے آپ کی انجمن اس خدمت کو بہت اچھی طرح انجام دے سکتی ہے۔ میں اپنی ناقص رائے، صرف بحث و مذاکرہ کے خیال سے پیش کرتا ہوں۔

(الف) صرف و نحو اور منطق و فلسفہ کا نصاب کلیتہً ہندوستانی زبان میں ہو۔

(ب) منطق و فلسفہ کی تعلیم قطعی اور میعنذ ی پر بالکل ختم کردی جائے۔
(ج) نصاب میں عربی ادب کی جدید ترین کتابیں داخل کی جائیں۔
(د) سیاست اور اقتصادیات کو درس میں شامل کیا جائے۔

عربی زبان کی ابتدائی تعلیم کی طرف اب تک کوئی توجہ نہیں کی گئی اگر مادر دیوبند کے ماہرین تعلیم اس کو اپنی بحث و نظر کا مرکز بنالیں تو تھوڑی سی مدت میں وہ کسی اچھے نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ نے عام ابتدائی تعلیم کے لئے بہت کچھ کام کیا ہے، اس کی خدمات حاضر ہیں۔ یہ اور اسی قسم کی بیسیوں تجویزیں سوچی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ہماری جمعیت کی بنیاد اور اساس مستحکم ہو جائے۔

بھائیو! اب میں آپ کا زیادہ وقت نہ لوں گا۔ اب تک میں صدر مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے تمام کارروائی انجام دیتا رہا۔ اب میں آپ کو بجائے ابتدار کے خاتمۂ کلام پر اہلاً وسہلاً اور خوش آمدید کہتا ہوں، اور اس جلسہ کی باگ ڈور اس ہستی کے سپرد کرتا ہوں جس کی مبارک صدارت میں یہ جلسہ انشاء اللہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوگا۔ جس کی ذات بابرکات ہم سب میں آفتاب کی طرح روشن ہے۔ جس کے نطق مبارک سننے کے آپ سب حضرات منتظر ہیں اب میں آپ اور حضرت مولانا کے درمیان زیادہ دیر تک حائل رہنا نہیں چاہتا اور بکمال ادب حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی سے جلسہ کی رہنمائی کی درخواست کرتا ہوں۔

وَآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم واصحابہ العظیم

علم

علم وہ نہیں جو یاد ہو۔ علم وہ ہے جو فائدہ بخشے (امام شافعیؒ)

علم منجملہ عبادتوں کے ایک عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکیوں میں سے ایک نزدیکی۔
(امام ابو یوسفؒ)

طالب علمی میں میں نے ذلت برداشت کی عالم ہوکر عزت حاصل کی۔ (ابن عباسؓ)

بنیادی تعلیم اور مسلمان

از جناب سید نوراللہ صاحب اسسٹنٹ ایجوکیشنل انسپکٹر صوبہ بمبئی

ہمیں بنیادی تعلیم کے بارے میں مسلمان بھائیوں کے مخالف رخ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ان میں سے بہتوں کو ڈر ہے کہ یہ طریقہ ان کے تمدن کے لئے خطرناک ہوگا۔ ساتھ ہی ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ ایک طرح کی سیاسی رکاوٹ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھیں۔ ہم کو سب سے پہلے اس دیس کی غریبی کی طرف دھیان دینا ہے۔ ہندو اور مسلمان دونوں ہی غریب ہیں اور مسلمان تو ہندوؤں سے بھی زیادہ غریب ہیں۔ بنیادی تعلیم کسی حد تک بے کاری کے سوال کو حل کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ اس کی کوشش شہریوں کو اپنے پیر پر کھڑا کرنا اور غریب کسانوں کی آمدنی بڑھانا ہے اور جب ہندوؤں اور مسلمانوں کی معاشی حالت میں کوئی فرق نہیں ہے تو ڈر کے بجائے انھیں بنیادی تعلیم سے ہر طرح فائدہ ہی ہے۔

اگر دونوں قوموں میں ایکا نہ ہوتا تو مسلمان اس طرح ساتھ نہ رہ پاتے اور یہ اتحاد بنیادی تعلیم ہی سے ہو سکتی ہے۔ مذہبی اور دوسرے قسم کے مضامین جو نصاب میں دئے گئے ہیں ان میں بہت گنجائش رکھی گئی ہے اور جہاں تک مذہب کا تعلق ہے اسے بہت عزت سے دیکھا گیا ہے۔ اس لئے کسی کو بھی اس میں کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا ہے

تعلیم کے لحاظ سے مسلمان صدیوں سے پیچھے رہے ہیں اور سرسید احمد خاں کے بعد وہ اور بھی پیچھے ہو جاتے۔ ممکن ہے کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے وہ دوسروں سے آگے رہے ہوں لیکن انگریزوں کی دی ہوئی آسانیوں سے انھوں نے پورا فائدہ نہیں اٹھایا۔

وہ نئی چیزوں کو اپنانے میں ہچکچاتے ہیں۔ یہ سمجھنا ٹھیک نہیں ہے کہ انگریزوں کا طریقہ سب سے بہتر طریقہ ہے اور یوں تو بنا آزمائے کسی چیز کا بھی اچھا یا برا پن نہیں معلوم ہو سکتا۔ مسلمانوں کو اپنی غلطی پھر نہ دہرانی چاہیے۔ ان کے سیاسی خیالات ایسے الجھے ہوئے ہیں کہ وہ کتائی اور بنائی کو بھی کانگریس کا ہی ایک روپ سمجھتے ہیں لیکن اس کے لئے کسی کو مجبور نہیں کیا جاتا۔ زیادہ سے زیادہ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ کتائی بنائی کو چھوڑ دیں لیکن ایک حصہ کے اختلاف سے انھیں پوری چیز کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ یہ خیال تو بالکل غلط ہے کہ کانگریس کا کوئی کام بھی مسلمانوں کے لئے کبھی فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ یہ تو محض پرانا اور بیکار خیال ہے۔

بنیادی تعلیم کے نصاب میں ایک پورا سال اسلامی تاریخ کی پڑھائی کے لئے دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ غلط ہے کہ ان کا تمدن اور مذہب خطرے میں ہے۔ ہمارے لئے ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا ہی اہم راستہ ہو سکتا ہے۔ بے شک یہ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی خوبیوں کی حفاظت کریں۔ اگر وہ خود ان سے بھاگتے ہیں تو یہ ان کا قصور ہے۔ ایک کانگریسی ہندوستانی

کہتے ہیں کہ "اس میں تو پورا اسلام بھرا ہے، ہندو تمدن کا تو یہاں نام ہی نہیں ہے" ذرا نصاب کو غور سے دیکھیے تو انھیں معلوم ہوتا کہ اس میں کتنا پرانے ہندوستان کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیا پرانا ہندوستان ہندو دھرم اور تہذیب کا عکس نہیں ہے؟ ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ بہت اچھے اور سچے سلمان ہیں اس بات سے مسٹر جناح بھی انکار نہیں کر سکتے۔ ساتھ ہی مہاتما جی بھی یہ نہیں چاہتے کہ سلمان اپنی اچھائیوں کو قربان کر دیں۔ اگر انھیں شک ہے تو وہ ان لوگوں کے پاس آکر اسے دور کر سکتے ہیں۔

جہاں تک ہند ستانی زبان کا سوال ہے وہ تو اصل میں سلمانوں ہی کی زبان ہے۔ بھاشا کا پرچار حقیقت میں سب سے پہلے سلمانوں نے ہی کیا ہے اس لئے سلمانوں کو تو یہ فخر ہونا چاہیئے کہ غیر سلمان بھی ہند ستانی کو اپنا رہے ہیں۔ ہندوؤں کی جہاں اٹھارہ مختلف زبانیں ہیں، وہاں سلمان صرف ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ اگر سلمان یہاں نہ آئے ہوتے تو ہند ستانی کا تو نام بھی سننے میں نہ آتا اس لئے ہند ستانی کو دیش کی بھاشا مان کر کانگریس نے سلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے اصل میں تو یہ زبان سلمانوں ہی کی ہے جسے دوسرے لوگوں نے اپنا لیا ہے۔ سلمان کوئی بھی رسم خط اختیار کر سکتے ہیں، چاہے وہ دیوناگری ہو یا اردو۔ کسی کی بھی زبان اور تمدن کے ختم ہونے کا اس میں ڈر نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی تعلیم کے تجربہ کرنے والوں کو میرے یہ خیالات مدد دیں گے۔ (نئی تعلیم)

ابتدائی تعلیم کے چار گر

۱۔ سکھانا اس طرح چاہیئے کہ بچے کی اُپج کم نہ ہو بلکہ اور بڑھے۔

۲۔ بچے کا ذہن چوکس رہے، طبیعت میں جولانی ہو، اپنی اچھی بات منوائے، دوسرے کی اچھی بات مانے۔

۳۔ جسم اور ذہن میں میل ہو، ملی بھگت نہ ہو۔

۴۔ بچہ جو کچھ سیکھے وہ ہنستے کھیلتے سیکھے۔ وہ علم سے مانوس ہو جائے اور اس سے لطف اٹھائے۔

طلبہ سے خطاب

از پروفیسر محمد مجیب صاحب بی اے (آکسن)

اسٹوڈنٹس فیڈریشن دہلی کی صوبہ کانفرنس میں پڑھنے کے لئے یہ
مضمون لکھا گیا تھا۔

(مرتب)

ہمارے بدنصیب ملک میں جہاں اور ہزار طرح کی دشواریاں اور الجھنیں ہیں، وہاں استاد اور شاگرد، گرو اور چیلوں کے درمیان بھی کچھ ایسی ان بن ہو گئی۔ ان کے دل ایک دوسرے سے کچھ ایسے پھر گئے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا انھیں کس طرح ایک دوسرے سے راضی کیا جائے۔ استاد شاگرد کا رشتہ ایسا ہے کہ ان جھگڑوں میں نہ پنچ فیصلہ کر سکتے ہیں نہ قانون دونوں کو آزادی دے سکتا ہے کہ جو جی میں آئے کریں۔ وہ لاکھ ایک دوسرے سے بگڑیں اور بیزار ہو جائیں۔ ان کے لئے نبھانے کے سوا کوئی چارہ نہیں ان کے دل چاہے ایک دوسرے سے کوسوں دور ہوں ان کا ساتھ نہیں چھوٹ سکتا۔

ہمارے یہاں کے اُستادوں کو اس وقت دیکھئے تو ان کی دو بڑی قسمیں نظر آتی ہیں۔ ایک تو پرانی قسم ان استادوں کی ہے جو کتابوں کو پڑھ کر پھر نوجوانوں کو پڑھانا اپنا خاص کام سمجھتے ہیں، جس کے لئے کامیابی یہ ہے کہ وہ کورس ختم کر دیں اور زیادہ سے زیادہ طالب علموں کو امتحان پاس کرا دیں۔ ان میں سے بعض بیچارے تو پڑھتے پڑھاتے آدمیت سے اس درجہ گر جاتے ہیں کہ سلیبس اور پرنٹر ان کے دیوتا، ان کے ان داتا ہو جاتے ہیں، چھاپے کی سیاہی ان کی آنکھوں کی روشنی ہوتی ہے، وہ سمجھئے جنت میں پہنچ گئے اگر انھوں نے کچھ لکھا اور دوسرے نے اسے پڑھ کر تعریف کر دی۔ ان سے بھلا زندہ آدمیوں کو کیا مطلب۔ لیکن یہ بھی استادوں میں غنیمت ہیں، کہ اگر وہ اپنی دھن کے پکے ہوئے تو ان کی یہی پختگی نوجوانوں پر اثر کرتی ہے، وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ جیسے بھی ہوں کھرے تو ہیں۔ پڑھنے پڑھانے والے استادوں میں زیادہ تر ایسے ہیں کہ جو اس کام کو پیشہ اور فرض نہیں بلکہ نوکری سمجھتے ہیں، جن کا دل ہمیشہ کہیں اور لگا ہوتا ہے اور جو اپنی خدمت کے سال اس وقت ذرا فخر کے ساتھ گنانے لگتے ہیں جب دنیا میں اور کسی حوصلے کو پورا کرنے کا موقع نہیں رہتا۔ ان لوگوں کا سہارا یونیورسٹیوں اور کالجوں کے قاعدے قانون ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ پردہ اٹھ گیا تو ان کے سارے عیب نظروں کے سامنے آ جائیں گے، اسی وجہ سے وہ ادب اور تمیز داری اور ڈسپلن کے گن گایا کرتے ہیں۔ اپنے شاگردوں سے ڈرتے ہیں اور اس ڈر کے سبب یا تو ہر وقت ان کی تیوریاں چڑھی رہتی ہیں یا وہ نوجوانوں کو ہنسانے اور خوش رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان استادوں کے لئے نوجوانوں کا شرارت

یا ضد کرنا گویا یاجوج ماجوج کا اس دیوار کو جو انھیں روکے ہی توڑ کر باہر نکل آنا ہے، کہ جس کے بعد دنیا میں کسی کو کہیں بھی پناہ نہ ملے گی۔

یہ تو اچھے بُرے اُستادوں کی ایک قسم ہے۔ دوسری قسم خاص ہمارے زمانہ میں یعنی پچھلے بیس برس کے اندر پیدا ہوئی ہے۔ یہ لوگ پڑھانا جانتے بھی ہوں تو پڑھاتے نہیں، اس لئے کہ انھیں اپنے خیالات کے سوا اور سب کے خیالات غلط معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ہر وقت ایک کدالی رہتی ہے اور جو کچھ انھیں اپنی سطح سے اونچا نظر آتا ہے اسے وہ چاہتے ہیں کہ کھود کر پھینک دیں۔ اسی کو یہ لوگ انقلاب کی تعلیم کہتے ہیں اور اسی کو پھیلانے میں وہ لگے رہتے ہیں۔ انھیں اس کی تو شکایت نہیں ہوتی کہ طالب علم ان کا ادب نہیں کرتے یا قاعدے قانون کی پابندی نہیں کرتے۔ انھیں شکایت اس کی ہوتی ہے کہ یونیورسٹی یا کالج پر اور لوگ بھی ہیں جو عمر یا گریڈ میں ان سے بڑھے ہیں اور تنخواہ زیادہ پاتے ہیں جو پڑھائی کے بہانے سے پرانی اور غلط باتوں کو دہراتے ہیں اور طالب علموں کو یہ نہیں بتاتے کہ پرانی زندگی تباہ برباد کیسے کی جاسکتی ہے اور فساد کیسے پھیلایا جاسکتا ہے۔ ان استادوں میں سے شاید کوئی ابھی بوڑھا نہیں ہوا ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں بتا سکتا کہ اس قسم کے لوگوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ یہ البتہ دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ لوگ اپنی روٹی ہی نہیں بلکہ نوکری اور ترقی کا اتنا ہی فکر رکھتے ہیں جتنا کہ پرانے ڈھرے پر چلنے والے، اور اس کے علاوہ انھیں مکان، لباس اور ہر طرح کے آرام و آسائش کے نئے طریقوں اور فیشنوں کے بارے میں سب کچھ معلوم رہتا ہے اور سب کچھ حاصل کرنے کی خواہش بھی رہتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ دنیا کی ہر نعمت دنیا کے ہر آدمی کو نصیب ہو، لیکن یہ آرزو ان کے جیتے جی پوری ہوتی نظر نہیں آتی، اس لئے وہ کوشش کرتے ہیں کہ کم از کم ان کا حصہ انھیں مل جائے۔ اگر وہ مل گیا تو ان کا اطمینان، اور اگر نہ ملا تو ان کا کڑھنا اور جلنا اور زہر اگلنا دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔

خود ایک استاد ہوتے ہوئے میں نے آپ کے سامنے استادوں کی تمام برائیاں بیان کردی ہیں اور بات صاف کرنے کے لئے میں یہ بھی کہہ دیتا ہوں کہ آج کل کے استادوں کے بہتیرے عیب مجھ میں بھی ہیں۔ لیکن میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنے پرائے عیب بیان کرکے آپ کو خوش کروں، آپکے دل میں یہ خیال ڈال دوں کہ جو کچھ خرابیاں ہیں وہ استادوں میں اور تعلیم کے طریقے میں ہیں۔ اور اگر ہم اپنی حالت بہتر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انھیں خرابیوں کو دور کرنا چاہیئے۔ بے شک ہم اس قابل نہیں ہیں کہ آپ کو نصیحت کریں۔ ہم آپ سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ محنت کیجئے جب آپ جانتے ہیں کہ ہمارا اپنا وقت زیادہ تر بیکاری میں گذرتا ہے۔ ہم آپ سے کیا کہیں کہ شوق اور لگن پیدا کیجئے جب آپ دیکھتے ہیں کہ ہم خود کرائے پر کام کرتے ہیں اور ذرا ذرا سے کام کی اجرت وصول کرتے ہیں۔ ہم آپ سے کس منہ سے کہیں کہ آپ کی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اچھے اور سچے آدمی بنیں، نہ یہ کہ دولت پیدا کریں اور چین سے رہیں جب ہم جانتے ہیں کہ دوسروں کی دولت ہم کو للچاتی رہتی ہے اور ہم اپنے آپ کو اتنا ہی بڑا یا چھوٹا سمجھتے ہیں جتنی کہ ہماری تنخواہ ہو۔ یہ سب ٹھیک ہے، اس قدر ٹھیک کہ اگر آپ ہمیں نصیحت کرنے اور ہدایت دینے کے لائق نہ مانیں تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ لیکن ہمارا آپ کا رشتہ ایسا ہے کہ ہم خاموش ہوگئے تو آپ کے کان بیکار ہوجائیں گے

ہماری باتیں آپ کو سننے اور غور کرنے کو نہ ملیں تو آپ کی سمجھ ننھی رہ جائے گی اور عقل بھٹکتے بھٹکتے پورا شیطان بن جائے گی اور یہ بھی آپ شاید مان لیں گے کہ ہندوستان کے استادوں کو قدرت نے برا نہیں پیدا کیا تھا، ہماری زندگی اور حالات نے انھیں بگاڑ دیا ہے۔ جسے آپ آج عیب کہتے ہیں وہ کل تک ہنر تھا اور استادوں کا قصور سچ پوچھئے تو بس اتنا ہی ہے کہ وہ آپ کے خیالات اور نوکریوں کی کمی کو دیکھ کر جتنی جلدی کہ چاہیے تھا اپنی صورت اور طبیعت کو بدل نہیں سکے۔ ہم دونوں کے لئے بہتر ہے کہ جب موقع ملے آزادی، مذہب، انسانیت کے جو تین بڑے اور ہمیشہ قائم رہنے والے مقصد ہیں ان پر غور کر لیا کریں، اور جو کچھ ہمیں دور اور دھندلا دکھائی دیتا ہے اسے قریب اور صاف صاف دیکھنے کی کوشش کریں۔

آزادی کا خیال ہر تندرست نوجوان کے دل میں رہتا ہے اور سب سے پہلے زبان پر آتا ہے۔ اس کی یہی صورت کہ آدمی جو چاہے کرے، نوجوان کو سب سے زیادہ لبھاتی ہے لیکن اگر وہ لبھانے میں کامیاب ہوئی تو ہر طرف بربادی پھیلاتی ہے۔ ہم نوجوانوں کو جو وہ چاہیں اسے کرنے کی آزادی نہیں دے سکتے جیسے ہم اپنے دریاؤں کو جدھر وہ چاہیں بہ نکلنے کی آزادی نہیں دے سکتے۔ دونوں بے مصرف ہو جاتے ہیں اگر وہ کسی ایک رستے پر نہ لگائے گئے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا بالکل غلط ہوگا کہ نوجوانوں کو قاعدے قانون کی زنجیروں میں جکڑ دینا چاہیئے، جیسے مجرم یا پاگل جکڑے جاتے ہیں، اور دراصل وہ لوگ جو نوجوانوں کیلئے یہ سزا تجویز کرتے رہتے ہیں خود اس لائق ہیں کہ انھیں قید کر دیا جائے اس لئے کہ ان سے بڑھ کر آدمیت کا کوئی دشمن نہیں۔ آزادی سے ڈرنے کے بجائے ہمیں چاہیئے کہ شروع سے بچوں کی پرورش آزادی کے خیال پر کریں، اور تعلیم کو ختم اسی وقت سمجھیں جب آزادی کا یہ خیال نوجوانوں کی طبیعت میں سرایت کر جائے اور اس کے عمل میں پھول کی طرح کھل کھل کر اپنا جوبن دکھائے۔

لیکن یہ آزادی بڑی مشکل سے ہاتھ آنے والی دولت ہے۔ آپ لوگوں کو کوتہ اندیش لیڈروں اور ایک ڈرپوک حکومت کی اندھا دھندی نے اس خیال میں ڈال دیا ہے کہ آزادی کو سیاسی جلسوں میں شریک ہونے اور تقریریں کرنے، کسی کی جے پکارنے یا تصویر لٹکانے سے کچھ تعلق ہے۔ آپ اس دھوکے میں نہ پڑئے، یہ آزادی چیز ہی اور ہے، اس کی صورتیں اور ہیں۔ وقت کی پابندی، وعدے کی پابندی، ہر کام کو اسی وقت پورا سمجھنا جب آپ ایمانداری سے کہہ سکتے ہوں کہ اس سے بہتر کر سکنا آپ کے بس میں نہیں، یہ آزادی کے رستے پر پہلے قدم ہیں اور اس کی پہلی آزمائشوں میں وہی پورا اتر سکتا ہے جو اپنے اوپر سختیاں کر سکے اور کام کی خاطر خون پسینہ ایک کرنا جانتا ہو۔ اس پہلی منزل سے گذر کر آپ دیکھیں گے تو آپ کو پھر آزادی کی دو صورتیں نظر آئیں گی، ایک آزاد مردوں کی آزادی اور دوسری غلاموں کی آزادی۔

غلاموں کی آزادی بات تو عجیب معلوم ہوتی ہے مگر یہ ہے موجود اور جدھر آنکھ اٹھائیے یہ اپنی کریہہ صورت لئے ہوئے یا سچی آزادی کا بھیس بنائے کھڑی دکھائی دے گی۔ اس کی ایک مثال آپ کے یہاں کے سرکاری ملازموں کی آزادی ہے، جو بڑے سے دبتی اور چھوٹے کو دباتی ہے، خدمت کے فرض کو حکومت کا اختیار سمجھتی ہے۔ اسی آزادی کی دوسری مثال آپ کو

یورپ کے بعض ملکوں میں دکھائی دیتی ہے کہ جہاں خیالات اور عقیدے، دلچسپیاں اور شوق سب سرکاری یا اشتہاری ہوتے ہیں، آدمی کے اپنے اندر کچھ نہیں ہوتا، وہ جو کچھ کرتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے وہ اس لئے کہ سب وہی کرتے ہیں یا چاہتے ہیں، سماجیں جانوروں کا غول بن گئی ہیں جنھیں حکومت جدھر چاہتی ہے ہانک کرلے جاتی ہے اور آزادی سے مطلب صرف یہ لیا جاتا ہے کہ اپنے اوپر کسی غیر قوم کی حکومت نہ ہو، اور اپنی طاقت اتنی ہو کہ دوسرے کمزور سمجھ کر کوئی حق نہ مار سکیں۔ غلاموں کی اس آزادی کی دونوں قسموں کو آپ حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن پہلے یہ سوچ لیجئے کہ یہ ایسی چیز بھی ہے کہ جسے حاصل کیا جائے۔

آزاد مردوں کی آزادی خدمت کی آزادی ہے۔ لیکن کیسی خدمت؟ وہ خدمت نہیں جو ڈھیروں روپئے میں سے تھوڑا سا چندے میں دے کر کی جاتی ہے، وہ دیس کی سیوا نہیں جو کمیٹیوں میں اور جلسوں میں شریک ہو کر کی جاتی ہو، وہ بھی نہیں جو لاٹھیاں کھانے اور جیلخانے جانے سے کی جاتی ہے۔ ہمارے یہاں لوگ یہ سب کچھ کر چکے ہیں اور اب حساب لگائیے تو ملک کو، جتنا سمجھا جاتا تھا اس سے بہت کم فائدہ ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نے یہ فرض کر لیا ہے کہ ہر شخص سب سے پہلے اپنی بھلائی کی فکر کرنے کا حق رکھتا ہے اور اگر اس نے اپنی بھلائی کے ساتھ دیس کی بھلائی کے لئے بھی کچھ کر دیا تو یہ سیوا ہے لیکن سیوا یا خدمت احسان نہیں ہے، لگن ہے، کام نہیں ہے کام کرنے اور کرانے والی طاقت ہے، اس میں اپنے آپ کو یاد رکھنا ہے جو اپنے آپ کو بھول جائے۔ بنتا وہی ہے جو مٹ جائے۔ بنتا اس لئے ہے کہ سیوا کی لگن آدمی کے ذہن کو اس کی ہر صلاحیت اور استعداد کو ابھارتی ہے وہ آدمی کو اس طرح آزماتی اور اپنے سانچے میں اس طرح ڈھالتی ہے کہ جب وہ اس منزل سے گذر جاتا ہے تو اسے وہ علم، وہ صبر، وہ یقین نصیب ہوتا ہے کہ جسے کوئی موکش کہتا ہے اور کوئی نجات، مگر جس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آدمی کی صورت رکھنے والا مٹی کا پتلا انسان بن گیا، پتھر سے ہیرا بنا، پانی کی بوند سے موتی بن گیا۔

خدمت کی لگن پیدا جبھی ہو سکتی ہے جب آدمی کو یقین دلایا جا سکے کہ لالچ اور حسد کی آگ میں جلنے سے خوف اور امید کی چکی میں پسنے سے کچھ حاصل نہیں، اور اس کے سامنے شخصی اور سماجی زندگی کا ایک مقصد پیش کیا جا سکے کہ جس کے مقابلہ میں دنیا کی ہر نعمت ہیچ نظر آئے، جس میں شراب کا نشہ ہو اور حسن کی کشش، دن کا سا اجالا اور چہل پہل، رات کا سا سکون، ایسا مقصد کہ جس میں آدمی ڈوب جائے اور سمجھے کہ میں غوطہ لگا کر اس جھوٹی، دھوکے کی دنیا سے ایک سچی دنیا میں پہنچ گیا ہوں جہاں کی ہر چیز اصل میں وہی ہے جو کہ دیکھنے میں، ہر چیز قابل اعتبار ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والی۔ اب تک تو مذہب ہی آدمی کے دل میں اپنے آپ کو پہچاننے اور ایک سچی دنیا میں سچی زندگی بسر کرنے کی تڑپ پیدا کر سکا ہے، اور اس وقت بھی آپ آنکھیں کھول کر دیکھئے تو مذہب ہی خدمت کی لگن پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اگر آپ آزاد مردوں کی آزادی تلاش کرنا چاہتے ہیں تو ایمان کا چراغ ہاتھ میں اور خدمت کا شوق دل میں لے کر نکلئے، ورنہ اس اندھیری رات میں آپ نہ جانے کہاں کہاں بھٹکتے پھریں گے۔

افسوس ہے کہ ہمارے یہاں اگر سیوا بہت چھوٹی معمولی سی چیز ہو گئی ہے تو مذہب کی تو مٹی پلید ہوئی ہے۔ اب تعلیم یافتہ لوگوں میں مذہب کا نام لیجئے تو ہزار طرح کی ناگوار پابندیاں اور بری رسمیں نیک اور مفید کاموں میں رکاوٹیں ڈالنے والے متعصب ہندو

مسلمانوں کے جھگڑے سب ایک ساتھ یاد آجاتے ہیں، اور جو لوگ ان تمام باتوں سے اثر نہیں لیتے وہ سمجھتے ہیں کہ سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے کہ اب مذہب کی ضرورت ہی نہیں، اس لئے کہ اب کوئی عقیدہ سچا ہو ہی نہیں سکتا، اور اگر ہم نے علم کی عینک لگائی تو ہماری آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جائے گی۔ یہ سب کچھ ہے لیکن اس کے باوجود میں اس بحث کو چھیڑنے پر مجبور ہوں، اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں جو دشواریاں اپنی زندگی میں دکھائی دیتی ہیں ان کا سبب یہ نہیں ہے کہ ہم مختلف مذہبوں کو مانتے ہیں بلکہ یہ کہ ہم کسی مذہب کو مانتے ہی نہیں، ہم میں یقین اور ایمان کا مادہ ہی نہیں رہا۔ ہم ایسے کھوٹے ہوگئے ہیں کہ چلتے رہتے ہیں اور کھرے نہیں ہوتے۔ یہ میں پہلے ہی تسلیم کئے لیتا ہوں کہ ہمارے رسم و رواج میں بہت سی باتیں ہیں جنھیں دور کئے بغیر ہماری زندگی سدھر نہیں سکتی، یہ بھی مان لوں گا کہ ہمارے ملک میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی دو مذہبی جماعتیں ہیں جن میں اکثر جھگڑے ہوا کرتے ہیں، اور سائنس کی ترقی تو ایسی ہے کہ اس سے کوئی انکار کرے تو اندھا، لیکن یہ بھی یاد رکھئے کہ ایسا آدمی اب تک پیدا نہیں ہوا ہے کہ جس کے بدن پر میل نہ جمتا ہو، ایسی کوئی زمین نہیں بنی ہے کہ جو تیل اور صفائی کے بغیر چلتی رہے اور اس میں زنگ نہ لگے۔ سدھار کی خواہش میں مذہب کو مٹانا ویسی ہی عقلمندی ہے جیسے میل کی نفرت میں آدمی کو مار ڈالنا، یا پرزوں کی چوں چوں سے گھبرا کر مشین کو توڑ ڈالنا۔ اگر آپ کو یہ اندیشہ ہو کہ مذہب آپ کے ملک میں فساد پھیلاتا ہے اور مذہب نہ ہوتا تو فساد نہ ہوتا تو یہ سوچئے کہ یورپ کی جنگ عظیم کس مذہب کی خاطر ہوئی تھی، اس وقت کونسا مذہب ہسپانیہ اور چین میں شہروں پر گولے برسا رہا ہے، اور جرمن یہودیوں کو کس مذہب نے برباد کرایا، اور ہاں سائنس کا نام لیا جائے تو اس کا خیال رکھئے کہ سائنس خود ان نادانی کی باتوں پر شرمندہ ہے جو وہ اپنے لڑکپن میں کرتی تھی، اور اب وہ عقیدے اور مذہب سے دوستی کرنے کی راہیں تلاش کر رہی ہے۔ علم کی عدالت مذہب اور سائنس کے درمیان سمجھوتہ کرا چکی ہے، اور آپ مذہب کے مخالف بن کر سائنس کو خوش نہ کریں گے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ خدمت کی لگن مذہب ہی پیدا کر سکتا ہے، اور اسی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مذہب کو مضبوط پکڑنا چاہیے۔ انسان اپنی چھوٹی خواہشوں میں پھنسا رہتا ہے جب تک کہ اسے کوئی بڑی خواہش اس پھندے سے نہ چھڑائے، وہ خود پرستی کرتا ہے جب تک کہ اسے خدا پرستی کی توفیق نہ ہو، اپنے آپ کو پوجتا ہے اگر ایشور نہ ملے۔ مذہب ہی انسان کو اس کی ذات، اپنی غرض سے ایک بہت بڑھی ہوئی ذات اور غرض کا پتہ دیتا ہے۔ مذہب ہی انسان کا سر جھکاتا اور گھمنڈ کو مارتا ہے اور اسی کی خاطر لوگ وہ رواداری برتنے پر تیار ہوتے ہیں جو فساد کے کھلے دروازے کو بند کر سکتی ہے۔ مذہب ہی ہمیں اپنے بزرگوں کا وہ احترام اور ادب سکھاتا ہے جو ہماری زندگی کا تاریخ سے رشتہ جوڑتا ہے اور جس کے بغیر ہم دیکھنے میں چاہے آدمی رہیں دل میں بندر ہو جاتے ہیں اور رہیں نہیں۔ مذہب ہی افراد، یعنی الگ الگ آدمیوں کی اپنی اپنی زندگی کے لئے تمام قاعدے بناتا ہے، اور جیسے دریا کے کنارے پانی کو ادھر ادھر بہ جانے سے روکتے ہیں، مذہب زندگی کو انتشار سے بچاتا ہے۔ اور دوسری طرف آپ پوری انسانی برادری کو دیکھئے تو مذہب کی طاقت ہے جو اگر ٹھیک طرح سے کام میں لائی جائے تو دلوں کو

مل سکتی ہے، اور زبان، تہذیب، تاریخ اور قومیت جو بیگانگی یا عداوت پیدا کرتی ہے اس پر غالب آسکتی ہے۔

شاید آپ میرا مطلب بہتر سمجھیں گے اگر آپ مجھے اجازت دیں کہ مذہب اور انسانیت کو سامنے رکھ کر ہندوستانی زندگی پر ایک نظر ڈالوں، اور پھر یہ بتاؤں کہ ہم خدمت کا حق ادا کرنا چاہیں تو ہمیں کیا کرنا ہوگا۔

میرے خیال میں آپ کو اس سے اختلاف نہ ہوگا کہ ہماری موجودہ زندگی کی سب سے زیادہ ناگوار خصوصیت ہمارا تعصب ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تعصب مذہب نے پیدا کیا ہے اور بے شک مذہب ایک طرح کا تعصب پھیلاتا بھی ہے۔ یعنی ہر مذہب کے ماننے والے یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا مذہب سچا اور سب سے اچھا ہے انھیں قدرتی طور پر خواہش ہوتی ہے کہ اس کے گن گائیں اور اس کا پرچار کریں اور اس سلسلے میں وہ دوسرے مذہبوں پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس طرح کا تعصب لازمی ہے، اور اگر ہم مذہب پر گفتگو کرتے ہوئے وہ معمولی شائستگی برتیں جو تہذیب ہمیں سکھاتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اپنے مذہب کے صحیح اور سچے ہونے کا خیال جو ہمارے اپنے اطمینان کے لئے ضروری ہے، دوسروں کو دکھ پہنچائے، دراصل میں آپ اس وقت کے تعصب کو دیکھئے تو اس کا مذہب سے بس نام کا رشتہ ہے اس تعصب کو پھیلایا ہے غلامی نے اور سرکاری دفتروں اور ملازموں نے، اس طرح کہ غلامی میں ہمیں اپنے آپ پر اور اپنے دھرم ایمان پر اعتبار نہیں رہا، اور ہم سمجھنے لگے کہ ہم غیر مذہب والوں سے نفرت نہ کریں گے تو ہمارا مذہب مٹ جائے گا۔ ہماری حکومت نے اپنے ملازموں اور دفتروں اور اسکولوں کے ذریعے غلامی کے اس وہم کو پھیلایا، اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری زبان، ہماری تہذیب، ہماری تاریخ یعنی ہماری قوم کے دو ٹکڑے ہوگئے، جن کا جوڑ ہم اس طرح بھی نہیں بٹھا سکتے کہ وہ ایک قوم کے دو ٹکڑے معلوم ہوں، دو الگ الگ قومیں نہ معلوم ہوں۔ اس وقت آپ چاہتے ہیں کہ تعصب کے روگ کو دور کریں تو مذہب کا سہارا لیجئے اور ان عداوتوں اور مخالفتوں اور کمزوریوں کو جو مذہب کی اوٹ کے پیچھے چھپی ہیں سامنے لے آیئے تاکہ لوگ انھیں پہچان لیں اور ان سے پھر دھوکا نہ کھائیں۔ ہم میں بھائی چارے کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوسکتی جب تک کہ ہم ایک دوسرے کی زندگی کا، عقیدوں کا اور تہذیبی شخصیت کا دل سے ادب نہ کریں، جب تک ہم تعصب کی جگہ خدمت کے میدان میں مقابلہ نہ کریں اور ایک دوسرے سے بازی لیجانے کی کوشش نہ کریں ہم میں بہت سے اختلافات صرف اس سبب سے پیدا ہوگئے ہیں کہ وہ لوگ جو ہم کو ایک قوم بنانا چاہتے ہیں بڑے بے صبر، تنگ نظر چھوٹے دل کے آدمی ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ جب تک ہم ایک زبان نہ بولیں، ایک خیال نہ ہوں، ایک لباس نہ پہنیں ہم میں اتحاد نہیں ہوسکتا، اور چونکہ وہ مذہب اور انسانیت کی قدر نہیں کرسکتے وہ اتحاد کو زبردستی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اس کی ایسی تدبیریں سوچتے ہیں کہ جس سے عداوتیں بڑھتی ہیں کوئی کہتا ہے ہندوستان ہندوؤں کا ملک ہے جس کی زبان ہندی، دھرم ہندو اور پہناوا دھوتی ہونا چاہیے، کوئی کہتا ہے کہ ہندوستان کو مسلمانوں نے فتح کیا اور اس کی زندگی میں ہر جگہ اس فتح کے نشان لگے ہوئے ہونا چاہیے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ ملک نہ ہندو کا ہے نہ مسلمان کا، بلکہ مزدور اور کسان کا، جس کا دھرم روٹی ہے اور سورگ بھرا پیٹ، دیس کی سیوا کرنے کو سبھی کہتے ہیں، لیکن آپ کبھی کسی کو ایک گال پر طمانچہ مار کر اور دوسرے کو سہلا کر خوش کرسکے ہوں تو اس ڈھنگ کی سیوا کیجئے۔

مجھے تو اندیشہ ہے کہ ایسی سیوا سے زبان مذاق اور خیالات کا اختلاف اس قدر بڑھ جائے گا کہ پھر ایک دوسرے کو فنا کر دینے کے سوا ہمیں نجات کی کوئی ترکیب نہ سوجھے گی لیکن اگر آپ ملک کو آزاد کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے مذہب کا ادب کرنا سیکھئے اور ان تمام چیزوں کی عزت کیجئے جن کی عزت کرنا مذہب سکھاتا ہے' آدمی کی سچائی کی' ایمانداری کی' حوصلے کی اور عقیدے کی کسی کی پیروی کیجئے تو سوچ سمجھ کر اور خلوص کے ساتھ اور کسی کی مخالفت کیجئے تو اس طرح کہ اس کی آدمیت کو ٹھیس نہ لگے۔ جہاں تک ہوسکے کسی ایسی چیز کی ہنسی نہ اڑائیے جس کا دوسرے ادب کرتے ہوں' آپ کو کچھ پسند آئے تو اسے لے نہ اڑیے جیسے کہ آج کل کے نوجوانوں کو سوشلزم کی تعلیم کو بلکہ اسے دل میں رکھ کر آہستہ آہستہ گھلائیے' تاکہ وہ آپ کے خون میں مل جائے۔ آپ ایسا کرئیے تو وہ افسوسناک صورت پیدا نہ ہوگی جو آج کل بہت دیکھنے میں آتی ہے کہ سر میں کمیونزم کا سودا ہوتا ہے اور دل میں روپیہ کما کر ٹھاٹ کرنے کی امید۔ آپ کی محنت ٹھکانے لگے گی اور اکثر حوصلے پورے بھی ہو جائیں گے اگر آپ جوانی کے زمانہ میں آزادی اور آزاد خیالی کو معیار نہ بنائیے بلکہ اپنے جسم اور طبیعت اور ذہن کو ان طریقوں کے مطابق تربیت دیجئے اور قابو میں کیجئے جو مذہب نے بتائے ہیں' بڑھے آدمیوں اور پرانی باتوں کو اپنا دشمن نہ جانئے بلکہ بری عادت' ارادے کی کمزوری اور اوچھے شوق کو آپ نے جوانی کے زمانہ میں کاٹ چھانٹ کر لی تو آپ کی شخصیت کا پودا بہت بڑھے گا اور اس کے پھول اور پھل دیکھنے کے قابل ہوں گے۔

اب رہا خدمت کا سوال کہ یہ کس طرح کیجائے' سو یہ دوسرے کے بتانے کی بات نہیں' آپ کے خود کرنے کی ہے۔ آج کل بہت سے نوجوان تعلیم ختم کر کے خدمت کا ارادہ کرتے ہیں' مگر اس میں انھیں ویسی ہی ناکامیابی ہوتی ہے جیسی کہ نوکری تلاش کرنے میں۔ اور یہ لازمی بھی ہے' اس لئے کہ وہ دل میں یہ سوچ کر خدمت کرنے کو نکلتے ہیں کہ چلو اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتے تو قوم ہی کا بھلا کر دیں حالانکہ خدمت کے لئے نوکری سے کہیں زیادہ تیاری کرنے کی ضرورت ہوتی ہے' اور اسے انجام وہی دے سکتا ہے جو اس میں اپنی جان کھپا دے۔

ہمارے یہاں بڑی غلط فہمی اس سبب سے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ نوکری یا کام کاج کو ایک چیز سمجھتے ہیں اور خدمت کو ایک بالکل الگ چیز یعنی خدمت اسی کا حصہ سمجھا جاتا ہے جو نوکری یا پیشے یا کاروبار میں نہ لگا ہو۔ یہ بات بالکل الٹی ہے' اور میں کیا بتاؤں کہ بات کے اس پھیر نے ہم لوگوں کو کتنا نقصان پہنچایا ہے اس نے ملازمت اور پیشے اور کاروبار کو بدنام کیا ہے' اور انھیں لوگوں کو جن پر خدمت کرنا فرض تھا ہر ذمہ داری سے بری کر دیا۔ ہم اگر خدمت کا ارادہ کریں تو ہمیں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم اپنا پیٹ پالنے کی کوئی تدبیر نہیں کر سکتے' بلکہ ہمیں جو ملازمت ملے یا ہم جو پیشہ اختیار کریں اسی کو خدمت کا ذریعہ بنانا چاہیئے۔ خدمت کرنا سب کا فرض مانا جائے' اور ہر ایک اپنے عہدے کے مطابق اس فرض کو انجام دے تو ہماری زندگی کی صورت دیکھتے دیکھتے بدل جائے گی' کام وہی رہیں گے' نیت بدل جائے گی' آدمی وہی رہیں گے دل بدل جائیں گے' اور جہاں آپ آج بدتمیزی' بے پروائی' بے ایمانی' سازش اور دغا بازی کا بازار گرم دیکھتے ہیں وہاں ادب' پھرتی' دیانت' شوق' اور خدمت کی رونق دیکھیں گے یہ کایا پلٹ کر دینا آپ کے اختیار میں ہے' اور اس کیلئے نئی دنیا بنانے کی نہیں صرف بہتر آدمی بننے کی ضرورت ہے۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ نومبر ۱۹۳۸ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۷۵۷۱	محمد رشید خانصاحب بی اے دہلی	۵	۷۵۷۵	ظہیر الٰہی صاحب نئی دہلی	۹	۷۵۷۹	مشتاق احمد زاہدی صاحب دہلی
۲	۷۵۷۲	سید سعید اختر صاحب جمشید پور	۶	۷۵۷۶	منظور احمد خاں صاحب بنارس	۱۰	۷۵۸۰	حکیم حامد میاں صاحب "
۳	۷۵۷۳	علی اکبر صاحب صدیقی چندوسی	۷	۷۵۷۷	محمد ضمیر خاں صاحب "	۱۱	۷۵۸۱	سراج الدین صاحب پراچہ لاہور
۴	۷۵۷۴	سید حسن صاحب دہلی	۸	۷۵۷۸	محمد حمایت الحسین صاحب "			———

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو ماہ نومبر ۱۹۳۸ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفرا کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیے۔ (مرتب)

نومبر ۱۹۳۸ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۵۵	محمد رشید خاں صاحب دہلی	عہ	۲	۱۶۱	شاہد علی اینڈ برادرس دہلی	صر	۳	۱۶۹	نظیر الحسن صاحب نئی دہلی	عر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴	۱۷۰	محمد ادریس صاحب دہلی	ے/	۲۸	۱۵۲۶ سی	محمد عارف صاحب	عہ/	۵۲	۱۵۵۰ اے ای	ریاض الحسن صاحب	عگ/
۵	۲۲۲	حافظ مشتاق احمد صاحب ″	ے/	۲۹	۱۵۲۷ ″	خواجہ سرور حسن صاحب	عہ/	۵۳	۱۶۰۱ ″	حکیم محمد ظہیر علی صاحب	عہ/
۶	۲۲۸	ظہور الٰہی صاحب نئی دہلی	عہ/	۳۰	۱۵۲۸ ″	ملک آفتاب احمد صاحب	عہ/	۵۴	۱۶۰۲ ″	حکیم حامد میاں صاحب	۲/
۷	۲۳۹	خواجہ محمد عبد المجید صاحب دہلی	ے/	۳۱	۱۵۲۹ ″	الیس محمد یوسف صاحب	عہ/	۵۵	۱۶۰۳ ″	منشی حشمت اللہ صاحب	عہ/
۸	۵۰۵ اے سی	عبد الحق صاحب ″	صہ/	۳۲	۱۵۳۰ ″	بیگم محمد یعقوب صاحب	عہ/	۵۶	۱۶۰۴ ″	منشی بشیر بیگ صاحب	۲/
۹	۱۵۰۶ ″	حاجی عبد الرحمن صاحب ″	[illegible]	۳۳	۱۵۳۱	غلام نبی صاحب	عگ/	۵۷	۱۶۰۵ ″	پیر کرار حسین صاحب	عہ/
۱۰	۱۵۰۷ ″	حکیم عزیز الرحمن صاحب ″	۴/	۳۴	۱۵۳۲ ″	سید غلام حسنین صاحب نئی دہلی	عگ/	۵۸	۱۶۰۶ ″	حکیم احمد حسن صاحب	۲/
۱۱	۱۵۰۸ ″	ممتاز الدین صاحب ″	عہ/	۳۵	۱۵۳۳ ″	اے حکیم بٹ صاحب ″	عہ/	۵۹	۱۶۰۷ ″	سید محمد شفیع صاحب	۲/
۱۲	۱۵۰۹ ″	حاجی عبد الحمید محمد الیاس صاحبان	۴/	۳۶	۱۵۳۴ ″	رفیق احمد صاحب	۴/	۶۰	۱۶۰۸ ″	سید سلیم الدین صاحب	۴/
۱۳	۱۵۱۰ ″	الیس مولا بخش صاحب	عہ/	۳۷	۱۵۳۵ ″	سید نصیر الدین صاحب	عہ/	۶۱	۱۶۰۹ ″	آمنہ بیگم صاحبہ	عہ/
۱۴	۱۵۱۱ ″	عبد الغفار صاحب	عہ/	۳۸	۱۵۳۶ ″	محمد زبیر صاحب قریشی	عہ۸/	۶۲	۱۶۱۰ ″	سید محمد صاحب	عہ/
۱۵	۱۵۱۲ ″	حکیم حاجی عبد الحمید خانصاحب	صہ/	۳۹	۱۵۳۰ ″	ڈاکٹر محمد شریف صاحب	۸/	۶۳	۱۶۱۱ ″	حافظ سراج الدین صاحب	۴/
۱۶	۱۵۱۳ ″	مولنا محبوب الٰہی صاحب	عہ/	۴۰	۱۵۳۸ ″	مولانا اصغر علی صاحب	۴/	۶۴	۱۶۱۲ ″	سعید الرحمن صاحب	۴/
۱۷	۱۵۱۴ ″	احسن حامد علی خاں صاحب	۸/	۴۱	۱۵۳۹ ″	بشیر احمد صاحب	۲/	۶۵	۱۶۱۳ ″	عبد اللطیف صاحب قریشی	عہ/
۱۸	۱۵۱۵ ″	محمد علی صاحب	۸/	۴۲	۱۵۴۰ ″	عبد الرزاق صاحب	ے/	۶۶	۱۶۱۴ ″	مرزا سلیمان صاحب جوہری	عگ/
۱۹	۱۵۱۶ ″	سید شمس الدین صاحب	ے/	۴۳	۱۵۴۱ ″	مولوی محمد احمد صاحب	عہ/	۶۷	۱۶۱۵ ″	حکیم شریف الدین صاحب	۴/
۲۰	۱۵۱۷ ″	میر عزیز الدین صاحب	عہ/	۴۴	۱۵۴۲ ″	احمد اسلام خاں صاحب	عہ/	۶۸	۱۶۱۶ ″	قمر الدین صاحب	عہ/
۲۱	۱۵۱۸ ″	سید محمد اختر صاحب	۴/	۴۵	۱۵۴۳ ″	خان بہادر محمد سلیمان صاحب	صہ/	۶۹	۱۶۱۷ ″	حاجی عباد اللہ خانصاحب	عگ/
۲۲	۱۵۱۹ ″	محمد شفیع صاحب	۸/	۴۶	۱۵۴۴ ″	فطری خاں صاحب	۴/	۷۰	۱۶۱۸ ″	منشی حفیظ احمد صاحب	۴/
۲۳	۱۵۲۰ ″	عبد اللطیف خاں صاحب	صہ/	۴۷	۱۵۴۵ ″	ڈی ایم ملک صاحب	عہ/	۷۱	۱۶۱۹ ″	رحمت اللہ خاں صاحب	۴/
۲۴	۱۵۲۱ ″	سید حفیظ الدین صاحب	ے/	۴۸	۱۵۴۶ ″	زاہد حسین صاحب	صہ/	۷۲	۱۶۲۰ ″	حافظ عبد الحق سراج الحق صاحبان	عہ۸/
۲۵	۱۵۲۲ ″	آغا محمد امین صاحب	سہ/	۴۹	۱۵۴۷ ″	مقصود حسن صاحب	عہ/	۷۳	۱۶۲۱ ″	بیگم عبد المتین صاحب	للعہ/
۲۶	۱۵۲۳ ″	حاجی نور الدین صاحب	۴/	۵۰	۱۵۴۸ ″	بشیر مرزا صاحب	عہ/	۷۴	۱۶۲۲ ″	محمد ابراہیم صاحب	۴/
۲۷	۱۵۲۴ ″	غفران الدین صاحب	۴	۵۱	۱۵۴۹ ″	محمد صدیق محمد عمر صاحبان	عہ/	۷۵	۱۶۲۳ ″	محمد سلیم خاں صاحب	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی صاحب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷۶	۱۲۲۴ سی	مسز ایم پی صابری صاحبہ	۴/	۱۰۰	۱۷۴۹ سی	حاجی عبدالغنی فضل الٰہی صاحبان	تا/	۱۲۴	۱۷۷۳ سی	دریا خاں صاحب	عہ/
۷۷	۱۲۲۵ "	منشی شمس الدین صاحب	۴/	۱۰۱	۱۷۵۰ "	وسیدالدین احمد صاحب	ے/	۱۲۵	۱۷۷۴ "	آغا حبیب حمید صاحب	عہ/
۷۸	۱۲۲۶ "	محبوب احمد صاحب انصاری	۴/	۱۰۲	۱۷۵۱ "	نذیر الدین احمد صاحب	سے/	۱۲۶	۱۷۷۵ "	حامد علی صاحب	۴/
۷۹	۱۲۲۷ "	پروفیسر عبدالرحمن صاحب	عہ/	۱۰۳	۱۷۵۲ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان	ے/	۱۲۷	۱۷۷۶ "	حافظ شہاب الدین محمد دین صاحبان	۲/
۸۰	۱۲۲۸ "	محمد قاسم صاحب توفیقی	۴/	۱۰۴	۱۷۵۳ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان	سہ/	۱۲۸	۱۷۷۷ "	حکیم عبدالرزاق صاحب	۲/
۸۱	۱۲۲۹ "	رضیہ جہاں بیگم صاحبہ	۴/	۱۰۵	۱۷۵۴ "	حافظ عبدالجلیل صاحب	۴/	۱۲۹	۱۷۷۸ "	محمد عثمان محمد سلیمان صاحبان	صہ/
۸۲	۱۲۳۰ "	عبدالمغنی صاحب	۸/	۱۰۶	۱۷۵۵ "	حاجی محبوب بخش حاجی رفیع الدین صاحبان	عہ/	۱۳۰	۱۷۷۹ "	چودھری رحیم بخش صاحب	ے/
۸۳	۱۲۳۱ "	ایس مولا بخش صاحب	عہ/	۱۰۷	۱۷۵۶ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۱/	۱۳۱	۱۷۸۰ "	ایم ذکاء اللہ صاحب	صہ/
۸۴	۱۲۳۲ "	منشی محمد احسن صاحب	۸/	۱۰۸	۱۷۵۷ "	شیخ محمد سعید صاحب	۸/	۱۳۲	۱۷۸۱ "	رفیع اللہ خاں صاحب	۸/
۸۵	۱۲۳۳ "	شمس العارفین صاحب	عہ/	۱۰۹	۱۷۵۸ "	شیخ انیس الرحمن صاحب	عہم/	۱۳۳	۱۷۸۲ "	حاجی محمد شفیع صاحب	عہ/
۸۶	۱۲۳۴ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	عہ/	۱۱۰	۱۷۵۹ "	سرفراز الحق صاحب	۴/	۱۳۴	۱۷۸۳ "	مقبول احمد صاحب	عا/
۸۷	۱۲۰۵ "	زرین خاں صاحب	عا/	۱۱۱	۱۷۶۰ "	آصف علی صاحب بیرسٹر	عہ/	۱۳۵	۱۷۸۴ "	حاجی عبدالرحمن عبدالرحیم صاحبان	عہ/
۸۸	۱۲۳۶ "	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان	سے/	۱۱۲	۱۷۶۱ "	مولوی نور محمد صاحب	۲/	۱۳۶	۱۷۸۵ "	سراج الدین صاحب	۴/
۸۹	۱۲۳۷ "	منشی خورشید عالم صاحب	عہ/	۱۱۳	۱۷۶۲ "	حکیم محمد کبیر الدین احمد صاحب	عہ/	۱۳۷	۱۷۸۶ "	شاکر علی صاحب	عہ/
۹۰	۱۲۳۸ "	محمود علی صاحب علوی نئی دہلی	عا/	۱۱۴	۱۷۶۳ "	محمد اسمٰعیل صاحب	۴/	۱۳۸	۱۷۸۷ "	حاجی عبدالحمید صاحب	۴/
۹۱	۱۲۳۹ "	بیگم مظفر حسین صاحب دہلی	عہ/	۱۱۵	۱۷۶۴ "	حکیم ذکی احمد صاحب	عہ/	۱۳۹	۱۷۸۸ "	حسین نظامی صاحب	للعہ/
۹۲	۱۲۴۰ "	شفیع الدین صاحب نیّر	عا/	۱۱۶	۱۷۶۵ "	محمد الیاس صاحب	صہ/	۱۴۰	۱۷۸۹ "	مرزا فیاض بیگ صاحب	۴/
۹۳	۱۲۴۱ "	محمد ایوب صاحب	۴/	۱۱۷	۱۷۶۶ "	میاں فیض محمد صاحب	عہ/	۱۴۱	۱۷۹۰ "	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان	۴/
۹۴	۱۲۴۲ "	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	عہ/	۱۱۸	۱۷۶۷ "	میاں عبدالرشید صاحب	عہ/	۱۴۲	۱۷۹۱ "	ایم انعام الحق صاحب	۴/
۹۵	۱۲۴۳ "	مرغوب احمد صاحب توفیق	عا/	۱۱۹	۱۷۶۸ "	عبدالمجید صاحب	عہ/	۱۴۳	۱۷۹۲ "	محمد حسین خادم صاحب	۸/
۹۶	۱۲۴۴ "	محمد صدیق صاحب ملتانی	للعہ/	۱۲۰	۱۷۶۹ "	محمد صبغت اللہ صاحب	۲/	۱۴۴	و وجہ نمبر	پروفیسر محمد عاقل صاحب	عا/
۹۷	۱۲۴۵ "	لیڈی ڈاکٹر ایف ڈی محمود صاحبہ	عہ/	۱۲۱	۱۷۷۰ "	محمد ادریس صاحب باڑی	عہ/	۱۴۵	"	سید عروج الحسن صاحب	۸/
۹۸	۱۲۴۶ "	احمد حسن خاں صاحب	عہ/	۱۲۲	۱۷۷۱ "	محبوب الٰہی محمد امین صاحبان	صہ/	۱۴۶	"	رشید نعمانی صاحب	۸/
۹۹	۱۲۴۸ "	نثار احمد صاحب	۸/	۱۲۳	۱۷۷۲ "	حافظ رحمت الٰہی محمد بلال صاحبان	۴/	۱۴۷	۱۳۳۹ سی	شمعون احمد صاحب نئی دہلی	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۴۸	۲۲۰۶ سی	لیاقت اللہ خاں صاحب نئی دہلی	عہ/	۱۷۲	۲۲۳۰ سی	محمد اسمٰعیل صاحب	عہ/	۱۱	۵۰۹ سی	شیخ اشفاق علی صاحب لکھنؤ	۔ے/
۱۴۹	۲۲۰۷ "	محمد شریف صاحب قریشی "	للعہ/	۱۷۳	۲۲۳۱ "	حافظ صاحب ڈاکٹر محمد ایوب صاحب	عا/	۱۴	۵۸۰ "	پروفیسر وحید الرحمٰن صاحب "	عا/
۱۵۰	۲۲۰۸ "	خان بہادر حافظ عبد الحکیم صاحب	۔ے/	۱۷۴	۲۲۳۲ "	تاج الدین صاحب	عہ/	۱۵	۵۸۱ "	شیخ الطاف الرحمٰن صاحب "	۔ے/
۱۵۱	۲۲۰۹ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب	عہ/	۱۷۵	۲۲۳۳ "	ملک غلام حیدر صاحب	۸/	۱۶	۵۸۲ "	شیخ نصیر احمد صاحب کاکوری "	عہ/
۱۵۲	۲۲۱۰ "	عبد الواحد صاحب	۴/	۱۷۶	۲۲۳۴ "	منشی کریم بخش صاحب	۸/	۱۷	۵۸۳ "	ڈاکٹر عبد العلیم صاحب ازہری "	للعہ/
۱۵۳	۲۲۱۱ "	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب	عہ/	۱۷۷	۲۲۳۵ "	سید ضمیر الحسن صاحب بی اے	۸/	۱۸	۵۸۴ "	احمد حسین صاحب قدوائی "	۔ے/
۱۵۴	۲۲۱۲ "	سید حامد علی صاحب	عہ/	۱۷۸	۲۲۳۶ "	خواجہ محمد حسن صاحب پٹیالہ	۸/	۱۹	۵۸۵ "	محی الدین صاحب "	۔ے/
۱۵۵	۲۲۱۳ "	محمد اشرف صاحب	عہ/	۱۷۹	۲۲۳۷ "	سید محمد ذاکر صاحب	۴/	۲۰	۵۸۶ "	حاجی تاج محمد کمپنی بنارس	صہ/
۱۵۶	۲۲۱۴ "	عبد الحق صاحب	۴/	۱۸۰	۲۲۳۸ "	منشی حبیب الرحمٰن صاحب	۴/	۲۱	۵۸۷ "	حاجی عبد الرحمٰن صاحب اینڈ کو	للعہ/
۱۵۷	۲۲۱۵ "	صدر العلیٰ صاحب	عہ/			میزان کل ۳۱۲	۔ے/	۲۲	۵۸۹ "	حاجی عبد العزیز حافظ عبد الغنی صاحبان	عے/
۱۵۸	۲۲۱۶ "	عبد الرحمٰن صاحب	۸/					۲۳	۵۹۱ "	محمد بدر الدین صاحب "	۔ے/
۱۵۹	۲۲۱۷ "	معصوم غنی صاحب	۸/			**…لوبی**		۲۴	۵۹۲ "	سرفراز حسین صاحب "	۔ے/
۱۶۰	۲۲۱۸ "	میاں محمد صاحب	عا/	۱	۱۵۶	چودھری غیاث الدین اشرف صاحبان	۔ے/	۲۵	۵۹۳ "	محمد ضمیر خاں صاحب "	۔ے/
۱۶۱	۲۲۱۹ "	حامد علی صاحب	۴/	۲	۱۵۸	اہلیہ صاحبہ "	عا/	۲۶	۵۹۴ "	حاجی شمس الحق صاحب اینڈ سنز "	۔ے/
۱۶۲	۲۲۲۰ "	شیخ محمد حشمت علی صاحب	عا/	۳	۱۵۹	حکیم عبد القوی صاحب سہوانی	۔ے/	۲۷	۵۹۵ "	مولانا عبد المجید صاحب	صہ/
۱۶۳	۲۲۲۱ "	خاں صاحب عبد العلی صاحب	عہ/	۴	۱۶۴	سید عزیز احمد صاحب سہارنپور	عہ/	۲۸	۵۹۶ "	حافظ محمد ذکریا صاحب جونپور	۔ے/
۱۶۴	۲۲۲۲ "	محمد خلیل صاحب	۔ے/	۵	۱۰۵	نیاز احمد صاحب اعظم گڈھ	عہ/	۲۹	۵۹۷ "	مولوی علی حسن صاحب قدوائی "	۔ے/
۱۶۵	۲۲۲۳ "	اکرام اللہ خاں صاحب	عا/	۶	۱۹۶	حکیم مصباح الاسلام صاحب کانپور	عہ/	۳۰	۵۰۵ "	ملک اشتیاق حسین صاحب علی گڈھ	۸/
۱۶۶	۲۲۲۴ "	غلام حسن صاحب	عہ/	۷	۲۰۶	ایم ڈی قدوائی صاحب الہ آباد	عہ/	۳۱	۱۲۵۱ "	محمد احمد صاحب "	۴/
۱۶۷	۲۲۲۵ "	چودھری محمد سرور صاحب	۔ے/	۸	۲۲۱	محمد یونس صاحب علی گڈھ	عہ/	۳۲	۱۲۵۲ "	بیگم محمد اسحاق صاحب "	صہ/
۱۶۸	۲۲۲۶ "	اسے ایس محمود صاحب	عہ/	۹	۲۶۸	خواجہ غلام السیدین صاحب "	عصہ/	۳۳	۱۲۵۳ "	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب "	عا/
۱۶۹	۲۲۲۷ "	مولوی محمد ابراہیم صاحب	عہ/	۱۰	۲۶۹	حکیم محمد میاں صاحب میرٹھ	للعہ/	۳۴	۱۲۵۴ "	آل احمد صاحب سرور "	۔ے/
۱۷۰	۲۲۲۸ "	عبد الرزاق صاحب	۔ے/	۱۱	۵۰۷ سی	عظمت الرحمٰن صاحب لکھنؤ	عا/	۳۵	۱۲۵۵ "	محمد بشیر صاحب "	عہ/
۱۷۱	۲۲۲۹ "	وزیر محمد بٹ صاحب	عا/	۱۲	۵۰۸ "	جزیل الدین احمد صاحب "	۔ے/	۳۶	۱۲۵۶ "	اسد اللہ خاں صاحب "	۱۲/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۷	۱۲۵۵ آئی	جعفر حسین صاحب علی گڑھ	مہ/	۶۱	۱۲۸۸ آئی	رضی الدین حیدر صاحب علیگڑھ	۲/	۱۰	۹۸۵ وسی	مسرز انگورا ویلج کمپنی کلکتہ	عہ/
۳۸	۱۲۵۸ "	مرزا عباس بیگ صاحب "	۸/	۶۲	۱۲۸۹ "	قاضی عبدالرشید صاحب "	۴/	۱۱	۹۸۶ "	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/
۳۹	۱۲۵۹ "	سید احمد زیدی صاحب "	۲/	۶۳	۱۲۹۰ "	رشید احمد صاحب صدیقی "	۶/	۱۲	۹۸۷ "	حاجی شیخ محمد سعید صاحب "	عہ/
۴۰	۱۲۶۶ "	مرزا میمون بیگ صاحب "	۶/	۶۴	۱۲۹۱ "	بیگم " " "	۶/	۱۳	۹۸۸ "	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری "	صہ/
۴۱	۱۲۶۷ "	طارق فرخ صاحب "	سے/	۶۵	۲۲۰۶ "	حاجی ارشاد الٰہی صاحب آگرہ	عہ/	۱۴	۹۸۹ "	نصیر الدین صاحب "	۲/
۴۲	۱۲۶۹ "	سید بشیر علی صاحب "	۶/	۶۶	۲۲۰۷ "	حاجی شفیق احمد صاحب "	عہ/	۱۵	۹۹۰ "	سید آغا احمد آفندی صاحب "	عہ/
۴۳	۱۲۷۰ "	پروفیسر حبیب الرحمٰن صاحب "	صہ/	۶۷	۲۲۰۸ "	حاجی کرم الٰہی محمد احسان الٰہی صاحبان	عہ/	۱۶	۹۹۱ "	ایچ ایم حفیظ صاحب "	عہ/
۴۴	۱۲۷۱ "	خواجہ بیگم د خواجہ منظور حسین صاحب "	عہ/	۶۸	۲۲۱۰ "	شمس العارفین صاحب "	صہ/	۱۷	۹۹۲ "	محمد عبدالغنی صاحب "	۸/
۴۵	۱۲۷۲ "	پروفیسر میاں محمد شریف صاحب "	للعہ/	۶۹	۲۲۱۱ "	محمد عبدالغنی صاحب "	للعہ/	۱۸	۹۹۳ "	بیگم ایم یوسف ایکبانی صاحب "	عہ/
۴۶	۱۲۷۳ "	مسعود حسن صاحب صدیقی "	۴/	۷۰	۲۲۱۲ "	محمد اسحاق صاحب "	سے/	۱۹	۹۹۴ "	حلیمہ روشن فاطمہ صاحبہ "	۶/
۴۷	۱۲۷۴ "	حکیم عبداللہ نصر صاحب "	۶/	۷۱	۲۲۱۳ "	بدر شو اسٹور "	عہ/	۲۰	۹۹۵ "	اے جے درانی صاحب "	۸/
۴۸	۱۲۷۵ "	شاہ محمد دلبس صاحب "	عہ/	۷۲	دو چیز نمبر	اقبال احمد صاحب قائم گنج	۴/	۲۱	۹۹۶ "	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۴/
۴۹	۱۲۷۶ "	مرزا سجاد حسین صاحب "	عہ/			میزان کل سالانہ معہ ۔/۱		۲۲	۹۹۷ "	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/
۵۰	۱۲۷۷ "	خان بہادر حبیب اللہ صاحب "	عہ/			بنگال		۲۳	۹۹۸ "	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب "	۸/
۵۱	۱۲۷۸ "	عظمت الٰہی صاحب زبیری "	صہ/					۲۴	۹۹۹ "	اے ایم خیرادی صاحب "	۸/
۵۲	۱۲۷۹ "	ساجد حسین خاں صاحب "	عہ/	۱	۹۷۶ وسی	شمس الدین صاحب کلکتہ	۴/	۲۵	۱۰۰۰ "	اے رحمٰن مارفانی صاحب "	۴/
۵۳	۱۲۸۰ "	محمد علی صاحب "	عہ/	۲	۹۷۷ "	شیخ محمد رفیع صاحب "	سے/	۲۶	۱۰۰۱ "	عبدالعزیز فتح محمد صاحب "	۴/
۵۴	۱۲۸۱ "	اختر حسین صاحب "	عہ/	۳	۹۷۸ "	مولوی محمد نقی صاحب "	۴/	۲۷	۱۰۰۲ "	الف اے خاں صاحب "	عہ/
۵۵	۱۲۸۲ "	سید محمود حسین صاحب "	سے/	۴	۹۷۹ "	مولوی محمد کامل صاحب "	عہ/	۲۸	۱۰۰۳ "	مس آر ایس خانصاحب "	۸/
۵۶	۱۲۸۳ "	رکن عالم صاحب "	۴/	۵	۹۸۰ "	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب اینڈ سنز "	۴/	۲۹	۱۰۰۴ "	مس کے کے خانصاحب "	۸/
۵۷	۱۲۸۴ "	مرغوب احمد صاحب "	۸/	۶	۹۸۱ "	مولوی محمد اشفاق صاحب "	۴/	۳۰	۱۰۰۵ "	عبدالوہاب صاحب "	۴/
۵۸	۱۲۸۵ "	مصطفیٰ کریم صاحب "	۲/	۷	۹۸۲ "	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸/	۳۱	۱۰۰۶ "	قاسم دادا صاحب "	۴/
۵۹	۱۲۸۶ "	مقتدا کریم صاحب جامعی "	۲/	۸	۹۸۳ "	غلام محمد صاحب "	۸/	۳۲	۱۰۰۷ "	عبدالکریم صاحب "	عہ/
۶۰	۱۲۸۷ "	شمس الحق صاحب "	۲/	۹	۹۸۴ "	مولوی محمد سرور صاحب "	۶/	۳۳	۱۰۰۸ "	محمد ایوب ولی محمد صاحب "	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۴	۱۰۰۹ سی	محمد ابراہیم معراج الدین صاحب کلکتہ	عہ/	۵۸	۱۰۳۳ سی	حاجی ملا محمد فضل کریم صاحب کلکتہ	عہ/	۸۲	۲۲۰۹ سی	اسکیو فرڈ ویر کمپنی کلکتہ	۸/
۳۵	۱۰۱۰ "	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب "	عہ/	۵۹	۱۰۳۴ "	عبد الستار صاحب شملہ "	عمر/	۸۳	۲۲۱۰ "	حاجی عبد الوہاب صاحب "	للعہ/
۳۶	۱۰۱۱ "	حاجی عبد الکریم صاحب "	عہ/	۶۰	۱۰۳۵ "	محمد حبیب اللہ صاحب صوفی	۸/	۸۴	۲۲۱۱ "	بنارس براڈ سٹریٹ کمپنی "	عہ/
۳۷	۱۰۱۲ "	منور برادرس صاحبان "	۶/	۶۱	۱۰۳۶ "	حاجی محمد اسمٰعیل محمد عبد العزیز صاحبان	عہ/	۸۵	۲۲۱۲ "	حاجی محمد اسمٰعیل محمد جان صاحبان	عہ/
۳۸	۱۰۱۳ "	میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید صاحبان "	ۓ/	۶۲	۱۰۳۸ "	اصغر حسین صاحب	عہ/	۸۶	۲۲۱۳ "	الیس محمد سعید صاحب "	عہ/
۳۹	۱۰۱۴ "	حکیم نور الرحمن صاحب "	عہ/	۶۳	۱۰۳۹ "	شیخ منور احمد صاحب بغدادی	۴/	۸۷	۲۲۱۴ "	شیخ محمد فاروق صاحب "	عہ/
۴۰	۱۰۱۵ "	محمد احمد صاحب	۳/	۶۴	۱۰۴۰ "	ملا محمد شفیع صاحب	۳/	۸۸	۲۲۱۵ "	ایم ای برادرس صاحبان "	۶/
۴۱	۱۰۱۶ "	محمد صالحین صاحب "	۶/	۶۵	۱۰۴۱ "	[illegible] فضل صاحب	۶/	۸۹	۲۲۱۶ "	خواجہ محمد شریف صاحب "	عہ/
۴۲	۱۰۱۷ "	میاں محمد جان اللہ داد "	ۓ/	۶۶	۱۰۴۲ "	[illegible] محفوظ الحق صاحب "	عہ/	۹۰	۲۲۱۷ "	خواجہ محمد شفیع صاحب "	۴/
۴۳	۱۰۱۸ "	محمد تقی صاحب "	۳/	۶۷	۱۰۴۳ "	حمایت حسین صاحب "	ۓ/	۹۱	۲۲۱۸ "	محمد نصیر الدین خاں صاحب "	۴/
۴۴	۱۰۱۹ "	انیس الحق ضیاء صاحب "	۸/	۶۸	۱۰۴۴ "	مولوی محمد یحییٰ صاحب "	۸/	۹۲	۲۲۱۹ "	محمد عقیق خاں صاحب "	۴/
۴۵	۱۰۲۰ "	سید محمد ابو الحسین صاحب "	۴/	۶۹	۱۰۴۵ "	عبد السلام صاحب "	۶/	۹۳	۲۲۲۰ "	محمد اسرائیل صاحب "	۴/
۴۶	۱۰۲۱ "	مولوی رحیم الدین صاحب "	عہ/	۷۰	۱۰۴۶ "	شفیق الرحمن صاحب "	۸/	۹۴	۲۲۲۱ "	عبد الرزاق عبد الستار صاحبان	۴/
۴۷	۱۰۲۲ "	حاجی عبد الخالق صاحب "	عہ/	۷۱	۱۰۴۷ "	آغا ابراہیم حاجی صاحب	۶/	۹۵	۲۲۲۲ "	محمد یوسف صاحب "	۴/
۴۸	۱۰۲۳ "	حاجی محمد رفیع صاحب "	۸/	۷۲	۱۰۴۸ "	مولوی صادق یزدانی	عہ/	۹۶	۲۲۲۳ "	محمد یوسف صاحب "	۶/
۴۹	۱۰۲۴ "	مولوی محمد مبین صاحب "	صہ/	۷۳	۱۰۵۰ "	عبد الحامد صاحب عثمانی	۳/	۹۷	۲۲۲۴ "	محمد شفیع صاحب "	۶/
۵۰	۱۰۲۵ "	مسز گرانڈولیج کمپنی "	۶/	۷۴	۲۲۰۱ "	برکت علی صاحب اینڈ سنز "	عہ/	۹۸	۲۲۲۵ "	الیس ایم رفیق صاحب "	۶/
۵۱	۱۰۲۶ "	فیاض الدین صاحب [illegible]	عہ/	۷۵	۲۲۰۲ "	مولوی قاضی محمد اسحٰق صاحب "	۶/	۹۹	۲۲۲۶ "	خواجہ محمد شریف صاحب "	۴/
۵۲	۱۰۲۷ "	معین الدین صاحب "	صہ/	۷۶	۲۲۰۳ "	محمد قاسم صاحب "	ۓ/			میزان کل للعہ/	
۵۳	۱۰۲۸ "	محمد فضل احمد صاحب "	عمر/	۷۷	۲۲۰۴ "	عبد المجید صاحب "	۸/			بمبئی	
۵۴	۱۰۲۹ "	محمد سمیع احمد صاحب "	عہ/	۷۸	۲۲۰۵ "	عبد الرزاق صاحب "	۸/				
۵۵	۱۰۳۰ "	دیدار احمد صاحب "	عہ/	۷۹	۲۲۰۶ "	حاجی محمد یعقوب محمد یٰسین صاحبان "	عہ/	۱	۱۰۲	خواجہ عبد الحمید صاحب بمبئی	عہ/
۵۶	۱۰۳۱ "	محمد اسحاق صاحب "	عہ/	۸۰	۲۲۰۷ "	سیٹھ عبد الرحیم عثمانی صاحب "	ۓ/	۲	۲۲۴۳ سی	شیخ احمد صاحب [illegible] "	۴/
۵۷	۱۰۳۲ "	محمود خاں صاحب "	۲/	۸۱	۲۲۰۸ "	عبد الحمید صاحب "	۸/	۳	۲۲۴۴ "	عبد الرحمن صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۳	۴۴۳ بمبئی	عبدالرحمن صاحب بمبئی	عہ
۴	۴۴۵ "	صدیق سلیمان صاحب "	عمر
۵	۴۴۶ "	قاضی بابو صاحب "	۴ر
۶	۴۴۷ "	کریم داد خاں صاحب "	۸ر
۷	۴۴۸ "	سیٹھ حاجی عبداللہ صاحب "	۴ر
۸	۴۴۹ "	ڈاکٹر [illegible] صاحب "	عہ
۹	۴۵۰ "	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحبہ "	۶ر
۱۰	۴۵۱ "	علی حاجی یوسف سوبنی صاحب "	عمر
۱۱	۴۵۲ "	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	۲ر
۱۲	۴۵۳ "	قیوم احمد صاحب "	عہ
۱۳	۴۵۴ "	مرزا اختر حسن صاحب "	عمر
۱۴	۴۵۵ "	محمد عبدالحمید خاں صاحب "	۴ر
۱۵	۴۵۶ "	محمود حسین صاحب "	۲ر
۱۶	۴۵۷ "	محمد شبیر و علی محمد صاحبان "	عمر
۱۷	۴۵۸ "	اسد حبیب صاحب "	عہ
۱۸	۴۵۹ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری "	عمر
۱۹	۴۶۰ "	حاجی ابوبکر صاحب جوہری "	عمر
۲۰	۴۶۱ "	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عمر
۲۱	۴۶۲ "	چودھری چراغ الدین صاحب "	عمر
۲۲	۴۶۳ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عمر
۲۳	۴۶۴ "	ایم اے باسط صاحب "	عمر
۲۴	۴۶۵ "	ابراہیم عمادی صاحب "	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۲۵	۴۶۶ بمبئی	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب بمبئی	۶ر
۲۶	۴۶۷ "	حسن علی بھائی صاحب "	۴ر
۲۷	۴۶۸ "	حکیم عبدالرحمن صاحب "	۴ر
۲۸	۴۶۹ "	حبیب رحیم صاحب پاریا "	صہ
۲۹	۴۷۰ "	شیخ احمد صاحب "	۲ر
۳۰	۴۷۱ "	محمد علی برادرس صاحبان "	۴ر
۳۱	۴۷۲ "	وزیر محمد بٹ صاحب "	۴ر
۳۲	۴۷۳ "	امیر حسین صاحب "	۲ر
۳۳	۴۷۴ "	چودھری صاحب معرفت داؤد برادرس	عمر
۳۴	۴۷۵ "	ایس ایم ابراہیم صاحب "	عمر
۳۵	۴۷۶ "	محمد عبداللہ صاحب "	۸ر
۳۶	۴۷۷ "	خلیل شرف الدین صاحب "	۲ر
۳۷	۴۷۸ "	عبدالرؤف صاحب چلمانی "	۴ر
۳۸	۴۷۹ "	رئیس احمد صاحب جعفری "	۸ر
۳۹	۴۸۰ "	عبدالمجید صاحب "	۲ر
۴۰	۴۸۱ "	خلیل الرحمن صاحب ٹمے "	۲ر
۴۱	۴۸۲ "	قاضی عبدالرحمن صاحب "	۴ر
		میزان کل ماعہ	

حیدرآباد دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۱	۱۸۰	اے کے مشتاق صاحب سکندرآباد	عہ
۲	۱۹۸	ڈاکٹر ایل حمید صاحب حیدرآباد	صہ
۳	۱۹۸	سراج الدین احمد صاحب ناندیڑ	صہ
۴	۳۴۳ بمبئی	شمس الحسن صاحب اورنگ آباد	عہ
۵	۱۳۴۴ "	شبیر حسن صاحب "	۸ر
		میزان کل [illegible]	

پنجاب

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۱	۱۰۶	فضل حسین صاحب بہاولپور	صہ
۲	۱۸۴	علی اکبر صاحب صدیقی جھنڈو ملک	صہ
۳	۱۹۰	محمد علی صاحب سیالکوٹ	صہ
۴	۲۷۲	حکیم عبدالمجید صاحب عتیقی لاہور	[illegible]
		میزان کل [illegible]	

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۱	۱۸۱	سید محمد رشید صاحب پٹنہ	۶ر
		میزان کل ۶ر	

دیگر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۱	۱۹۷	محمد عمر صاحب حسنی ٹونک	صہ
۲	۲۰۲	عالیمرتبت شیر الملک عالیقدر	
۳		قاضی علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	عمر
		میزان کل [illegible]	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۱	۱۵۷	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ...	صہ	۲۱	۲۰۱	سیٹھ حاجی آدم عبد اللہ صاحب راجکوٹ	ٮ	۴۱	۲۳۴	سید خادم حسین صاحب ...	عہ
۲	۱۶۰	میسرز سلیمان داؤد بھائی برادرز رنگون	عمہ	۲۲	۲۰۵	... احمد صاحب ...	عہ	۴۲	۲۳۵	شیخ محمد الدین صاحب لاہور	صہ
۳	۱۶۲	محمد یوسف صاحب دہلی	؏	۲۳	۲۰۸	... الرحمٰن صاحب ...	لعہ	۴۳	۲۳۶	محمد عبد القدیر صاحب نگوں	صہ
۴	۱۶۳	حافظ عبد السلام صاحب "	صہ	۲۴	۲۰۹	حاجی ... صاحب مظفر نگر	ٮ	۴۴	۲۳۷	حکیم الدین صاحب نجیب آباد	صہ
۵	۱۶۴	... احمد صاحب ...	عہ	۲۵	[illegible]	[illegible]	صہ	۴۵	[illegible]	[illegible]	صہ
۶	۱۶۵	شیخ محمد فرید اکبر صاحب ...	عہ	۲۶	[illegible]	[illegible]	صہ	۴۶	۲۴۳	عبد الخالق صاحب (دہلی)	؏
۷	۱۶۶	فقیر محمد صاحب جودھپور	عہ	۲۷	۲۱۵	... یوسف ... بمبئی	۱ صہ	۴۷	۲۴۵	حامد حسن صاحب اورنگ آباد	عہ
۸	۱۶۷	ڈاکٹر عبد الغفور صاحب "	صہ	۲۸	۲۱۶	حبیب الحسن صاحب ...	صہ	۴۸	۲۴۶	حاجی محمد اسمٰعیل محمد شریف صاحبان کراچی	عہ
۹	۱۶۸	ڈاکٹر سید احمد علی صاحب ...	صہ	۲۹	۲۱۷	ڈاکٹر ظہور الدین صاحب دیوبند	عہ	۴۹	۲۴۷	عبد الغفور صاحب گیا	عہ
۱۰	۱۷۷	سید محمد علی اظہر صاحب ...	صہ	۳۰	۲۱۸	... صاحب کلکتہ	عہ	۵۰	۲۴۸	محمد شہزاد حسن صاحب مراد آباد	صہ
۱۱	۱۷۸	عبد الباری صاحب ...	صہ	۳۱	۲۱۹	حاجی ... الدین صاحب ...	عہ	۵۱	۲۴۹	بیگم چودھری فتح الدین صاحب ...	عہ
۱۲	۱۸۲	محمد نصیر الحق صاحب ...	عہ	۳۲	۲۲۰	... صاحب ...	عہ	۵۲	۲۵۰	... محمد صاحب قریشی ...	عہ
۱۳	۱۸۳	محمد نعیم الدین صاحب نعیم آباد ...	صہ	۳۳	۲۲۳	احمد سعید خاں صاحب سہارنپور	عہ	۵۳	۲۵۱	محمد حسین صاحب قاضی لاہور	عہ
۱۴	۱۸۹	حاجی ولی محمد صاحب ...	عہ	۳۴	۲۲۴	عبد القیوم صاحب گورکھپور	عہ	۵۴	۲۵۲	غلام قادر صاحب ... رنگون	صہ
۱۵	۱۹۱	حافظ محمد عثمان صاحب گورکھپور	صہ	۳۵	۲۲۵	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ...	عہ	۵۵	۲۵۳	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب بلند شہر	صہ
۱۶	۱۹۲	سید احمد حسین صاحب ... لکھنؤ	۸ر	۳۶	۲۲۶	حاجی فضل ... صاحب ...	۸	۵۶	۲۵۴	حکیم عبد الغنی صاحب ...	صہ
۱۷	۱۹۳	حاجی ... صاحب ...	عہ	۳۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۸	۱۹۴	ریاض الدین احمد صاحب لاہور	؏	۳۸	۲۳۱	... صاحب ...	عہ	۵۸	۲۵۷	... صاحب ...	[illegible]
۱۹	۱۹۵	بیگم ڈاکٹر یار احمد خاں صاحب "	صہ	۳۹	۲۳۲	محمود عالم عطاء اللہ صاحب رانچی	عہ	۵۹	۲۵۸	حاجی عبد ... صاحب ...	عہ
۲۰	۲۰۰	ناظم حسن صاحب لکھنؤ	؏	۴۰	۲۳۳	ایس اے کریم صاحب	صہ	۶۰	۲۵۹	ڈاکٹر برکت علی صاحب ...	صہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۱	۲۲۶۰	میسرز محمود علی اینڈ سنز قنوج	۵ر	۷۵	۱۰۱۲ سی	منور برادرس صاحبان کلکتہ	ہے	۸۹	۲۲۰۶ سی	محمد ابراہیم صاحب اورنگ آباد	۳ر
۶۲	۲۲۶۱	بمرای سیدات صاحب کلکتہ	ے	۷۶	۱۴۲۸ "	قارئین عبدالخالق صاحبان دہلی	عمر	۹۰	۲۲۰۷ "	رام لال صاحب "	۳ر
۶۳	۲۲۶۲	مسز رضی الدین محمد خان صاحب شاہجہانپور	۵	۷۷	۱۵۲۵ "	عنوان الدین صاحب "	ہے	۹۱	۵۰۲ "	محمد خادم حسن خان صاحب شاہجہانپور	۱ر
۶۴	۲۲۶۳	سید حبیب حق صاحب الہ آباد	۱۲	۷۸	۱۳۴۵ "	محمد یوسف صاحب اورنگ آباد	۴ر	۹۲	۱۲۶۰ "	سید اشفاق علی صاحب رسوی علیگڑھ	۳ر
۶۵	۲۲۷۰	ایک ہمدرد جامعہ لاہور	ست	۷۹	۱۳۴۶ "	سید محمود مغربی صاحب "	۴ر	۹۳	۱۲۶۱ "	صوفی مشیت اللہ صاحب "	۱
۶۶	۲۲۷۱	مکتبہ جامعہ دہلی	۱۰۰	۸۰	۱۳۴۷ "	محمد ساجد صاحب "	۴ر	۹۴	۱۲۶۲ "	اے ایم محمد انور صاحب "	۲ر
۶۷	۲۲۰۱ سی	حاجی احسان الٰہی صاحب آگرہ	عا	۸۱	۱۳۴۸ "	علیم اللہ صاحب "	۴ر	۹۵	۱۲۶۳ "	ضیاء الحسن صاحب صدیقی "	۲ر
۶۸	۲۲۰۲	محمد فضل ممتاز الدین صاحبان "	۲ر	۸۲	۱۳۴۹ "	حیات اللہ صاحب "	۴ر	۹۶	۱۲۶۴ "	شیخ محمد عثمان صاحب "	۴ر
۶۹	۲۲۰۳ "	محمد حسن محمد فرید الدین صاحبان "	۶ر	۸۳	۱۳۵۰ "	بشیر الدین صاحب "	۳ر	۹۷	۱۲۶۵ "	اختر اشفاق صاحب "	۲ر
۷۰	۲۲۰۴	محمد اشفاق صاحب "	۶ر	۸۴	۲۲۰۱ "	امین خان صاحب "	۳	۹۸	۱۲۶۸ "	غفران الحق صاحب "	۲ر
۷۱	۲۲۰۵ "	اکا مرشد شو کمپنی "	ہر	۸۵	۲۲۰۲ "	آتاترے راؤ صاحب "	۳ر	۹۹	۴۰۲ "	وزیر محمد صاحب پرکار بمبئی	۲ر
۷۲	۲۲۱۴ "	ضیاء الدین صاحب "	ہر	۸۶	۲۲۰۳ "	وشوناتھ راؤ کلر صاحب "	۴ر			میزان کل ۱۲۲۵-۱۴-۳	
۷۳	۲۲۲۵ "	ایس ایم رفیق صاحب کلکتہ	صر	۸۷	۲۲۰۴ "	بھگوان راؤ صاحب "	۳ر				
۷۴	۲۲۲۶ "	یعقوب برادرس صاحبان "	۸ر	۸۸	۲۲۰۵ "	سید محی الدین صاحب "	۳ر				

تحریک حلقۂ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو دسمبر ۳۹ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۶۵۸۲	بیگم کشور رشید صاحب لکھنؤ	۳	۶۵۸۴	خان بہادر رحمت خاں صاحب بلند شہر	۵	۶۵۸۶	رگھبیر پرشاد صاحب صدر بلند شہر
۲	۶۵۸۳	عیوض خاں محمد اسمعیل خاں صاحبان دہلی	۴	۶۵۸۵	ڈاکٹر سری نرائن سیری صاحب "	۶	۶۵۸۷	حسن صدیقی صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۷	۶۵۸۸	منشی محمد مغل صاحب بلندشہر	۱۱	۶۵۹۲	برج بہاری لال صاحب بلندشہر	۱۵	۶۵۹۶	ظہور حسن صاحب بلندشہر
۸	۶۵۸۹	شریعت اللہ صاحب "	۱۲	۶۵۹۳	البیاسید حشمت حسن صاحب "	۱۶	۶۵۹۷	علی مجید صاحب لاہور
۹	۶۵۹۰	رام سرنداس صاحب "	۱۳	۶۵۹۴	سیٹھ ہرنام خیدر صاحب			
۱	۶۵۹۱	شیام ناتھ پانڈے صاحب "	۱۴	۶۵۹۵	چودھری محمد ابراہیم صاحب "			ــــــــ

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو دسمبر ۳۸ء میں ہمیں اپنے مہتمین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئی ہیں درج رجسٹر ہوچکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں سوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ مرتب

دسمبر ۳۸ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۰۳	ایس اے حیات صاحب نئی دہلی	۱۲؍	۸	۶۵۵ سی	حکیم نصیر الدین خاں صاحب	۴؍	۱۵	۶۶۲ سی	محمد تقی محمد احمد صاحبان	سے؍
۲	۲۸۴	شاہد علی اینڈ برادرس دہلی	صہ؍	۹	۶۵۶ "	سید محمد صاحب	عہ؍	۱۶	۶۶۳ "	ایم اکرام الدین صاحب	۳؍
۳	۲۵۰	خواجہ محمد عبدالمجید صاحب "	سے؍	۱۰	۶۵۷ "	محمد شفیع صاحب	۸؍	۱۷	۶۶۴ "	زاہد حسین صاحب	صہ؍
۴	۶۵۱ سی	شیخ محمد عبدالرزاق صاحب	عا؍	۱۱	۶۵۸ "	محمد احمد صاحب کلکتہ والے	عـہ؍	۱۸	۶۶۵ "	سید سلیم الدین صاحب	سہ؍
۵	۶۵۲ "	عبدالعلیم صاحب	۸؍	۱۲	۶۵۹ "	محمد یوسف صاحب	عہ؍	۱۹	۶۶۶ "	منشی علی احمد خاں صاحب	عہ؍
۶	۶۵۳ "	منشی حشمت اللہ صاحب	عہ؍	۱۳	۶۶۰ "	محمد احسن محمد صدیق صاحبان	سے؍	۲۰	۶۶۷ "	اے حکیم بٹ صاحب	عہ؍
۷	۶۵۴ "	حکیم حامد میاں صاحب	۲؍	۱۴	۶۶۱ "	ضیاء الدین صاحب	۸؍	۲۱	۶۶۸ "	ایس محمد یوسف صاحب	۸؍

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۲	۱۲۶۹ کما	بیگم محمد یعقوب صاحب	۸/	۴۶	۱۲۹۴ سی	سید وصاف علی صاحب	۸/	۷۰	۱۳۱۸ سی	نظری خاں صاحب	۴/
۲۳	۱۲۷۰ "	سید غلام حسین صاحب	ع/	۴۷	۱۲۹۵ "	منشی بشیر بیگ صاحب	۲/	۷۱	۱۳۱۹ "	بیر خاں صاحب	۸/
۲۴	۱۲۷۱ "	محمد رفیق صاحب	عہ/	۴۸	۱۲۹۶ "	حکیم احسن خاں صاحب	۲/	۷۲	۱۳۲۰ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب	۴/
۲۵	۱۲۷۳ "	محمد سلام خاں صاحب	عہ/	۴۹	۱۲۹۷ "	سید محمد شفیع صاحب	۲/	۷۳	۱۳۲۱ "	مولوی سید عبدالغنی صاحب	ے/
۲۶	۱۲۷۴ "	میاں محمد رفیق صاحب انبہ برادرز	سعہ/	۵۰	۱۲۹۸ "	سعید الرحمٰن صاحب	۴/	۷۴	۱۳۲۲ "	حکیم محمد ظاہر علی صاحب	۸/
۲۷	۱۲۷۵ "	حاجی منور الدین محمد گلزار صاحبان	عہ/	۵۱	۱۲۹۹ "	محمد صدیق صاحب	عہ/	۷۵	۱۳۲۳ "	ڈاکٹر نور محمد صاحب	ع/
۲۸	۱۲۷۶ "	اللہ یار خاں صاحب	۸/	۵۲	۱۳۰۰ "	ڈاکٹر محمد شریف صاحب	۸/	۷۶	۱۳۲۴ "	حافظ عبدالجلیل صاحب	۲/
۲۹	۱۲۷۷ "	حاجی کالے خاں صاحب	۸/	۵۳	۱۳۰۱ "	میرعزیز الدین صاحب	عہ/	۷۷	۱۳۲۵ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان	عہ/
۳۰	۱۲۷۸ "	لیڈی ڈاکٹر الف ڈی محمود صاحب	سہ/	۵۴	۱۳۰۲ "	مولانا صفر علی صاحب	۴/	۷۸	۱۳۲۶ "	سید مقبول حسین صاحب	ع/
۳۱	۱۲۷۹ "	محمد اقبال حسین صاحب	عہ/	۵۵	۱۳۰۳ "	مولوی محمد احمد صاحب	عہ/	۷۹	۱۳۲۷ "	بیگم خان بہادر ظفر حسین صاحب	عہ/
۳۲	۱۲۸۰ "	عبداللطیف خاں صاحب	صہ/	۵۶	۱۳۰۴ "	عبدالرزاق صاحب	ے/	۸۰	۱۳۲۸ "	الیس مولا بخش صاحب	عہ/
۳۳	۱۲۸۱ "	آغا محمد امین صاحب	عہ/	۵۷	۱۳۰۵ "	مولانا بشیر احمد صاحب	۴/	۸۱	۱۳۲۹ "	منشی محمد احسن صاحب	۸/
۳۴	۱۲۸۲ "	محمد ابراہیم صاحب	۲/	۵۸	۱۳۰۶ "	قمر الدین صاحب	۲/	۸۲	۱۳۳۰ "	محمد قاسم صاحب توفیق	ع/
۳۵	۱۲۸۳ "	محمد سلیم خاں صاحب	۴/	۵۹	۱۳۰۷ "	محمد عارف صاحب	عہ/	۸۳	۱۳۳۱ "	رقیہ جہاں بیگم صاحبہ	۴/
۳۶	۱۲۸۴ "	مسز ایم جی اے صابری صاحب	۴/	۶۰	۱۳۰۸ "	محمد جمیل احمد صاحب	عہ/	۸۴	۱۳۳۲ "	مرغوب احمد صاحب توفیق	ع/
۳۷	۱۲۸۵ "	منشی شمس الدین صاحب	۴/	۶۱	۱۳۰۹ "	سید محمد احمد صاحب	ع/	۸۵	۱۳۳۳ "	مرزا نیاز بیگ صاحب	۲/
۳۸	۱۲۸۶ "	محبوب احمد صاحب	۲/	۶۲	۱۳۱۰ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان	ے/	۸۶	۱۳۳۴ "	عبدالمجید صاحب	عہ/
۳۹	۱۲۸۷ "	پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب	عہ/	۶۳	۱۳۱۱ "	قاضی عبدالجبار صاحب	عہ/	۸۷	۱۳۳۵ "	منشی خورشید عالم صاحب	عہ/
۴۰	۱۲۸۸ "	حاجی نور الدین صاحب	۴/	۶۴	۱۳۱۲ "	خواجہ سرور حسن صاحب	ع/	۸۸	۱۳۳۶ "	حاجی عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحبان	عہ/
۴۱	۱۲۸۹ "	غفران الدین صاحب	۴/	۶۵	۱۳۱۳ "	محمد حنیف صاحب	عہ/	۸۹	۱۳۳۷ "	الیس محمد اسحٰق صاحب	عہ/
۴۲	۱۲۹۰ "	حاجی عباد اللہ خاں صاحب	ع/	۶۶	۱۳۱۴ "	حاجی بشیر احمد صاحب	۸/	۹۰	۱۳۳۸ "	حافظ عبدالحق شیخ الحق صاحبان	عہ۸/
۴۳	۱۲۹۱ "	منشی حفیظ احمد صاحب	۴/	۶۷	۱۳۱۵ "	خواجہ غلام السیدین صاحب	ع/	۹۱	۱۳۳۹ "	شمس العارفین صاحب	عہ/
۴۴	۱۲۹۲ "	رحمت اللہ خاں صاحب	۴/	۶۸	۱۳۱۶ "	محمود علی صاحب علوی	ع/	۹۲	۱۳۴۰ "	رفیع اللہ خاں صاحب	۸/
۴۵	۱۲۹۳ "	ملک آفتاب احمد صاحب	عہ/	۶۹	۱۳۱۷ "	خان بہادر محمد سلیمان صاحب	صہ/	۹۳	۱۳۴۱ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹۴	۱۷۴۱ سی	حاجی نظیر الدین صاحب	ے/	۱۱۸	۱۸۱۷ سی	[illegible] حامد علی صاحب	۸/	۱۴۲	۱۸۴۱ سی	زرین خاں صاحب	عا/
۹۵	۱۷۴۲	سرفراز الحق صاحب	۲	۱۱۹	۱۸۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب	۲/	۱۴۳	۱۸۴۲	ایم انعام الحق صاحب	۸/
۹۶	۱۷۴۴	محمد شفیع الدین صاحب نیر	عہ/	۱۲۰	۱۸۱۹	مجمع رسالۃ العصمت صاحب	۸/	۱۴۴	۱۸۴۳	حافظ عبد الحکیم حبیب الرحمن صاحبان	۴/
۹۷	۱۷۴۵	چودھری الٰہی بخش صاحب	عہ/	۱۲۱	۱۸۲۰	کالو صاحب	۲/	۱۴۵	۱۸۴۴	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب	۲/
۹۸	۱۷۴۶	حکیم عبد المتین صاحب	عا/	۱۲۲	۱۸۲۱	مقبول احمد صاحب	عا/	۱۴۶	۱۸۴۵	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان	ے/
۹۹	۱۷۴۷	[illegible] خاں صاحب	عہ/	۱۲۳	۱۸۲۲	ڈاکٹر [illegible] صاحبان	۸/	۱۴۷	۱۸۴۶	[illegible] صاحب	عا/
۱۰۰	۱۷۴۸	ظہیر الدین صاحب	عہ/	۱۲۴	۱۸۲۳	[illegible] الدین [illegible]	عہ/	۱۴۸	۱۸۴۷	محمد رفیق صاحب	۲/
۱۰۱	۱۷۴۹	حاجی عبد الغنی فضل الحق صاحبان	عا/	۱۲۵	۱۸۲۴	[illegible] صاحب	عہ/	۱۴۹	۱۸۴۸	محمد یٰسین صاحب	عہ/
۱۰۲	۱۷۵۰	حکیم ذکی احمد صاحب	عہ/	۱۲۶	۱۸۲۵	مولوی قدیر اعظم صاحب [illegible]	عہ/	۱۵۰	۱۸۴۹	عبد اللطیف صاحب	۸/
۱۰۳	۱۷۹۳	حاجی رشید احمد صاحب	عا/	۱۲۷	۱۸۲۶	مرزا محمد سلیمان صاحب [illegible]	عہ/	۱۵۱	۱۸۵۰	محمد حسین خادم صاحب	۸/
۱۰۴	۱۷۹۴	عبد الحق صاحب	للعہ/	۱۲۸	۱۸۲۷	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸/	۱۵۲	۲۵۵۱	حاجی رشید احمد صاحب	عا/
۱۰۵	۱۷۹۵	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸/	۱۲۹	۱۸۲۸	محمد ادریس صاحب [illegible]	عہ/	۱۵۳	۲۵۵۲	میر محمد حسین صاحب	عہ/
۱۰۶	۱۷۹۶	حکیم حاجی عبد الحمید صاحب	صہ/	۱۳۰	۱۸۲۹	حافظ رحمت الٰہی محمد جلال صاحبان	۲/	۱۵۴	۲۵۵۳	عبد الحق صاحب	صہ/
۱۰۷	۱۷۹۷	مولنا محبوب الٰہی صاحب	۸/	۱۳۱	۱۸۳۰	شمس العارفین صاحب	۲/	۱۵۵	۲۵۵۴	حاجی عبد الحمید صاحب	۲/
۱۰۸	۱۷۹۸	محمد علی صاحب	۸/	۱۳۲	۱۸۳۱	محمد یوسف صاحب	۸/	۱۵۶	۲۵۵۵	سید انوار احمد صاحب	ے/
۱۰۹	۱۷۹۹	سید حفیظ الدین صاحب	۸/	۱۳۳	۱۸۳۲	شیخ محمد یوسف صاحب	عہ/	۱۵۷	۱۸۵۷	مولوی عبد الرب صاحب	عہ/
۱۱۰	۱۸۰۰	سید شمس الدین صاحب	۸/	۱۳۴	۱۸۳۳	ابن [illegible] بخش صاحب	عہ/	۱۵۸	۱۸۵۸	خان بہادر رضا عبد الحکیم صاحب	ے/
۱۱۱	۱۸۰۱	محمد فاضل صاحب	صہ/	۱۳۵	۱۸۳۴	میاں فیض محمد صاحب	عہ/	۱۵۹	۱۸۵۹	ایم طفیل محمد صاحب	۸/
۱۱۲	۱۸۰۵	عبد الخالق صاحب	عص	۱۳۶	۱۸۳۵	میاں عبد الرشید صاحب	عہ/	۱۶۰	۱۸۶۰	خواجہ غلام یٰسین صاحب	عہ/
۱۱۳	۱۸۱۱	الٰہی بخش صاحب	عہ/	۱۳۷	۱۸۳۶	ممتاز الدین صاحب	عا/	۱۶۱	۱۸۶۱	عبد الواحد صاحب	۲/
۱۱۴	۱۸۱۳	حافظ سراج احمد صاحب	۱۲/	۱۳۸	۱۸۳۷	شیخ صبور احمد صاحب	۲/	۱۶۲	۱۸۶۲	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب	عہ/
۱۱۵	۱۸۱۴	امتیاز احمد صاحب	ے/	۱۳۹	۱۸۳۸	شیخ محمد رفیع صاحب اخبار نیشنلسٹ	۸/	۱۶۳	۱۸۶۳	سید حامد علی صاحب	عہ/
۱۱۶	۱۸۱۵	عبد اللطیف صاحب	عہ/	۱۴۰	۱۸۳۹	محمد تقی صاحب نیشنلسٹ	۲/	۱۶۴	۱۸۶۴	محمد اشرف صاحب	۸/
۱۱۷	۱۸۱۶	مولوی بدر الحسن صاحب	عا/	۱۴۱	۱۸۴۰	سراج الدین صاحب	۲/	۱۶۵	۱۸۶۵	عبد الحق صاحب	۲/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۶۶	۱۸۶۶ سی	صدر العلی صاحب	۸؍	۵	۳۱۱	منظور احمد خاں صاحب بنارس	عصہ	۲۹	۲۲۲۶ سی	عظمت الٰہی زبیری صاحب علیگڑھ	صہ
۱۶۷	۱۸۶۷ "	عبدالرحمن صاحب	۲؍	۶	۳۱۲	بیگم کشور رشید صاحب لکھنؤ	صہ	۳۰	۲۲۲۷ "	بشیر الدین صاحب "	عہ
۱۶۸	۱۸۶۸ "	معصوم علی صاحب	۴؍	۷	۳۱۷	بیگم مصباح الاسلام صاحب کانپور	عصہ	۳۱	۲۲۲۸ "	ساجد علی خاں صاحب "	عہ
۱۶۹	۱۸۶۹ "	میاں محمد صاحب	عہ	۸	۳۲۰	مہر عالم صاحب علیگڑھ	عہ	۳۲	۲۲۳۳ "	محمد تاج فرخ صاحب "	ہے
۱۷۰	۱۸۷۰ "	حامد علی صاحب	۸؍	۹	۳۲۳	محمود یونس صاحب رامپور	عہ	۳۳	۲۲۳۵ "	آل احمد صاحب سرونج	عا
۱۷۱	۱۸۷۱ "	محمد اسمٰعیل صاحب	عہ	۱۰	۳۳۰	بیگم مصباح الاسلام صاحب کانپور	عصہ	۳۴	۲۴۵۱ "	سید حسن صاحب برنی بلند شہر	عصہ
۱۷۲	۱۸۷۲ "	تاج الدین صاحب	عہ	۱۱	۳۰۳	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	صہ	۳۵	۲۴۵۲ "	منشی عبدالعزیز صاحب "	عا
۱۷۳	۱۸۷۳ "	ملک غلام حیدر صاحب	۸؍	۱۲	۱۲۹۲ سی	اختر حسین صاحب علیگڑھ	عہ	۳۶	۲۴۵۳ "	فخر اللہ خاں صاحب "	عہ
۱۷۴	۱۸۷۴ "	منشی کریم بخش صاحب	۸	۱۳	۱۲۹۳ "	بیگم ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب "	صہ	۳۷	۲۴۵۴ "	حاجی محمد مصطفٰے صاحب "	عہ
۱۷۵	۱۸۷۵ "	صوفی غلام قادر صاحب	عہ	۱۴	۱۲۹۴ "	ڈاکٹر اظہر فردوانی صاحب "	عا	۳۸	۲۴۵۵ "	شریعت اللہ صاحب "	۴؍
۱۷۶	۱۸۷۶ "	سید منیر الحسن صاحب برنی	۸؍	۱۵	۱۲۹۵ "	سید شبیر علی صاحب "	عا	۳۹	۲۴۵۶ "	حسن صدیق صاحب "	عہ
۱۷۷	۱۸۷۷ "	خواجہ محمد حسن صاحب ڈار	۲؍	۱۶	۱۲۹۶ "	خان بہادر حبیب اللہ خاں صاحب "	عہ	۴۰	۲۴۵۷ "	منشی محمد مغل صاحب "	عہ
۱۷۸	۱۸۷۸ "	سید محمد ذاکر صاحب	۴؍	۱۷	۱۲۹۷ "	نواب ساجد علی خاں صاحب "	عصہ	۴۱	۲۴۵۸ "	بی بی مومنہ بیگم صاحبہ "	عا
۱۷۹	۱۸۷۹ "	منشی حبیب الرحمن صاحب	۴؍	۱۸	۱۲۹۸ "	مولوی انس خاں صاحب "	عا	۴۲	۲۴۵۹ "	سید حامد علی صاحب "	عا
۱۸۰	۲۴۳۹ "	لیاقت اللہ خاں صاحب	۸؍	۱۹	۱۲۹۹ "	عبدالمجید صاحب قریشی "	ہے	۴۳	۲۴۶۰ "	محمد علیم الدین خاں صاحب "	عا
۱۸۱	۲۴۴۰ "	محمد شریف صاحب قریشی	۸؍	۲۰	۲۲۱۷ "	نسیم الدین صاحب "	عا	۴۴	۲۴۶۱ "	منشی عبدالرحمن خاں صاحب "	۲؍
۱۸۲	۲۴۴۱ "	شمعون احمد صاحب	عہ	۲۱	۲۲۱۸ "	مرزا سجاد حسین صاحب "	۸؍	۴۵	۲۴۶۲ "	برج بہاری لال صاحب "	عہ
		میزان کل ۲۷۵ مالعہ ۶		۲۲	۲۲۱۹ "	مولوی محمد ابراہیم صاحب "	عا	۴۶	۲۴۶۳ "	شیام ناتھ صاحب "	عہ
		یوپی		۲۳	۲۲۲۰ "	محمد بشیر صاحب "	عہ	۴۷	۲۴۶۴ "	بیر سروپ صاحب متھل "	ہے
				۲۴	۲۲۲۱ "	ذاکر حسین صاحب "	۸؍	۴۸	۲۴۶۵ "	ڈاکٹر ایچ این بیری صاحب "	عہ
۱	۲۷۶	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	صہ	۲۵	۲۲۲۲ "	محمد حفیظ صاحب "	صہ	۴۹	۲۴۶۶ "	خان بہادر رحمت خاں صاحب "	عہ
۲	۲۷۷	ملک عبدالمجید صاحب مارہرہ	ہے	۲۶	۲۲۲۳ "	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب "	ہے	۵۰	۲۴۶۷ "	سید احمد حسین صاحب نظری "	۲؍
۳	۲۹۱	خواجہ غلام السیدین صاحب علیگڑھ	عصہ	۲۷	۲۲۲۴ "	حکیم عبداللہ نفر صاحب "	عا			میزان کل ۱۷۵ مالعہ ۱۰	
۴	۲۹۹	عبداللطیف صاحب الہ آباد	عمہ	۲۸	۲۲۲۵ "	محمد یونس مرزا صاحب "	للعہ				

بنگال

				۲۴	۱۹۲۳ ای	مولوی عبدالقدیر صاحب کلکتہ	عہ/	۴۹	۱۹۴۸ ای	خواجہ سراج الدین صاحب کلکتہ	عہ/
				۲۵	۱۹۲۴	دیدار احمد صاحب	عہ/	۵۰	۱۹۴۹	ملا محمد فضل کریم صاحبان	سے/
۱	۱۹۰۰	جیون بخش محمد جان صاحبان کلکتہ	لہ/	۲۶	۱۹۲۵	محمد اسحاق صاحب	عہ/	۵۱	۱۹۵۰	بشیر احمد صاحب دانش	عہ/
۲	۱۹۰۱ ای	حاجی عبدالوہاب صاحب	عا/	۲۷	۱۹۲۶	عبدالرزاق صاحب	۸/	۵۲	۱۹۵۱	خواجہ محمد شریف صاحب چکوالی	عہ/
۳	۱۹۰۲	شمس الدین صاحب	۴/	۲۸	۱۹۲۷	غلام حیدر صاحب جاولا	۸/	۵۳	۱۹۵۲	خواجہ محمد شفیع صاحب	۴/
۴	۱۹۰۳	حاجی محمد رفیع صاحب	۸/	۲۹	۱۹۲۸	مولوی رحیم الدین صاحب	عا/	۵۴	۱۹۵۳	حاجی عبدالکریم صاحب	عہ/
۵	۱۹۰۴	محمد فخر الدین صاحب	للعہ/	۳۰	۱۹۲۹	حاجی فضل دین صاحب	۳/	۵۵	۱۹۵۴	بسکونٹ دیہ کمپنی	۸/
۶	۱۹۰۵	ایم اے عارف صاحب	۴/	۳۱	۱۹۳۰	ملک غلام حیدر صاحب	۴/	۵۶	۱۹۵۵	بیگم مولوی نورالرحمن صاحب	عہ/
۷	۱۹۰۶	فیاض الدین اینڈ کو	۱۲/	۳۲	۱۹۳۱	محمد میاں صاحب	۴/	۵۷	۱۹۵۶	عبدالمنان صاحب	عہ/
۸	۱۹۰۷	محمود خاں صاحب	۲/	۳۳	۱۹۳۲	محمد ہادی صاحب	۴/	۵۸	۱۹۵۷	ایس اے رحمن صاحب	عا/
۹	۱۹۰۸	امین الدین احمد صاحب	۲/	۳۴	۱۹۳۳	مولوی نور محمد صاحب	۴/	۵۹	۱۹۵۸	ایس ایم رفیق صاحب	عا/
۱۰	۱۹۰۹	ایس خلیل الرحمن صاحب اینڈ برادرز	عہ/	۳۵	۱۹۳۴	غلام محمد صاحب	۴/	۶۰	۱۹۵۹	محمد حبیب اللہ صاحب سونی	۸/
۱۱	۱۹۱۰	پروفیسر محمد محفوظ الحق صاحب	عہ/	۳۶	۱۹۳۵	شیخ محمد فاروق صاحب	عہ/	۶۱	۱۹۶۰	سید احمد افضل صاحب	عا/
۱۲	۱۹۱۱	محمد سمیع احمد صاحب	عہ/	۳۷	۱۹۳۶	ایس ایم عمر صاحب	۴/	۶۲	۱۹۶۱	مولوی سید ولی حید صاحب	عہ/
۱۳	۱۹۱۲	محمد فضل احمد صاحب	عہ/	۳۸	۱۹۳۷	ایس مولا بخش برادرس	۴/	۶۳	۱۹۶۲	مولوی محمد وزیر خاں صاحب	۸/
۱۴	۱۹۱۳	محمد احمد صاحب	عہ/	۳۹	۱۹۳۸	قاضی محمد بشیر صاحب	عہ/	۶۴	۱۹۶۳	عبدالخالق صاحب	۸/
۱۵	۱۹۱۴	محمد صالحین صاحب	عا/	۴۰	۱۹۳۹	شیخ کالا چاند صاحب	۱۲/	۶۵	۱۹۶۴	ایس ایچ ہاشمی صاحب	عا/
۱۶	۱۹۱۵	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب	عہ/	۴۱	۱۹۴۰	اللہ بخش دوست محمد صاحبان	عہ/	۶۶	۱۹۶۵	مولوی محمد یحییٰ صاحب	۸/
۱۷	۱۹۱۶	انیس الحق صاحب ضیاء	۸/	۴۲	۱۹۴۱	زین العابدین صاحب قریشی	للعہ/	۶۷	۱۹۶۶	منور برادرس صاحبان	عہ/
۱۸	۱۹۱۷	حکیم نثار احمد خاں صاحب	عہ/	۴۳	۱۹۴۲	جمیل احمد صاحب صدیقی	عہ/	۶۸	۱۹۶۷	عتیق الرحمن صاحب	۸/
۱۹	۱۹۱۸	شیخ منصور احمد صاحب نظامی	۴/	۴۴	۱۹۴۳	اظہر علی خاں صاحب	عہ/	۶۹	۱۹۶۸	قمر الحسن صاحب	۸/
۲۰	۱۹۱۹	مولوی عبدالاحد صاحب عثمانی	عہ/	۴۵	۱۹۴۴	چودھری رئیس احمد صاحب	عہ/	۷۰	۱۹۶۹	محمد امین صاحب	عہ/
۲۱	۱۹۲۰	عبدالمجید صاحب	۸/	۴۶	۱۹۴۵	محمد احمد صاحب	عہ/	۷۱	۱۹۷۰	شمس الحق صاحب	عہ/
۲۲	۱۹۲۱	رحمن الٰہی صاحب	عہ/	۴۷	۱۹۴۶	قطب الدین حیدر صاحب	عہ/	۷۲	۱۹۷۱	رحمن الٰہی صاحب	عہ/
۲۳	۱۹۲۲	ہدایت اللہ صاحب	۸/	۴۸	۱۹۴۷	نظیر احمد صاحب	عا/	۷۳	۱۹۷۲	ہدایت اللہ صاحب	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷۴	[illegible] سی	عبد الحمید صاحب کلکتہ	۸/	۹۸	۲۳۵۹ سی	محمد سرور صاحب کلکتہ	عہ/	۱۲۲	۲۳۸۳ سی	حاجی شیخ محمد سعید صاحب کلکتہ	صہ/
۷۵	" ۱۹۰۴	مولوی نیاز الدین صاحب "	سے/	۹۹	" ۲۳۶۰	بشیر احمد وانی صاحب "	عہ/	۱۲۳	" ۲۳۸۴	سید آغا احمد افندی صاحب "	عہ/
۷۶	" ۱۹۰۵	عبد السلام صاحب "	۶/	۱۰۰	" ۲۳۶۱	محمد کامل صاحب "	عہ/	۱۲۴	" ۲۳۸۵	ایچ ایم حفیظ صاحب "	عہ/
۷۷	" ۲۳۲۸	ڈاکٹر کریم اللہ صاحب "	عصہ/	۱۰۱	" ۲۳۶۲	شیخ عبد الکریم صاحب "	عہ/	۱۲۵	" ۲۳۸۶	حمید الزماں صاحب "	عہ/
۷۸	" ۲۳۲۹	محمد یٰسین محمد ہاشم صاحبان "	عصہ/	۱۰۲	" ۲۳۶۳	عبد المنان صاحب "	عہ/	۱۲۶	" ۲۳۸۷	حاجی عبد الخالق صاحب "	عہ/
۷۹	" ۲۳۳۰	حاجی محمد رفیق صاحب "	صہ/	۱۰۳	" ۲۳۶۴	یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی "	۸/	۱۲۷	" ۲۳۸۸	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان "	عہ/
۸۰	" ۲۳۳۲	ایس نور الٰہی صاحب "	۶/	۱۰۴	" ۲۳۶۵	شیخ محمد رفیع صاحب "	سے/	۱۲۸	" ۲۳۸۹	سید شاہ انوار حسین صاحب "	۴/
۸۱	" ۲۳۳۳	منشی خیر الدین صاحب "	۶/	۱۰۵	" ۲۳۶۶	شیخ محمد نقی صاحب "	۴/	۱۲۹	" ۲۳۹۰	مولوی عبد العزیز صاحب انصاری "	صہ/
۸۲	" ۲۳۳۷	امین الدین صاحب "	۴/	۱۰۶	" ۲۳۶۷	مولوی مشتاق احمد صاحب "	صہ/	۱۳۰	" ۲۳۹۱	نصیر الدین صاحب "	۲/
۸۳	" ۲۳۳۸	ایس ایم عمر صاحب "	۴/	۱۰۷	" ۲۳۶۸	خواجہ سراج الدین صاحب "	عہ/	۱۳۱	" ۲۳۹۲	محمد یٰسین محمد جان صاحبان "	۸/
۸۴	" ۲۳۳۹	ایس مولا بخش صاحب "	۴/	۱۰۸	" ۲۳۶۹	عبد الوہاب صاحب "	۴/	۱۳۲	" ۲۳۹۳	مولوی شمس الحق صاحب "	عہ/
۸۵	" ۲۳۴۳	ایس ایچ ہاشمی صاحب "	۶/	۱۰۹	" ۲۳۷۰	عبد الکریم صاحب "	عہ/	۱۳۳	" ۲۳۹۴	محمد امین صاحب "	عہ/
۸۶	" ۲۳۴۴	ایس اے رحمان صاحب "	۶/	۱۱۰	" ۲۳۷۱	قاسم دادا صاحب "	۴/	۱۳۴	" ۲۳۹۵	جمیل احمد اشرفی صاحب "	عہ/
۸۷	" ۲۳۴۵	الحاج عبد الحلیم صاحب "	صہ/	۱۱۱	" ۲۳۷۲	ایم ایوب ولی محمد صاحب "	۴/	۱۳۵	" ۲۳۹۶	محمد نقی صاحب "	۸/
۸۸	" ۲۳۴۷	محمد وزیر خان صاحب "	۸/	۱۱۲	" ۲۳۷۳	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/	۱۳۶	" ۲۳۹۷	عبد الستار صاحب "	۸/
۸۹	" ۲۳۴۸	غلام حیدر صاحب "	۸/	۱۱۳	" ۲۳۷۴	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۴/	۱۳۷	" ۲۳۹۸	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸/
۹۰	" ۲۳۵۰	عبد الخالق صاحب "	عہ/	۱۱۴	" ۲۳۷۵	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب "	۸/	۱۳۸	" ۲۳۹۹	مسرز گرانڈ واچ کمپنی "	۶/
۹۱	" ۲۳۵۱	محمد ہادی صاحب "	۴/	۱۱۵	" ۲۳۷۶	عبد العزیز فتح محمد صاحب "	۴/	۱۳۹	" ۲۴۰۰	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/
۹۲	" ۲۳۵۲	غلام محمد صاحب "	۴/	۱۱۶	" ۲۳۷۷	اے رحمٰن مارفانی صاحب "	۴/			میزان کل [illegible] ۱۱/	
۹۳	" ۲۳۵۳	محمد میاں صاحب "	۴/	۱۱۷	" ۲۳۷۸	اے ایم خیرادی صاحب "	۸/			**بمبئی**	
۹۴	" ۲۳۵۴	مولوی نور محمد صاحب "	۴/	۱۱۸	" ۲۳۷۹	اہلیہ ایم یوسف الکیبانی صاحب "	۸/				
۹۵	" ۲۳۵۵	قمر الحسن صاحب "	۸/	۱۱۹	" ۲۳۸۰	سلیمہ روشن فاطمہ صاحبہ "	عہ/	۱	۲۱۶	غلام نظام الدین صاحب پرلی احمد آباد	عصہ/
۹۶	" ۲۳۵۶	حاجی فضل دین صاحب "	۴/	۱۲۰	" ۲۳۸۱	اے جے دیوانی صاحب "	۴/	۲	۲۲۹	ڈاکٹر خواجہ عبد الحمید صاحب بمبئی	۶/
۹۷	" ۲۳۵۷	حاجی اللہ بخش صاحب "	عصہ/	۱۲۱	" ۲۳۸۲	میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید صاحبان "	سے/	۳	۴۸۳ سی	معین الدین صاحب حارث "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴	۴۸۴ی	اہلیہ صاحبہ معین الدین صاحب حارثی	عمر
۵	۴۸۵ "	عثمان حسین خاں صاحب "	عمر
۶	۴۸۶ "	مرزا اختر حسن صاحب وکیل "	عمر
۷	۴۸۷ "	عبدالرحمٰن صاحب "	عہ
۸	۴۸۸ "	صدیق سلیمان صاحب "	عمر
۹	۴۸۹ "	فقیہ عباس صاحب آرائی "	۸ر
۱۰	۴۹۰ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری "	عمر
۱۱	۴۹۱ "	حاجی عبدالشکور صاحب جوہری "	عمر
۱۲	۴۹۲ "	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عمر
۱۳	۴۹۳ "	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب "	۶ر
۱۴	۴۹۴ "	حبیب حکیم صاحب باریا "	عمر
۱۵	۴۹۵ "	ڈی زوراخ صاحب "	عمر
۱۶	۴۹۶ "	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب "	عگر
۱۷	۴۹۷ "	چودھری صاحب معرفت وائز برادرس "	عمر
۱۸	۴۹۸ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عمر
۱۹	۴۹۹ "	علی حاجی یوسف سوبانی صاحب "	عمر
۲۰	۵۰۰ "	شیخ علی شیخ اسمٰعیل صاحب "	عمر
۲۱	۲۷۰۱ "	قاضی بابو صاحب بھیلانی "	ہمر
۲۲	۲۷۰۲ "	شیخ احمد صاحب ناگاوڈی "	ہمر
۲۳	۲۷۰۳ "	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	ہمر
۲۴	۲۷۰۴ "	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	ہمر
۲۵	۲۷۰۵ "	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرس "	ہمر
۲۶	۲۷۰۶ "	ایس ایم ابراہیم صاحب "	عمر
۲۷	۲۷۰۷ "	ابراہیم قادری صاحب "	ہمر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۸	۲۷۰۸ای	سیٹھ حاجی عبداللہ صاحب بمبئی	ہمر
۲۹	۲۷۰۹ "	حسن علی صاحب راجکوٹ والے "	ہمر
۳۰	۲۷۱۰ "	شیخ احمد صاحب سیگھے "	ہمر
۳۱	۲۷۱۱ "	امیر حسن صاحب کاتب "	ہمر
۳۲	۲۷۱۲ "	محمد احمد صاحب برادرس "	عہ
۳۳	۲۷۰۳ "	عبدالحمید صاحب کاتب "	ہمر
۳۴	۲۷۱۴ "	قاضی عبدالرؤف صاحب اچلپانی "	ہمر
۳۵	۲۷۱۵ "	محمد عبدالحمید خاں صاحب بیرڑ	ہمر
۳۶	۲۷۱۶ "	محمود حسین صاحب نقری "	ہمر
۳۷	۲۷۱۷ "	خلیل ناصر الدین صاحب "	ہمر
۳۸	۲۷۱۸ "	خلیل الرحمٰن صاحب کردشر پورڈن	ہمر
۳۹	۲۷۱۹ "	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	ہمر
۴۰	۲۷۲۰ "	عبدالغفور صاحب ٹوکرشر پوردنا	عمر
۴۱	۲۷۲۱ "	آئی کے خان صاحب بمبئی	سر
		میزان کل ۱۵۶	

حیدرآباد دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۹۳	ڈاکٹر اے ایل سعید صاحب حیدرآباد	صر
۲	۳۳۷	ڈاکٹر جعفر حسن صاحب "	صہ
۳	۳۲۶	حفیظ احمد خاں صاحب جالنہ	صر
۴	۲۴۴۲سی	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	ہر
۵	۲۴۴۳ "	شبیر حسن صاحب "	۸ر
		میزان کل	

پنجاب وسرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳۲۴	راجہ محمد علی صاحب گجرات	عگر
۲	۳۲۶	مطیع اللہ صاحب پشاور	عہ
۳	۳۳۳	حکیم محمد افضل صاحب لاہور	عہ
۴	۳۴۱	علی مجید صاحب "	صر
		میزان کل ۲۹	

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۹۶	مولوی سید محمد رشید صاحب بانکی پور	للعہ
۲	۲۹۷	بدرالحسن صاحب وکیل مظفرپور	عگر
۳	۳۲۸	محمد رشید صاحب جھریا	عہ
		میزان کل	

مدراس

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۹۲	نواب غلام احمد صاحب کلامی بنگلور	صہ
		میزان کل	

سنٹرل انڈیا

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۹۸	عالیمرتبت مشیر الملک عالیقدر قاضی علی حیدر عباسی صاحب	عمر
		میزان کل عہ	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۷۷	حمید مرزا صاحب اورنگ آباد	صہ/	۲۲	۳۲۵	محمد ولی اللہ خاں صاحب ٹیکسلا	۱۲/	۴۳	۱۸۱۰ آئی	عمر الٰہی صاحب	عہ/
۲	۲۷۸	محمد عثمان صاحب	عہ/	۲۳	۲۲۴۴ سی	محمد یوسف صاحب اورنگ آباد	۴/	۴۴	۱۸۱۲	یعقوب علی عبد الحفیظ صاحبان	عسہ/
۳	۲۷۹	شیخ حبیب اللہ صاحب دہرہ دون	صہ/	۲۴	۲۲۴۵	سید محمود حسن صاحب	۴/	۴۵	۲۷۴۳	احمد اسلام خاں صاحب	۶/
۴	۲۸۰	چودھری عبد الشکور صاحب	۶/	۲۵	۲۲۴۶	محمد ساجد صاحب	۴/	۴۶	۲۲۱۷	مرغوب احمد صاحب علی گڑھ	۴/
۵	۲۸۱	خلیل بزاز درس	عہ/	۲۶	۲۲۴۷	عظیم اللہ صاحب	۴/	۴۷	۲۲۲۹	ملک مشتاق احمد صاحب	۴/
۶	۲۸۲	محمد یامین صاحب	۶/	۲۷	۲۲۴۸	حیات اللہ صاحب	۴/	۴۸	۲۲۳۰	محمد احمد صاحب	۴/
۷	۲۸۶	عبد القادر صاحب سندھی دہلی	صہ/	۲۸	۲۲۴۹	بشیر الدین صاحب	۳/	۴۹	۲۲۳۱	محمد حسنی الحق صاحب	۳/
۸	۲۸۸	ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب لائلپور	سے/	۲۹	۲۲۵۰	امین خاں صاحب	۳/	۵۰	۲۲۳۲	محمد اشفاق صاحب	۲/
۹	۲۸۹	عبد القوی صاحب انصاری اعظم گڑھ	مر/	۳۰	۱۸۵۱	دتا ترے راؤ صاحب	۳/	۵۱	۲۲۳۴	محمد اسمٰعیل صاحب	۸/
۱۰	۳۰۱	چودھری شرافت حسین صاحب آرہ	صہ/	۳۱	۱۸۵۲	بھگوان راؤ صاحب	۳/	۵۲	۱۳۰۰	رکن عالم صاحب	۴/
۱۱	۳۰۲	محمد ہارون صاحب	۶/	۳۲	۱۸۵۳	وشونا تھ راؤ کھرے صاحب	۳/	۵۳	۲۲۵۸	محمد شریف صاحب چکوالی کلکتہ	عہ/
۱۲	۳۰۳	چودھری موسیٰ صاحب رئیس	۶/	۳۳	۱۸۵۴	سید محی الدین صاحب	۳/	۵۴	۲۳۳۱	الیس نور الٰہی صاحب	صہ/
۱۳	۳۰۴	سید لطافت حسین صاحب بلگرامی	عہ/	۳۴	۱۸۵۵	محمد ابراہیم صاحب	۳/	۵۵	۲۳۳۴	فیاض الدین صاحب اینڈ کو	عسہ/
۱۴	۳۰۵	چودھری ابو محمد صاحب	عہ/	۳۵	۱۸۵۶	رام لال صاحب	۳/	۵۶	۲۳۳۵	عبد اللطیف صاحب	۱۲/
۱۵	۳۰۶	چودھری محمد نصیر الدین صاحب	۸/	۳۶	۱۸۰۲	محمد ذاکر صاحب دہلی	صہ/	۵۷	۲۳۳۶	حاجی فقیر محمد وزیر محمد صاحبان	۱۲/
۱۶	۳۰۷	سید ظہیر الدین حیدر صاحب بیتر	۸/	۳۷	۱۸۰۳	قمر الدین صاحب داس رنگ ریے	صہ/	۵۸	۲۳۴۰	ایم ای عارف صاحب	۲/
۱۷	۳۰۸	چودھری محمد عمر صاحب	۴/	۳۸	۱۸۰۴	فضل الٰہی صاحب	عہ/	۵۹	۲۳۴۱	عزیز حسن صاحب بیری	۲/
۱۸	۳۰۹	دھونڈ ھاری سیلے صاحب	۲/	۳۹	۱۸۰۶	محمد عارف صاحب ہیڈ ماسٹر	عہ/	۶۰	۲۳۴۲	کمال صاحب	۲/
۱۹	۳۱۰	محمد عبد الرحیم صاحب بھوپال	عہ/	۴۰	۱۸۰۷	شیخ عبد السلام صاحب	عہ/	۶۱	۲۳۴۷	محمد حبیب الحسن صاحب	۹/
۲۰	۳۲۲	محمد ابراہیم صاحب اٹاوی الطبیب	عہ/	۴۱	۱۸۰۸	شیخ ذاکر الرحمٰن صاحب	صہ/	۶۲	۲۳۴۹	حفیظ الرحمٰن خلیل الرحمٰن صاحبان	۱۳/
۲۱	۳۲۴	راجہ محمد علی صاحب گجرات	عہ/	۴۲	۱۸۰۹	شیخ محمد اسمٰعیل خاں صاحب	عہ/			میزان کل للعہ ۲۲۹	

اچھا استاد

اچھے استاد کی زندگی کی جڑیں محبت کے سرچشمے سے سیراب ہوتی ہیں اس لئے یہ وہاں امید رکھتا ہے جہاں دوسرے دل چھوڑ دیتے ہیں، وہاں تازہ دم رہتا ہے، جہاں دوسرے تھک جاتے ہیں، اسے وہاں روشنی دکھائی دیتی ہے، جہاں دوسرے اندھیرے کی شکایت کرتے ہیں، یہ زندگی کی پستیوں کو بھی دیکھتا ہے، لیکن اس کی وجہ سے اس کی بلندیوں کو بھول نہیں جاتا، اور بڑے کی قدر کے ساتھ ساتھ چھوٹے کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کرتا۔ فوق البشر (Superman) کا تصور بھی آنکھوں کے سامنے رکھتا ہے، مگر نادان اور بے بس بچہ کی خدمت کو اپنی زندگی کا افتخار جانتا ہے۔ اور بچے کی طرف سے جب ساری دنیا مایوس ہو جاتی ہے تو بس دو آدمی ہیں، جن کے سینے میں امید باقی رہتی ہے۔ ایک اس کی ماں دوسرا اچھا استاد!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

(طابع و ناشر شفیق الرحمٰن قدوائی۔ بی اے)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

"ناظمِ"

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

سچا استاد

سچے استاد کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ دوسرے آدمیوں سے محبت دکھاتا ہو، اُس کے دل میں آدمیوں سے بحیثیت آدمی پیار ہو۔ آپ ان سچے معلموں، اچھے استادوں پر نظر ڈالئے تو ان میں بہت سے گہرے مذہبی لوگ نظر آئیں گے، حسن و جمال کے دلدادہ آرٹسٹ بھی ان کی صف میں ملیں گے لیکن یہ صفتیں ان کی ذہنی بناوٹ میں بیل بوٹے ہیں تانا بانا وہی بنی نوع کی محبت۔

استاد کی کتاب زندگی کے سرورق پر علم نہیں لکھا ہوتا، محبت کا عنوان ہوتا ہے، اسے انسانوں سے محبت ہوتی ہے، ان ننھی ننھی جانوں سے محبت ہوتی ہے جو آگے چل کر ان خوبیوں کے حامل بننے والے ہیں ان میں جہاں تک اور جس اسلوب سے ان خوبیوں کی تکمیل کا سامان ہے۔ یہ اس میں مدد دیتا ہے، اسی کام میں اپنے دل کے لئے تسکین اور اپنی روح کے لئے تسکین پاتا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں

ہمدرد جامعہ

[illegible] | بابت ماہ مئی سنہ ۳۹ء مطابق ربیع الاول سنہ ۵۸ھ | نمبر ۴

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عمر | فی کاپی ۲ر

طابع و ناشر شفیق الرحمٰن قدوائی بی اے جامعہ | (مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

نئی تعلیم، نئی زندگی

(جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ)

(یہ پیام اخبار نئی تعلیم کے لئے بھیجا گیا تھا اور اس کی پہلی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ مرتب)

نئی تعلیم نئی زندگی کا پیام ہے۔ مگر کیسی نئی زندگی؟ وہ نئی زندگی نہیں جس کی امید دیس کے قانون قاعدے بدلوانے والے دلاتے ہیں اس سے راستے کی ایک رکاوٹ ضرور دور ہو جائے گی اور آگے چلنا آسان ہو جائے گا پر بہت سے اچھے قانون والے دیس بھی دوسرے دیسوں کو برباد کرتے رہے ہیں اور اپنی آبادی کے لئے اوروں کے گھر اجاڑتے رہے ہیں۔ وہ نئی زندگی بھی نہیں جس میں دولت کمانا آسان ہو جائے گا اس لئے کہ روپے پیسے سے آرام بھی خریدا جاتا ہے اور روگ بھی۔ یہ نئی زندگی خالی پیٹ بھرنے کا انتظام ہی نہیں ہوگی، اس لئے کہ آدمی خالی روٹی سے نہیں جیتا اور یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنا پیٹ بھرنے کے لئے دوسرے کا پیٹ کاٹا جاتا ہے۔

نئی زندگی دنیا کو بدلے گی کہ اس کے بدلنے سے آدمی اچھے بن جائیں گے یہ آدمی کو اس طرح بدلے گی اور سنوارے گی کہ پھر اس کی دنیا آپ ہی آپ بدل جائے۔ یہ آنکھ کو وہ روشنی دے گی کہ جدھر دیکھے اجالا کر دے، یہ ہاتھ کو وہ صفائی دے گی جو دل کو بھی صاف بنا دے۔ یہ محنت کے پسینے کی بوند کو موتی بنا دے گی۔ یہ سچے اچھے دھن کے پکے آدمی بنائے گی جو نیکی کے ساتھی ہوں اور برائی کے دشمن، جو اپنی بات مضبوطی سے کہہ سکیں اور دوسرے کی صبر سے سن سکیں، جو اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں اور دوسرے کا سہارا بن سکیں۔

میں نے نئی تعلیم کو نئی زندگی کا پیام کہا تو پوری بات نہیں کہی۔ یہ نئی زندگی کا وعدہ بھی ہے ایسا وعدہ جو پورا ہو جائے تو آسودگی، خودداری، رواداری، آزادی سبھی نصیب ہو جائیں لیکن یہ وعدہ کس نے کیا اور کس سے کیا؟ یہ وعدہ ہم نئی تعلیم کا کام کرنے والے ایک دوسرے سے کرتے ہیں اور اپنے ملک کی نئی پود سے کرتے ہیں ہم اپنے مدرسوں میں آدمی کی صورت کو اس طرح بگڑتے دیکھا ہے کہ رونا آگیا ہے کہیں ہم نے دیکھا کہ سر اتنا بڑھ گیا ہے کہ ہاتھ پاؤں سوکھ گئے ہیں کہیں ہاتھ پاؤں مضبوط دیکھے تو سر کو خالی اور آنکھ کو اندھا پایا۔ آدمیوں کے یہی روگ زندگی کے اصل روگ ہیں اور ہم نئی تعلیم کا کام کرنے والے ایک دوسرے سے وعدہ کرتے ہیں کہ ملکر اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹا کر سڈول بدن، جاگتا ہوا دل سوچنے والا دماغ اور اپنی اور سماج کی درستی کا سچا شوق رکھنے والے نوجوان پیدا کرینگے اور اسی وقت دم لینگے جب ایسے نوجوان تیار ہو کر یہ کام اپنے ہاتھ لے لیں اور ہمیں ستانے کی اجازت دیں۔

نئی اور پرانی تعلیم

(جناب خواجہ غلام السیدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات کشمیر)

ہندوستان میں تعلیم کو عام اور مفید اور قومی ضروریات کے موافق بنانے کا جو کام مہاتما گاندھی نے شروع کیا ہے اس کی اصل اہمیت کا اندازہ بہت سے لوگوں کو نہیں ہے لیکن اگر اس کام میں کامیابی ہوئی تو تاریخ کے صفحوں میں اس کی یادگار ہمیشہ قائم رہے گی پرانی تعلیم صرف چند اونچے طبقوں تک محدود تھی، نئی تعلیم سارے ہندوستانیوں کو خواہ وہ مزدور ہوں یا کاشتکار سرکاری ملازمت کرنے والے ہوں یا رئیس اپنے دامن میں لینا چاہتی ہے۔ پرانی تعلیم کا رخ ہمیشہ شہر کے باشندوں کی طرف رہتا تھا اور گاؤں کے لوگوں سے جن کی آبادی اسی پچاسی فیصدی ہے اس کی نظر ہٹی رہتی تھی نئی تعلیم کا رخ گاؤں والوں کی طرف ہوگا اور مدرسوں کا نصاب بنانے اور پڑھانے کے طریقوں میں ان کی ضرورتوں کا خیال رکھا جائے گا پرانی تعلیم صرف لکھنا پڑھنا، نوکریاں ڈھونڈنا، دولت کی تلاش کرنا سکھاتی تھی، نئی تعلیم ہاتھ سے کام کرنا، دوسروں کے ساتھ مل جل کر کام کرنا اور ان کی خدمت کرنا سکھائے گی۔ پرانی تعلیم لکھے پڑھے اور باقی لوگوں میں فرق پیدا کر دیتی تھی نئی تعلیم سب کو ایک دوسرے کے کام کی قدر کرنا سکھائے گی اور خاص کر مزدوروں، کاشتکاروں اور محنت کر کے روزی کمانے والوں کی عزت بچوں کے دلوں میں پیدا کرے گی۔ پرانی تعلیم میں بچوں کو چپ چاپ بیٹھنے اور اپنی قدرتی تیزی چالاکی اور حرکت کرنے کی خواہش کو روکنے پر مجبور کرتی تھی نئی تعلیم مدرسوں میں زندگی، حرکت، رونق پیدا کرے گی اور اس طرح مدرسوں کو بچوں کے لئے دلچسپ اور خوش گوار بنائے گی لیکن ایک شرط ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ ان نئے مدرسوں میں پڑھانے والے استاد اپنے کام کو اچھی طرح جانتے اور سمجھتے ہوں وہ ان سے محض چرخہ نہ چلوائیں، محض روئی نہ کتوائیں، محض آری نہ چلوائیں بلکہ ان تمام کاموں کو جو مفید ہیں بچوں کی تعلیم اور ان کے دماغ کی تربیت اور سدھار کا ذریعہ بنائیں جو کام سمجھ بوجھ کر کیا جائے، ایمانداری اور محنت سے کیا جائے اس کا آگا پیچھا اس کا مقصد اور نتیجہ معلوم ہو۔ اس میں بڑی برکت ہے، کتاب پڑھنے سے کہیں زیادہ برکت ہے نئی تعلیم ایسے ہی کاموں کو اور ایسے ہی طریقوں کو اسکول میں داخل کرنا چاہتی ہے۔ اگر یہ طریقے چل گئے تو لوگوں کا یہ اندیشہ غلط ثابت ہوگا کہ اس تعلیم سے ٹیگور اور اقبال اور سرسید جیسے قابل لوگ پیدا نہ ہوں گے۔ ایسے لوگ تو من کے اندر کے تقاضے سے بنتے ہیں انھیں مدرسہ زبردستی یا کوشش کرکے پیدا نہیں کرسکتا۔ لیکن ہماری نئی تعلیم ان کے راستے میں ہرگز رکاوٹ نہیں ڈالے گی مگر اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہوگا کہ وہ جن لاکھوں بچوں کی تربیت کرے وہ سچے ہوں، بہادر ہوں، مستعد ہوں، محنت کرنے کو تیار ہوں۔ انسانوں کی خدمت کرنا اپنا فخر سمجھیں، ان پر ظلم کرنے کو برا سمجھیں اور ان کی سیوا کے ذریعے خدا کی خوشنودی حاصل کریں۔

روس میں تعلیمِ بالغان

۱۹۱۲ء میں روس میں جہالت کا اوسط ۸۰ فی صدی تھا لیکن ۳۵-۱۹۳۴ء میں ان پڑھوں کا تناسب صرف ۸ فی صدی رہ گیا ۱۷ کروڑ کی مجموعی آبادی میں سے ۶ کروڑ بیس لاکھ مرد و عورت باقاعدہ اسکول جانے اور تعلیم حاصل کرنے لگے۔ سوویٹ روس نے جہالت کو دور کرنے کی مہم ایسے وقت اٹھائی جب کہ اس کے دولت کے ذرائع غیر معمولی نہ تھے۔ قوم لڑائی سے دوچار ہو رہی تھی اور استادوں، مدرسوں، دیگر سامان اور کتابوں کی زبردست کمی تھی لیکن صنعتی ترقی کا تقاضا تھا کہ کارخانوں کا مزدور اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ اپنی ہدایتیں پڑھ سکے اس طرح کاشتکاری میں بھی جب تک کسان کو پڑھنا لکھنا نہ سکھایا جاتا کوئی خاطر خواہ ترقی ناممکن تھی

ملک کے نوجوانوں نے بیڑا اٹھایا، اور عوام کو پڑھانے لکھانے اور جہالت کو دور کرنے کے لئے جہالت دشمن انجمن کے نام سے ایک جماعت تیار کی اس کے بعد تعلیم بالغان کی تحریک اٹھی اس میں مدرسوں سے مدد لی گئی۔ تقریباً ہر مدرسہ میں جہالت دشمن انجمن کی طرف سے ایک بچوں کا گھر قائم کیا گیا۔ اس گھر میں تمام خواہشمند بچوں کے جتھے ترتیب دئے گئے ان کا پہلا کام یہ تھا کہ اپنے حلقہ کے ان پڑھوں کی تعداد معلوم کریں۔

کاغذ پنسل لئے ہوئے یہ بچے گلیوں گلیوں گھومتے تاریک اور دشوار گذار گلیاروں سے ہوتے ہوئے متعفن جھونپڑیوں تک کی خبر لاتے۔ ان کو گالیاں سنا پڑتیں۔ بعض اوقات لوگ ان پر پانی پھینک دیتے لیکن انھوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی، آخر کار فہرست تیار ہوگئی۔ اپنے جوش جوانی میں ان نوجوانوں نے کٹے ہوئے حروف تیار کئے کیونکہ کتابیں ناپید تھیں کاپیوں اور پنسلوں کے لئے انھوں نے کھیل تماشے کر کرکے چندہ جمع کیا۔

ان کے شاگردوں میں بہت ہی ایسی عورتیں تھیں جن کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے جن کے لئے پرورش گاہ وغیرہ کا کوئی بندوبست نہیں تھا، اس لئے مدرسہ میں بچوں کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا گیا اور دو مانیٹر، مقرر کر دئے گئے جن کا کام یہ تھا کہ جتنی دیر کے لئے بچوں کی مائیں پڑھنے جائیں اتنی دیر تک وہ بچوں کی دیکھ بھال کریں جب یہ سب تیاریاں ہوگئیں تو پڑھائی شروع ہوئی بہت سے بچے خود پڑھنے کے بعد گھر پر اپنے والدین کو پڑھاتے تھے، بہت جلد ہر درجہ حروف تہجی کی آوازوں سے گونجنے لگا۔

ہر ہر دیہات اور قصبہ میں ایک مطالعہ گھر کھولا گیا، روزانہ مدرسوں کے لڑکے اور لڑکیاں یہاں آکر لوگوں کو اخبار سناتے انھوں نے پڑھائی کی شاموں کا بھی انتظام کیا۔ اس طرح شام کو گپ شپ اور شراب نوشی کی جگہ لوگ کتابیں سننے لگے۔

انھوں نے شراب نوشی کے خلاف جہاد کیا کیونکہ ان کو اس بات کا احساس تھا کہ ان کے والدین جو روپیہ شراب پر خرچ کرتے ہیں اس کو کھانے کپڑے اور اسکول کی کتابوں پر خرچ کرکے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے شراب کے خلاف لڑائی میں

انھوں نے اشتہاروں، نعروں، جلسوں اور جلوسوں سے بھی کام لیا اور جیسے جیسے لوگ پڑھتے لکھتے جاتے تھے ویسے ویسے ان میں اشتہاروں کی عبارت سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی جاتی تھی۔

بچوں میں پڑھنے لکھنے کا جو جوش پیدا ہوا تھا اس نے ان کے والدین پر بھی اثر کیا نتیجہ یہ ہوا کہ بوڑھے بوڑھے لوگ جو قلم اور کاپی سے نفرت کرتے تھے ہنسی خوشی اپنے بچوں کے پاس بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے لگے ان بچوں نے لاکھوں آدمیوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیا۔

جہالت دشمن انجمن نے تمام صنعتی اور زراعی اداروں میں اور سرکاری اور اجتماعی فارموں میں اپنی تعلیمی مہم پھیلا دی ایک مصنف کا بیان ہے کہ سفید روس اور یوکرین کی جمہوریہ میں مہم اتنے شدومد کے ساتھ چلائی گئی کہ ۱۹۳۲ء میں ۵۵ سال سے کم عمر کا کوئی آدمی جاہل نہیں رہا۔ بعد میں بالغ کارکنوں کی تعداد کافی ہو گئی اور اس نے بچوں کا کام ہلکا ہو گیا اور اب یہ کام زیادہ تر بالغوں کے ہاتھوں ہی انجام پا رہا ہے۔ اس کام میں جو کچھ کامیابی ہوئی ہے اس کا کسی قدر اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ پہلے پنج سالہ پروگرام کے شروع کے چار سال کے اندر اندر چار کروڑ پچاس لاکھ مردوں اور عورتوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیا گیا اس میں عورتوں کی تعداد آدھے سے کچھ زیادہ تھی اتنے زبردست تعلیمی و تمدنی کام اور اس میں ایسی حیرت انگیز کامیابی کے پیچھے عوام میں پڑھنے لکھنے کی مانگ تھی جس کا اظہار ان کی اس کہاوت سے ہوتا ہے۔ "علم روشنی ہے اور جہالت تاریکی"۔

ایک مصنف نے ایک خط کا حوالہ دیا ہے جو روس کے ایک اجتماعی فارم کی عورتوں نے اسٹیلن کے نام لکھا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی عورتوں میں تعلیم حاصل کرنے کی کتنی گہری تمنا موجود تھی۔

"درحقیقت بڑے بڑے فارموں کا مناسب انتظام کرنے کے لئے ہم کو کافی پڑھنے لکھنے کی ضرورت ہے جاڑوں بھر ہمیں پڑھنا لکھنا سیکھنا چاہیئے اور سیاسی معلومات اور جدید کاشتکاری کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہیئے۔ ہمیں اور کتابوں اور کاپیوں کی ضرورت ہے کیونکہ عورتوں میں پڑھنے لکھنے کی خواہش بہت زیادہ ہے۔ اب جب کہ ہم کو ملک کے کاموں اور اقتصادی باتوں کے انتظامات میں حصہ لینا پڑ رہا ہے۔ ایسی حالت میں تعلیم فرصت کا مشغلہ نہیں بلکہ بے انتہا ضرورت کی چیز ہے ایسی ہی جیسے کہ ایک پیاسے آدمی کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس تعلیمی مہم کا کچھ اندازہ ان اعداد و شمار سے ہو سکتا ہے آذربائیجان میں ۱۹۲۰ء میں ۲۲۳۰۱۴ پڑھے لکھے لوگ تھے ان میں ۳۰۴۷ عورتیں تھیں ۱۹۳۲ء میں پڑھے لکھوں کی تعداد ۳۹۶۶۸۹ ہو گئی جن میں ڈیڑھ لاکھ عورتیں تھیں تاتار کی جمہوریہ میں زار کے زمانہ میں صرف پانچ فیصدی پڑھی لکھی عورتیں تھیں۔ آج وہاں ستر فیصدی عورتیں ایسی ہیں جو پڑھنا لکھنا جانتی ہیں۔

آدمی کو خواندہ بنانے سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کی تعلیم ایسے ڈھب سے جاری رکھی جائے کہ وہ آگے چل کر سماج کا ایک مفید فرد بن سکے سوویٹ روس میں تعلیم بالغان کا ایک خاص مقصد یہ ہے کہ جو لوگ صرف پڑھنا لکھنا جانتے ہیں ان کو اتنی تعلیم دے دی جائے جو دس سے لے کر چار سال تک کی اسکول کی ابتدائی تعلیم کے برابر ہو۔ اس لئے ابھی وہاں کام

کرنے والوں کتابوں اور جگہ کی کمی ہے صنعتی مرکزوں میں اچھے نوجوان آدمیوں سے جو اپنی ابتدائی تعلیم ختم کرچکے ہوتے ہیں۔ یہ کام لیا جاتا ہے یہ کام ان کے سماجی فرائض کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے۔

سویٹ روس کے ہر مزدور کو کسی نہ کسی طرح کا سماجی کام کرنا ہوتا ہے۔ زراعتی حلقوں میں جہاں اس کام کے لئے والنٹیر لماشیں ہوتا ہے تنخواہ دار مدرس رکھے جاتے ہیں۔ ان اعزازی کام کرنے والوں کے لئے جہالت دشمن انجمن سرکار کے محکمۂ تعلیم کی مدد سے تعلیمی درجے کھولتی ہے جن میں تعلیم دینے کے طریقے کتابوں کا انتخاب کرنے کے لئے اصول، سائنس کے آلات کا استعمال اور اس قسم کی اور باتیں سکھائی جاتی ہیں یہ کام سند یافتہ مدرسین کا ایک سماجی فرض ہے اور ان کو ماہرین تعلیم سے امداد ملتی ہے اور پڑھنے کے لئے انھیں تعلیم بالغان پر کتابیں دی جاتی ہیں۔

حال ہی میں جہالت دشمن انجمن اور محکمہ تعلیم نے آپس میں کام بانٹ لیا ہے اب انجمن کا کام یہ ہے کہ جو لوگ معمولی طور پر خواندہ ہیں ان کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام کرے بالغوں کے اسکولوں کے لئے جگہ اور ضروری سامان فراہم کرے اس کے لئے روپیہ کا انتظام کرے، اعزازی مدرسین کی تلاش کرے اور اس بات کا انتظام کرے کہ طلباء اور مدرسین دونوں وقت کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا کام کرتے رہیں محکمۂ تعلیم مدرسین کو پڑھانا سکھاتا ہے کتابوں کا انتظام کرتا ہے اور نصاب وغیرہ مقرر کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کل ابتدائی درجوں میں اعزازی مدرسین کام کرتے ہیں اور ثانوی تعلیم کے مدرسوں میں تیرہ فی صدی مدرسین تنخواہ دار ہیں

ان اسکولوں کا مقصد یہ ہے کہ ابتدائی تعلیم کے نصاب کو جس کے پڑھنے میں معمولاً دس سال لگتے ہیں ساڑھے تین سال میں تقریباً پانچ مہینے کا ہوتا ہے اپریل سے نومبر تک اور گرمیوں میں کھیتوں پر دوپہر میں آرام کے وقت پر پڑھائی ہوتی ہے بعض وقت تازہ کانفرنس کی قرار دادیں نئے قرضے نئے احکامات یا اسی قسم کی اور تازہ باتوں پر غور کرنے کے لئے سیاسی بحثیں بھی ہوتی ہیں۔

تعلیم بالغان کا ایک اہم جزو کسان مزدور نامہ نگار تحریک ہے۔ کارخانے کی ہر دکان اور فارم میں کام کرنے والوں کے ہر حصے کا اپنا نامہ نگار ہوتا ہے اور اس کا کام ہے کہ وہ ہر اس مسئلہ پر جس کا اثر کارخانہ یا فارم میں کام کرنے والوں کے اوپر پڑتا ہے۔ پریس کے لئے مضمون لکھے۔ جب وہ لکھنا شروع کرتا ہے تو اس کو لکھنے سے دلچسپی ہونے لگتی ہے اور وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ دوسرے لوگ کس انداز سے لکھتے ہیں۔ اس سے بحثوں کے لئے مضمون نکلتے ہیں اور پھر بہت سے لوگ آ آ کر ایک جگہ اکٹھے ہونے لگتے ہیں اور پڑھنے میں دلچسپی لینے لگتے ہیں اکثر وہ اپنے فارم یا کارخانے میں مصنفوں کو بلاتے ہیں جو اپنی کتابیں انھیں سناتے ہیں اور اس کے متعلق ان سے بحث کرتے ہیں۔

دوسری چیز جس سے تعلیم میں امداد ملتی ہے لاسلکی ہے روسی گھروں میں ریڈیو شاید ہی کبھی بند رہتا ہو اس کے ذریعہ وہاں روسی اور باہری زبانوں میں سبق دئے جاتے ہیں۔ قدرتی اشیاء کی معلومات تواریخ جغرافیہ اور سیاست پر مضامین نشر کئے جاتے ہیں کلب گھروں میں تمدنی اور علمی تعلیم کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ کلب گھر ہر صنعتی اور زرعی ادارے میں پائے جاتے ہیں۔ ہر کلب گھر میں ایک بچوں کا حلقہ ہوتا ہے جہاں والدین اپنے بچوں کو رکھ سکتے ہیں۔

ایک بالکل نئے قسم کا تعلیمی ادارہ "کسان گھر" ہے یہ تقریباً ہر بڑے شہر اور سرکاری اور اجتماعی فارموں میں ہوتا ہے اس گھر میں کسانوں کو اصطلاحی مشورے اور اسی قسم کی دوسری خاص معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں، ان گھروں میں ایسی چیزیں بھی رکھی جاتی ہیں جو زرعی اقتصادیات سے متعلق ہوتی ہیں مثلاً اناج کی صفائی کرنا اور اس کو حفاظت سے رکھنا مختلف فصلوں کے امراض کے اسباب اور روک کے طریقے وغیرہ وغیرہ۔

بنیادی تعلیم کی تین خصوصیات

بنیادی تعلیم کا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ایک مدت معینہ کے لئے ایک خاص قسم کی تعلیم ہر ایک بچہ کو ریاست کے خرچ پر دی جائے یہ مدت کتنی ہو بنیادی تعلیم کی اس اسکیم میں یہ سات سال رکھی گئی ہے۔ بچہ کی سات برس کی عمر سے شروع ہوکر چودہ سال تک جاری رہے گی اس عمر میں فرق یا اس مدت میں کمی بیشی ظاہر ہے وقتاً فوقتاً ضرورت کے لحاظ سے ہوسکتی ہے یہ کوئی ایسی اٹل اور ناقابل تغیر شے نہیں ہے۔

دوسرا اہم اصول، بنیادی تعلیم کا مادری زبان میں تعلیم دینا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا۔ ہاں البتہ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ وہ مادری زبان کیا ہے؟ بعض لوگ اسے ملکی زبان کے معنی میں لیتے ہیں جو ہمارے ہندوستان کی ہندوستانی زبان سمجھی جاتی ہے لیکن اس کا اصل منشا یہ نہیں ہے اور اگر مادری زبان کے اس عرف عام سے یہ غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیں بچہ کی زبان کہنا چاہیے جو اس بنیادی تعلیم کا ذریعہ بنے گی۔ مادری زبان یا ہندوستانی جہاں پر یہ بچہ کی زبان نہ ہوگی وہاں بطور اختیاری زبان رہے گی تاکہ سارے ہندوستان میں ایک مشترک زبان بن سکے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تبادلۂ خیالات کا ذریعہ بنے۔

تیسرا بنیادی اصول اس تعلیم کا یہ ہے کہ تعلیم کسی نفع بخش کام یا حرفہ کے ذریعہ دی جائے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ صحیح تعلیم اس وقت تک ہو ہی نہیں سکتی، جب تک بچہ کو اپنی تمام قوتوں کو بیک وقت ترقی دینے کا موقع نہ ملے اور یہ موقع ظاہر ہے، تنہا کتابی تعلیم کے ذریعہ نہیں ہوسکتا بلکہ اس کے لئے ایک ایسے ہمہ گیر اور بامقصد مشاغل ہونے چاہئیں جو اس کی تمام قوتوں کو ابھارنے اور ترقی دینے میں مدد و معاون ہوں۔ ہمہ گیر اور بامقصد مشاغل اس سے بڑھ کر اور کہیں نہیں مل سکتے کہ جو زندگی کے اہم پیشوں اور حرفوں سے متعلق ہوں، اسی بنا پر کسی حرفہ کو بنیاد قرار دیا کہ جس کے ساتھ تمام ضروری تعلیم مربوط اور وابستہ ہو۔ اس تعلیم کی خصوصیت نمایاں رہے۔

جناب سعید انصاری صاحب
پرنسپل استادوں کا مدرسہ جامعہ

یورپ اور امریکہ کے نئے مدرسے

(جناب عبداللطیف صاحب اعظمی)

جن ممالک میں تعلیم کو اہمیت حاصل ہے، وہاں عام سرکاری مدارس کے علاوہ پرائیویٹ مدارس بھی ہوتے ہیں جو ایسے مقاصد کے لئے قائم کئے جاتے ہیں، جو سرکاری مدارس سے پورے نہیں ہو سکتے اور چونکہ ان کا تعلق خاص خاص اشخاص اور خاص خاص جماعتوں سے ہوتا ہے، اس لئے ان میں اتنی ندرت ہوتی ہے کہ غلام ملکوں کے لوگ ان کے حالات پڑھ کر صرف حیرت کا اظہار کر سکتے ہیں۔

یورپ اور امریکہ کے وہ مدارس جو وہاں کے مقبول عام نظریات کی ترجمانی کرتے ہیں، ان کے حالات بھی ہمارے لئے دلچسپی سے خالی نہیں ہوتے۔ پھر ان مدارس کی جدت اور ندرت کا کیا کہنا ہے جو قائم ہی اس لئے ہوتے ہیں کہ طبیعت کی اپج اور ایجاد پسندی کا مظاہرہ کریں۔

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ قابل ذکر درسگاہ، امریکہ کی ریاست ورجینیا میں ہیمپٹن اسکول ہے۔ اسکو ایک کامل اجتماعی وحدت کے بہترین نمونہ کی حیثیت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کے تمام طلبہ حبشی ہیں۔ لیکن اساتذہ کی جماعت سفید و سیاہ دونوں قوموں کے افراد پر مشتمل ہے، درسگاہ کی اپنی زمین ۱۵۰ ایکڑ اور مکانات کی تعداد ۱۵۰ ہے۔ ابتداء میں صرف ایک معمولی سی عمارت بنوائی گئی تھی۔ بعد میں حسب ضرورت مکانات بنتے گئے اور لطف یہ ہے کہ پہلی عمارت کے علاوہ بقیہ تمام عمارتیں خود طلبہ نے بنائی ہیں اور چونکہ اس درسگاہ کا اصلی مقصد ایک مستقل اور کامل اجتماعی وحدت کا مظاہرہ ہے۔ اس لئے اس میں نہ کوئی معمار نظر آئے گا نہ بڑھئی نہ جولاہا، نہ انجینئر، نہ حجام، نہ بیرا، کسان نہ کوئی باورچی۔ تمام کام طلبہ خود اپنے ہاتھوں انجام دیتے ہیں۔ اصحاب پیشہ اس دنیا میں عنقا ہیں طلبہ کی کل تعداد تقریباً چار ہزار ہے۔ جن میں نصف لڑکیاں ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں میں کام تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ اول الذکر کے ذمہ کھیتی مویشی کی دیکھ بھال کرنا، درخت اور پھول لگانا۔ غلہ اکٹھا کرنا اور اسے صاف کرنا وغیرہ ہے۔ اور ثانی الذکر کے فرائض میں دودھ دوہنا، کھانا تیار کرنا۔ کپڑے دھونا۔ کمروں کی صفائی۔ سونے کے کمروں کو ٹھیک کرنا اور دار الطعام میں کام کرنا وغیرہ داخل ہے۔ اس کے علاوہ کچھ موسیقی سے محظوظ کرتی ہیں۔ بعض کے ذمہ کپڑوں کی قطع و برید ہوتی ہے۔ کچھ موٹروں کی صفائی اور اس کی مرمت کرتی ہیں، غرض یہ درسگاہ اپنی تمام ضروریات خود آپ پوری کرتی ہے۔ خارج سے بالکل بے نیاز ہے۔ یہاں "سلف سپورٹنگ" یعنی اپنا خرچ آپ نکالنے کے نظریہ پر عمل درآمد ہے۔ جس کا وردھا تعلیمی اسکیم میں ہندوستان بھی تجربہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ طلبہ عام طور پر جنگی لباس پہنتے ہیں، بندوقیں رکھتے ہیں۔ گھوڑے کی سواری کرتے ہیں۔ تیر اندازی اور پیرنا سیکھتے ہیں۔ تہذیبی کام لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ کرتے ہیں البتہ صنعت، تجارت اور زراعت کے کام دونوں علیحدہ علیحدہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ڈائننگ ہال میں اجتماع ہوتا ہے۔ طلبہ کی اپنی

انجمنیں بھی ہوتی ہیں، جہاں نظم و انتظام سکھلایا جاتا ہے اور جدید سیاسی خیالات کے متعلق معلومات بہم پہونچائی جاتی ہیں۔

اس درسگاہ کے نمونے پر امریکہ میں بہت سے اور مدرسے بھی قائم ہوئے ہیں۔ انگلستان کے بعض جدید مدارس میں بھی اس کی جھلک نظر آتی ہے۔ وہاں اس قسم کا مشہور و ممتاز مدرسہ، مشہور انگریز فلسفی برٹرینڈ رسل کا مدرسہ ہے۔ اس مدرسہ کے انتظام میں موصوف کی بیوی بھی برابر کا حصہ لیتی ہیں۔ یہ سنہ ۱۹۲۷ء میں قائم کیا گیا ہے۔ اس مدرسے میں دو سال سے لے کر اٹھارہ سال تک کے لڑکے اور لڑکیاں داخل ہو سکتے ہیں۔ امریکہ کے مذکورہ مدرسہ سے اس مدرسہ میں ممتاز اور الگ چیز یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں ایک کمرے میں سوتے ہیں۔ اس مدرسہ کو قائم ہوئے گیارہ سال ہو چکے ہیں، مگر اب تک کسی ناگوار واقعہ کی رپورٹ نہیں ہوئی ہے۔ انگلستان میں اس قسم کے اور بھی مدارس اسی فلاسفر کی نگرانی میں قائم ہوئے ہیں۔

پیرس سے قریب اِلی روش (Des Roches) نام کا فرانس میں بھی ایک بالکل جدید طرز کا مدرسہ ہے۔ یہ خاندانی اصول (فیملی سسٹم) یا اجتماعی وحدت پر قائم کیا گیا ہے۔ اس کی بنیاد دی مولان کی مشہور کتاب "انگلوسیکسن کی ترقی کا راز" کی اشاعت کے بعد سنہ ۱۸۹۹ء میں پڑی ہے۔

بظاہر تو یہ یونیورسٹی اپنے طلبہ کو فرانس کی تعلیمی ڈگری کے لئے تیار کرتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی صنعت و دستکاری، دیگر فنون جمیلہ اور غیر ملکی زبان کی طرف بھی پوری توجہ مبذول کرتی ہے۔ اس کی طرف سے طالب علم کو اس وقت تک ڈگری نہیں دی جاتی جب تک وہ کسی غیر ملک میں کم از کم چھ مہینے رہ کر وہاں کی زبان میں دستگاہ نہ حاصل کرے۔ مثلاً اگر کسی طالب علم نے انگریزی زبان کو اختیار کیا ہے تو اس کے لئے لازمی ہے کہ انگلستان کے کسی علمی خاندان کے ساتھ، یا کسی استاد کی رہنمائی میں کم از کم چھ مہینے رہ کر زبان میں مہارت حاصل کرے اور اس کے ساتھ یہ ضروری شرط ہے کہ اس مدت میں کوئی فرانسیسی طالب علم اس کے ساتھ نہ ہو تاکہ وہ صرف انگریزی بولنے پر مجبور ہو۔ جرمن اور فرانسیسی زبانیں سیکھنے والے طلبہ بھی یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔

طلبہ کو جماعتی زندگی کا عادی بنایا جاتا ہے۔ ہر جماعت کے ساتھ ایک معلم یا معلمہ اور اس کے خاندان کے چند افراد بھی ہوتے ہیں۔ اور اگر مخلوط تعلیم ہوئی تو اساتذہ میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہوں گے۔ اور سب مل کر ایک خاندان کے افراد کی طرح زندگی بسر کریں گے۔ اس درسگاہ کو درحقیقت امرا اور نوابوں کی درسگاہ کہنا چاہئے۔ کیونکہ ہر طالب علم کو سالانہ ۲۰۰ سے ۳۰۰ پونڈ تک ادا کرنے پڑتے ہیں۔

بروکسل میں بھی مدرسہ ڈکرولی کے نام سے ایک مشہور مدرسہ ہے۔ اس کے بانی ڈاکٹر اوفید کرولی ہیں۔ اس مدرسے کا نظام ہمارے معروف طریقوں سے بالکل مختلف ہے۔ اس کا کوئی مخصوص و متعین نصاب تعلیم نہیں ہے بلکہ طالب علم کی ذات کو ایک مرکز قرار دیکر تمام کائنات سے اس کا لگاؤ واضح کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً ان کی تعلیم کے عنوان یہ ہوں گے "بچہ اور دنیا" "بچہ اور عالم

نباتات" وغیرہ۔ پھر انہیں بڑی بڑی وحدتوں سے چھوٹی چھوٹی وحدتیں بنالی جاتی ہیں۔

اس مدرسہ کی کسی جماعت کو دیکھئے تو کارخانہ کا گمان ہوگا۔ ہرطالب علم کو کچھ نہ کچھ کام کرنا پڑتا ہے۔ معلمہ یا معلم کو مزدوروں کی طرح سفید کالسٹن پہننا ہوتا ہے، طلبہ کو کھیل کے ذریعہ تعلیم دیجاتی ہے۔ چنانچہ اگر انہیں پارک میں آپ دیکھیں گے تو خیال ہوگا کہ وہ کھیل رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی وہاں تعلیم ہورہی ہوگی حیوانات اور پرندوں کی دیکھ بھال میں جاؤگے تو شبہ گذریگا کہ وقت ضائع کررہے ہیں۔ حالانکہ وہاں بھی وہ تعلیم ہی میں ہوتے ہیں۔ یہی حال ان کا درجوں میں ہوتا ہے، وہ ہرجگہ آزاد اور ایک وسیع فضا میں خوش وخرم نظر آتے ہیں۔ وہ دیواروں پر رنگ برنگ کے کارٹون بناتے ہیں، اور کاپیوں کے حاشیہ پر اخبارات ورسائل سے چھوٹی چھوٹی تصویریں کاٹ کر اور اون، روئی اور دوسری خام اشیاء کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چپکاتے ہیں، جنھیں دیکھکر یہ خیال ہوگا کہ اس مدرسے کے لڑکے اور اساتذہ محض فضول کام میں وقت ضائع کرتے ہیں، حالانکہ واقعہ ایسا نہیں ہے۔ اس مدرسہ میں ہر معلم کے لئے لازمی ہے کہ وہ طباعت میں مہارت رکھتا ہو، اور اسی طرح ہرطالب علم کے لئے بھی طباعت سیکھنا ضروری ہے۔ اس کی مشق طلبے وہ اپنے مدرسے کے کاموں پر کرتے ہیں۔ گو طلبہ شاندار مکانات میں رہتے ہیں لیکن درسگاہ میں ان کی حیثیت بالکل مزدور کی سی ہوتی ہے، یہاں مصارف بھی کچھ زیادہ نہیں ہیں۔ ۱۲ سے ۱۸ پونڈ تک سالانہ خرچ ہوتا ہے۔

باوجودیکہ سرکاری مدارس سے اس کو دور کا بھی علاقہ نہیں ہے، لیکن اس کے اعتبار اور معیار پر لوگوں کو پورا اعتماد ہے۔ حتیٰ کہ حکومت اور تعلیم کی یونیورسٹیوں کے نزدیک بھی اس کی سند اعلیٰ ڈگری کے مساوی سمجھی جاتی ہے۔ نیویارک کا مدرسہ "لنکن اسکول" بھی اس سے بہت زیادہ مشابہ ہے۔ اس میں بھی کوئی نصاب تعلیم مقرر نہیں ہے۔ یہاں تعلیمی تجربے ہوتے ہیں۔ داخلہ کے وقت طلبہ کو یہ آگاہ کیا جاتا ہے کہ یہ درسگاہ امریکہ کے کالجوں اور یونیورسٹیوں کے امتحانات میں کامیابی کی قطعی ذمہ دار نہ ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود طلبہ امتحانات میں شریک ہوتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں۔ حالانکہ پورا سال صرف تجربوں میں ہی گذرجاتا ہے۔ مدرسہ کے مصارف تقریباً ۱۵۰ پونڈ سالانہ ہیں۔

دنیا کا سب سے نرالا اور عجیب کالج امریکہ کا سارہ لورنس کالج ہے۔ یہ کالج امراء کی لڑکیوں کے لئے ہے۔ یہ بذات خود ایک مختصر سی دنیا ہے۔ اسے خارجی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس میں طالبات کو پوری آزادی ہوتی ہے۔ اقامتی زندگی لازمی نہیں ہے، اگر وہ چاہیں تو اس شرط پر باہر بھی رہ سکتی ہیں کہ اگر کوئی ناگوار صورت پیش آئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری ان کے سرعائد ہوگی کالج بالکل غیر مسئول ہوگا۔ نصاب میں فنون لطیفہ کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ گھوڑے کی سواری، پیرنا، اسکیٹنگ اور ریوالوروں کا نشانہ وغیرہ بھی سکھلایا جاتا ہے۔

اجتماعی زندگی میں طلبہ ایک ساتھ کھانا، پارٹیاں اور صبح وشام کے مخصوص کپڑوں کو اہمیت حاصل ہے۔ مختصر یہ کہ اس کالج کی اقامتی زندگی بہت امیرانہ ہوتی ہے۔ دارالاقامہ میں پہونچنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ ہوسٹل نہیں کوئی محل ہے۔ سگریٹ کی وبا بہت عام ہے۔ وہاں سگریٹ پینا عیب نہیں ہے بلکہ نہ پینا عیب ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ "یہاں کوئی ایسا بھی ہے جو سگریٹ

نہ پیدا ہوا تو ایک چینی لڑکی نے جواب دیا کہ اس قسم کے جانور اس ولایت میں نہیں بستے۔" لیکن اس آزادی کے باوجود اس سے واقفیت رکھنے والوں کا بیان ہے کہ اس کی فضا بداخلاقی کے جرائم سے پاک ہے اور ان کا بیان بظاہر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں داخلہ کے لئے تمام ریاستوں سے اس کثرت سے درخواستیں آتی ہیں کہ ان میں سے ایک چوتھائی تعداد کو مشکل جگہ ملتی ہے۔

مادری زبان اور تعلیم

ایک ہی زبان ہے جس کے قبضہ میں ہمارے جذبات کی کنجی ہے' ایک ہی زبان ہے' جو یقیناً اور قدرتاً الفاظ کے لطیف اشارات اور مطالب کو ہم تک پہونچا سکتی ہے۔ اور یہ وہ زبان ہے جسکو ہم اپنی ماں کی آغوش شفقت میں سیکھتے ہیں۔ جس میں ہم نے بچپن میں پہلے پہل دعائیں مانگی ہیں۔ اور اپنی خوشی اور رنج کا بے ساختہ اظہار کیا ہے۔ کسی اور زبان کو تعلیم کا ذریعہ بنانے سے نہ صرف طلبہ کی محنت اور دردسری میں بے اندازہ اضافہ ہو جاتا ہے' بلکہ ذہنی آزادی بھی مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔

طلبہ کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ وہ مغربی علوم کو ایک غیر زبان کے واسطے سے حاصل کرتے ہیں انگریزی زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لئے اسپر عبور حاصل کرنے میں طلبہ کا بہت زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ شاید ان کی تعلیم کی پوری مدت کا ایک تہائی حصہ اس کی نذر ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد بھی یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ بہت سے طلبہ اس تمام کاوش کے بعد وہ مقصد حاصل بھی کر پاتے ہیں یا نہیں؛

گتے کے کام سے مضامین کا ربط

جناب سید احمد علی صاحب نگران تعلیمی مرکز جامعہ

بنیادی تعلیم کے نصاب کے مطابق کام کرنے کے دوران میں استادوں کو شروع میں سب سے بڑی دشواری یہ پیش آتی ہے کہ کسی مضمون کا کسی حرفہ سے کیونکر ربط قائم کیا جائے لیکن جن اصحاب نے مقصدی طریقہ تعلیم پر کام کیا ہے وہ تھوڑی سی توجہ کے بعد حرفہ اور مضمون میں ربط قائم کر سکتے ہیں۔ لوگوں کو کسی حرفہ اور جغرافیہ کی تعلیم کا ربط بہت آسان معلوم ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ جغرافیہ نام ہے اس علم کا جو انسان کے گھر یعنی دنیا کے متعلق معلومات پر مشتمل ہو لیکن حساب کا مسئلہ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا مگر جہاں چیزوں کے خریدنے کے لئے روپے پیسوں کا معاملہ آتا ہے اور پھر چیزوں کے بیچنے کا سوال پیدا ہوتا ہے تو حساب کے ربط کو بھی بڑی آسانی سے تسلیم کر لیتے ہیں۔ بس لوگوں کو ساری دقت زبان، تاریخ، حفظان صحت اور عام سائنس کو کسی حرفہ کے ساتھ پڑھانے میں نظر آتی ہے۔

ہم اپنے اس مضمون کے ذریعہ ربط کی ان صورتوں کو بیان کریں گے جو تعلیمی مرکز جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ابتدائی چہارم کو گتے کا کام کرانے کے سلسلہ میں پیش آئی ہیں۔ طلبہ نے گتے سے مختلف چیزوں کو بنانے کے لئے جہاں اور مختلف چیزیں خریدیں وہاں گتے اور کاغذ بھی خریدے لہذا سب سے پہلے ان کو گتے اور کاغذ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہوئی۔ زبانی بات چیت میں اول تو یہ بتایا گیا کہ ہندوستان میں کہاں کہاں کاغذ اور گتا بنتا ہے اور پھر یہ بتایا گیا کہ یہ دونوں چیزیں سب سے پہلے کس ملک میں بننی شروع ہوئیں اور اس طرح کاغذ کے دو سبقوں سے آغاز کیا گیا۔ پہلا سبق ایک مختصر سا خاکہ تھا اور دوسرے سبق میں کاغذ کے متعلق ذرا تفصیل سے بتایا گیا۔ یہ دونوں سبق مختلف ریڈروں سے انتخاب کئے گئے اور ان کو چھپوا کر لڑکوں کو پڑھنے کے لئے دیا گیا تھا۔ یہ پڑھائی کا سب سے پہلا مواد تھا۔ ان دونوں سبقوں میں اس قدر مواد تھا کہ ایک ماہ تک پڑھائی کا کام بخوبی ہوتا رہا۔ یہاں یہ بات واضح کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ پڑھائی کا مواد جمع کرنے کے لئے صوبوں کی ریڈروں سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ ہر ایک ریڈر میں کچھ نہ کچھ مواد مل سکے گا صرف ضرورت اس کی ہوگی کہ ان کو حرفے کے ساتھ ربط دے کر پڑھایا جائے۔ ہماری بہت سی دقتیں اس طرح حل ہو جائیں گی۔

کاغذ کے سبق میں جن جن عنوانات کو شامل کیا جا سکتا تھا شامل کیا گیا اور اس طرح استاد کے لئے دونوں سبقوں کے آخر میں سہولت کے خیال سے چند ہدایات لکھ دی گئیں۔ ان دونوں سبقوں کو پیش کرنے کے بعد چین اور مصر کی ابتدائی اور موجودہ اور گوتم بدھ کی زندگی کا حال چینیوں کے مذاہب کے سلسلہ میں پیش کرنا قدرتی طور پر لازم تھا جو چوتھی جماعت کے

نصاب میں شامل تھا انھیں دونوں سبقوں میں طلبا نے پڑھا کہ ہندوستان میں کہاں ملوں سے کاغذ بنتا ہے اور کہاں ہاتھ سے اور جن شہروں میں کاغذ بنتا ہے ان کی دوسری خصوصیات کیا ہیں ؟

کاغذ کن کن چیزوں سے بنتا ہے ؟ وہ چیزیں ہندوستان میں کس کس جگہ پیدا ہوتی ہیں ؟ ان کی پیداوار کن کن صوبوں میں ہوتی ہے ؟ وہاں کی آب وہوا کیسی ہے ؟ آب وہوا کا اثر پیداوار پر کیا ہوتا ہے ؟ آب وہوا کے دوسرے اثرات کیا ہیں ؟ یہ لوگوں کے رہن سہن میں کیا تبدیلی پیدا کر دیتے ہیں ؟ ہندوستان میں اور کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں اور کہاں کہاں پیدا ہوتی ہیں ؟ ان میں سے کتنا حصہ ہندوستان میں رہتا ہے کتنا باہر جاتا ہے ؟ ذرائع آمد ورفت کیا ہیں ؟ حمل و نقل کی سہولت سے ملک کی ترقی پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ وغیرہ باتیں اس سلسلہ میں پیش کی گئیں ان پر اسباق چھپوائے گئے اور طلبہ کو پڑھنے کے لئے دئے گئے۔ اسی سلسلہ میں طلبا کو بتایا گیا کہ کاغذ کی تمام ضروریات ہندوستان کے کاغذ کے ملوں سے پوری نہیں ہوتیں بلکہ بہت زیادہ کاغذ انگلستان، ناروے، جاپان، امریکہ وغیرہ سے آتا ہے اس سلسلہ میں ہندوستان کی مشہور بندرگاہوں کا حال لڑکوں نے پڑھا۔ ان کو بتایا گیا کہ ہندوستان کے ساحل کیوں اچھے بندرگاہوں کے لئے موزوں نہیں ہیں۔

بچوں نے کاغذ کے سبق کے بعد چین کا سبق پڑھا اس سبق میں انھوں نے چینیوں کے ابتدائی رہن سہن خوراک اور لباس کے سلسلہ میں ہندوستان کے طرز معاشرت اور خوراک ولباس کے متعلق بھی معلومات حاصل کیں۔ چین کے سبق میں بچوں نے پڑھا کہ یہ ملک پرانا ہے اور اس کی تہذیب بھی بہت پرانی ہے اس سلسلہ میں ان کو بتایا گیا کہ ہندوستان بھی بہت پرانا ملک ہے اور اس کی تہذیب بھی بہت پرانی ہے پھر چین ہی کے سبق کے سلسلہ میں چین اور ہندوستان کے پرانے زمانے کے تعلقات کو بھی بتایا گیا اور اس بیان میں انھوں نے چینی سیاح ہوان سانگ اور فاہیان کا حال پڑھا جو ان کے نصاب میں تھا سیاحوں کے سفر کی دقتوں کو بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ کس طرح مارکو پولو نے چین کا، واسکوڈی گاما نے ہندوستان کا اور کولمبس نے امریکہ کا سفر کیا۔

بچوں نے کاغذ کے سبق میں کاغذ سے مختلف چیزوں کو بنانے کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں منجملہ اور چیزوں کے انھوں نے کاغذ سے پھول بنانے کا حال بھی پڑھا تھا۔ اسی لئے وہ ایسے کارخانوں کو دیکھنے کے لئے شہر میں گئے تھے جہاں کاغذ کے پھول اور گتے کے بکس بنائے جاتے ہیں۔ بچوں نے ان کارخانوں کے علاوہ اور مختلف صنعتوں کے کارخانوں اور ان میں کام کرنے والوں کی زندگیوں کا مشاہدہ بھی کیا تھا۔ اس تعلیمی سیر کے سلسلہ میں بچوں نے اور بہت سی باتوں کا مشاہدہ کیا جن کو استاد نے پیش نظر نہیں رکھا تھا مثلاً خراب اور تنگ سڑکیں، گرد وغبار اور کارخانوں میں حفظانِ صحت عام اصولوں سے عدم واقفیت وغیرہ، اس لئے بچوں نے ان مسائل کے متعلق بہت سے سوالات کئے چنانچہ اسی سلسلہ میں میونسپلٹی کا ذکر بھی ہوا۔ اس کے کاموں پر مفصل گفتگو کی گئی، بچوں نے پولیس اور اس کے فرائض، میونسپلٹی اور اس کے کام پر دو دلچسپ مضامین پڑھے جو ان کے نصاب میں داخل تھے۔ میونسپلٹی کے کاموں کا جب تذکرہ ہوا تو مختلف بیماریوں کے انسداد کے سلسلہ میں جنرل

سائنس کا مجوزہ نصاب جو اس جماعت کے لئے تھا بہت کچھ پورا کیا گیا یعنی مختلف بیماریاں اور ان کو دور کرنے اور ان سے بچنے کے طریقے صفائی اور صحت کی دوسری باتیں۔ عملی کام کے سلسلہ میں رائٹنگ پیڈ اور البم بنانا سیکھا۔

اس جماعت میں اوقات کی تقسیم اس طرح تھی۔ تیس تیس منٹ کے دو گھنٹے عملی کام کے لئے رکھے گئے تھے جن میں بچے گتے کی مختلف چیزیں بناتے تھے۔ اس کے بعد تیس تیس منٹ کے دو گھنٹے اردو زبان کے لئے رکھے گئے تھے۔ اس مدرسہ میں چونکہ دینیات اور انگریزی کی تعلیم دینا بھی ضروری ہے اس لئے ان کے لئے بھی تیس تیس منٹ کے تین گھنٹے رکھے گئے تھے۔ اور تیس تیس منٹ کے تین گھنٹے حساب اور عام سائنس کے لئے بنیادی تعلیم کے نصاب کے مطابق رکھے گئے۔ وقت کی یہ تقسیم بنیادی تعلیم کے نظام اوقات کے مطابق نہیں ہے لیکن ہمارا یہ خیال ہے کہ شروع شروع میں عملی کام کے لئے بنیادی تعلیم کے نصاب کے مطابق وقت دینا مناسب نہ ہوگا۔ گھنٹہ یا سوا گھنٹہ کافی ہے کچھ تو اس خیال سے کہ شروع شروع میں زیادہ وقت دینے سے سارے وقت کے استعمال نہ ہونے کا اندیشہ ہے اس کے علاوہ بچے عادی نہ ہونے کی وجہ سے ممکن ہے دل برداشتہ ہو جائیں۔ لیکن جوں جوں بچے عملی کام میں دلچسپی اور شوق کا اظہار کرتے جائیں عملی کام کا وقت بڑھاتے جانا چاہیئے۔ اگر آخر کے سالوں میں عملی کام زیادہ لیا گیا تو دلچسپی، شوق اور مہارت کی وجہ سے جتنا کام بھی ہوگا اچھا اور ستھرا ہوگا۔ اور جو سامان بنے گا زیادہ اور معیاری ہوگا اس جماعت میں نو سال سے گیارہ سال تک کے بچے ہیں جو ایک گھنٹہ تک تو نہایت دلچسپی سے کام کرتے تھے لیکن اس کے بعد اکثر طلبا کی دلچسپی باقی نہیں رہتی تھی۔ زبان سماج کا علم، عام سائنس اور حساب کے لئے جتنا وقت ہم نے مقرر کیا کافی تھا۔ اس قسم کے تجربوں کے بعد بنیادی تعلیم کے مجوزہ نظام اوقات میں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

شروع شروع میں جو مضامین بچوں کے سامنے مجوزہ حرفوں سے متعلق پیش کئے جاتے ہیں یا اسی سلسلہ میں جو مشاہدے گرد و نواح یا کسی اور جگہ کے کرائے جاتے ہیں ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ربط کے کافی مواقع ہیں۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ بعض بالکل صاف اور بعض ذرا مبہم۔ استاد کو چاہیئے کہ ربط کی ان صورتوں کو زیادہ استعمال کرے جو بالکل صاف طور پر سمجھ میں آتی ہوں پہلے تو ان مواقع پر زبانی گفتگو کی جائے اور اس کے بعد چھپی ہوئی صورت میں مضامین پڑھنے کے لئے دئے جائیں بچوں میں تفتیش اور جستجو کی جبلی خاصیت ہوتی ہے وہ واقعات اور انوکھی باتوں کی معلومات حاصل کرنے کے بڑے آرزومند ہوتے ہیں۔ استاد کو چاہیئے کہ بچوں کی اس خصلت سے فائدہ اٹھائے اور مشاہدہ اور اسباق کے سلسلہ میں پیدا شدہ مواقع کو استعمال کرتے ہوئے کسی تاریخی یا جغرافیائی واقعہ کو خوب دلچسپی سے بیان کرے۔ ربط کے بہت سے مواقع کسی حرفے سے کام کرانے کے دوران میں بہت سی باتیں خود معلوم کرنا چاہیں گے استاد ان کی گفتگو لکھ لے اور پڑھائی کے دوران میں ان تمام باتوں سے مدد لے اور انھیں بطور حوالہ استعمال کرے۔ اگر کبھی آپ یہ دیکھیں کہ اسی وقت جواب نہ دیا گیا اور پڑھائی کے گھنٹے ہی کا انتظار کیا گیا تو بچوں کی دلچسپی ختم ہو جائے گی ایسی حالت میں آپ اسی وقت بچوں سے گفتگو کریں اور ان کی تشفی کر دیں تو زیادہ مناسب ہے۔ بچوں کے ان سوالات سے متعلق کتابوں کے نام بھی تجویز کئے جا سکتے ہیں جن کا وہ مطالعہ کریں۔

آخر میں چند ضروری باتیں کہنا چاہتے ہیں کہ جب مضامین کا ربط صاف طور پر نظر آجائے اور کسی حرفہ کے ذریعہ مضامین پڑھانے پر قابو ہو جائے تو مضمون کے اس حصہ کو کسی طریقہ تعلیم کے ذریعہ طلبہ کے سامنے پیش کرنا چاہیئے کسی مضمون کے کسی حرفہ سے ربط دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ طریقۂ تعلیم نظر انداز کر دیا جائے۔ ربط کی ضرورت تو اس لئے ہی کہ اس کی وجہ سے طلبہ پڑھائی میں خاطر خواہ دلچسپی لینے لگتے ہیں اور ساری پڑھائی میں جان پڑ جاتی ہے اور کسی بیرونی محرک سے کسی مضمون کے پڑھانے پر طلبا کو مجبور نہیں کرنا پڑتا تمام مضامین بجائے مجرد حالتوں میں پڑھائے جانے کے ایک سلسلہ میں حرفہ سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور اسی طرح ایک کا دوسرے سے لازم و ملزوم ہونا زیادہ واضح ہو جاتا ہے، مثلاً کارڈ بورڈ سے چیزیں بنانے کے سلسلہ میں مستطیل، مربع، زاویہ قائمہ، مثلث وغیرہ کی ضرورت از خود کام کرنے کے دوران میں پیش آئے گی جیسا کہ ہمارے مدرسہ میں ہوا لیکن ان کو وضاحت سے سمجھانے کے لئے طریقہ تعلیم کے استعمال کرنے کی بھی ضرورت ہے بلکہ مشق کرانے میں طریقہ تعلیم ہی سے مدد لینی پڑے گی مثال کے طور پر گتے سے کام کرنے کے سلسلہ میں چوتھی جماعت نے جب رقبہ معلوم کرنا سیکھنا شروع کیا تو اکثر بچوں کو بارہ سے آگے پہاڑے یاد نہ تھے۔ پہاڑوں کا رٹوانا بے معنی سی بات تھی اس لئے کہ مشق کے عملی مواقع موجود نہ تھے لہذا استاد نے طریقہ تعلیم سے مدد لے کر بچوں سے چھوٹے چھوٹے (۴"×۴") گتے بنوائے جس پر ایک طرف ۱۳×۲، اور دوسری طرف ۲۶ لکھا ہوا تھا استاد ۱۳×۲ کی طرف سے بچوں کو دکھاتا اور پوچھتا تھا کہ دوسری طرف کیا لکھا ہوا ہے یا استاد نے زمین پر بہت سے خانے بنائے اور ہر خانہ میں ۲۶، ۳۹، ۵۲ وغیرہ لکھ دئے بچہ کو ۱۳×۲ یا ۱۳×۴ کا کارڈ دیا جاتا اور کہا جاتا کہ جس خانہ میں اس کا جواب ہو وہاں اس کو رکھ دو وغیرہ اس طرح بچوں نے ۲۰ تک کے پہاڑے سمجھ کر سیکھ لئے طریقہ تعلیم میں اگر اشیاء کو استعمال کرنا ہو تو بہتر وہی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جو حرفہ میں استعمال ہو رہی ہوں یا اگر کسی کھیل کے ذریعہ تعلیم دینا مقصود ہو تو ایسے کھیل کھلائے جائیں جو ماحول میں کھلائے جاتے ہوں لیکن کھیل میں بھی تعلیمی حیثیت کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں اُستاد کے متعلق چند ضروری باتیں لکھ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ بنیادی طریقہ پر کام کرانے کے لئے ایسے استادوں کی ضرورت ہی جو محنتی اور مستقل مزاج اور خود سوچ بچار کی عادت رکھنے والے ہوں اس جماعت میں جس استاد نے کام کیا ہی اسکی تعلیم ایف اے تک ہی لیکن مندرجہ بالا تین صفات نے اس کے کام میں کئی خوبیاں پیدا کر دی ہیں وہ بڑی محنت سے بچوں کے لئے مختلف کتابوں سے مواد جمع کرتا ہی اور پھر سوچ سمجھ کر موقع موقع سے استعمال کرتا ہی وہ بڑی مستقل مزاجی سے اپنے کام میں لگا ہوا ہی وہ ہمت نہیں ہارتا یہ ظاہر ہی کہ اس طریقہ پر کام چلانے کے سلسلہ میں شروع میں قدم قدم پر دقتوں کا سامنا کرنا ہوگا مثلاً کام خراب ہوگا اکثر صورتوں میں ربط کے مواقع ڈھونڈھے نہ ملیں گے بہت کم لوگ مدد کریں گے اور بہت سے اعتراض کریں گے لیکن استاد وہی ہی جو ان تمام دقتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرے ہمت نہ ہارے اور اپنے کام میں برابر اصلاح کرتا رہے بہترین صورت تو یہ ہی کہ مجوزہ حرفہ سے متعلق سال بھر کا نصاب پہلے سے تیار کر لیا جائے جیسا تعلیمی مرکز ا میں کر لیا گیا تھا اس سے کام میں بڑی سہولت پیدا ہو جاتی ہی اور بھٹکنے کے مواقع کم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسے اٹل سمجھ لینا بھی بڑی بھول ہی۔

ادارۂ تعلیم و ترقی جامعہ

ادارۂ تعلیم و ترقی کے متعلق ضروری معلومات اخبارات میں شائع کردی گئی ہیں چنانچہ متعدد اصحاب نے ملک کے مختلف گوشوں سے ہمارے پاس خطوط بھیجے ہیں، ادارہ کی تجاویز پیش کی ہیں اور ادارہ کی مطبوعات منگوائی ہیں ادارہ کی مطبوعات میں خدمت کا عہد، میرا قاعدہ، سچی تعلیم کے چار کتبات، اچھی تعلیم کے چار کتبات اور ادارہ کا دستور العمل اور چھ رسائل بہ سلسلہ تعلیم و ترقی اب تک شائع ہوئے ہیں، یہ سب مطبوعات مفت تقسیم کرنا چونکہ ہمارے لئے ممکن نہیں اور ان کی اشاعت بھی ضروری ہو اس لئے بقدر مصارف ان کی قیمت مقرر کی گئی ہو فہرست علیحدہ درج کردی گئی ہو یہ سب مطبوعات ابھی تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی تھیں اس لئے مصارف زیادہ ہوئے آئندہ اگر ان کی اشاعت زیادہ ہوئی تو مصارف بھی کم ہوں گے اور قیمتوں میں بھی تخفیف ممکن ہوگی

سچی تعلیم اور اچھی تعلیم کے کتبات پندرہ روزہ اب شائع ہوگئے ہیں یہ گویا قرآن پاک اور احادیث مقبول کا ایک درس ہی جو پندرہ دن تک آنکھوں کے سامنے رہتا ہی اور یاد ہو جاتا ہی۔ مساجد کے متولی اور امام صاحبان اگر توجہ کریں تو یہ درس ہر مسجد میں جاری ہو سکتا ہی۔ کتبات خوشنما اور دیدہ زیب ہیں اس لئے مساجد کے لئے وجہ آرائش بھی ہوں گے ان کتبات کو آویزاں کرنے کے لئے لکڑی کے تختے مقامی طور پر تیار کئے جا سکتے ہیں۔

شہر دہلی کی مساجد میں یہ کتبات رفتہ رفتہ رائج ہو رہے ہیں بعض اصحاب نے اپنی اپنی طرف سے محلہ کی مساجد میں تختۂ تعلیم و ترقی اور کتبات لگوانے کا انتظام کردیا ہی۔ خدا انھیں جزائے خیر دے۔ ہماری مساجد مسلمانوں کی دینی تعلیم کا مرکز رہی ہیں اور ضرورت ہی کہ اب اس طرف خاص طور پر توجہ کی جائے۔ بچوں کی تعلیم کے لئے خواہ علیحدہ مدرسہ قائم کئے جائیں لیکن بالغوں کی دینی تعلیم کا مرکز بستی کی مسجد ہی کو بنانا چاہیئے جو تدابیر اس مقصد کے لئے اختیار کی جا سکتی ہیں وہ انشاء اللہ وقتاً فوقتاً پیش کی جائیں گی۔ اس وقت ہمدردان جامعہ سے ہماری صرف یہ درخواست ہی کہ وہ اپنی بستی کی مسجد کے لئے کم از کم دو کتبات کا انتظام کردیں۔

ادارہ نے اردو سکھانے کا جو قاعدہ تجویز کیا تھا وہ اب مقبول ہو رہا ہی اور پہلا ایڈیشن اس کا تقریباً ختم ہوگیا دوسرا ایڈیشن پہلے اور دوسرے حصہ کا زیر طبع ہی جن اصحاب نے اس قاعدہ سے اردو پڑھانے کا تجربہ کیا ہو ان کی خدمت میں

درخواست ہے کہ اس قاعدہ میں جو مشکلات پیش آئی ہوں ان سے بھی مطلع کر دیں۔ قاعدہ کے مصنف کی بھی یہ خواہش ہے کہ اور جو تجربات اس قاعدے کے مطابق کئے جائیں ان کی روشنی میں وہ آئندہ اس قاعدہ پر نظر ثانی کریں۔

ادارہ کی یہ کوشش اور خواہش ہے کہ اردو رسم الخط سکھانے کا آسان ترین طریقہ معلوم کیا جائے اور اس کو اختیار کر لیا جائے۔ ادارہ ممنون ہوگا اگر وہ اصحاب جو یہ کام کر رہے ہیں اپنے تجربات اور اپنی تجاویز سے ہمیں مطلع فرماتے رہیں۔

قاعدہ کے بعد آزاد عبارت پڑھنے کی مشق پیدا کرنے کیلئے ادارہ نے متعدد رسائل کا ایک خاکہ تجویز کیا تھا جس میں سے چھ رسائل شائع ہوگئے ہیں اور مکتبہ جامعہ سے مل سکتے ہیں یہ رسائل کاپی سائز یعنی ۲۰ × ۱۷ کے کم و بیش پندرہ صفحات پر مشتمل ہیں۔ عبارت کھلی کھلی اور ذرا موٹے خط میں لکھوائی گئی ہے اور کتابت میں قاعدہ کی خصوصیات کو قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو لوگ کسی دوسرے قاعدہ سے اردو پڑھنا سیکھیں گے ان کو ان رسائل کو پڑھنے میں کوئی دقت یا دشواری ہو۔ مذکورہ بالا چھ رسائل حسب ذیل ہیں۔

۱۔ نماز　۲۔ حکایتیں حصہ اول　۳۔ حکایتیں حصہ دوم　۴۔ حبیب خدا، از الیاس احمد مجیبی صاحب مصنف سرکار کا دربار　۵۔ اچھی نظمیں، از شفیع الدین صاحب نیر مصنف بچوں کا تحفہ وغیرہ　۶۔ موسیلیٹی، از فضل الرحمن صاحب قدوائی

ادارہ نے بالغوں کی دلچسپی، مذاق اور ضرورت کا لحاظ رکھ کر مذہب، تاریخ، ادب، دینیات، تندرستی اور معیشت کے متعلق پچاس ساٹھ موضوع تجویز کئے ہیں جن پر مضامین تیار کئے جائیں گے۔ رسائل کی ضخامت، کتابت اور مضمون کے اعتبار سے مدارج میں قائم کئے جائیں گے اور مضامین میں تنوع ہوگا تاکہ جو طالب علم پورا سلسلہ نہ پڑھنا چاہے وہ اپنے مذاق اور دلچسپی کے مطابق چند رسائل منتخب کر کے پڑھے! ابتدائی رسائل کا اصل منشا یہ ہے کہ اور عبارت پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو تاکہ کتب خانوں کے ذریعہ سے تعلیم کا سلسلہ جاری رہے مجوزہ رسائل کی ترتیب، تالیف اور تصنیف کے سلسلہ میں ادارہ نے چند اصحاب سے درخواست کی تھی۔ ہم ممنون ہیں کہ مولوی شفیع الدین صاحب نیر، شیخ فضل الرحمن صاحب قدوائی ایم اے علیگ اور جناب الیاس احمد صاحب مجیبی نے ادارہ کی درخواست پر سلسلۂ تعلیم ترقی کے لئے کافی مضامین اور نظمیں اشاعت کے لئے عطا فرمائی ہیں۔ یہ رسائل اس حلقہ کے لئے مفید ثابت ہوں گے جو تعلیم سے اب تک محروم رہا ہے یہی مصنفین کا سب سے بڑا اجر ہے۔

اس سلسلہ میں ہم مولوی شفیع الدین صاحب نیر کے خاص طور پر ممنون ہیں کہ انھوں نے نہ صرف اپنی نظموں کی اشاعت کی اجازت دی بلکہ دو ہزار نسخوں کی طباعت اور اشاعت کے جملہ مصارف بھی اپنی جیب سے ادا کر کے رسالوں کی اشاعت میں ادارہ کی مدد فرمائی جزاہم اللہ خیرا۔

ادارہ نے گشتی کتب خانہ کے لئے ڈھائی تین سو کتابوں کی جو فہرست مرتب کی تھی اسی کے مطابق مقامی حلقۂ تعلیم و ترقی کی کتابیں فراہم کی گئی ہیں اور بالغ مبتدیوں کو گھر گھر دوکان دوکان پڑھنے کے لئے دی جاتی ہیں چند ماہ کے بعد یہ معلوم ہوسکے گا کہ اس فہرست کی کون کون سی کتابیں زیادہ مقبول ہوئیں اور زیادہ پڑھی گئیں۔ اس کے بعد علی الترتیب ان کتابوں کی فہرست شائع کی جائے گی جو زیادہ پڑھی گئی ہیں تاکہ جو لوگ بالغوں کے گشتی کتب خانہ قائم کریں ان کو معلوم ہو جائے کہ بالعموم کس قسم کی کتابیں عام لوگ زیادہ پسند کرتے ہیں اور اسی لحاظ سے کتب خانہ کے لئے کتابیں فراہم کی جائیں۔ مقامی حلقۂ تعلیم و ترقی کا کام ابھی تک کسی شکل میں نہیں آیا ہے اور جو کوششیں اب تک کی گئی ہیں وہ بہت ناکافی ہیں مارچ کے مہینہ میں بستی کے خدام کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ تقریباً پچاس سے زیادہ خدام جلسہ میں شریک ہوئے۔ حلقۂ تعلیم و ترقی کے مجوزہ پروگرام کے مطابق محلہ محلہ کام کرنے کی صورتوں پر غور کیا گیا اور یہ طے پایا کہ ۲۳ مارچ سے ۲۶ مارچ تک ہر محلہ کے خدام اپنے اپنے محلہ کا گشت کریں اور پڑھے لکھوں سے خدمت کے عہد پر، ان پڑھوں سے پڑھنے کا وعدہ لیں اور جو معمولی پڑھنا لکھنا جانتے ہیں ان کو گشتی کتب خانہ سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

اس جلسہ سے ایک منشا یہ تھا کہ بستی کے جملہ خدام کبھی کبھی یکجا ہو کر ایک دوسرے سے ملیں دوسرے یہ کہ جو عہد خدام نے کیا ہے اس کی یاددہانی اور تجدید ہو جائے تیسرے یہ کہ بستی کے حالات کا کچھ علم آپس کی گفتگو سے حاصل ہو جائے اور پھر اگر بستی کی تعلیم و ترقی کا کوئی کام شروع کیا جائے تو خدام کی ہمدردی اور مدد کے قابل ہو۔

خدام کا یہ پہلا جلسہ بہت کامیاب رہا، محلوں کے گشت کے متعلق جو قرارداد منظور ہوئی اس کے مطابق اکثر خدام نے گشت میں بھی حصہ لیا اور اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کو تعلیم و ترقی کی تجاویز سے واقف کیا کچھ عہدے اور کچھ وعدے شہری آبادی کے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ طبقوں کے درمیان تعلق قائم کرنے کی یہ پہلی کوشش تھی لیکن اگر اسی کو پہلی اور آخری کوشش نہ سمجھا جائے تو امید ہے کہ اسی طرح کی بار بار کوششوں سے ایک ہی محلہ کے رہنے اور بسنے والے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ طبقوں کا یہ بُعد باقی نہ رہے گا اور سب مل کر تعلیم و ترقی کے کاموں میں حصہ لے سکیں گے۔

اس بستی میں تعلیم و ترقی کے کام کو زیادہ منظم طریقے پر کرنے کیلئے ایک خاکہ تیار کیا گیا ہے جو اس وقت مجلس تعلیم و ترقی کے زیر غور ہے تجویز یہ ہے کہ بستی کے چند علاقوں کو منتخب کرکے ہر علاقہ میں حلقۂ تعلیم و ترقی کا ایک مرکز قائم کیا جائے اس مرکز کا ایک مستقل منتظم ہو۔ یہ علاقہ کی تعلیمی حالت کا پورا جائزہ لیا کرے اور جملہ تعلیمی خدمات اسی مرکز سے انجام دی جائیں۔ گشتی کتب خانہ اخبارات و رسائل اور پڑھائی کا انتظام اور تعلیمی و تفریحی جلسے سب مرکز کے ذریعہ ہوا کریں۔

امید ہے کہ یکم مئی سے اس بستی میں تین مرکز قائم ہو جائیں گے۔

تعلیم بالغان کا کام کرنے والوں کو عام طور پر یہ شکایت ہو کہ بالغوں کی تعلیم کے لئے جو مدارس قائم کئے جاتے ہیں وہ زیادہ عرصہ تک چلتے نہیں۔ ہر طرح کی کوشش کی جاتی ہے مفت تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہو اور طلبہ کو تعلیم کی جملہ سہولتیں بہم پہنچائی

شکریہ

جامعہ کے ایک قدیم ہمدرد جناب احمد اسلام خاں صاحب (دہلی) نے ادارہ تعلیم و ترقی کے تعلیمی کتبات اور تعلیم بالغان کے متعلق دوسری تجاویز اور کارروائیوں کو پسند فرما کر ایک سو روپیہ یکمشت اور دس روپے ماہانہ کا خاص عطیہ ادارہ تعلیم و ترقی کے لئے عنایت فرمایا ہو جس کے لئے ہم دل سے شکرگزار ہیں ادارہ تعلیم و ترقی کا کام ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہو۔ اس لئے خانصاحب موصوف کا یہ عطیہ کارکنان ادارہ کے لئے خاص طور پر قابل قدر اور حوصلہ افزا ہو۔

جاتی ہیں پھر بھی بالغ طلبہ مدرسہ سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے چند روز کے لئے جمع ہو جاتے ہیں اور پھر بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود مدرسہ کو مستقلاً قائم رکھنا اور چلانا بھی بہت دشوار ہو جاتا ہو۔

ان شکایات اور تجربات کو پیش نظر رکھ کر تعلیم بالغان کے لئے ایسی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہو کہ

(۱) طلبہ مدارس شبینہ کی مستقل پابندیوں سے جہاں تک ممکن ہو آزاد رہیں۔

(۲) کارکنوں پر ایسی ذمہ داریاں عائد نہ ہوں جن سے عہدہ برآ ہونا اعزازی کارکنوں کے لئے مشکل بلکہ ناممکن العمل ہو

اس وقت دو طبقوں کے لئے تعلیم بالغان کی خاص طور پر ضرورت ہو ایک تو وہ لوگ جو دوسری تیسری جماعت تک پڑھنے کے بعد اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور دوسرے وہ لوگ جو بالکل ان پڑھ ہیں۔ اول الذکر کی تعلیم کا انتظام اس لئے ضروری ہے کہ اگر زیادہ مدت تک ان کو تعلیم سے بے بہرہ رہنے دیا گیا تو یقین ہو کہ حرف شناسی کی قابلیت بھی ان میں باقی نہ رہے گی۔ یہ لوگ کام دھندوں کی وجہ سے مدرسہ کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے سے معذور ہیں اور اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ خانگی طلبہ

طور پر کسی سے تعلیم حاصل کریں اس لئے ان لوگوں کی تعلیم کے لئے حسب ذیل طریقے اختیار کرنا چاہیئے۔
۱۔ کتب خانہ جس میں خاص بالغ مبتدیوں کے لئے آسان کتابیں جمع کی جائیں اور پڑھنے کے لئے تقسیم کی جائیں۔
۲۔ اخبارات اور رسائل پڑھنے کا شوق پیدا کیا جائے یہاں تک کہ اخبار بینی عادت میں داخل ہو جائے۔
۳۔ معاشی، سیاسی، مذہبی اور معاشرتی امور میں رہنمائی کی جائے تعلیمی جلسے منعقد کئے جائیں جن میں مفید مطلب باتیں بتلائی جائیں۔
۴۔ تعلیمی کتبات اور دیواری اخبار شائع کئے جائیں اور مختصر مطبوعات پڑھنے کے لئے تقسیم کی جائیں۔
۵۔ مختلف مضامین کے درس کے لئے تعلیمی حلقے قائم کئے جائیں تعلیمی حلقوں کے لئے چھوٹے چھوٹے نصاب مقرر کئے جائیں جو تھوڑی مدت کے اندر پورے کئے جاسکیں ایک نصاب کی تکمیل کے بعد ایک تعلیمی حلقے کا کام ختم ہو جائے گا۔

ان پڑھ لوگوں کی تعلیم کا کام خاص اہمیت رکھتا ہو لیکن یہ کام زیادہ دشوار، وقت طلب، اور صبر آزما ہی! اس کام کو شروع کرنے سے قبل پہلے کسی آبادی کو اس کام کے لئے مخصوص کرلینا چاہیئے جہاں پوری توجہ اور وسائل مرکوز کئے جاتے ہیں پھر اس آبادی کا جائزہ لینا چاہیئے کہ ہر گھر میں کتنے خواندہ اور کتنے ناخواندہ ہیں، اس کے بعد ان پڑھ بالغوں کی تعلیم کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کرنا چاہیئے۔
۱۔ بستی کے تعلیم یافتہ لوگوں سے خدمت کا عہد لیا جائے۔
۲۔ پڑھنا لکھنا سکھانے کے لئے تعلیمی حلقے قائم کئے جائیں لیکن اس سلسلہ میں حسب ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھا جائے
(ا) ایک حلقہ میں طلبہ کی تعداد بالعموم پانچ چھ یا زیادہ سے زیادہ دس تک ہو۔
(ب) ایک تعلیمی حصہ ایک مقررہ مدت کے لئے قائم کیا جائے پڑھنا لکھنا سکھلانے کے لئے ایک ایک گھنٹے کے سو سبق کافی ہوں گے جو تین چار ماہ کی مدت کے اندر دئے جا سکتے ہیں اس کے بعد ایک تعلیمی حلقہ کا کام پورا ہو جائیگا۔ اور پھر ضرورت ہو تو دوسرا حلقہ شروع کیا جا سکتا ہی۔
(ج) جس علاقے میں طلبہ رہتے ہیں وہیں کسی جگہ تعلیم کا انتظام کیا جائے اور تعلیم کے اوقات طلبہ کی مرضی اور مشورہ سے مقرر کئے جائیں ان حلقوں کا انتظام بالکل نجی انداز پر ہو، قواعد و ضوابط بالکل مقرر نہ ہوں۔
(د) تعلیمی حلقوں کے کارکن وہی لوگ مقرر کئے جائیں جو مقررہ مدت تک خدمت کرنے کے لئے آمادہ ہوں ورنہ اعزازی کارکنوں کی بجائے تنخواہ دار کارکن کام کے لئے مقرر کئے جائیں۔
(ہ) عام تعلیم کے لئے وہی تدابیر اختیار کی جائیں جو خواندہ لوگوں کے لئے نمبر ۲ تا ۵ میں تجویز کی گئی ہیں

مگر تعلیم بالغان کے لئے یہ جملہ خدمات، مدارس شبینہ کے ذریعہ ممکن نہیں ہیں بالغوں کے لئے مدرسہ کا نام بھی کچھ زیادہ ولولہ انگیز نہیں ہوتا بلکہ ہمارے مدرسوں کے ساتھ کچھ ایسی روایات اور خیالات وابستہ ہوگئے ہیں کہ بڑی عمر کے لوگ تعلیم کے لئے مدرسہ جانا اپنی توہین سمجھتے ہیں اس لئے بجائے مدارس کے یہ جملہ خدمات ایک "مرکز" کے ذریعہ انجام دی جاسکتی ہیں۔ اور یہ مرکز محلہ محلہ قائم کئے جاسکتے ہیں۔

جامعہ کے حلقۂ تعلیم و ترقی نے اسی طریقے پر ایک مرکز یکم مئی سے قرولباغ میں قائم کیا ہے انشاء اللہ آئندہ مہینہ میں ہم اس مرکز کی کارگزاریوں کے متعلق بھی کچھ لکھیں گے۔

تعلیم بالغان کے سلسلہ میں ذیل کا تعلیمی سامان دفتر تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے قیمتاً مل سکتا ہے۔

۱۔ خدمت کا عہد ۔/ (عہ/ سیکڑہ)
۲۔ میرا وعدہ " "
۳۔ سچی تعلیم (قرآنی کتبہ) ا/ عہ/ میں ۲۰
۴۔ اچھی تعلیم (حدیث کا کتبہ) ۰/ ۹/ "
۵۔ اردو کا قاعدہ نمبر ۱ ۔/
۶۔ اردو کا قاعدہ نمبر ۲ ۰/
۷۔ " " نمبر ۳ ۰/
۸۔ تختۂ تعلیم و ترقی عہ/ عمدہ لکڑی
۹۔ مدرس کا قاعدہ نما ۲/
۱۰۔ اردو پڑھانے کا آسان طریقہ ۴/

۱۱۔ رسائل تعلیم و ترقی

یہ رسائل بالغ مبتدیوں کی دلچسپی اور ضرورتوں کا لحاظ رکھ کر سہل اور سادہ زبان میں بیان کئے جا رہیں کتابت اور طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے تقریباً پچاس رسائل اس سلسلہ کے زیر ترتیب ہیں۔ ان میں سے حسب ذیل چھ رسائل چھپ کر شائع ہوگئے ہیں۔

۱۔ نماز نماز کی دعائیں اور نماز کا طریقہ ۓ/
۲۔ حکایتیں حصہ اول ۓ/
۳۔ " حصہ دوم ۓ/
۴۔ حبیب خدا ۓ/
۵۔ نظمیں ۰/
۶۔ سیو نسلیمی ۓ/

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ایک روپیہ سے کم کے سامان کے لئے ڈاک کے ٹکٹ آنے چاہئیں

حالاتِ جامعہ

حسب معمول ۱۳ اپریل کو جامعہ میں قومی دن منایا گیا۔ تمام ملازموں (خدمتگاروں) کو چھٹی دیدی گئی۔ اور ساری ضروریات چھوٹی سے لے کر بڑی تک خود طلبہ نے انجام دیں اور ادنیٰ ادنیٰ کاموں کے انجام دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔ ناشتہ اور دوپہر کا کھانا تو ہر دارالاقامۃ میں علیحدہ علیحدہ تیار کیا گیا۔ مگر شام کو جامعہ کی تمام برادری نے طالب علموں کا پکایا ہوا ایک ساتھ کھایا۔ اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ جامعہ کے تمام شعبوں کے ملازموں کے ساتھ جن میں مہتر بھی شامل ہوتے ہیں۔ بیٹھ کر کھایا جاتا ہے۔ اور اسلامی مساوات کو عملی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔

امسال ایک نئی چیز کا اضافہ تھا۔ حلقہ ہمدردان جامعہ کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال، مدرسہ اسلامیہ شملہ نے جامعہ کو ایک عمدہ قسم کا فوجی بینڈ عنایت کیا تھا۔ مدرسہ ثانوی کے طلبہ اسے سیکھ رہے ہیں اور تھوڑی ہی مدت میں اسے خاصا سیکھ لیا ہے۔ انھوں نے کھانے کے قبل بینڈ بجا کر لوگوں کو محظوظ کیا۔

دو سال سے، اسے تعلیم سے قریب کرنے کے لئے جلسہ بھی ہوتا ہے۔ اور ملک کے اہم مسائل پر کالج اور ثانوی و ابتدائی مدارس کے طلبہ، مضامین لکھ کر پڑھتے ہیں، امسال بھی جلسہ کی تیاری کی گئی تھی اور دو سال کے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر، امسال اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی تھی، مگر بعض وجوہ سے یہ جلسہ امسال نہ ہو سکا۔

مدرسہ ثانوی کے "اقامتی طلبہ کی انجمن" بزم ادب کے زیر اہتمام المصور کے نام سے ایک پندرہ روزہ ... دیواری اخبار (Wall Paper) نکلتا ہے۔ ان بچوں نے اس دن کی مناسبت سے اس کا آزادی نمبر تیار کیا تھا۔

مطبوعہ اور غیر مطبوعہ (پنسل ڈرائنگ) تصویروں سے جلیانوالہ باغ اور خدائی تحریک کے سلسلہ کے مظالم دکھائے گئے تھے۔ اور بھی بہت سی مفید معلومات بہم پہنچائی گئی تھیں اس کے علاوہ ملک کی آزادی کی اہم تحریکوں کے متعلق چھوٹے چھوٹے مضامین تھے۔ مثلاً

۱:۔ ہندوستان کی آزادی میں حیدر علی اور سلطان ٹیپوؒ کا حصہ
۲:۔ ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ
۳:۔ وہابی تحریک اور دوسرے مسلم علماء کا حصہ تحریک آزادی میں
۴:۔ کانگریس
۵:۔ مسلم لیگ
۶:۔ جلیانوالہ باغ کا حادثہ
۷:۔ تحریک آزادی میں جامعہ کا حصہ
۸:۔ تحریک خدائی خدمتگار
۹:۔ محمد علی جناح

آج کل امتحانات کا زمانہ ہے۔ سندی آخر اور ثانوی ششم کے امتحانات ختم ہو چکے ہیں۔ سندی اول اور ثانوی پنجم کے ہو رہے ہیں۔ اور ۱۵ مئی تک ختم ہو جائیں اس کے بعد یکم اگست تک کے لئے کالج بند ہو جائے گا ثانوی اور ابتدائی مدارس کے امتحانات بھی شروع ہونے والے ہیں۔ طلبہ تیاریوں میں مشغول ہیں:۔

استادوں کے مدرسہ کے عملی امتحانات ہو رہے ہیں اور پھر اس کے بعد سے نظری امتحانات بھی ہوں گے۔ اور جون کے پہلے ہفتہ سے یہاں بھی چھٹی ہو جائے گی:۔

ادے پور (میواڑ) میں ودیا بھون کے نام سے ایک ہائی اسکول ہے۔ جس میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ پچھلے مہینہ، وہاں کے ایک استاد جناب بالیشور پرشاد صاحب ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جامعہ کے طرز تعلیم و طریق تعلیم کے مطالعہ کے لئے تشریف لائے۔ ایک مہینہ قیام فرمایا اور استادوں کے مدرسہ، ثانوی اور ابتدائی مدارس جامعہ نگر اوکھلا کا بہ تفصیل مطالعہ کیا:۔

اعظم گڈھ میں حکیم مولوی محمد اسحاق صاحب کی کوششوں سے ایک ابتدائی مدرسہ، کئی سال سے قایم ہے۔ اس میں تعلیم کے ساتھ ساتھ، بچوں کو مفید دستکاریاں بھی سکھلائی جاتی ہیں۔ اس کے صدر مدرس جناب مولوی محمد یونس صاحب اصلاحی، جامعہ تشریف لائے۔ اور پندرہ بیس روز قرول باغ اور دو تین دن جامعہ نگر اوکھلا میں قیام فرما کر جامعہ کی ابتدائی تعلیم کا مطالعہ کیا:۔

۸ رمئی کو جامعہ نگر اوکھلا میں ایک نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جو استادوں کے مدرسہ کے استعمال میں آئے گی۔ اس تقریب میں، جامعہ کی تمام برادری اور شہر کے دیگر حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی:۔

یہ عمارت، جناب نثار احمد خاں صاحب شروانی اور جناب فدا احمد خاں صاحب شروانی کے عطیہ سے بنے گی۔ اور ان کے مرحوم بھائی اور جامعہ کے ناظم اول جناب تصدق احمد خاں صاحب شروانی مرحوم کے نام سے موسوم ہوگی۔

سنگ بنیاد رکھنے سے قبل پروفیسر محمد مجیب صاحب قائم بمقام شیخ الجامعہ نے ایک مبسوط تقریر کی۔ اس کے جواب میں کے سنتانم صاحب نے بھی ایک مختصر سی تقریر کی اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد فدا احمد خاں صاحب نے ایک مختصر اور پرجوش تقریر کی۔ آخر میں جناب سید انصاری صاحب پرنسپل استادوں کے مدرسہ نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ اس شدید گرمی میں، شہر سے اس قدر دور تشریف لانے کی زحمت کی۔

اس موقع پر مکتبہ جامعہ کی طرف سے خوبصورت کارڈ پر مولانا حالی رح کی ایک رباعی چھاپ کر تقسیم کی گئی۔ جامعہ نگر اوکھلا کے بچوں نے مختلف ورزشی کھیلوں اور مدرسہ ثانوی کے طلبہ نے بینڈ سے مہمانوں کو محظوظ کیا مکتبہ جامعہ کی طرف سے لکڑی کے کرتب دکھلانے کا بھی پروگرام تھا۔ مگر جگہ کی خرابی اور وقت کی تنگی کی وجہ سے ممکن نہ ہو سکا:۔

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو جنوری ۱۹۳۹ء میں حلقہ ہمدرداں میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۶۶۰۱	فیاض علی خاں صاحب　اٹاوہ	۱۸	۶۶۱۸	حمایت حسین صاحب　کلکتہ	۳۵	۶۶۳۵	محمد سعید صاحب　گجرات
۲	۶۶۰۲	سید احمد حسین صاحب دارقی　〃	۱۹	۶۶۱۹	لیکوٹ ویریکینی	۳۶	۶۶۳۶	قاضی مقبول احمد صاحب　〃
۳	۶۶۰۳	شمس الدین عرف سما صاحب　〃	۲۰	۶۶۲۰	برکت علی اینڈ سنز　〃	۳۷	۶۶۳۷	محمد حسین صاحب　〃
۴	۶۶۰۴	سلطان حمید صاحب　〃	۲۱	۶۶۲۱	محمود قاسم اوراجی صاحب　〃	۳۸	۶۶۳۸	مستری فضل الٰہی صاحب　〃
۵	۶۶۰۵	مولوی عبدالقیوم صاحب　〃	۲۲	۶۶۲۲	حاجی حمایت اللہ صاحب　سنبھل	۳۹	۶۶۳۹	ریاض الرحمٰن صاحب　کانپور
۶	۶۶۰۶	سید درحسن صاحب　〃	۲۳	۶۶۲۳	عرفان علی خاں صاحب　〃	۴۰	۶۶۴۰	جی اے مختار صاحب　کشمیر
۷	۶۶۰۷	محمد مصباح الدین صاحب نقوی لکھنؤ	۲۴	۶۶۲۴	الطاف حسین خاں صاحب　〃	۴۱	۶۶۴۱	ڈاکٹر بدرالدین صاحب　بربھنی
۸	۶۶۰۸	نجم الدین احمد صاحب　〃	۲۵	۶۶۲۵	طاہر الانصاری صاحب　مرادآباد	۴۲	۶۶۴۲	محمد یوسف صاحب　اورنگ آباد
۹	۶۶۰۹	مرشد علی خاں صاحب　آنولہ	۲۶	۶۶۲۶	متولی صاحب وقف رفیع الدین　〃	۴۳	۶۶۴۳	سید محمود مغربی صاحب　〃
۱۰	۶۶۱۰	یوسف علی صاحب　فیض آباد	۲۷	۶۶۲۷	شرف رسول صاحب　لکھنؤ	۴۴	۶۶۴۴	محمد ساجد صاحب　〃
۱۱	۶۶۱۱	حبیب حسین صاحب صدیقی بارہ بنکی	۲۸	۶۶۲۸	علی حسن صاحب　〃	۴۵	۶۶۴۵	علیم اللہ صاحب　〃
۱۲	۶۶۱۲	ڈاکٹر محمد حنیف صاحب　〃	۲۹	۶۶۲۹	سید جواد شاہ صاحب　گورکھپور	۴۶	۶۶۴۶	حیات اللہ صاحب　〃
۱۳	۶۶۱۳	ڈاکٹر محمد مظفر صاحب　رانچی	۳۰	۶۶۳۰	شجاعت علی خاں صاحب　〃	۴۷	۶۶۴۷	بشیر الدین صاحب　〃
۱۴	۶۶۱۴	ابوالاحد محمد نور صاحب　پورنیہ	۳۱	۶۶۳۱	عزیز احمد صاحب　〃	۴۸	۶۶۴۸	امین خاں صاحب　〃
۱۵	۶۶۱۵	بیگم قاضی محمود اشرف صاحب مرحوم آرہ	۳۲	۶۶۳۲	محمد علیم احمد زئی صاحب　کوئٹہ	۴۹	۶۶۴۹	سید محی الدین صاحب　〃
۱۶	۶۶۱۶	سید شوکت علی صاحب　〃	۳۳	۶۶۳۳	قاضی عبدالقدیر صاحب　گجرات	۵۰	۶۶۵۰	محمد ابراہیم صاحب　〃
۱۷	۶۶۱۷	وہاج الدین ریاض الدین صاحب کلکتہ	۳۴	۶۶۳۴	چودھری محمد سرور صاحب　〃	۵۱	۶۶۵۱	دتاترے راؤ صاحب　〃

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۵۲	۶۶۵۲	بھگوان راؤ صاحب اورنگ آباد	۶۸	۶۶۶۸	سید رحیم الدین حسین صاحب گلبرگہ	۸۴	۶۶۸۴	مسٹر عبدالحکیم سنگھ بھوم
۵۳	۶۶۵۳	وشوناتھ راؤ کھرے صاحب 〃	۶۹	۶۶۶۹	محمد عبدالکریم صاحب 〃	۸۵	۶۶۸۵	مسٹر ایم اے لطیف 〃
۵۴	۶۶۵۴	رام لال صاحب 〃	۷۰	۶۶۷۰	سعید الحسن صاحب 〃	۸۶	۶۶۸۶	مسٹر محمد عیسیٰ 〃
۵۵	۶۶۵۵	محمد بہادر خاں صاحب حیدرآباد	۷۱	۶۶۷۱	علی الدین صاحب 〃	۸۷	۶۶۸۷	مسٹر ضمیر الدین 〃
۵۶	۶۶۵۶	عبدالعزیز صاحب 〃	۷۲	۶۶۷۲	سید سجاد علی صاحب 〃	۸۸	۶۶۸۸	سید عبدالرحیم صاحب 〃
۵۷	۶۶۵۷	معراج الدین نور الاسلام صاحب جالنگر	۷۳	۶۶۷۳	غلام حافظ خاں صاحب 〃	۸۹	۶۶۸۹	مسٹر محمد عبدالستار 〃
۵۸	۶۶۵۸	حاجی محمد حیدر صاحب 〃	۷۴	۶۶۷۴	وحید الزماں صاحب 〃	۹۰	۶۶۹۰	مسٹر حکیم خاں 〃
۵۹	۶۶۵۹	غوث یار جنگ صاحب 〃	۷۵	۶۶۷۵	امیر الدین صاحب 〃	۹۱	۶۶۹۱	مسٹر یقین احمد 〃
۶۰	۶۶۶۰	محی الدین صاحب 〃	۷۶	۶۶۷۶	محمود علی صاحب 〃	۹۲	۶۶۹۲	محمد سلیم صاحب 〃
۶۱	۶۶۶۱	سید عابد حسین صاحب 〃	۷۷	۶۶۷۷	سید احمد صاحب 〃	۹۳	۶۶۹۳	فضل کریم بخش صاحب مظفرگڑھ
۶۲	۶۶۶۲	غلام احمد صاحب 〃	۷۸	۶۶۷۸	قمر الدین صاحب 〃	۹۴	۶۶۹۴	ملک قادر بخش صاحب 〃
۶۳	۶۶۶۳	سید امین الدین صاحب 〃	۷۹	۶۶۷۹	محی الدین صاحب 〃	۹۵	۶۶۹۵	محمد بخش صاحب 〃
۶۴	۶۶۶۴	عبدالقادر انصاری صاحب 〃	۸۰	۶۶۸۰	غلام حسین صاحب 〃	۹۶	۶۶۹۶	غلام قادر صاحب 〃
۶۵	۶۶۶۵	فضل احمد خاں صاحب 〃	۸۱	۶۶۸۱	سید ممتاز احمد صاحب زیدی جامعہ نگر	۹۷	۶۶۹۷	اللہ دتا صاحب 〃
۶۶	۶۶۶۶	محمد سیف اللہ صاحب 〃	۸۲	۶۶۸۲	مسٹر حسن امام جمشید پور	۹۸	۶۶۹۸	الٰہی بخش صاحب دہلی
۶۷	۶۶۶۷	محمد شریف الدین صاحب 〃	۸۳	۶۶۸۳	مسٹر عظیم اللہ 〃			

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو جنوری ۱۹۳۹ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔
اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے

میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیے (مرتب)

جنوری سنہ ۲۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۴۹	محمد شاغل صاحب نئی دہلی	صہ	۲۰	۲۵۶۸ سی	حاجی عباد اللہ خانصاحب	عا	۳۹	۲۵۸۷ سی	سعید احمد صاحب "	عہ
۲	۲۵۷	شیخ ایم یونس صاحب دہلی	عہ	۲۱	"۲۵۶۹	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴ر	۴۰	"۲۵۸۸	محبوب احمد صاحب "	۴ر
۳	۲۵۹	شاہد علی اینڈ برادرز "	صہ	۲۲	"۲۵۷۰	رحمت اللہ خانصاحب "	۴ر	۴۱	"۲۵۸۹	پروفیسر عبدالرحمن صاحب "	عہ
۴	۳۰۹	الاسٹر انسگا رٹر لائف انشورنس کمپنی	صہ	۲۳	"۲۵۷۱	سید محمد احمد صاحب "	عہ	۴۲	"۲۵۹۰	ملک آفتاب احمد صاحب "	عہ
۵	۳۸۰	ظہور الٰہی صاحب نئی دہلی	عہ	۲۴	"۲۵۷۲	آفتاب الدین صاحب "	عہ	۴۳	"۲۵۹۱	مولوی حاجی نور محمد صاحب "	۲ر
۶	۲۹۶	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب "	عہ	۲۵	"۲۵۷۳	محمد شفیع صاحب "	۸ر	۴۴	"۲۵۹۲	کاملین صاحب "	صہ
۷	۲۹۰	خواجہ محمد عبدالمجید خانصاحب دہلی	سے	۲۶	"۲۵۷۴	منشی حشمت اللہ صاحب "	عہ	۴۵	"۲۵۹۳	حاجی منور الدین محمد گلزار احسن صاحبان	صہ
۸	۲۵۵۶ سی	آغا محمد امین صاحب "	عہ	۲۷	"۲۵۷۵	حکیم حامد میاں صاحب "	۲ر	۴۶	"۲۵۹۴	اللہ یار خاں صاحب "	۴ر
۹	"۲۵۵۷	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان "	سے	۲۸	"۲۵۷۶	منشی بشیر بیگ صاحب "	۲ر	۴۷	"۲۵۹۵	حاجی عبدالرحمن عبدالرحیم صاحبان	عہ
۱۰	"۲۵۵۸	حاجی عبدالحمید خاں صاحب "	صہ	۲۹	"۲۵۷۷	سرفراز الحق صاحب "	۴ر	۴۸	"۲۵۹۶	حاجی محبوب بخش و ربیع الدین صاحبان	عہ
۱۱	"۲۵۵۹	احسن حامد علی صاحب "	۸ر	۳۰	"۲۵۷۸	کپتان حبیب الرحمن صاحب "	صہ	۴۹	"۲۵۹۷	شیخ انیس الرحمن صاحب "	۴ر
۱۲	"۲۵۶۰	محمد علی صاحب "	۸ر	۳۱	"۲۵۷۹	احمد اسلام خانصاحب "	عہ	۵۰	"۲۵۹۸	شیخ محمد سعید صاحب "	۸ر
۱۳	"۲۵۶۱	سید شمس الدین صاحب "	۸ر	۳۲	"۲۵۸۰	محمد ابراہیم صاحب "	۴ر	۵۱	"۲۵۹۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۸ر
۱۴	"۲۵۶۲	سید حفیظ الدین صاحب "	۸ر	۳۳	"۲۵۸۱	محمد شفیق صاحب "	عہ	۵۲	"۲۶۰۰	محمد عارف صاحب "	عہ
۱۵	"۲۵۶۳	ایس محمد یوسف صاحب "	۸ر	۳۴	"۲۵۸۲	محمد سلیم خاں صاحب "	۴ر	۵۳	"۲۹۵۱	ایس مولا بخش مہر دین صاحبان "	عہ
۱۶	"۲۵۶۴	بیگم محمد یعقوب صاحب "	۸ر	۳۵	"۲۵۸۳	مسز ایم جی اے صابری صاحب	۴ر	۵۴	"۲۹۵۲	منشی محمد احسن صاحب "	۸ر
۱۷	"۲۵۶۵	اے حکیم بٹ صاحب "	عہ	۳۶	"۲۵۸۴	منشی شمس الدین صاحب "	۴ر	۵۵	"۲۹۵۳	محمد عبدالخالق شہاب الدین صاحبان	ع
۱۸	"۲۵۶۶	سید غلام حسنین صاحب "	عا	۳۷	"۲۵۸۵	غازی عبدالجبار صاحب "	عا	۵۶	"۲۹۵۴	میاں فیض محمد صاحب "	عہ
۱۹	"۲۵۶۷	زاہد حسین صاحب "	صہ	۳۸	"۲۵۸۶	حاجی محمد عمر صاحب "	صہ	۵۷	"۲۹۵۵	میاں عبدالرشید صاحب "	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵۸	۲۹۵۶ سی	دفتر رسالہ عصمت دہلی	۸/	۸۲	۲۹۸۰ سی	رفیع اللہ خاں صاحب دہلی	۸/	۱۰۶	۳۰۲۳ سی	مولانا بشیر احمد صاحب دہلی	۴/
۵۹	۲۹۵۷ "	عبداللطیف خاں صاحب "	صہ/	۸۳	۲۹۸۱ "	الٰہی مولا بخش صاحب "	عہ/	۱۰۷	۳۰۲۴ "	مولانا عبدالرزاق صاحب "	۶/
۶۰	۲۹۵۸ "	شیخ محمد شفیع صاحب "	۲/	۸۴	۳۰۰۱ "	حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی	عہ/	۱۰۸	۳۰۲۵ "	مولانا منظر علی صاحب "	۴/
۶۱	۲۹۵۹ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴/	۸۵	۳۰۰۲ "	سلیم الزماں صاحب صدیقی "	۶/	۱۰۹	۳۰۲۶ "	شہاب الدین محمد دین صاحبان	۴/
۶۲	۲۹۶۰ "	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۴/	۸۶	۳۰۰۳ "	ایضاً " "	عہ/	۱۱۰	۳۰۲۷ "	ریاض الحسن صاحب "	۸/
۶۳	۲۹۶۱ "	قمر الدین احمد صاحب "	عہ	۸۷	۳۰۰۴ "	بیگم عبدالمنان صاحب "	۶/	۱۱۱	۳۰۲۸ "	شمس العارفین صاحب "	عہ
۶۴	۲۹۶۲ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان "	عہ/	۸۸	۳۰۰۵ "	منشی خورشید عالم صاحب "	عہ/	۱۱۲	۳۰۲۹ "	خواجہ سرور حسن صاحب "	۶/
۶۵	۲۹۶۳ "	سراج الدین احمد صاحب "	۲/	۸۹	۳۰۰۶ "	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان "	۸/	۱۱۳	۳۰۳۰ "	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب "	۲/
۶۶	۲۹۶۴ "	محمد وزیر صاحب "	عہ/	۹۰	۳۰۰۷ "	عبدالحمید صاحب "	ے/	۱۱۴	۳۰۳۱ "	عبداللطیف صاحب قریشی	عہ/
۶۷	۲۹۶۵ "	حاجی عبدالحمید محمد الیاس صاحبان "	۴/	۹۱	۳۰۰۸ "	محمد حسین خادم صاحب "	۸/	۱۱۵	۳۰۳۲ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۲/
۶۸	۲۹۶۶ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۴/	۹۲	۳۰۰۹ "	حامد علی صاحب "	۴/	۱۱۶	۳۰۳۳ "	منشی علی احمد خاں صاحب "	عہ/
۶۹	۲۹۶۷ "	شیخ عبدالرزاق صاحب "	عہ/	۹۳	۳۰۱۰ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/	۱۱۷	۳۰۳۴ "	مرزا سلیمان صاحب جوہری "	عہ/
۷۰	۲۹۶۸ "	کالو صاحب "	۴/	۹۴	۳۰۱۱ "	ڈاکٹر عبدالغنی قریشی صاحب "	عہ/	۱۱۸	۳۰۳۵ "	انوار الحق ایم ایم عرفان صاحبان	عہ/
۷۱	۲۹۶۹ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲/	۹۵	۳۰۱۲ "	رفیق احمد صاحب "	عہ/	۱۱۹	۳۰۳۶ "	امجد حسین خاں صاحب "	۸/
۷۲	۲۹۷۰ "	محمد صبغت اللہ صاحب "	۴/	۹۶	۳۰۱۳ "	محمود علی صاحب "	۶/	۱۲۰	۳۰۳۷ "	حاجی بشیر احمد صاحب "	۸/
۷۳	۲۹۷۱ "	الیس عصمت اللہ محمد سلطان صاحبان "	عہ/	۹۷	۳۰۱۴ "	خاں بہادر محمد سلیمان صاحب "	صہ/	۱۲۱	۳۰۳۸ "	حاجی عبدالمغنی فضل الحق صاحبان	۶/
۷۴	۲۹۷۲ "	محمد یوسف صاحب اللہ والے "	۴/	۹۸	۳۰۱۵ "	نظری خاں صاحب "	عہ/	۱۲۲	۳۰۳۹ "	حکیم ذکی احمد صاحب "	عہ/
۷۵	۲۹۷۳ "	عبدالحکیم صاحب "	۸/	۹۹	۳۰۱۶ "	عبدالاحد صاحب "	۴/	۱۲۳	۳۰۴۰ "	تعظیم الحق صاحب "	۶/
۷۶	۲۹۷۴ "	سید محمد اختر صاحب "	۴/	۱۰۰	۳۰۱۷ "	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ/	۱۲۴	۳۰۴۱ "	بیگم مولوی ظفر حسین صاحب	عہ/
۷۷	۲۹۷۵ "	قمر الدین صاحب "	۴/	۱۰۱	۳۰۱۸ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۸/	۱۲۵	۳۰۴۲ "	ڈاکٹر محمد شریف صاحب "	۸/
۷۸	۲۹۷۶	میاں محمد رفیق صاحب "	عہ/	۱۰۲	۳۰۱۹ "	لیڈی ڈاکٹر الف ڈی محمود صاحب "	عہ/	۱۲۶	۳۰۴۳ "	عیوض خاں محمد اسمٰعیل صاحبان "	صہ/
۷۹	۲۹۷۷ "	محمد شفیع الدین صاحب نیر "	عہ/	۱۰۳	۳۰۲۰ "	احمد حسن خاں صاحب "	عہ/	۱۲۷	۳۰۴۴ "	زرین نگار عبدالحمید خاں صاحبان	۶/
۸۰	۲۹۷۸ "	صالح خاتون صاحبہ "	۸/	۱۰۴	۳۰۲۱ "	ظہیر الدین صاحب چشتی "	عہ/	۱۲۸	۳۰۴۵ "	حاجی نور الدین صاحب "	۴/
۸۱	۲۹۷۹ "	محمد ادریس صاحب باڑی "	عہ/	۱۰۵	۳۰۲۲ "	خواجہ غلام السبطین صاحب "	عہ/	۱۲۹	۳۰۴۶ "	غفران الدین صاحب "	۴/

نمبر شمار	چندہ دہندہ نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	چندہ دہندہ نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳۰	۲۰۴۷ مئی	مرزا فیاض بیگ صاحب دہلی	۴/	۳	۲۸۲	حافظ انشاء احمد صاحب عباسی	ے/	۲۷	۱۴۲۲ مئی	سید جواد علی شاہ صاحب گورکھپور	صہ
۱۳۱	۲۰۴۸"	حافظ عبد الحلیم حبیب الرحمٰن صاحبان "	۴/	۴	۲۸۹	حبیب حسین صاحب ردولی	عہ/	۲۸	۱۴۲۳"	ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب "	ے/
۱۳۲	۲۰۴۹"	ایم الواہ[illegible] حق صاحب "	۴/	۵	۲۹۲	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	صہ/	۲۹	۱۴۲۴"	عزیز احمد صاحب تحصیلدار "	عہ/
۱۳۳	۲۰۵۰"	[illegible] احمد صاحب "	عہ/	۶	۲۹۴	عاشق حسین صاحب بلرامپور	۸ہ/	۳۰	۱۴۲۵"	علی ضمیر صاحب بہرائچ	۶/
۱۳۴	۱۸۸۰"	لیاقت اللہ خاں صاحب "	۸/	۷	۳۰۳	بیگم ایم اسلام صاحب کانپور	عمہ/	۳۱	۱۴۲۶"	سید شمس الحسن صاحب "	ے/
۱۳۵	۱۸۸۱"	محمد شریف صاحب قریشی "	۸/	۸	۵۹۸ مئی	مولوی عبد العزیز صاحب مرادآباد	ے/	۳۲	۱۴۲۷"	زین اللہ صاحب "	ے/
۱۳۶	۱۸۸۲"	شمعون احمد صاحب نبی "	عہ/	۹	۵۹۹"	ڈاکٹر محمد عبد النعیم صاحب "	۸ہ/	۳۳	۱۴۲۸"	سعید احمد صاحب وارثی "	۶/
۱۳۷	۱۸۸۳"	مولوی عبد الرب صاحب "	عہ/	۱۰	۶۰۰"	نواب خلیل اللہ خاں صاحب "	ے/	۳۴	۱۴۲۹"	حامد عمر صاحب "	صہ/
۱۳۸	۱۸۸۴"	حافظ عبد الحکیم صاحب "	ے/	۱۱	۱۴۰۲"	حافظ سلطان احمد صاحب "	عہ/	۳۵	۱۴۳۰"	بشیر احمد صاحب "	۶/
۱۳۹	۱۸۸۵"	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/	۱۲	۱۴۰۳"	حافظ محمد شاکر صاحب "	ے/	۳۶	۱۴۳۱"	بہرائچ مل لمیٹڈ "	۱عمہ
۱۴۰	۱۸۸۶"	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ/	۱۳	۱۴۰۴"	مولوی عرفان علی خاں صاحب "	۸ہ/	۳۷	۱۴۳۳"	عزیز احمد صاحب تحصیلدار "	۶/
۱۴۱	۱۸۸۷"	عبد الواحد صاحب "	۴/	۱۴	۱۴۰۶"	مولانا طاہر الانصاری صاحب "	۸ہ/	۳۸	۱۴۳۵"	محمد بسم اللہ صاحب "	۶/
۱۴۲	۱۸۸۸"	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب "	عہ/	۱۵	۱۴۰۷"	حاجی امانت اللہ صاحب "	۸ہ/	۳۹	۱۴۳۶"	مسعود احمد صاحب انصاری "	عمہ/
۱۴۳	۱۸۸۹"	سید حامد علی صاحب "	عہ/	۱۶	۱۴۰۹"	ڈاکٹر احمد حسن صاحب لکھنؤ	۶/	۴۰	۱۴۳۷"	شجاعت علی خاں صاحب "	صہ/
۱۴۴	۱۸۹۰"	محمد اشرف صاحب "	۸/	۱۷	۱۴۱۰"	بیگم اشتیاق احمد عباسی صاحب "	عمہ/	۴۱	۱۴۳۸"	سید محمد ذکی صاحب "	ے/
۱۴۵	۱۸۹۱"	عبد الحق صاحب "	۴/	۱۸	۱۴۱۱"	نصیر محمد گاؤ صاحب "	عہ/	۴۲	۱۴۴۰"	سید احمد علی صاحب کپتان گنج "	صہ/
۱۴۶	۱۸۹۲"	شیخ کریم بخش صاحب "	۶/	۱۹	۱۴۱۲"	مشرف حسین صاحب "	ے/	۴۳	۱۴۴۴"	شیخ محمود الرحمٰن صاحب قدوائی "	ے/
۱۴۷	دو چیک	پروفیسر محمد عاقل صاحب "	عہ/	۲۰	۱۴۱۳"	علی حسن صاحب "	عہ/	۴۴	۱۴۴۵"	نذیر احمد صاحب عباسی "	صہ/
۱۴۸	"	رشید نعمانی صاحب "	۴/	۲۱	۱۴۱۴"	شرف الدین صاحب "	عہ/	۴۵	۱۴۴۶"	مولوی اکبر حسین صاحب "	ے/
۱۴۹	"	عروج الحسن صاحب "	۴/	۲۲	۱۴۱۷"	شیخ منتشر حسین صاحب قدوائی "	عہ/	۴۶	۱۴۴۷"	اختر حسین صاحب قریشی "	صہ/
		میزان کل ۱۲۸۱		۲۳	۱۴۱۸"	عزیز الکریم صاحب انصاری لکھنؤ	عہ/	۴۷	۱۴۴۹"	محمد ضمیر الدین صاحب "	صہ/
یوپی				۲۴	۱۴۱۹"	پروفیسر وحید الرحمٰن صاحب "	۶/	۴۸	۱۴۵۰"	محمد نور صاحب "	ے/
۱	۳۵۱	بیگم ایم اسلام صاحب کانپور	عہ/	۲۵	۱۴۲۰"	سید جنید علی شاہ صاحب گورکھپور	عمہ/	۴۹	۱۴۵۱"	خدا بخش صاحب "	عمہ/
۲	۳۸۰	ریاض الرحمٰن صاحب "	عہ/	۲۶	۱۴۲۱"	سید رازق علی شاہ صاحب "	صہ/	۵۰	۱۴۵۲"	سید وجاہت حسین صاحب لکھنؤ	ے/

نمبر شمار	رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵۱	۱۴۵۳	شیخ رشاد شاہد حسین صاحب لکھنؤ	صہ		بنگال			۲۴	۱۹۹۰	سید وہاب صاحب	۴ر
۵۲	۱۴۵۴	منشی محمد حنیف صاحب "	عہ	۱	[illegible]	ایس بی تدوائی صاحب کلکتہ	عا	۲۵	۹۹۵	قاسم داد صاحب "	۴ر
۵۳	۱۴۵۵	غلام اصغر صاحب حیدری "	صہ	۲	۹۷۶	محمد کامل صاحب	ـ	۲۶	۲۰۰۰	عبد الکریم صاحب "	عہ
۵۴	۱۴۵۶	خان بہادر حافظ محی الدین صاحب "	ے	۳	۱۹۷۷	شیخ محمد شفیع صاحب	ے	۲۷	۲۰۰۱	ایم ایوب ولی محمد صاحب "	۴ر
۵۵	۱۴۵۷	چودھری محمد عظیم الدین اشرف صاحب بہار	للعہ	۴	۱۹۷۸	شیخ محمد تقی صاحب "	۴ر	۲۸	۲۰۰۲	میاں ... حاجی محمد سیٹھ صاحب "	ے
۵۶	۱۴۵۸	شاہ سراج احمد صاحب ردولی	۶ر	۵	۱۹۷۹	محمد اشفاق صاحب "	۸ر	۲۹	۲۰۰۳	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ
۵۷	۱۴۵۹	حاجی صفدر خاں صاحب "	۶ر	۶	۱۹۸۰	محمد ... صاحب "	عہ	۳۰	۲۰۰۴	محمد ابراہیم سراج الدین صاحب "	عہ
۵۸	۱۴۶۰	عظمت بازی صاحب "	۱۲ر	۷	۱۹۸۱	حاجی محمد اسمٰعیل اینڈ سنز "	۸ر	۳۱	۲۰۰۶	پروفیسر محمد محفوظ الحق صاحب "	عہ
۵۹	۱۴۶۱	محمد علی نواب علی صاحبان "	چہ	۸	۱۹۸۲	حاجی شیخ محمد سعید صاحب "	صہ	۳۲	۲۰۰۷	مولوی قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ
۶۰	۱۴۶۲	اشتیاق احمد صاحب عباسی "	عا	۹	۱۹۸۳	سید آغا احمد آفندی صاحب "	لعہ	۳۳	۲۰۰۸	محمد لیاقت اللہ خانصاحب "	عہ
۶۱	۱۴۶۳	شیخ سلطان احمد صاحب "	ے	۱۰	۱۹۸۴	مولوی عبد العزیز صاحب انصاری	صہ	۳۴	۲۰۰۹	محمد اسمٰعیل صاحب "	صہ
۶۲	۱۴۶۴	بدر الحسن صاحب ہردوئی	عا	۱۱	۱۹۸۵	نصیر الدین احمد صاحب "	۲ر	۳۵	۲۰۱۰	میاں محمد یوسف صاحب "	ے
۶۳	۱۴۶۵	محمد علی صاحب تعلقدار ردولی	للعہ	۱۲	۱۹۸۶	اے ایم خیرادی صاحب "	۸ر	۳۶	۲۰۱۱	محمد تقی صاحب "	۸ر
۶۴	۱۴۶۶	رشید الدین صاحب لکھنؤ	عہ	۱۳	۱۹۸۷	اے رحمٰن بارفانی صاحب "	۴ر	۳۷	۲۰۱۲	عبد الستار صاحب "	۸ر
۶۵	۱۴۶۷	حامد علی صاحب ندوی "	عہ	۱۴	۱۹۸۸	عبد العزیز شیخ محمد صاحب "	۴ر	۳۸	۲۰۱۳	غلام حسین صاحب "	عا
۶۶	۱۴۶۸	مولانا نجم الدین احمد صاحب "	۴ر	۱۵	۱۸۹	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۴ر	۳۹	۲۰۱۴	مولوی حاجی عبد الخالق صاحب "	عہ
۶۷	۱۴۶۹	خان بہادر مولوی عبد القیوم صاحب ناؤ	عہ	۱۶	۱۹۹۰	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸ر	۴۰	۲۰۱۵	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸ر
۶۸	۱۴۷۰	حاجی شیخ اختر حسین صاحب "	ے	۱۷	۱۹۹۱	محمد عمر عثمانی اجمیری صاحب "	۸ر	۴۱	۲۰۱۶	مولوی رحیم الدین صاحب "	عہ
۶۹	۱۴۷۱	شیخ سجاد حسین صاحب "	ے	۱۸	۱۹۹۲	الیف بی خانصاحب "	عہ	۴۲	۲۰۱۷	محمد اسحٰق صاحب "	عہ
۷۰	۱۴۷۲	فیاض علی خانصاحب "	ے	۱۹	۱۹۹۳	مس آر ایس خانصاحب "	۸ر	۴۳	۲۰۱۸	مولوی محمد یوسف صاحب انبالوی	عہ
۷۱	۱۴۷۳	سیٹھ محمد یحییٰ صاحب "	ے	۲۰	۱۹۹۴	مس کی کی خانصاحب "	۸ر	۴۴	۲۰۱۹	سید شاہ محمد انوار حسین صاحب "	۴ر
۷۲	مؤجرنمبر	اقبال احمد سلمہ قائم گنج	۴ر	۲۱	۱۹۹۵	دختران اکیبانی صاحب "	لعہ ۴ر	۴۵	۲۰۲۰	فیاض الدین اینڈ کو "	لعہ ۱۲
		میزان کل	۴۷۱ / ۱۵	۲۲	۱۹۹۶	اہلیہ یوسف اکیبانی صاحب "	۸ر	۴۶	۲۰۲۱	مسرز گرانڈ واچ کمپنی "	عا
				۲۳	۱۹۹۷	اے جے دیرانی صاحب "	۴ر	۴۷	۲۰۲۲	شیخ حضور احمد صاحب نظامی "	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۸	۲۰۲۳ سی	محمود قاسم صاحب کلکتہ	ـہ/	۷۲	۲۰۴۷ سی	ویدار احمد صاحب "	عہ/	۹۶	۲۸۵۶ سی	وہاج الدین رضی الدین صاحب	۱۲/
۴۹	۲۰۲۴ "	سید احمد افضل صاحب "	ے	۷۳	۲۰۴۸ "	محمد یوسف صاحب "	۳/			میزان کل ۱۰ عہ/ ۱۲	
۵۰	۲۰۲۵ "	شیخ محمد فاروق صاحب "	عہ/	۷۴	۲۰۴۹ "	خواجہ محمد شریف صاحب جکوالی "	عہ/		بمبئی		
۵۱	۲۰۲۶ "	مولوی عبداللہ صاحب عثمانی "	عہ/	۷۵	۲۰۵۰ "	خواجہ محمد شفیع صاحب "	۴/	۱	۲۷۲۲ سی	معین الدین صاحب تاجر بمبئی	عہ/
۵۲	۲۰۲۷ "	عبدالرزاق صاحب "	۸/	۷۶	۲۱۰۱ "	مولوی شمس الحق صاحب "	عہ/	۲	۲۷۲۳ "	اہلیہ صاحب " "	عہ/
۵۳	۲۰۲۸ "	محمد سمیع احمد صاحب "	عہ/	۷۷	۲۱۰۲ "	سید محمد ولی حیدر صاحب "	عہ/	۳	۲۷۲۴ "	عثمان حسین خان صاحب "	عہ/
۵۴	۲۰۲۹ "	محمد فضل احمد صاحب "	عہ/	۷۸	۲۱۰۳ "	محمود خان صاحب "	۲/	۴	۲۷۲۵ "	محمد شبیر ولی محمد صاحبان "	ع/
۵۵	۲۰۳۰ "	شیخ عبدالغنی صاحب "	ع/	۷۹	۲۱۰۴ "	منور برادرس صاحبان "	عہ/	۵	۲۷۲۶ "	شیخ احمد سنگے صاحب "	۴/
۵۶	۲۰۳۱ "	محمد صالحین صاحب "	ع/	۸۰	۲۱۰۵ "	محمد حبیب اللہ صوفی صاحب "	۸/	۶	۲۷۲۷ "	حاجی احمد غلام محی الدین صاحب	عہ/
۵۷	۲۰۳۲ "	خدا احمد صاحب "	عہ/	۸۱	۲۱۰۷ "	منشی محمد شفیع صاحب "	صہ/	۷	۲۷۲۸ "	ڈاکٹر ایم منور صاحب "	ے
۵۸	۲۰۳۳ "	عبدالمجید صاحب "	۸/	۸۲	۲۱۰۸ "	بدرالحسن صاحب "	۴/	۸	۲۷۲۹ "	مرزا اختر حسن صاحب "	عہ/
۵۹	۲۰۳۴ "	شبیر احمد صاحب واٹن "	عہ/	۸۳	۲۱۰۶ "	حاجی محمد رفیع صاحب "	۸/	۹	۲۷۳۱ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ/
۶۰	۲۰۳۵ "	غلام حیدر صاحب چاڈلا "	۸/	۸۴	۲۱۱۰ "	محمد یسین محمد جان صاحب "	۸/	۱۰	۲۷۳۲ "	ڈی رزدراخ صاحب "	عہ/
۶۱	۲۰۳۶ "	حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ/	۸۵	۲۱۱۱ "	ایس ایم رفیق صاحب "	ع/	۱۱	۲۷۳۳ "	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحبہ	ع/
۶۲	۲۰۳۷ "	یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی "	۸/	۸۶	۲۱۱۲ "	ایس اے رحمن صاحب "	ع/	۱۲	۲۷۳۴ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری	عہ/
۶۳	۲۰۳۸ "	عبدالمنان صاحب "	عہ/	۸۷	۲۱۱۳ "	ایس ایچ ہاشمی صاحب "	ع/	۱۳	۲۷۳۵ "	حاجی ابوبکر صاحب جوہری "	عہ/
۶۴	۲۰۳۹ "	حاجی عبدالوہاب صاحب "	عہ/	۸۸	۲۱۱۴ "	شیخ عبدالحمید صاحب "	عہ/	۱۴	۲۷۳۶ "	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عہ/
۶۵	۲۰۴۰ "	حاجی فضل دین صاحب "	۴/	۸۹	۲۱۱۵ "	ہدایت اللہ صاحب "	۸/	۱۵	۲۷۳۷ "	ابراہیم عمادی صاحب "	۴/
۶۶	۲۰۴۱ "	غلام ملک حیدر صاحب "	۲/	۹۰	۲۱۱۶ "	رحمن الہی صاحب "	عہ/	۱۶	۲۷۳۸ "	قاضی بابو صاحب "	۴/
۶۷	۲۰۴۲ "	شاہ کلیم الرحمن صاحب "	عہ/	۹۱	۲۱۱۷ "	عبدالحمید صاحب "	۸/	۱۷	۲۷۳۹ "	فقیہہ عباس صاحب "	۴/
۶۸	۲۰۴۳ "	ایس ایم عمر صاحب "	۴/	۹۲	۲۱۱۸ "	مولوی محمد امین صاحب "	عہ/	۱۸	۲۷۴۰ "	حبیب حکیم صاحب بارپیا "	صہ/
۶۹	۲۰۴۴ "	ایس مولابخش صاحب "	۴/	۹۳	۲۱۱۹ "	وزیر خان صاحب "	۸/	۱۹	۲۷۴۱ "	ڈاکٹر محمد اسحق صاحب "	ع/
۷۰	۲۰۴۵ "	خواجہ سراج الدین صاحب "	عہ/	۹۴	۲۱۲۰ "	شیخ عبدالرشید صاحب "	صعہ/	۲۰	۲۷۴۲ "	علی حاجی یوسف صاحب سونانی	عہ/
۷۱	۲۰۴۶ "	عبدالخالق صاحب "	۸/	۹۵	۲۱۲۱ "	قمرالحسن صاحب "	۸/	۲۱	۲۷۴۳ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۲	۲۷۴۴	منیر احمد صاحب بمبئی	عصہ/	۲	۲۸۰۱ سی	عبدالحفیظ صاحب جمشید پور	عہ/	۲۶	۲۸۵۲ سی	ڈاکٹر عظیم الدین صاحب	عصہ/
۲۳	" ۲۷۴۵	عبدالکریم محمد حسین صاحب للہ "	عہ/	۳	" ۲۸۰۲	مولوی علی متقی صاحب "	ـہ/	۲۷	" ۲۸۵۳	بیگم محمود اشرف صاحبہ مرحوم آرہ	صہ/
۲۴	" ۲۷۴۶	چودھری صاحب معرفت وانز برادرز "	عہ/	۴	" ۲۸۰۳	مولوی محمد عابد صاحب "	عہ/			میزان کل [illegible]	
۲۵	" ۲۷۴۷	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	۴/	۵	" ۲۸۰۴	مولوی حسن امام صاحب "	ـہ/			**حیدرآباد دکن**	
۲۶	" ۲۷۴۸	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	۴/	۶	" ۲۸۰۵	مولوی عظیم اللہ صاحب "	عہ/	۱	۳۵۲	اے ایل سعید صاحب "	صہ/
۲۷	" ۲۷۴۹	سید حاجی عبداللہ صاحب "	۴/	۷	" ۲۸۰۶	محمد سلیم صاحب "	۸/	۲	۳۹۲	ڈاکٹر بدر الدین صاحب بمبئی	صہ/
۲۸	" ۲۷۵۰	ایس ایم ابراہیم صاحب "	عہ/	۸	" ۲۸۰۷	احمد طہٰ صاحب "	ـے/	۳	۱۸۹۳ سی	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	عہ ۸/
۲۹	" ۲۷۵۱	محمد یونس صاحب "	عہ/	۹	" ۲۸۰۸	مولوی عبدالحکیم صاحب "	صہ/	۴	" ۱۸۹۴	شبیر حسن صاحب "	۸/
۳۰	" ۲۷۵۲	امیر حسن صاحب "	۴/	۱۰	" ۲۸۰۹	مولوی صدیق علی صاحب "	عصہ/	۵	" ۱۸۹۵	محمد یوسف صاحب "	۴/
۳۱	" ۲۷۵۳	حسن علی صاحب "	۴/	۱۱	" ۲۸۱۰	مولوی ضمیر الدین صاحب "	صہ/	۶	" ۱۸۹۶	سید محمود مغربی صاحب "	۴/
۳۲	" ۲۷۵۴	شیخ احمد صاحب "	۴/	۱۲	" ۲۸۱۱	عبدالرحمٰن صاحب "	۶/	۷	" ۱۸۹۷	محمد ساجد صاحب "	۴/
۳۳	" ۲۷۵۵	حافظ محمد یحییٰ زکریا صاحب "	۴/	۱۳	" ۲۸۱۲	مولوی ظہیر الدین صاحب "	عہ/	۸	" ۱۸۹۸	علیم اللہ صاحب "	۴/
۳۴	" ۲۷۵۶	محمد قمر الدین صاحب "	عہ ۸/	۱۴	" ۲۸۱۳	مولوی عبدالغنی صاحب "	صہ/	۹	" ۱۸۹۹	حیات اللہ صاحب "	۴/
۳۵	" ۲۷۵۷	محمد عبدالحمید خاں صاحب "	۴/	۱۵	" ۲۸۱۴	سید عبدالرحمٰن صاحب "	عہ/	۱۰	" ۱۹۰۰	بشیر الدین صاحب "	۳/
۳۶	" ۲۷۵۸	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴/	۱۶	" ۲۸۱۵	محمد عبدالستار خاں صاحب "	عہ/	۱۱	" ۲۸۶۶	امین خاں صاحب "	۳/
۳۷	" ۲۷۵۹	فقیہ علی فقیہ حسین صاحب "	صہ/	۱۷	" ۲۸۱۶	فیروز خاں صاحب "	ـے/	۱۲	" ۲۸۶۷	سید محی الدین صاحب "	۳/
۳۸	" ۲۷۶۰	خلیل شرف الدین صاحب "	۴/	۱۸	" ۲۸۱۷	حکیم خاں صاحب "	عہ/	۱۳	" ۲۸۶۸	محمد ابراہیم صاحب "	۳/
۳۹	" ۲۷۶۱	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴/	۱۹	" ۲۸۱۸	عبدالحمید صاحب شہیدی "	عصہ/	۱۴	" ۲۸۶۹	دتہ تریہ راؤ صاحب "	۳/
۴۰	" ۲۷۶۲	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴/	۲۰	" ۲۸۱۹	مولوی محمد عیسیٰ صاحب "	ـے/	۱۵	" ۲۸۷۰	بھگوان راؤ صاحب "	۳/
۴۱	" ۲۷۶۳	عبدالحمید صاحب "	۴/	۲۱	" ۲۸۲۰	ایس ایچ تفضل کریم صاحب "	عصہ/	۱۶	" ۲۸۷۱	وشوناتھ راؤ صاحب "	۳/
۴۲	" ۲۷۶۴	احمد حاجی اسمٰعیل صاحب "	مہ/	۲۲	" ۲۸۲۱	ایم اے لطیف صاحب "	صہ/	۱۷	" ۲۸۷۲	رام لال صاحب "	۳/
		میزان کل ۱۲		۲۳	" ۲۸۲۲	یقین احمد صاحب "	صہ/	۱۸	" ۲۵۰۳	وحید الزماں صاحب گلبرگہ	صہ/
		بہار		۲۴	" ۲۸۲۳	سید محمد اسمٰعیل صاحب "	عصہ/	۱۹	" ۲۵۰۴	امیر الدین صاحب	صہ/
۱	۲۵۰	سید محمد رشید صاحب بانکی پور	۶/	۲۵	" ۲۸۵۱	تجمل حسین صاحب پٹنہ	معہ/	۲۰	" ۲۵۰۵	شیخ محی الدین صاحب "	للعہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۱	۲۵۰۶ ک	محمود علی صاحب گلبرگہ	سہ/	۴۲	۲۵۲۹ سی	احمد اللہ صاحب	سہ/	۲	۳۶۸ سی	اللہ دتا صاحب کنجہ	صہ/
۲۲	۲۵۰۷ "	سید احمد صاحب "	صہ/	۴۳	۲۵۳ "	عبداللہ صاحب انصاری "	سے/	۳	۳۶۹ "	فضل کریم بخش صاحب ہاشمی "	صہ/
۲۳	۲۵۰۸ "	غلام حسین صاحب "	للعہ/	۴۴	۲۵۳۱ "	سید عابد حسین صاحب "	عہ/	۴	۳۷۰ "	میاں محمد بخش صاحب ہاشمی خانگڑ	صہ/
۲۴	۲۵۰۹ "	قمر الدین صاحب "	صہ/	۴۵	۲۵۳۲ "	محبوب علی محمد یعقوب صاحبان "	عہ/	۵	۳۷۱ "	خانصاحب ملک مراد بخش صاحب "	صہ/
۲۵	۲۵۱۰ "	محمد احمد صاحب "	لعہ/	۴۶	۲۵۳۳ "	عبدالعزیز صاحب "	عہ/	۶	۳۷۲ "	محمد عظیم احمد صاحب زئی کوئٹہ	صہ/
۲۶	۲۵۱۲ "	مرزا حسین احمد بیگ صاحب "	[illegible]	۴۷	۲۵۳۴ "	حاجی محمد مخدوم صاحب "	عہ/	۷	۳۷۳ "	عبدالقدیر صاحب گجرات	عہ/
۲۷	۲۵۱۳ "	عبد القادر صاحب "	عہ/	۴۸	۲۵۳۵ "	عبدالکریم صاحب "	للعہ/	۸	۳۷۴ "	محمد سرور صاحب "	عہ/
۲۸	۲۵۱۴ "	سید سجاد علی صاحب "	صہ/	۴۹	۲۵۳۷ "	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ/	۹	۳۷۵ "	محمد سعید صاحب "	عہ/
۲۹	۲۵۱۵ "	سعید الحسن صاحب "	عہ/	۵۰	۲۵۳۸ "	حاجی سید ندیم صاحب "	صہ/	۱۰	۳۷۶ "	قاضی مقبول احمد صاحب "	عہ/
۳۰	۲۵۱۶ "	اکبر عالم صاحب "	عہ/	۵۱	۲۵۳۹ "	حاجی محمد عمر صاحب "	صہ/	۱۱	۳۷۷ "	محمد حسین صاحب "	عہ/
۳۱	۲۵۱۷ "	عبدالکریم صاحب "	عہ/	۵۲	۲۵۴۰ "	الیاس ادھمی صاحب "	سے/	۱۲	۳۷۸ "	فضل الدین صاحب "	عہ/
۳۲	۲۵۱۸ "	علی الدین صاحب "	صہ/	۵۳	۲۵۴۱ "	غلام حافظ خانصاحب "	صہ/	۱۳	۴۰۸ "	حاجی محمد علی صاحب سیالکوٹ	للعہ/
۳۳	۲۵۱۹ "	نواب غوث یار جنگ بہادر صاحب "	عہ/	۵۴	۲۵۴۲ "	غلام احمد صاحب "	صہ/			میزان کل مالعہ/	
۳۴	۲۵۲۱ "	معراج الدین نور الاسلام صاحبان "	مہ/	۵۵	۲۵۴۳ "	قمر الاسلام صاحب زبیری "	عہ/			**سنٹرل انڈیا**	
۳۵	۲۵۲۲ "	رحیم الدین صاحب "	صہ/	۵۶	۲۵۴۴ "	فضل الدین صاحب "	للعہ/	۱	۳۶۶	عالیمرتبت مشیر الملک عالیقدر	
۳۶	۲۵۲۳ "	سید تقی الدین احمد صاحب "	عہ/	۵۷	۲۵۴۵ "	سید امین الدین صاحب "	صہ/			علی حیدر صاحب عباسی بھوپال	عہ/
۳۷	۲۵۲۴ "	شرف الدین صاحب "	صہ/	۵۸	۲۵۴۶ "	خواجہ عبدالعزیز صاحب حیدرآباد	صہ/			میزان کل عہ/	
۳۸	۲۵۲۵ "	حاجی محمد حیدر صاحب "	ما/	۵۹	۲۵۴۷ "	نواب بہادر یار جنگ صاحب	عہ/			**مدراس**	
۳۹	۲۵۲۶ "	محمد سیف اللہ صاحب "	صہ/			میزان کل سماصہ/					
۴۰	۲۵۲۷ "	سردار فضل احمد خانصاحب "	عہ/			**پنجاب**		۱	۳۵۸	حاجی محمد فضل اللہ صاحب عمرآباد	عا/
۴۱	۲۵۲۸ "	سعید الزماں صاحب "	عہ/	۱	۳۶۷	غلام قادر صاحب مہرپور	صہ/			میزان کل عا/	

جنوری سنہ ۳۹ء کے عطیات کی فہرست صفحہ ۴۰ پر ملاحظہ فرمائیے

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ فروری ۱۹۲۹ء میں حلقۂ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۶۶۹۹	سید انوار احمد صاحب ندوی مسلم یونیورسٹی	۱۰	۶۷۰۸	اسرار حسین صاحب ضلع بجنور	۱۹	۶۷۱۷	محمد یوسف خانصاحب کرنال
۲	۶۷۰۰	سید محمد حبیب صاحب علی گڑھ	۱۱	۶۷۰۹	سدھ لنگپا صاحب اورنگ آباد	۲۰	۶۷۱۸	شیخ محمد حسین صاحب 〃
۳	۶۷۰۱	احمد کبیر صاحب 〃	۱۲	۶۷۱۰	صالحہ خاتون صاحبہ دہلی	۲۱	۶۷۱۹	نوابزادہ احسن اللہ خانصاحب 〃
۴	۶۷۰۲	رضا احمد حیدری صاحب 〃	۱۳	۶۷۱۱	ظہیر الدین صاحب لاہور	۲۲	۶۷۲۰	راجہ سید محمد صاحب 〃
۵	۶۷۰۳	سید محمد علی خاں صاحب 〃	۱۴	۶۷۱۲	ایچ فضل الرحمٰن برادرز دہلی	۲۳	۶۷۲۱	سید عظمت علی صاحب 〃
۶	۶۷۰۴	دوست خاں صاحب 〃	۱۵	۶۷۱۳	حاجی صوفی عبدالحمید خانصاحب ضلع کرنال	۲۴	۶۷۲۲	چوہدری نذیر احمد خانصاحب 〃
۷	۶۷۰۵	محمود احمد صاحب 〃	۱۶	۶۷۱۴	محمد ولایت علی خاں صاحب 〃	۲۵	۶۷۲۳	محمد سلیمان جان صاحب 〃
۸	۶۷۰۶	بشیر احمد خاں صاحب 〃	۱۷	۶۷۱۵	نوابزادہ محمد ذوالفقار علی خانصاحب 〃	۲۶	۶۷۲۴	پیر ولایت شاہ صاحب 〃
۹	۶۷۰۷	ظہور الاسلام صاحب ضلع بجنور	۱۸	۶۷۱۶	چوہدری عبدالحق صاحب 〃	۲۷	۶۷۲۵	عبدالحق صاحب ایم۔ اے پرتاپگڈھ اودھ

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو ماہ فروری ۱۹۲۹ء میں ہمیں اپنے منتظمین اور سفرا کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے، دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئیے۔ کہ مہینے کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینے میں محسوب ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو اُنھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہئیے۔ (مرتب)

فروری ۱۹۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۱۶	ملک غلام محمد صاحب نئی دہلی	صہ ر	۲۲	۲۹۱۶ سی	ڈاکٹر محمد شریف صاحب دہلی	۸ ر	۴۳	۲۹۳۸ سی	بشیر مرزا صاحب دہلی	عیر
۲	۴۲۳	سید شاہد علی صاحب اینڈ برادرس دہلی	صہ ر	۲۳	۲۹۱۷ ″	مرزا سلیمان صاحب جوہری ″	عہ ر	۴۴	۲۹۳۹ ″	سراج الدین صاحب ″	۴ ر
۳	۴۲۵	حاجی عبدالغنی صاحب تبسیر دہلی	للعہ ر	۲۴	۲۹۱۸ ″	حکیم محمد کبیر الدین احمد صاحب ″	سے ر	۴۵	۲۹۴۰ ″	حاجی شیخ نھنے عبدالرزاق صاحب ″	عہ ر
۴	۴۰۹	مرغوب احمد صاحب تونسی ″	للعہ ر	۲۵	[illegible] ″	خواجہ غلام السطین صاحب ″	عہ ر	۴۶	۲۹۴۱ ″	محمد حسین خادم صاحب ″	۸ ر
۵	۴۳۵	خانصاحب حاجی عبدالغنی صاحب ″	للعہ ر	۲۶	۲۹۲۱ ″	احمد حسن خان صاحب ″	عہ ر	۴۷	۲۹۴۲ ″	مقبول احمد صاحب ″	عہ ر
۶	۴۴۶	خواجہ محمد عبدالمجید خانصاحب ″	سے ر	۲۷	۲۹۲۲ ″	ظہیر الدین صاحب چشتی ″	عہ ر	۴۸	۲۹۴۳ ″	سلیم الزماں صاحب صدیقی ″	عاہ ر
۷	۲۹۰۱ سی	محبوب احمد صاحب انصاری ″	۴ ر	۲۸	۲۹۲۳ ″	لیڈی ڈاکٹر ایف۔ ڈی محمود ″	عہ ر	۴۹	۲۹۴۴ ″	ملی سلیم الزماں صاحب ″	عہ ر
۸	۲۹۰۲ ″	پروفیسر عبدالرحمن صاحب ″	عہ ر	۲۹	۲۹۲۴ ″	محمد تقی صاحب اینڈ سنز ″	۸ ر	۵۰	۲۹۴۵ ″	حکیم فرید احمد صاحب عباسی ″	۸ ر
۹	۲۹۰۳ ″	مولوی حاجی نور محمد صاحب ″	۲ ر	۳۰	۲۹۲۵ ″	حاجی عبدالغنی فضل الحق صاحبان ″	غہ ر	۵۱	۲۹۴۶ ″	عبدالمغنی ولد عبدالغنی صاحب ″	عہ ر
۱۰	۲۹۰۴ ″	محمد طیب صاحب ″	۴ ر	۳۱	۲۹۲۶ ″	عبدالحلیم صاحب ″	عہ ر	۵۲	۲۹۴۷ ″	دفتر رسالہ عصمت ″	۸ ر
۱۱	۲۹۰۵ ″	میاں فیض محمد صاحب ″	عہ ر	۳۲	۲۹۲۷ ″	علاء الدین صاحب ″	عہ ر	۵۳	۲۹۴۸ ″	شفیع الدین صاحب نیر ″	عہ ر
۱۲	۲۹۰۶ ″	میاں عبدالرشید صاحب ″	عہ ر	۳۳	۲۹۲۸ ″	منشی علی احمد خانصاحب ″	عہ ر	۵۴	۲۹۴۹ ″	صالحہ خاتون صاحبہ ″	۸ ر
۱۳	۲۹۰۷ ″	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان ″	سے ر	۳۴	۲۹۲۹ ″	حافظ شہاب الدین محمد دین صاحبان ″	۲ ر	۵۵	۲۹۵۰ ″	خواجہ سرور حسن صاحب ″	عاہ ر
۱۴	۲۹۰۸ ″	عیوض خاں محمد اسمٰعیل صاحبان ″	صہ ر	۳۵	۲۹۳۰ ″	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب ″	عہ ر	۵۶	۲۹۸۲ ″	محمد احمد صاحب ″	عاہ ر
۱۵	۲۹۰۹ ″	محمد عارف صاحب ″	عہ ر	۳۶	۲۹۳۱ ″	حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان ″	صہ ر	۵۷	۲۹۸۳ ″	درد مند دواخانہ یونانی ″	۸ ر
۱۶	۲۹۱۰ ″	[illegible] ″	عہ ر	۳۷	۲۹۳۲ ″	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ″	۳ ر	۵۸	۲۹۸۴ ″	محمد ایوب صاحب ″	۸ ر
۱۷	۲۹۱۱ ″	عبدالصمد صاحب ″	عہ ر	۳۸	۲۹۳۳ ″	شیخ محمد سعید صاحب ″	۴ ر	۵۹	۲۹۸۵ ″	سید محمد صاحب ″	عہ ر
۱۸	۲۹۱۲ ″	حکیم محمد میاں صاحب ″	۲ ر	۳۹	۲۹۳۴ ″	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان ″	عہ ر	۶۰	۲۹۸۶ ″	سعید الرحمن صاحب ″	۴ ر
۱۹	۲۹۱۳ ″	منشی حشمت اللہ صاحب ″	عہ ر	۴۰	۲۹۳۵ ″	حافظ عبدالجلیل صاحب ″	۲ ر	۶۱	۲۹۸۷ ″	سید انوار احمد صاحب ″	سے ر
۲۰	۲۹۱۴ ″	شیخ عبدالمجید صاحب ″	۸ ر	۴۱	۲۹۳۶ ″	حاجی عبدالرحمن عبدالرحیم صاحبان ″	عہ ر	۶۲	۲۹۸۸ ″	محمد صدیق صاحب ″	عہ ر
۲۱	۲۹۱۵ ″	حکیم محمد ظہیر علی صاحب ″	عہ ر	۴۲	۲۹۳۷ ″	حاجی سید محمد میر عبدالغنی صاحب ″	۸ ر	۶۳	۲۹۸۹ ″	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان ″	۸ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
٦٤	۲۹۹۰ سی	عبدالرحیم صاحب دہلی	۱۲ر
٦٥	۲۹۹۱ "	محمد سلام صاحب "	سے ر
٦٦	۲۹۹۲ "	حاجی کالینی ں صاحب "	۸ر
٦٧	۲۹۹۳ "	حاجی رشید احمد صاحب "	عا ر
٦٨	۲۹۹۴ "	شیخ جمیل الرحمن صاحب "	سے ر
٦٩	۲۹۹۵ "	شیخ محمد یوسف صاحب "	۴ر
۷۰	۲۹۹۶ "	عبدالحق صاحب "	سہ ر
۷۱	۲۹۹۷ "	مولانا محبوب الٰہی صاحب "	۸ر
۷۲	۲۹۹۸ "	مولوی سید احمد صاحب "	عا ر
۷۳	۲۹۹۹ "	مولانا سید حسین صاحب "	۴ر
۷۴	۳۰۰۰ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عہ ر
۷۵	۳۰۵۱ "	احمد اسلام خان صاحب "	غلہ ر
۷٦	۳۰۵۲ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان "	سے ر
۷۷	۳۰۵۳ "	ایس مولا بخش مہر دین " "	عہ ر
۷۸	۳۰۵۴ "	منشی محمد احسن صاحب "	۸ر
۷۹	۳۰۵۵ "	مرزا فیاض بیگ صاحب "	۴ر
۸۰	۳۰۵٦ "	محمد عبدالخالق صاحب "	عا ر
۸۱	۳۰۵۷ "	منشی خورشید عالم صاحب "	عہ ر
۸۲	۳۰۵۸ "	میاں حاجی معزالدین محمد گلزار خان صاحبان "	صہ ر
۸۳	۳۰۵۹ "	اللہ یار خاں صاحب "	۴ر
۸۴	۳۰٦۰ "	ممتاز الدین صاحب "	عا ر
۸۵	۳۰٦۱ "	شیخ صبور احمد صاحب "	۴ر
۸٦	۳۰٦۲ "	محمد شفیع صاحب "	۸ر
۸۷	۳۰٦۳ "	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان "	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸۸	۳۰٦۴ سی	سید شمس الدین صاحب دہلی	۸ر
۸۹	۳۰٦۵ "	سید حفیظ الدین صاحب "	۸ر
۹۰	۳۰٦٦ "	ایس محمد یوسف صاحب "	۸ر
۹۱	۳۰٦۷ "	بیگم صاحبہ محمد یعقوب صاحب "	۸ر
۹۲	۳۰٦۸ "	اے حکیم بٹ صاحب "	عہ ر
۹۳	۳۰۷۰ "	محمود علی صاحب علوی "	عا ر
۹۴	۳۰۷۱ "	خان بہادر محمد سلیمان صاحب [illegible] دہلی	سہ ر
۹۵	۳۰۷۲ "	میاں محمد نبی صاحب جھلی	عہ ر
۹٦	۳۰۷۳ "	منشی شمس الدین صاحب "	۴ر
۹۷	۳۰۷۴ "	زاہد حسین صاحب "	عہ ر
۹۸	۳۰۷۵ "	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب "	عہ ر
۹۹	۳۰۷٦ "	بیگم عبدالمبین صاحب "	عا ر
۱۰۰	۳۰۷۷ "	زرین خان صاحب "	عا ر
۱۰۱	۳۰۷۸ "	حاجی نورالدین صاحب "	۴ر
۱۰۲	۳۰۷۹ "	غفران الدین صاحب "	۴ر
۱۰۳	۳۰۸۰ "	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان "	۴ر
۱۰۴	۳۰۸۱ "	حاجی عباد اللہ خان صاحب "	عا ر
۱۰۵	۳۰۸۲ "	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴ر
۱۰٦	۳۰۸۳ "	رحمت اللہ خان صاحب "	۴ر
۱۰۷	۳۰۸۴ "	غلام نبی صاحب "	سے ر
۱۰۸	۳۰۸۵ "	رفیق احمد صاحب "	عہ ر
۱۰۹	۳۰۸٦ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴ر
۱۱۰	۳۰۸۷ "	مولوی عبدالصمد صاحب "	عا ر
۱۱۱	۳۰۸۸ "	عبداللطیف صاحب	عہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۱۲	۳۰۸۹ سی	حکیم شریف الدین خان صاحب دہلی	۴ر
۱۱۳	۳۰۹۰ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴ر
۱۱۴	۳۰۹۱ "	سید محمد [illegible] صاحب "	۲ر
۱۱۵	۳۰۹۲ "	مولوی محمد احمد صاحب "	عہ ر
۱۱٦	۳۰۹۳ "	مولانا عبدالرزاق صاحب "	عا ر
۱۱۷	۳۰۹۴ "	مولانا مسعود علی صاحب "	۴ر
۱۱۸	۳۰۹۵ "	قمرالدین صاحب "	۴ر
۱۱۹	[illegible]	[illegible] صاحب "	عا ر
۱۲۰	۳۰۹۷ "	محمد ابراہیم صاحب "	۴ر
۱۲۱	۳۰۹۸ "	محمد سلیم خان صاحب "	۴ر
۱۲۲	۳۰۹۹ "	مسٹر ایم جی اے صابری صاحب "	۴ر
۱۲۳	۳۱۰۰ "	سعید احمد صاحب "	۴ر
۱۲۴	۳۳۰۱ "	محمد ادریس صاحب باڑی بیڈکوارٹر "	عہ ر
۱۲۵	۳۳۰۲ "	شیخ محمد تقی صاحب دہلی	۸ر
۱۲٦	۳۳۰۳ "	حکیم ذکی احمد صاحب "	عہ ر
۱۲۷	۳۳۰۴ "	حاجی بشیر احمد صاحب "	۸ر
۱۲۸	۳۳۰۵ "	شیخ محمد حنیف صاحب "	۴ر
۱۲۹	۳۳۰٦ "	محمد صبغت اللہ صاحب "	۴ر
۱۳۰	۳۳۰۷ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲ر
۱۳۱	۳۳۰۸ "	محمد یسین صاحب "	عہ ر
۱۳۲	۳۳۰۹ "	انعام الرحمن صاحب "	عہ ر
۱۳۳	۳۳۱۰ "	کلو صاحب "	۴ر
۱۳۴	۳۳۱۱ "	حاجی کالینی ں صاحب "	۸ر
۱۳۵	۳۳۱۲ "	رفیع اللہ خاں صاحب "	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصولہ
۱۳۶	۳۳۱۳سی	عبدالحق صاحب دہلی	صہ/
۱۳۷	۳۳۱۴ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۴/
۱۳۸	۳۳۱۵ "	زینت اللہ صاحب "	عگ/
۱۳۹	۳۳۱۶ "	سید لوصاف علی صاحب "	۸/
۱۴۰	۳۳۱۷ "	منشی شبیر بیگ صاحب "	۲/
۱۴۱	۳۳۱۸ "	سرفراز الحق صاحب "	۴/
۱۴۲	۳۳۱۹ "	حکیم احمد حسن خاں صاحب "	۲/
۱۴۳	۳۳۲۰ "	سید الرحمن صاحب "	۴/
۱۴۴	۳۳۲۱ "	قدیر الدین احمد صاحب "	عہ/
۱۴۵	۳۳۲۲ "	سید انصار علی صاحب "	عہ/
۱۴۶	۳۳۲۳ "	والدہ محمد الیاس صاحب "	عہ/
۱۴۷	۳۳۲۴ "	عبدالحکیم خاں صاحب "	۸/
۱۴۸	۳۳۲۵ "	الیس مولا بخش صاحب "	عہ/
۱۴۹	۳۳۲۶ "	ملک آفتاب احمد صاحب "	عہ/
۱۵۰	۳۳۲۷ "	شمس العارفین صاحب "	۴/
۱۵۱	۲۸۷۳ "	محمد اسمٰعیل صاحب نئی دہلی	عہ/
۱۵۲	۲۸۷۴ "	تاج الدین صاحب "	عگ/
۱۵۳	۲۸۷۵ "	ملک غلام حیدر صاحب "	عہ/
۱۵۴	۲۸۷۶ "	منشی کریم بخش صاحب "	عہ/
۱۵۵	۲۸۷۷ "	صوفی غلام قادر صاحب "	عہ/
۱۵۶	۲۸۷۸ "	سید ضمیر الحسن صاحب صابری "	عہ/
۱۵۷	۲۸۷۹ "	خواجہ محمد حسن صاحب ڈار "	۴/
۱۵۸	۲۸۸۰ "	سید محمد ذاکر صاحب "	۸/
۱۵۹	۲۸۸۱ "	منشی حبیب الرحمن صاحب "	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصولہ
۱۶۰	۲۸۸۲سی	غالب علی شاہ صاحب نئی دہلی	للعہ/
۱۶۱	۲۸۸۳ "	محمد اسلام صاحب "	عہ/
۱۶۲	۲۸۸۴ "	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب "	عہ/
۱۶۳	۲۸۸۵ "	شیخ عبداللہ جان صاحب "	۸/
۱۶۴	۲۸۸۶ "	منشی افتخار احمد صاحب "	۴/
۱۶۵	۲۸۸۷ "	سید باقر حسین صاحب "	۴/
۱۶۶	۲۸۸۸ "	شمعون احمد صاحب "	عہ/
۱۶۷	۲۲۸۹ "	لیاقت اللہ خاں صاحب "	۸/
۱۶۸	۲۸۹۰ "	محمد شریف قریشی صاحب "	۸/
۱۶۹	۲۸۹۱ "	مولوی عبدالرب صاحب "	عہ/
۱۷۰	۲۸۹۲ "	خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب	ے/
۱۷۱	۲۸۹۳ "	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/
۱۷۲	۲۸۹۴ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ/
۱۷۳	۲۸۹۵ "	عبدالواحد صاحب "	۴/
۱۷۴	۲۸۹۶ "	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب "	عہ/
۱۷۵	۲۸۹۷ "	سید حامد علی صاحب "	عہ/
۱۷۶	۲۸۹۸ "	محمد اشرف صاحب "	۸/
۱۷۷	۲۸۹۹ "	شیخ کریم بخش صاحب "	عگ/
۱۷۸	۲۹۰۰ "	عبدالحق صاحب "	۴/
۱۷۹	۳۵۰۱ "	عبدالرحمن صاحب "	۸/
۱۸۰	۳۵۰۲ "	معصوم علی صاحب "	۴/
۱۸۱	۳۵۰۳ "	میاں محمد صاحب "	عگ/
۱۸۲	۳۵۰۴ "	حامد علی صاحب "	۸/
۱۸۳	۲۵۲۱ "	شیخ محمد حشمت علی صاحب "	للعہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصولہ
۱۸۴	۳۵۲۲سی	خانصاحب عبدالعلی صاحب نئی دہلی	عگ/
۱۸۵	۳۵۲۳ "	محمد خلیل صاحب "	ے/
۱۸۶	۳۵۲۴ "	اکرام اللہ خاں صاحب "	للعہ/
۱۸۷	۳۵۲۵ "	غلام حسن صاحب "	عہ/
۱۸۸	۳۵۲۶ "	چودہری محمد سرور صاحب "	ے/
۱۸۹	۳۵۲۷ "	کے ایس محمود صاحب "	عگ/
۱۹۰	۳۵۲۸ "	عبدالرزاق صاحب "	ے/
		میزان کل	لماعہ

"یوپی"

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصولہ
۱	۹۲۹	محمد سعد اللہ صاحب انجنیر بستی (گورکھپور)	صہ/
۲	۴۴۰	سید محمد بسم اللہ صاحب پیر لچ "	عگ/
۳	۴۴۱	محمد زین العابدین صاحب "	ے/
۴	۴۵۰	حامد حسین خانصاحب رامپور	ے/
۵	۱۰۵۱آئی	محمد فاروق نعمانی صاحب اعظمگڈھ	ے/
۶	۱۰۵۲ "	ضیاء الحسن صاحب "	عگ/
۷	۱۰۵۳ "	محمد فصیح اللہ صاحب "	۸/
۸	۱۰۵۴ "	مولوی محمد عزیز صاحب "	عہ/
۹	۱۰۵۵ "	" " "	عہ/
۱۰	۱۰۵۶ "	ضیاء الحسن صاحب "	عہ/
۱۱	۱۰۵۷ "	علی حیدر صاحب "	عہ/
۱۲	۱۰۵۸ "	محمد علی خانصاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم
۱۳	۱۰۵۹ اسی	عبدالغنی صاحب اعظم گڈھ	للعہ/	۳۷	۲۲۴۴ سی	قاضی عبدالرشید صاحب علی گڈھ	۴/	۳	۲۷۶۶ سی	اہلیہ صاحبہ معین الدین صاحب بمبئی	عصہ/
۱۴	۱۰۶۰ "	مولوی محمد عزیز صاحب "	عہ/	۳۸	۲۲۴۵ "	سید انوار احمد صاحب ندوی "	عگ/	۴	۲۷۶۷ "	عثمان حسین خانصاحب "	عہ/
۱۵	۱۰۶۱ "	مولانا عبدالسلام صاحب "	عگ/	۳۹	۲۲۵۱ "	بشیر احمد خاں صاحب "	عہ/	۵	۲۷۶۸ "	عبدالشکور محمد جیوانی صاحب "	ے/
۱۶	۱۰۶۲ "	مسعود ادریس صاحب "	عہ/	۴۰	۲۲۵۲ "	سید محمد حبیب صاحب "	عہ/	۶	۲۷۶۹ "	قاضی بابو صاحب بھیسلائی "	۴/
۱۷	۱۰۶۳ "	فصیح اللہ صاحب "	عہ/	۴۱	۲۲۵۵ "	ڈاکٹر ازہر قدوائی صاحب "	عگ/	۷	۲۷۷۰ "	ڈی زورانخ صاحب "	عہ/
۱۸	۱۰۶۴ "	محمد احمد صاحب "	عگ/	۴۲	۲۲۵۶ "	خواجہ عبدالعلی صاحب "	ے/	۸	۲۷۷۱ "	مسز ڈاکٹر کے ، اے حمید "	عگ/
۱۹	۱۰۶۵ "	مولوی محمد عزیز صاحب "	عہ/	۴۳	۲۲۵۷ "	ڈاکٹر محمد باہر مرزا صاحب "	عگ/	۹	۲۷۷۲ "	حبیب رحیم صاحب پارپیا "	صہ/
۲۰	۱۰۶۶ "	عبدالرؤف صاحب "	للعہ/	۴۴	۲۲۵۸ "	سید شبیر علی صاحب "	عگ/	۱۰	۲۷۷۳ "	ایم ، اے ، باسط صاحب "	سے/
۲۱	۱۴۶۵ "	مولانا مجید حسن صاحب بجنور	ے/	۴۵	۲۲۵۹ "	محمد سلامت اللہ صاحب "	۸/	۱۱	۲۷۷۴ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ/
۲۲	۱۴۶۶ "	مولوی محمد فضل حق صاحب "	صہ/	۴۶	۲۲۶۰ "	آل محمد صاحب سرور "	صہ/	۱۲	۲۷۷۵ "	حکیم عبدالرحمن صاحب "	۴/
۲۳	۱۴۶۷ "	مولانا ابوسعید صاحب بزمی "	ے/	۴۷	۲۲۶۴ "	بیگم صاحبہ محمد اسحق صاحب "	صہ/	۱۳	۲۷۷۶ "	رحیم الدین صاحب "	عہ/
۲۴	۱۴۶۸ "	شجاعت علی خانصاحب "	ے/	۴۸	۲۲۷۴ "	محمد بشیر صاحب "	عہ/	۱۴	۲۷۷۸ "	ابراہیم عمادی صاحب "	۴/
۲۵	۱۴۶۹ "	شیخ نظام الدین صاحب "	عہ/	۴۹	۲۲۷۵ "	ساجد حسین خاں صاحب "	عہ/	۱۵	۲۷۷۹ "	عبدالکریم صاحب "	عہ/
۲۶	۱۴۷۰ "	شیخ کریم اللہ صاحب "	عہ/	۵۰	۲۲۷۸ "	محمد اجمل صاحب "	عہ/	۱۶	۲۷۸۰ "	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	۴/
۲۷	۱۴۷۱ "	مرزا سبحان بیگ صاحب "	عہ/	۵۱	۲۲۸۰ "	سید محمد حبیب صاحب "	عہ/	۱۷	۲۷۸۱ "	حاجی ابوبکر صاحب جوہری "	عہ/
۲۸	۱۴۷۲ "	منشی معیز الدین صاحب "	عہ/	۵۲	۲۵۴۸ "	شاہ محمد اویس صاحب "	عہ/	۱۸	۲۷۸۲ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب " "	عہ/
۲۹	۱۴۷۳ "	حمید حسن صاحب "	ے/	۵۳	۲۵۴۹ "	مولوی مسعود حسن صاحب "	۴/	۱۹	۲۷۸۳ "	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عہ/
۳۰	۱۴۷۴ "	مولانا ابوالليث صاحب "	ے/	۵۴	۲۵۵۰ "	حکیم عبداللہ صاحب نصر "	عگ/	۲۰	۲۷۸۴ "	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش "	عگ/
۳۱	۲۲۳۶ "	مرزا مقبول بیگ صاحب علی گڈھ	لعہ/	۵۵	۲۹۲۰ "	خواجہ غلام السیدین صاحب "	صہ/	۲۱	۲۷۸۵ "	آنریبل یٰسین نوری صاحب "	عصہ/
۳۲	۲۲۳۹ "	حبیب الرحمن صاحب "	صہ/			میزان ماہوار ۱۲۹ /عہ		۲۲	۲۷۸۶ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/
۳۳	۲۲۴۰ "	خان بہادر مولوی حبیب اللہ صاحب "	عگ/			"بمبئی"		۲۳	۲۷۸۷ "	محمد بشیر و علی محمد صاحبان "	عہ/
۳۴	۲۲۴۱ "	مولانا محمد عقیل صاحب "	عہ/					۲۴	۲۷۸۸ "	فقیہہ عباس صاحب آرائی "	۴/
۳۵	۲۲۴۲ "	اختر حسین صاحب "	عہ/	۱	۴۲۱	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب بمبئی	صہ/	۲۵	۲۷۸۹ "	شیخ احمد صاحب "	۴/
۳۶	۲۲۴۳ "	ڈاکٹر محمد رفیق صاحب "	صہ/	۲	۲۷۶۵ سی	معین الدین ہارش صاحب "	عہ/	۲۶	۲۷۹۰ "	ڈاکٹر محمد اسحق صاحب "	عگ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۲۷	۲۷۹۱ سی	آصف اے، اے، فیضی صاحب بمبئی	صہ ر
۲۸	۲۷۹۲ ″	کریم داد خاں صاحب ″	عہ ر
۲۹	۲۷۹۳ ″	مرزا اختر حسن صاحب ″	عہ ر
۳۰	۲۷۹۴ ″	چودہری صاحب نعمت دی وائز برادرس	عہ ر
		میزان کل	[illegible]

بنگال

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۱	۲۱۲۲ سی	حکیم نثار احمد خاں صاحب کلکتہ	عہ ر
۲	۲۱۲۳ ″	محمد عثمان صاحب ″	للعسہ
۳	۲۱۲۴ ″	محمد ہادی صاحب ″	۴ ر
۴	۲۱۲۵ ″	مولوی نور محمد صاحب ″	۴ ر
۵	۲۱۲۶ ″	غلام محمد صاحب ″	۴ ر
۶	۲۱۲۷ ″	امین الدین احمد صاحب ″	۴ ر
۷	۲۱۲۸ ″	شیخ محمد رفیع صاحب ″	سے ر
۸	۲۱۲۹ ″	محمد تقی صاحب ″	۴ ر
۹	۲۱۳۱ ″	حاجی شیخ محمد سعید صاحب ″	صہ ر
۱۰	۲۱۳۲ ″	شیخ محمد صدیق صاحب ″	عہ ر
۱۱	۲۱۳۳ ″	حمید الزماں خاں صاحب ″	عہ ر
۱۲	۲۱۳۴ ″	سید آغا احمد آفندی صاحب ″	عہ ر
۱۳	۲۱۳۵ ″	مولوی عبد العزیز صاحب انصاری ″	صہ ر
۱۴	۲۱۳۶ ″	نصیر الدین صاحب ″	۲ ر
۱۵	۲۱۳۷ ″	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان ″	عہ ر
۱۶	۲۱۳۸ ″	ایف، اے، خان صاحب ″	۸ ر
۱۷	۲۱۳۹ سی	مسز آر، ایس، خان صاحب کلکتہ	۴ ر
۱۸	۲۱۴۰ ″	مس کے، کے، خان صاحب ″	۴ ر
۱۹	۲۱۴۱ ″	عبد الکریم صاحب ″	عہ ر
۲۰	۲۱۴۲ ″	عبد الوہاب صاحب ″	۴ ر
۲۱	۲۱۴۳ ″	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب ″	عہ ر
۲۲	۲۱۴۴ ″	مولوی قاضی محمد شبیر صاحب ″	عہ ر
۲۳	۲۱۴۵ ″	میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید صاحبان ″	سے ر
۲۴	۲۱۴۶ ″	مولوی رحیم الدین صاحب ″	عہ ر
۲۵	۲۱۴۷ ″	محمد احمد صاحب ″	عہ ر
۲۶	۲۱۴۸ ″	محمد صالحین صاحب ″	عا ر
۲۷	۲۱۴۹ ″	محمد اشفاق صاحب ″	۴ ر
۲۸	۲۱۵۰ ″	دیدار احمد صاحب ″	عہ ر
۲۹	۲۸۲۴ ″	محمد اسحاق صاحب ″	عہ ر
۳۰	۲۸۲۵ ″	ایس، خلیل الرحمن صاحب اینڈ برادرس	عہ ر
۳۱	۲۸۲۶ ″	حاجی محمد رفیع صاحب کلکتہ	۸ ر
۳۲	۲۸۲۷ ″	شیر علی اصغر علی صاحبان ″	۸ ر
۳۳	۲۸۲۸ ″	عبد المنان صاحب ″	عہ ر
۳۴	۲۸۲۹ ″	مولوی عبد الاحد صاحب عثمانی ″	عہ ر
۳۵	۲۸۳۰ ″	مولوی حبیب الحسن صاحب ″	عہ ر
۳۶	۲۸۳۱ ″	مولوی شبیر احمد صاحب دائن ″	عا ر
۳۷	۲۸۳۲ ″	مولوی سید شاہ انوار حسن صاحب ″	۴ ر
۳۸	۲۸۳۳ ″	مولوی عبد الرزاق صاحب ″	۸ ر
		میزان الکل للعسہ روپئے	

"پنجاب و سرحد"

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم چندہ
۱	۴۳۷	محمد اشرف حسین صاحب شملہ	عہ ر
۲	۴۵۱	محمد یحییٰ صاحب پشاور	صہ ر
۳	۲۲۸۱ سی	سردار محمد حسنی صاحب جالندہر	صہ ر
۴	۲۲۸۲ ″	ملک محمد امین صاحب ″	سے ر
۵	۲۲۸۳ ″	ڈاکٹر مہر محمد فاضل صاحب ″	سے ر
۶	۲۲۸۴ ″	حاجی مہر علی احمد علی صاحبان ″	سے ر
۷	۲۲۸۵ ″	مولوی محمد خلیل صاحب ″	سے ر
۸	۲۲۸۶ ″	میاں مستنصر اللہ صاحب ″	سے ر
۹	۲۲۸۸ ″	صلاح الدین صاحب ″	عہ ر
۱۰	۲۲۸۹ ″	ڈاکٹر حبیب احمد صاحب منہاس ″	سے ر
۱۱	۲۲۹۰ ″	چودہری محمد عبد الحمید خاں صاحب ″	سے ر
۱۲	۲۲۹۱ ″	میاں رحیم بخش صاحب ″	سے ر
۱۳	۲۲۹۲ ″	شیخ محمد شریف صاحب ″	عا ر
۱۴	۲۲۹۳ ″	سید اکرام اللہ شاہ صاحب ″	عا ر
۱۵	۲۲۹۵ ″	میاں محمد امین صاحب امرتسر	للعسہ
۱۶	۲۲۹۶ ″	میاں نذیر حسین صاحب ″	سے ر
۱۷	۲۲۹۷ ″	صوفی نذیر حسین صاحب ″	مہ ر
۱۸	۲۲۹۸ ″	ایس عبد الرحیم صاحب اینڈ کو ″	لعسہ
۱۷	۲۲۹۹ ″	میاں عبد الکریم صاحب اینڈ کمپنی ″	لعسہ
۱۸	۲۳۰۰ ″	محمد عمر اینڈ کمپنی ″	للعسہ
۱۹	۱۴۷۷ ″	صوفی عبد الحمید خاں صاحب کرنال	سہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۰	۱۴۷۸ ایضاً	محمد سلیمان جان صاحب کرنال	صہ ر
۲۱	۱۴۷۹ ″	نوابزادہ احسن اللہ خان صاحب ″	صہ ر
۲۲	۱۴۸۰ ″	چودہری عبدالحق صاحب ″	صہ ر
۲۳	۱۴۸۲ ″	محمد یوسف خاں صاحب ″	صہ ر
۲۴	۱۴۸۴ ″	راجہ سید احمد صاحب ″	صہ ر
۲۵	۱۴۸۵ ″	چودہری نذیر احمد خاں صاحب ″	صہ ر
		میزان کل	مالعہ ر

حیدرآباد۔ دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳۵۰۵ ایضاً	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد (دکن)	
۲	۳۵۰۶ ″	شبیر حسن صاحب اورنگ آباد (دکن)	۸ ر
۳	۳۵۰۷ ″	محمد یوسف صاحب ″	۴ ر
۴	۳۵۰۸ ″	سید محمود مغربی صاحب ″	۴ ر
۵	۳۵۰۹ ایضاً	محمد ساجد صاحب دکن	۴ ر
[illegible]	۳۵۱۰ ″	علیم اللہ صاحب اورنگ آباد	۴ ر
۷	۳۵۱۱ ″	حیات اللہ صاحب ″	۴ ر
۸	۳۵۱۲ ″	بشیر الدین صاحب ″	۳ ر
۹	۳۵۱۳ ″	امین خاں صاحب ″	۳ ر
۱۰	۳۵۱۴ ″	سید محی الدین صاحب ″	۳ ر
۱۱	۳۵۱۵ ″	محمد ابراہیم صاحب ″	۳ ر
۱۲	۳۵۱۶ ″	دتاتریے راؤ صاحب ″	۳ ر
۱۳	۳۵۱۷ ″	بھگوان راؤ صاحب ″	۳ ر
۱۴	۳۵۱۸ ″	دتوناتھ راؤ ٹھکرے صاحب ″	۳ ر
۱۵	۳۵۱۹ ″	رام لال صاحب ″	۳ ر
۱۶	۳۵۲۰ ″	سادھو لنگپا صاحب ″	۱۲ ر
		میزان کل	۸ ر

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۲۰	سید محمد رشید صاحب باکی پور پٹنہ	عکر
۲	۴۴۲	سید محمد یعقوب صاحب گیا	سے ر
		میزان کل	شے ر

مدراس

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۵۷	آنریبل یعقوب حسن صاحب مدراس	عسہ ر
		میزان کل	عسہ ر

دیگر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۲۷	عالیمرتبت مشیر الملک عالی قدر قاضی علی حیدر صاحب عباسی بھوپال	عہ ر
		میزان کل	عہ ر

عطیات

فروری ۳۹ء

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۱۵	رؤف علی صاحب دہلی	۱۴ ر	۵	۴۳۳	مفتی ظہور الاسلام صاحب کرتپور	سے ر	۹	۲۲۹۴	مولوی مختار احمد صاحب جالندھر بستی پورا	عہ ر
۲	۴۱۸	″ ″ ″	۱۴ ر	۶	۴۳۴	مفتی اسرار حسین صاحب ″	عہ ر	۱۰	۱۴۷۷ ″	خان بہادر خواجہ عبدالمجید خانصاحب کرنال	۳۰۰ ر
۳	۴۲۲	سید ضمیر احمد صاحب ″	عسہ ر	۷	۴۴۳	مولوی محمد الیاس صاحب جہاں آباد	سے ر	۱۱	۱۴۸۱ ″	نوابزادہ محمد امتیاز علی صاحب ″	سے ر
۴	۴۲۴	مشفق الزماں صاحب ″	عکر	۸	۸۵۸	محمد رفیع احمد خاں صاحب اورنگ آباد	لعہ ر	۱۲	۱۴۸۲ ″	صاحبزادہ ولایت علیخاں صاحب ″	عسہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳	۲۷۷۷ سی	[illegible] صاحب برکار بمبئی	۴ر	۲۲	۲۲۶۷ سی	افتخار حسین صاحب علی گڈھ	۴ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴	" ۲۱۳۰	[illegible] صاحب کلکتہ	عہ	۲۳	" ۲۲۶۸	بدیع الدین صاحب "	۲ر	۳۲	" ۲۲۳۷	حاجی عبدالغنی صاحب	[illegible]
۱۵	" ۲۲۵۳	رضی محمد حیدری صاحب علی گڈھ	۲ر	۲۴	" ۲۲۶۹	عمادالدین صاحب "	۲ر	۳۳	" ۲۲۳۸	مولوی مصطفی اکرم صاحب علی گڈھ	۴ر
۱۶	" ۲۲۵۴	سید محمود علی خاں صاحب "	۸ر	۲۵	" ۲۲۷۰	اشفاق احمد صاحب نقوی "	۲ر	۳۴	" ۲۲۴۷	مظفر علی صاحب جعفری "	[illegible]
۱۷	" ۲۲۶۱	عبدالرشید صاحب "	۴ر	۲۶	" ۲۲۷۱	خورشید الاسلام صاحب "	۲ر	۳۵	" ۲۲۴۸	ڈاکٹر تو تیر احمد صاحب داحدی "	۱ر
۱۸	" ۲۲۶۲	مرزا اشفاق بیگ صاحب "	۴ر	۲۷	" ۲۲۷۲	سعید احمد صاحب "	۲ر	۳۶	" ۲۲۴۹	دولہ خاں صاحب "	۸ر
۱۹	" ۲۲۶۳	ابوالقاسم صاحب "	۴ر	۲۸	" ۲۲۷۳	سعید احمد صاحب صدیقی "	۴ر	۳۷	" ۲۲۵۰	اختر اشفاق صاحب "	۲ر
۲۰	" ۲۲۶۵	فاروق احمد صاحب "	۴ر	۲۹	" ۲۲۷۶	محمد عثمان صاحب "	۴ر				
۲۱	" ۲۲۶۶	مسعود حسن خاں صاحب "	۴ر	۳۰	" ۲۲۷۷	محمد احمد صاحب "	۸ر			میزان کل ۹ ۲ر	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳۴۷	ایم یوسف راشد صاحب کلکتہ	صہ	۱۰	۲۵۱۱ سی	شاہ قمر اللہ صاحب گلبرگہ	۶ر	۱۹	۱۴۰۶ سی	عبدالسلام صاحب قدوائی لکھنؤ	عہ
۲	۳۴۸	حاجی محمد احمد صاحب "	صعہ	۱۱	" ۲۵۲۰	ناصر جلیل صاحب "	۶ر	۲۰	" ۱۴۳۲	محمد اشفاق صاحب بیرایچ	صعہ
۳	۳۵۳	عبدالقادر ضیا صاحب انبالہ	عہ	۱۲	" ۲۵۳۶	عثمان علی صاحب "	عہ	۲۱	" ۱۴۳۴	اصغر علی صاحب "	عہ
۴	۳۶۵	محمد بخش صاحب دہلی	صعہ	۱۳	" ۲۰۰۵	اقبال الدین صاحب کلکتہ	۱۴ر	۲۲	" ۱۴۳۹	ایم نعمت اللہ صاحب "	عہ
۵	۳۸۳	خان بہادر حبیب اللہ خاں صاحب علی گڑھ	صہ	۱۴	" ۲۸۵۵	سید آل رسول صاحب بنارس	عہ	۲۳	" ۱۴۴۱	عبدالغفور صاحب "	عہ
۶	۳۹۰	سید عبدالشکور صاحب حیدرآباد	سے	۱۵	" ۱۴۵۹	بذریعہ شاہ امام احمد صاحب ردولی	۴ر	۲۴	" ۱۴۴۲	بنن صاحب کمیر گنج	عہ
۷	۴۱۳	عزیز الرحمن صاحب اسوان	سہ	۱۶	" ۱۴۰۱	احمد اللہ خاں صاحب مرادآباد	عہ	۲۵	" ۱۴۴۳	حاجی نثار اللہ صاحب "	[illegible]
۸	" ۲۵۰۱	مرزا جعفر بیگ صاحب گلبرگہ	۶ر	۱۷	" ۱۴۰۵	ضمیر الحسن خاں صاحب سنبھل	عہ	۲۶	" ۱۴۴۸	شیخ ابوالبرکات صاحب "	صعہ
۹	" ۲۵۰۲	محمد عبداللہ صاحب "	۶ر	۱۸	" ۱۴۰۸	اکرام احمد خاں صاحب لکھنؤ	عہ			میزان کل ۲۰۳ سے	

استاد کا اصلی کام

استاد کا اصلی کام سیرت کی تیاری ہے اور ساری تعلیم کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ بچہ کے ارادہ اور عمل کی قوت کو کسی سیدھی راہ پر ڈال دے اور سچے اصول کی روشنی میں اچھی عادتوں کی مدد سے اس کی سیرت میں یکسوئی اور پختگی پیدا کر دے۔ جو شخص استاد بن کر تعلیم کا یہ کام انجام دے اسے خود بھی تو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ سیرت کو کس راہ پر ڈالے، خود اس کی سیرت کا بھی تو کوئی رنگ ہو، خود اس کی زندگی کا بھی تو کوئی مستقل ڈھنگ ہونا چاہیئے، اس کے اثر سے بچہ میں یکسوئی تو تب ہی پیدا ہو گی کہ خود اس میں یکسوئی ہو۔ خود تھالی کے بینگن کی طرح ادھر ادھر لڑھکتا ہو، دوسروں کو ایک سمت میں کیسے چلا سکے گا۔

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

مولانا محمد علیؒ کی آپ بیتی

رئیس الاحرار کی
زندہ جاوید اور واحد شخصیت کو سمجھنے کیلئے
مکتبۂ جامعہ کا شاہکار

مضامینِ محمد علیؒ

مرتبہ۔ جناب محمد سرور صاحب بی اے (آنرز) فاضل جامعہ ازہر

مولانا محمد علی کی سیاسی، مذہبی، ادبی اور اجتماعی زندگی کی سرگرمیوں کا نہایت دلآویز مرقع جس میں اُن کی شخصیت وطن و ملت کے مسائل، سیاسی اور اجتماعی تحریکات کی شکل میں پیش کئے گئے ہیں، ہندوستان کے سب سے زیادہ ہنگامہ خیز دور کی تاریخ اور خود مولانا کے گوہر بار قلم سے یہ خود نوشت سوانح عمری بھی ہے اور ہندوستان کی سیاسی تاریخ بھی۔ مختصر فہرست مضامین ملاحظہ ہو:۔

۱۔ آپ بیتی، میرا مذہب اور سیاست چندہ اور بندہ
۲۔ مسائل ملی، سنت مالویہ اور سنت محمودیہ اسلام اور اشتراکیت
۳۔ مسلمان اور متحدہ قومیت ہند
۴۔ مسلمان اور کانگریس
۵۔ انگریز اور اُن کی سیاست
۶۔ مسلم یونیورسٹی
۷۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ
۸۔ شخصیات:۔ حکیم اجمل خاں۔ داس
۹۔ مسلمان اور آزادی
۱۰۔ بادشاہ اور جمہوریت
۱۱۔ آخری تقریر
۱۲۔ بھائی رامجی میکڈانلڈ کے کچھ حالات

ضخامت ۶۰۰ صفحات مجلد قیمت عہ

مکتبۂ جامعہ

دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

مسلمانوں کا تعلیمی نصب العین

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ان کا تمدنی نصب العین، ان کے مذہب کے سایہ میں ہر طرح کی یک طرفی اور جمود سے بری، نامی، جامع اور مکمل ہے، لہذا ان کا تعلیمی نصب العین بھی یک طرفہ نہیں بلکہ ذہنی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی اور ساکن نہیں بلکہ زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے نشو و نما پانے والا ہونا چاہیئے۔

مسلمانوں کے تمدن کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انسانی زندگی میں "عین" اور "حقیقت" کے صحیح امتزاج کی کوشش کرتا ہے، وہ ایک عظیم الشان عمل ترکیبی کے ذریعہ اس منطقی تضاد کو دور کرنا چاہتا ہے جو کبھی دین کی نزاع کے نام سے، کبھی روح اور مادہ کی جنگ کی صورت میں، کبھی جبر و اختیار کی بحث کے پردہ میں انسان کی نظر کو حق کا صرف ایک پہلو دکھا کر دوسرے سے محروم کر دیتا ہے اور کبھی عقیدہ و عمل کی لڑائی کی بدولت، کبھی انفرادیت و اجتماعیت کی پیکار کے بہانہ، کبھی عقل و فطرت کی ستیز کی آڑ میں اخلاقی زندگی کے ایک عنصر پر زور دے کر دوسرے عنصر کی طرف سے بے پروا بنا دیتا ہے۔ یہ تمدن تنزیل الٰہی اور سیرت نبوی سے استفادہ کر کے انسان کی ذات کو مرکز حیات، مرجع موجودات یعنی خلیفۃ اللہ فی الارض سمجھتا ہے اور اس کی تکمیل کو زندگی کا سب سے اعلیٰ مقصد اور کائنات کا سب سے بہتر منشار قرار دیتا ہے۔

(ڈاکٹر سید عابد حسین)

بسم اللہ

ہمدرد جامعہ

جلد ۴ | بابت جون سنہ ۳۹ء مطابق ربیع الثانی سنہ ۵۹ ہجری | نمبر ۵

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ فی کاپی ۲ر

طابع و ناشر شفیق الرحمٰن قدوائی بی اے جامعہ مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی

پروفیسر محمد مجیب صاحب کی تقریر

، مئی کو جامعہ نگر اوکھلا میں، سنگ بنیاد رکھنے سے قبل، پروفیسر محمد مجیب صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ نے جو تقریر فرمائی تھی، اسے ہم ہمدردان جامعہ کی واقفیت کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ (مرتب)

جامعہ کی تعلیمی بستی کی ایک عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جانے کو ہے اور جامعہ والوں کے لئے یہ بڑی خوشی کا موقعہ ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس وقت میں آپ کے سامنے یہ بیان کروں کہ جامعہ والے جامعہ کا خیال دل میں لئے کہاں کہاں اور کس کس طرح رہے یا آپ کی نظر کو امید کا فریب دے کر بتاؤں کہ اس زمین پر جسے آپ ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں جامعہ کی بستی کس طرح بسائی جائے گی اور کیسی عمارتوں کے نقشے ہمارے ذہن میں ہیں۔ آپ کو یہ سمجھاؤں کہ وہ مقصد کیا تھا جس کی خاطر جامعہ قائم کی گئی اور اس کی داستان سناؤں کہ یہ مقصد کس طرح اپنی صورت بدلتا مگر ہمیشہ ہمارے دلوں میں آباد رہا یا یہ بتاؤں کہ جامعہ اپنی نئی بستی میں آباد ہوگی تو پھر جامعہ کا مقصد اس بستی کو کس طرح رونق دے گا اور ہم اپنے اس نئے میدان عمل کو کیسے منصوبوں اور کارناموں سے سنواریں گے جامعہ ایک ادارہ ہے اور اس حیثیت سے کوئی قدر رکھتی ہے تو وہ ایک ایسا خیال بھی ہے جو کہ بڑے سے بڑے ادارہ میں سما نہیں سکتا اور جسے اپنی تخلیقی قوت دکھلانے کے لئے قومی اور ملکی زندگی کا پورا میدان چاہیئے جامعہ والے ایک چھوٹی سی جماعت ہیں مگر اس جماعت کی ساری محنت اور سارا کام بیکار ہو جائیگا اگر وہ اپنی ملت میں فنا ہو کر اپنے نصب العین کو ہندوستان کے مسلمانوں کا نصب العین نہ بنا سکی اس خوشی کے موقع پر یہ ساری باتیں یاد آجاتی ہیں اور جی چاہتا ہے کہ خوشی منانے کی جگہ خدا کے کرم نے جو کچھ عطا کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہم خدمت کا کوئی نیا ارادہ کریں دنیا میں سبھی آرام کے لئے یا کام کے لئے عمارتیں بنواتے ہیں اور سب کی طرح ہمیں بھی نئی عمارت بننے پر خوشی ہوتی ہے لیکن ہمیں اس کی بھی فکر کرنا ہے کہ ان عمارتوں میں کہیں ہم کو اتنا آرام نہ ملنے لگے کہ یہ قید خانہ بن جائیں ان میں رہ کر ہم کہیں یہ نہ بھول جائیں کہ عمارت کام کے لئے بنتی ہے اور ہمیں اپنا کام اس طرح بڑھانا ہے کہ اس کے لئے کوئی عمارت کافی نہ ہو جامعہ جب قائم ہوئی تو شاید کچھ لوگوں کو اس کی امید تھی کہ ہندوستان کو بہت جلد سوراج اور جامعہ کو اطمینان حاصل ہو جائے گا لیکن یہ غلط فہمی جلد دور ہو گئی اور حالات نے ہمیں یقین دلا دیا کہ جامعہ جب تک صبر اور استقلال کا نمونہ نہ بنے گی اسے کسی خدمت کے لائق نہ سمجھا جائے گا اور جب تک اس کا کام پھیلے گا نہیں اس کے بننے کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ اس لئے ہم نے طے کر لیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی دنیا کو آزمائیں گے زندگی اور محنت کو ایک تجربے پر صرف کریں گے جو کامیاب نہ ہوا تو سب سے پہلے خود ہی اپنی ناکامیابی کو تسلیم کریں گے ہماری آزمائش کی ظاہری شکل تو یہ تھی کہ ہمیں

اپنے معمولی اخراجات اور نئے منصوبوں کے لئے روپیہ نہ ملتا تھا۔ اصل میں ہماری مشکل یہ تھی کہ جامعہ کے جو نصب العین کا جو خاکہ ہمارے ذہن میں تھا اسے ہم کسی کے سامنے پیش نہیں کرسکتے تھے کہ وہ اسے دیکھے اور جانچے اور جامعہ کے ہمدردوں کا جامعہ پر یہ بڑا احسان ہے کہ ایسی حالت میں بھی انھوں نے جامعہ والوں پر اعتبار کیا اور جامعہ کا کام کبھی رُکنے نہ پایا۔ ہم اپنی طرف سے برابر اس کوشش میں لگے رہے کہ اپنے کام کو پھیلائیں اور ان لوگوں کو جو صرف ہماری نیت پر اعتبار کرتے تھے اپنے عمل سے قائل کریں جامعہ جب علیگڑھ سے دہلی منتقل ہوئی تب اس میں ابتدائی ثانوی مدرسہ اور کالج کے علاوہ صرف دو شعبے تھے ایک بہت ہی چھوٹا سا مکتبہ اور ایک اتنا ہی چھوٹا پریس۔ اب مدرسوں اور کالج کو ملا کر دس شعبے ہیں اور سب کا کام خدا کے فضل سے ترقی پر ہے ممکن ہے کہ اگر ہمارے پاس سرمایہ ہوتا تو ہم اپنا کام زیادہ جلد پھیلا سکتے اور بہتر کام کرسکتے لیکن ہمیں اس کمی کی شکایت نہ اب ہے اور نہ اس وقت تھی جب کہ ہم مدرسہ اور کالج چلانے کا تھوڑا سا کام بھی بڑی مصیبت سے کرتے تھے ہماری خامیوں اور مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں جو کچھ ملا بہت ملا۔ اور اسی سبب سے ہمیں اطمینان ہے کہ جب ہم آزمائش اور امتحان کی منزلوں سے گزر کر وہ فرائض انجام دینے لگیں گے۔ جو کہ جامعہ کا اصل مقصد ہیں اور ہمارے کام میں وہ ساری خوبیاں ہوں گی۔ جنھیں پیدا کرنے کی ہم اب تک کوشش کرتے رہے ہیں تو ہماری قوم دل کھول کر ہماری مدد کرے گی اور ہم کسی ضروری چیز کے محتاج نہ ہوں گے۔

اوکھلا کی تعلیمی بستی بسانے میں ہماری ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ ہم اپنی الگ دنیا بنالیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں مشق اور تجربے کے لئے اپنا کام اپنے ہاتھوں کرنے کا موقع ملے اور یہ آج کل کی بڑی بستیوں میں نصیب نہیں ہوتا لیکن یہ تو آپ جانتے ہیں کہ آدمی کو سدھرنے اور سدھارنے کی دھن بھی ہوتی ہے جب اس کی نظر میں کوئی بہتر چیز ہو اور اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہماری بستی میں نہ تو اس روحانی گھمنڈ کے آثار ہوں جو اپنے گرد و پیش کی چیزوں کو خوبصورت بنانے کی فکر کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے نہ اس پستی اور تنگ نظری کے داغ دھبے ہوں جو آدمی کے گھر اور جانور کے بل کا فرق مٹا دیتی ہے ہماری بستی اگرچہ غریبوں کی بستی ہوگی لیکن آپ انشاء اللہ اس میں وہ سادہ حسن دیکھیں گے کہ جسے خالی دولت خرید نہیں سکتی ہمارے اطمینان کو آپ دیکھیں گے کہ وہ خون پسینہ ایک کرکے حاصل ہوتا ہے اور ہمارے شوق کو آپ دیکھیں گے کہ کل جو بڑی محنت سے پیدا ہوا تھا۔ وہ آج ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ یہ سب دور کی باتیں ہیں اور میں آج انھیں بیان نہ کرتا اگر وہ عمارت جس کا سنگ بنیاد رکھا جانے والا ہے ایک ایسے شخص کی یادگار نہ ہوتی جس کی زندگی شوق اور حوصلے کی سزا بھگتنے اور ہمت، استقلال اور ایثار کی مثال پیش کرنے میں گزری اور جس کی یاد تازہ رکھنا ان چند اینٹوں کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کے دلوں کا جو اس گھر کو آباد کریں گے۔ تصدق احمد خاں مرحوم کا اس خاص عمارت سے تعلق ان کے بھائیوں کی فیاضی کی بدولت ہوا ہے جامعہ سے ان کا تعلق بہت پرانا ہے وہ اپنے زمانہ میں علی گڈھ کے سب سے ممتاز طالب علموں میں تھے اور پرانی تعلیم اور اس کی ذہنی تنگی کے خلاف بغاوت کرکے وہ اس بڑی بغاوت

کے ہراول بنے، جس کا نتیجہ نئی تعلیمی تحریک اور ہماری جامعہ تھی۔ جامعہ کی تاسیس میں وہ شریک تھے اور ادارہ کے پہلے سکریٹری وہی منتخب ہوئے لیکن ان کا جوش ایسا نہ تھا کہ صرف اس خدمت کو انجام دے کر ٹھنڈا پڑ جائے انھوں نے قومی آزادی کی خاطر اپنی ساری کمائی گنوا دی۔ آزادی کی روشنی کو بڑھانے کے لئے شخصی زندگی کے چراغ کو بجھا دیا۔

ہمت اور جوش میں ہی نہیں قد و قامت میں بھی وہ مردوں میں ایک مرد تھے مگر یہ دولت بھی انھوں نے خدمت کے شوق میں لٹا دی کئی مرتبہ جیل جانے سے ان کی صحت ایسی گری کہ وہ پھر پنپ نہ سکے اور وقت سے بہت پہلے اس دنیا سے سدھار کر وہ قربانیوں میں سب سے بڑی قربانی کر گئے۔

مرحوم جامعہ کے تعلیمی کاموں میں جتنا حصہ کہ وہ چاہتے تھے نہ لے سکے لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ جامعہ خالی تعلیمی ادارہ نہیں اور ہر وہ شخص جو اپنے عمل کو جوانمردی خلوص اور ایثار کا ایک نمونہ بناتا ہے جامعہ کی بنیادوں کو مضبوط کرتا ہے اور جامعہ کے کام کو ترقی دیتا ہے۔ تصدق احمد خاں مرحوم آزادی کے دل دادہ تھے۔ سیاست کے داؤں پیچ سے انھیں مطلب نہ تھا وہ شروع سے آخر تک ایک مسلک پر پامردی سے قائم رہے اور جذبات کی موجیں اور مخالفت کے تھپیڑے انھیں اس رستے سے ہٹا نہ سکے شہرت اور ہر دلعزیزی چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ سچے سیاسی رہبر وہی ہوتے ہیں جو خود اصولوں کی قدر کرکے قوم کو ان کی قدر کرنا سکھاتے ہیں۔ اور اپنے مسلک کو قوم کا مسلک بنا کر چھوڑتے ہیں ہم لوگ جو تعلیمی کام کرتے ہیں کامیاب اسی کو سمجھتے ہیں جس کی زندگی کو ہم نوجوانوں کی ہمت افزائی کا اور خلوص اور سچائی کا سبق پڑھانے کا ذریعہ بنا سکیں اور اس لحاظ سے دیکھئے تو یہ عمارت اور وہ شخصیت جس کی یہ یادگار رہے گی ایک شعر کے دو نہایت موزوں مصرعے بن جاتے ہیں جو ایک مرتبہ سن لئے گئے تو پھر دل پر نقش ہو جائیں گے اور شوق سے یاد رکھے جائیں گے۔

تصدق احمد خاں مرحوم اپنے زمانہ میں اکیلے نہ تھے اس وقت کی بے چینی اور حوصلہ مندی نے بہتیرے رہبر پیدا کئے لیکن کسی کی یادگار چند مضامین اور کتابیں ہیں اکثر کو یہ بھی نصیب نہیں ہوا۔ مرحوم کی شخصیت ایسی تھی اور خوش قسمتی سے انھیں اس کی قدر کرنے والے بھائی بھی ملے جنھوں نے ان کی یادگار قائم کرنا اپنا فرض سمجھا اور مرحوم کا ہم پر اور ہمارا مرحوم پر جو حق تھا اس کا بھی بڑی خوش اسلوبی سے اقرار کیا۔ ہم جامعہ والے برسوں سے اس کے لئے تڑپ رہے ہیں کہ ہمیں نئی پود پر پچھلی شخصیتوں کی قلم لگانے کا موقع ملے اور ہم ان کی یادگار کو قوم کا سیاسی اور تہذیبی ورثہ ہی نہ بنائیں بلکہ جو شخص ہماری بستی میں آئے وہ اسے ان شخصیتوں کی یادگاروں سے بسا ہوا پائے۔ آج تصدق احمد خاں مرحوم کے بھائی مرحوم کا حق ادا کرنے اور ہماری ایک بڑی آرزو کو پورا کرنے کا عہد کر رہے ہیں اور خدا کرے ان کا یہ عہد جامعہ کی نئی بستی کو قوم کے رہنماؤں کی یادگار بنانے کی ایک تحریک بن جائے۔

ہم جامعہ والے روپے اور عمارت کے معاملے میں صبر کرنے اور دوسروں کی مجبوریوں کا لحاظ کرنے کے آہستہ آہستہ بہت عادی ہو گئے ہیں لیکن اگر ہمیں اصرار کرنا ہو تب بھی نثار احمد خاں صاحب اور فدا احمد خاں صاحب ان پہلے لوگوں

میں سے ہوتے جن سے ہم اپنے اور تصدق احمد خاں مرحوم کے لئے تقاضہ کرتے۔ نثار احمد خاں صاحب اپنے بھائی کے سب سے پہلے اور سب سے اچھے پیرو اور ساتھی ہیں۔ مرحوم نے ترک موالات میں اپنی وکالت چھوڑی تو آپ نے اپنی ملازمت چھوڑی جس میں آپ کا ترقی کرنا شاید بھائی کی کامیابی سے بھی زیادہ یقینی تھا۔ فدا احمد خاں صاحب جامعہ کے سب سے پرانے طالب علم ہیں اور جامعہ اپنے طالب علموں کو آزاد زندگی اور آزاد پیشوں کی جو تعلیم دیتی ہے اس پر وہ شروع سے عمل کر رہے ہیں اور آج کی مبارک تقریب ان کی کامیابی کا ایک نمایاں ثبوت ہے۔ جامعہ کے کام سے ان دونوں بھائیوں کو جو لگاؤ اور جامعہ والوں سے انھیں جو محبت ہے اس کی تشریح کرنا میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے ایک طرح کی بے ادبی ہوگی یہ وہ رشتہ ہے جو بغیر محسوس کئے قائم رہتا ہے اور آپ ہی آپ مضبوط ہوتا جاتا ہے اس کا ذکر نہیں کرتے جس کا یقین ہوتا ہے۔ ہمارے لئے یہ بھی خاص خوشی کی بات ہے کہ تصدق احمد خاں مرحوم کی یادگار کا سنگ بنیاد ان کے ایک بہت ہی عزیز دوست اور پرانے ساتھی پنڈت سنتانم صاحب کے ہاتھوں رکھا جا رہا ہے ایسی دوستی جیسی کہ مرحوم اور پنڈت سنتانم صاحب کی تھی آج کل بہت کم دیکھنے میں آتی ہے یہ ایک ہیرا ہے جسے سیاست تراش نہ سکی اور توڑ ڈالا ہماری سیاست اس کی مستحق نہیں رہی ہے کہ دوستی جیسے پاک اور سچے جذبے کا اس کے ساتھ نام لیا جائے لیکن تعلیم پر اس کی قدر کرنا فرض ہے اور یہ ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ تصدق احمد خاں مرحوم کی یہ یادگار ایسی دوستی کی یادگار ہوگی جو سیاست کی مصلح اور تہذیب کی جان ہے اور جس کے بغیر ہماری قومیت کھوکھلی اور قومی منصوبے ناکام رہیں گے پنڈت سنتانم صاحب کا ہمارے مجمع میں تعارف کرانا ضروری نہیں ان کی خدمت سے ہر وہ شخص واقف ہے جسے ہماری آزادی کی تحریک سے ذرا بھی لگاؤ رہے میں اب ان سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنے دوست تصدق احمد خاں مرحوم کی یادگار میں جامعہ کو محنت اور خدمت کرنے کا ایک نیا موقع دینے کے لئے جو عمارت بننے والی ہے اس کا سنگ بنیاد رکھیں۔

❊

ڈنمارک میں تعلیم بالغان

آج کل ہندوستان کے مختلف صوبوں میں، بالغوں کی تعلیم پر توجہ کی جا رہی ہے۔ گو ہر ملک کے مسائل اور حالات دوسرے ملک سے بہت حد تک جدا ہوتے ہیں اور ایک ملک میں جو نسخہ اکسیر ہوتا ہے تو کوئی ضروری نہیں کہ وہی نسخہ دوسرے ملک کے لئے بھی ویسا ہی ثابت ہو لیکن دوسرے ممالک کے تجربوں سے فائدہ نہ اٹھانا بھی دانشمندی کے خلاف ہے۔ خصوصاً ان ممالک کے، جن کے حالات بہت حد تک ملتے جلتے ہوں۔ اس سلسلہ میں ہم پچھلی اشاعت میں روس میں تعلیم بالغان کی تحریک پر ایک مضمون شائع کر چکے ہیں، پیش نظر مضمون اسی سلسلہ کی دوسری کڑی ہے۔

ڈنمارک میں، تعلیم بالغان کے سلسلہ میں جو تجربات کئے گئے ہیں اسے ہم معاصر "پنجاب ایجوکیشنل جرنل" سے شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں، امید کہ جو لوگ ہندوستان کے مختلف حصوں میں تعلیم بالغان کے سلسلہ میں کام کر رہے ہیں وہ اس سلسلہ کے مضامین کو غور کے ساتھ پڑھیں گے اور ان تجربوں سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کریں گے (مرتب)

انیسویں صدی کے شروع میں ڈنمارک میں ایک مشہور شخص گرنٹوگ نامی گذرا ہے۔ اس نے دیکھا کہ ڈنمارک کے لوگ زراعت پیشہ ہیں، لیکن وہ صدیوں سے پرانی لکیر کے فقیر چلے آتے ہیں وہ غریب ہیں لیکن اپنی حالت کو سدھارنے کے لئے ان کے دلوں میں کوئی جذبہ نہیں ہے۔ ان کا ملک ہر آئے دن ایک طرف تو سمندر کے جوار بھاٹوں کا اور دوسری طرف انسانی درندوں کی ہوس کا شکار بنا رہتا ہے لیکن وہ اپنی پست حالی کی وجہ سے اتنے پست حوصلہ اور بے ہمت ہو چکے ہیں کہ انھیں نہ تو قدرت کی قہر آلود طاقت کا مقابلہ کرنے کی ہمت ہے اور نہ انسان کی ہوس رانیوں سے بچنے کا احساس ہے ان حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد گرنٹوگ اس نتیجہ پر پہنچا کہ ڈنمارک کی پستی کا واحد علاج تعلیم ہے اور تعلیم بھی ایسی کہ جس سے ذیل کے نتیجے پیدا ہو سکیں۔

اول یہ کہ ڈنمارک باشندوں کے دلوں میں اپنے ملک کے لئے حب الوطنی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ دوسرے جس زمین پر وہ ہل جوتتے ہیں اس کے لئے انھیں پوری پوری واقفیت ہو۔

اس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے گرنٹوگ نے یہ تجویز کیا کہ ملک کے مختلف حصوں میں ایسی تعلیم گاہیں قائم کی جائیں جہاں بالغ طلباء کو تعلیم دی جائے چنانچہ اس نے ایسے اشخاص جمع کئے جن کے اندر حب الوطنی اور ایثار

کا مادہ بڑی حد تک موجود تھا اور جو سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ یہ لوگ ملک کے چاروں طرف پھیل گئے اور انھوں نے ایک نئے قسم کے اسکولوں کی بنیاد رکھی جن کو "فوک ہائی اسکول" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ تعلیم کے مراکز تقریباً سب کے سب ملک کے بڑے بڑے گاؤں میں قائم کئے گئے اور ان میں جو اساتذہ پڑھاتے تھے ان کا طرز معاشرت بھی گاؤں کے رہنے والوں کی طرح بالکل سادہ ہوتا تھا۔ انھیں کی طرح کپڑے پہنتے، لکڑی کے چمچوں سے کھانا کھاتے۔ ان کی شادی غمی میں شریک ہوتے ان کی طرح معمولی جھونپڑیوں میں رہتے اور ان کے سماجی رسم و رواج میں حصہ لیتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گاؤں اور شہر کے طرز رہائش میں جو عام طور پر تفریق ہوتی ہے، وہ خود بخود مٹ گئی اور گاؤں کے لوگ ان کی طرف کھنچنے لگے۔ یہاں اس بات کا ذکر کردینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ فوک ہائی اسکولوں میں تعلیم لیکچروں کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ گرنٹوگ کا خیال تھا کہ کتابی تعلیم ہمارے دلوں کو متحرک نہیں کرتی۔ قلبی انقلاب کے لئے ضروری ہے کہ جو جذبہ استاد اپنے طلبا کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے، وہ پہلے اپنی زندگی کا ایک مضبوط اور ضروری جز بن چکا ہو اور دوسرے اس کے الفاظ میں وہ اثر ہونا چاہئیے جس سے وہ اپنے مقصد میں پوری کامیابی حاصل کرسکے۔ اسی خیال کے تحت فوک ہائی اسکولوں میں نہ تو کتابی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے اور نہ ہی ان میں کوئی امتحانات کا سلسلہ ہے۔ تعلیم عام طور سے اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان کی عمر کے طلبا کو دی جاتی ہے۔ کیونکہ گرنٹوگ کا خیال تھا کہ اس عمر کے انسان کے دل میں استاد جس طرح کے جذبات چاہے پیدا کرسکتا ہے۔

ان اسکولوں میں پڑھائی سال میں دو بار ہوتی ہے۔ سردی میں نومبر سے اپریل تک کسانوں کے لئے اور گرمی میں ان کی مستورات کے لئے۔ نصاب تعلیم تمدنی ہے۔ مندرجہ ذیل مضامین خاص طور پر پڑھائے جاتے ہیں۔ ڈنمارک کی پرانی حکایات، تاریخ، جغرافیہ، لوگوں کا طرز معاش، ملک کی سماجی زندگی اور قدرتی مناظر وغیرہ وغیرہ۔ اسکولوں میں طلباء کو اپنے کاروبار سنبھالنے کی پوری آزادی ہے۔ یہاں تک کہ ضبط قائم رکھنے کے قوانین بھی وہ خود ہی بناتے ہیں۔ تقریباً سارے کے سارے فوک ہائی اسکول پرائیویٹ تعلیمی انجمنوں کے ماتحت ہیں۔ حکومت کی طرف سے انھیں صرف مالی امداد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ نے سات سے چودہ سال کے تمام بچوں کے لئے تعلیم لازمی کررکھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سارے ڈنمارک میں کوئی شخص نظر نہیں آئے گا، جو ان پڑھ ہو۔ فوک ہائی اسکولوں میں صرف بالغ طلبا کو ہی تعلیم دی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈنمارک میں جہاں تعلیم بالغان کا تعلق ہے اس میں ابتدائی تعلیم کا کوئی دخل نہیں کیونکہ اس ملک کی حکومت نے ابتدائی تعلیم مدت سے لازم کررکھی ہے اسکے برعکس ہمارے ملک میں بالغوں کی تعلیم کا سب سے اہم سوال ان میں ابتدائی تعلیم کو رائج کرنا ہے اس کے لئے ملک میں مختلف تعلیمی و دیگر انجمنیں اور صوبجاتی حکومتیں دل و جان سے کوشش کررہی ہیں اور امید ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ان کی کوششیں بارآور ہوں گی۔ لیکن ہمارے خیال میں ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ تمدنی تعلیم کی

بھی ضرورت ہے جس پر ڈنمارک میں گرنڈوگ نے اتنا زور دیا تھا اور جو اس وقت فوک ہائی اسکول میں دی جاتی ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں ایسے اشخاص پیدا ہوں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ اپنے ملک کی تہذیب پر نازاں ہوں اور جن کے دلوں میں حب الوطنی اور خدمت انسانی کے جذبات موجزن ہوں تاکہ وہ ملک کے بدقسمت ان پڑھ لوگوں کو تعلیم دیتے وقت راستہ کی تمام مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہوں شاید کچھ دیر تک انھیں مہذب دنیا کا عیش و آرام میسر نہ آئے لیکن اگر ان کی محنت بارآور ہوگئی تو اس سے ملک کی تقدیر ہی بدل جائے گی اور موجودہ اور آنے والی نسلیں ان کی ہمیشہ کے لئے مرہون منت رہیں گی۔

عقلی تعلیم اور جسمانی تعلیم

ابتدائی زمانہ میں جب کہ مخاصمت اور مدافعت بڑے بڑے مجلسی کام سمجھے جاتے تھے، جسمانی طاقت اور جرأت کی، جو اس کو لازم ہے، بڑی ضرورت تھی اور اس وقت تعلیم تقریباً بالکل جسمانی ہوتی تھی، عقلی تربیت کا خیال کم کیا جاتا تھا اور جیسا کہ قرون متوسط میں ہوتا تھا، درحقیقت اس کو بسا اوقات نظر حقارت سے دیکھا جاتا تھا مگر اب کہ ہماری حالت نسبتہً صلح جو ہوگئی ہے، اب کہ ہاتھ پاؤں کی محنت کے سوا کسی دوسرے کام میں جسمانی قوت بہت کم کارآمد ہے جب کہ معاشرت میں تقریباً ہر قسم کی کامیابی بہت کچھ عقلی قوت پر منحصر ہے، ہماری تعلیم بھی قریب قریب بالکل عقلی ہوگئی ہے۔ جسم کا لحاظ رکھنے اور نفس سے غفلت کرنے کی بجائے، ہم آج کل نفس کا لحاظ رکھتے اور جسم سے غفلت کرتے ہیں۔ یہ دونوں طریقے غلط ہیں۔ ہم نے اب تک اس حقیقت کو نہیں سمجھا کہ جس طرح ہماری اس زندگی میں نفس کا دارومدار جسم پر ہے۔ اسی طرح جسم کو نقصان پہنچا کر عقل کو ترقی نہیں دینی چاہیئے۔ قدیم اور جدید خیالات کو ضرور باہم شامل کرلینا چاہیئے۔

(ہربرٹ اسپنسر)

دیہاتی اسکولوں کا نصاب تعلیم

از
جناب ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب پرنسپل گورنمنٹ ٹکنیکل کالج لاہور

یہ بات محتاج تشریح نہیں کہ نظام تعلیم، قومی تعمیر کا سنگ بنیاد ہے جو ملک یا قوم شاہراہ ترقی پر گامزن ہونا چاہتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نظام تعلیم کو درست کرے اور اپنے افراد کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے پوری قوت صرف کردے، دنیا کی مہذب اور ترقی یافتہ اقوام نے اپنی فلاح و بہبود کے لئے یہی حربہ استعمال کیا ہے۔

جاپان و روس

جاپان کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ یہ ملک آج سے نصف صدی پیشتر کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا لیکن خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہی ۱۸۶۹ء میں جاپان کی قومی حکومت نے جبری تعلیم کو فروغ دیا۔ اس سے جاپانیوں میں خوش اعتمادی اور خودشناسی کا جذبہ پیدا کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج جاپان دنیا کی حکومتوں میں صف اول پر نظر آتا ہے زار کے عہد حکومت میں۔ روس کے عام لوگوں میں تعلیم کا زیادہ چرچہ نہ تھا لیکن انقلاب کے رُونما ہوتے ہی روسی حکومت نے اپنی تمام تر توجہ عوام الناس کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی طرف مبذول کردی ہر خورد و کلاں کے لئے لازمی قرار دے دیا گیا کہ وہ تعلیم سے بہرہ ور ہو۔ ہر طبقہ کے لئے تعلیم دینے کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی گئیں کارخانوں میں کام کرنے کے لئے مدارس شبینہ کھولے گئے انھیں تدابیر کا نتیجہ ہے کہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے پندرہ برس کے قلیل عرصہ میں روسی قوم بہت ترقی یافتہ متصور ہونے لگی ہے۔

اخلاق کے ساتھ اقتصاد

تعلیم کے ذریعہ سے نہ صرف جہالت کی اندھیری رات میں اجالا ہوتا ہے بلکہ اگر تعلیم صحیح معنوں میں دی جائے تو اس کی بدولت عامتہ الناس کسب معاش میں قدرتی وسائل سے بہت حد تک استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔ برعکس اس کے اگر ایسی تعلیم دی جائے جس کی غرض و غایت مفقود اور نصب العین معدوم ہو تو اس سے نہ صرف تضیع اوقات لازم آتی ہے بلکہ عام لوگوں کی طبیعتوں میں اس کے بُرے اثرات کے جاگزیں ہو جانے کا خطرہ ہے اس جگہ اس بات کا ذکر کرنا غیر محل نہ ہوگا کہ ہمارا موجودہ نصاب تعلیم ہماری ضروریات کو قطعاً پورا نہیں کرتا کئی ایک مضامین جو اسکولوں اور کالجوں میں پڑھائے جاتے ہیں وہ طلباء کی آئندہ زندگی کو کامیاب بنانے میں قطعی کوئی فائدہ نہیں دیتے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے نصاب تعلیم کو اس طرح ترتیب دیں کہ جس سے بچوں کی اخلاقی اصلاح کے ساتھ ساتھ ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے۔

زراعت پیشہ آبادی کی تعلیم

ہمارے ملک ہندوستان میں زیادہ تر زراعت پیشہ لوگ آباد ہیں۔

جن کا ذریعۂ معاش صرف کھیتی باڑی سے متعلق ہے اس لئے یہاں تمدنی اور اقتصادی حالات بہتر بنانے کی کوشش کی جائے جو صرف تعلیم ہی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے، اگر ان کے واسطے صحیح اور فائدہ مند نصاب تعلیم وضع کر دیا جائے اور اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے ذمہ دار انسان کا تقرر عمل میں لایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ دس بیس سال کے اندر ہمارے صوبہ کی حالت درست نہ ہو جائے۔ دیہاتی علاقوں کے لئے نصاب تعلیم وضع کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم دوسرے ممالک کے حالات کا مطالعہ کریں اور وہاں کے رائج الوقت اصولوں کو پیش نظر رکھیں۔ انگلستان میں مدت سے کسانوں کا مطالبہ تھا کہ دیہاتی نصاب میں مفید اور کارآمد مضامین مثلاً زراعت باغبانی وغیرہ کو شامل کیا جائے تاکہ زراعت پیشہ افراد کو اپنے آبائی پیشوں پر قائم رکھنے کے لئے ابتدا ہی سے ان کے دلوں میں ایسے مضامین کی محبت اور لگاوٹ پیدا کی جائے۔ جو ان کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسٹر ونیس ڈیوس اپنی کتاب میں نئی تعلیم کے نصاب پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ سب لڑکے لڑکیوں کو تین مضامین یعنی لکھنے پڑھنے اور حساب میں کما حقہٗ دسترس پیدا کرنا واجبی ہے۔ یہ صحیح سہی مگر ان مضامین کو پڑھاتے ہوئے دیہاتی بچوں کو ایسے مضامین بھی سکھانے چاہئیں جو ان کے لئے ابدی دلچسپی کا باعث ہوں۔ ہماری نظم و نثر کا بیشتر حصہ دیہاتی نظاروں اور دلچسپیوں پر مشتمل ہوتا ہے ان حالات میں یہ امر مشکل نہیں کہ دیہاتی بچوں کے لئے ایسا نصاب تعلیم منضبط کیا جائے جس سے ان کے دلوں میں قرب و جوار کے حالات و کوائف سے دلچسپی پیدا ہو۔ مدارس میں جغرافیہ تاریخ اور زراعت کے متعلق ایسی کتابیں داخل نصاب ہونی چاہئیں جن میں اردگرد کے مناظر کی تشریح خصوصیت کے ساتھ کی جائے۔ بچوں کے لئے لہلہاتے کھیتوں کا دیکھنا رنگارنگ پھولوں کا نظارہ مختلف گھاسوں کی شناخت بہت دلکش ہوتی ہے اسی طرح اناج کو کیڑے اور مکوڑوں سے محفوظ رکھنا موسموں کے تغیر و تبدل قسم قسم کے پھولوں پھلوں اور اناج کی پرورش زمین کی پیمائش اور تقسیم ایسے عنوانات ہیں جن سے دیہاتی بچوں کے دلوں میں علم کی محبت پیدا کی جا سکتی ہے۔

انگلستان میں دیہاتی نصاب تعلیم

انگلستان میں دیہاتی نصاب تعلیم کو دیہاتی رنگ دینے کے لئے لندن بورڈ آف ایجوکیشن نے کئی سرکلر شائع کئے ہیں جن پر اس مختصر مضمون میں بحث و تمحیص نہیں ہو سکتی ان سب سرکلروں کا منتہائے نظر یہ ہے کہ دیہاتی نصاب کو قرب و جوار کے موافق بنایا جائے اور نصاب میں ایسے عملی کاموں کو داخل کیا جائے جو اہل دیہات کی اقتصادی حالت بہتر کرنے میں مدد و معاون ہوں۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے اسپیشل ٹیکسٹ بک کمیٹیاں بنائی گئی ہیں کسانوں کے پڑھنے کے لئے میگزین وغیرہ شائع کئے جاتے ہیں۔ دیہاتی لائبریریاں قائم ہوئی ہیں اور منسٹری آف ایگری کلچر کی وساطت سے مویشیوں کی دیکھ بھال کے لئے سوسائٹیاں معرض وجود میں آئی ہیں

ہمارے دیہاتی مدارس

انگلستان کا تتبع کرتے ہوئے ہمارے ملک میں بھی دیہاتی اسکول قائم کئے جا چکے ہیں صوبہ جات متوسط میں جو دیہاتی اسکول کھولے گئے ہیں۔ ان میں صرف تین گھنٹہ تعلیم دی جاتی ہے

کیونکہ کسان اس سے زیادہ وقت کے لئے اپنے بچوں کو اسکول بھیجنے کے لئے تیار نہیں البتہ غیر زراعتی بچے سارے دن یعنی چھ گھنٹے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں کئی نقائص پائے جاتے ہیں مثلاً ٹائم ٹیبل کے پیچیدہ ہونے کے خیال سے یہ ناممکن ہے کہ ہر کلاس کو علیحدہ علیحدہ پورا وقت دیا جا سکے اس کے علاوہ عملی کام یعنی مینول ٹریننگ محض نام کو دی جاتی ہے دراصل اس کا اثر طالب علم کی تعلیم یا اخلاق پر نہیں ہوتا اکثر اسکولوں میں صرف ایک ہی استاد سب کلاسوں کو پڑھاتا ہے مگر چونکہ سب جماعتوں کو ایک ہی وقت پڑھانا دشوار امر ہے اس لئے چند ایک کلاسوں کو لکھائی وغیرہ کا کام دے دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف نقص تعلیم واقع ہوتا ہے بلکہ اسکول کا نظام بھی قائم رکھنا دشوار ہو جاتا ہے۔

نصاب کے لئے ضروری مضامین میرے خیال میں دیہاتی نصاب کو زیادہ موثر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل مضامین داخل نصاب ہونے چاہئیں۔

(۱) ہندوستانی۔ یہ زبان ہندوستان کے ہر حصہ میں سمجھی جاتی ہے اور پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کا اولین فرض یہ ہونا چاہیئے کہ طلبار کو یہ زبان اس طرح پڑھائیں کہ ان میں اس کے لکھنے پڑھنے اور سمجھنے کی پوری اہلیت پیدا ہو جائے واردھا اسکیم کے مصنفین نے سفارش کی تھی کہ ہر صوبے میں وہاں کی زبان اس قابل نہیں کہ اس میں موجودہ علوم خصوصاً سائنس انجینیرنگ پر درس دیا جا سکے دوسرے یہ کہ بعض صوبوں میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں اور اس صورت میں صوبائی حکومتوں کے لئے مشکل ہوگا کہ ان سب زبانوں کو ذریعہ تعلیم قرار دے سکیں۔ علاوہ ازیں اگر مختلف صوبوں میں مختلف زبانیں ذریعۂ تعلیم بنائی گئیں تو اس سے سارا ملک ذہنی اور تعلیمی طور پر منقسم ہو جائے گا۔ جس سے ملکی اتحاد اور یک جہتی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا ایک صوبہ کے طالب علم کے لئے دوسرے صوبوں میں جاکر تحصیل علم دشوار نہیں تو مشکل ضرور ہو جائے گا۔

(۲) حساب۔ پرائمری سکولوں میں طلبار کو حساب کے ابتدائی اصول یعنی جمع تفریق ضرب تقسیم کسر تجارت اور بہی کھاتہ کا حساب سکھانا مفید ہے اس کے علاوہ اوزان، پیمائش، زمین، اسکول اور اوقات و موسم کا حساب بھی داخل نصاب ہونا چاہیئے تاکہ طلبار اس علم کی تحصیل میں زیادہ دلچسپی لے سکیں۔ کلاسوں میں ایسے سوال حل کرانے چاہیئے جو اجناس کی قیمتوں اور روزمرہ کی پیمائشوں پر مبنی ہوں علم حساب کو مصنوعی صورت نہ دینی چاہیئے بلکہ اس کی بنیاد حقائق پر رکھنی چاہیئے۔

(۳) معاشرتی تعلیم اور جغرافیہ۔ پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کا فرض ہے کہ طلبار کو انفرادی بھول بھلیوں سے نکال کر انسان کی اجتماعی زندگی کی طرف رجوع کرائیں یہ بات معاشرتی تاریخ کا اصل الاصول ہونا چاہیئے۔ معاشرتی جغرافیہ کی کتابیں بناتے ہوئے۔ مندرجہ ذیل مضامین شامل نصاب کئے جا سکتے ہیں۔ انسانی خوراک اس کی قسمیں اور پیداوار عمدہ اور مفر غذائیں ان کے فوائد اور جسم پر اثر۔ مکانات اور علم تعمیر کے اصول کپڑے وزیورات وغیرہ تاریخ کی کتابوں میں دستکاریوں کی تاریخ باغبانی کی ابتدا اور ترقی۔ زرعی اصول اور زمین کی قسمیں آتش فشاں پہاڑ وغیرہ شامل ہونے چاہئیں۔

(۴) روزمرہ سائنس اور مطالعۂ قدرت۔ پرائمری جماعتوں میں یہ ناممکن ہے کہ اس مضمون کو زیادہ وسیع پیمانہ

پر بڑھایا جا سکے۔ مگر یہ بھی ضروری ہو کہ طلبا اور گرد کی حیات سے واقفیت پیدا کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ قدرت کی مختلف قوتوں کا آپس میں کیا تعلق ہو۔

تعلیم بالغان کے سلسلہ میں ذیل کا تعلیمی سامان دفتر تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے قیمتاً مل سکتا ہو۔

۱۔ خدمت کا عہد	۔ر (عہ سیکڑہ)	۶۔ اردو کا قاعدہ عہ۱	۰ر
۲۔ میرا وعدہ	" "	۷۔ " عہ۲	۰ر
۳۔ ہجی تعلیم (قرآنی کتبہ)	ار عہ میں ۲۰	۸۔ تختۂ تعلیم و ترقی (عمدہ لکڑی)	عہر
۴۔ ہجی تعلیم (حدیث کا کتبہ)	۰ر ۸ر " "	۹۔ مدرس کا قاعدہ نما	۲ر
۵۔ اردو کا قاعدہ عہ۱	۔ر	۱۰۔ اردو پڑھانے کا آسان طریقہ	۴ر

۱۱۔ رسائل تعلیم و ترقی

یہ رسائل بالغ مبتدیوں کی دلچسپی اور ضرورتوں کا لحاظ رکھ کر سہل اور سادہ زبان میں بیان کئے جاویں۔ کتابت اور طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہو۔ تقریباً پچاس رسائل اس سلسلہ کے زیر ترتیب ہیں اس میں سے حسب ذیل چھ رسائل چھپ کر شائع ہو گئے ہیں۔

۱۔ نماز کی دعائیں اور نماز کا طریقہ	؎ر	۴۔ حبیب خدا	؎ر
۲۔ حکایتیں حصہ اول	؎ر	۵۔ نظمیں	۰ر
۳۔ " دوم	؎ر	۶۔ میونسپلٹی	؎ر

محصول ڈاک بذمہ خریدار ایک روپیہ سے کم کے سامان کے لئے ڈاک کے ٹکٹ آنے چاہئیں

ابتدائی تعلیم

اگست ۱۹۶۲ء میں، حکومت ہند نے، انگلستان کے دو ماہرین تعلیم، مسٹر اے ابیٹ اور ایس ایچ وڈ کو دعوت دی تھی کہ وہ یہاں کی تعلیم اور طریق تعلیم کو دیکھ کر اس کے متعلق اپنی رائے پیش کریں چنانچہ انھوں نے مطالعہ کرنے کے بعد ایک رپورٹ پیش کی تھی اس رپورٹ میں ان انگریز ماہران تعلیم نے جو تجویزیں پیش کی ہیں، وہ بنیادی قومی تعلیم سے بہت حد تک ملتی جلتی ہیں۔ جو لوگ ہر چیز انگریزوں کی عینک سے دیکھنے کے عادی ہیں ان کی واقفیت کے لئے ابتدائی تعلیم کے متعلق ایسی چند اہم تجویزیں مرزا مقبول بیگ بدخشانی (سنٹرل ماڈل اسکول لاہور) کے تشریحی نوٹ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ہندوستان کی ابتدائی تعلیم کی باگ ڈور سند یافتہ معلمات کے سپرد کردی جائے عورتیں اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہیں ان کے نفسیات سے پورے طور پر آگاہ ہوتی ہیں ان کی ضرورتوں سے اچھی طرح واقف ہوتی ہیں اس لئے یہ بالکل درست ہے کہ اگر بچوں اور بچیوں کی ابتدائی تعلیم عورتوں کے سپرد کردی جائے تو نتائج زیادہ بہتر ہوں گے اس لئے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ دیہات کی بچیوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہو جائے گا۔ والدین یقیناً خوشی خوشی اپنی بچیوں کو معلمات کے سپرد کر دیں گے لیکن بڑی روک ہمارے راستہ میں یہ ہے کہ ہمیں اتنی استانیاں نہیں مل سکتیں جو دیہات میں ابتدائی تعلیم کی غرض سے ہندوستان کے طول و عرض میں بھجوائی جا سکیں۔ یہ تجویز مستقبل بعید میں ممکن ہو تو ہو، موجودہ صورت حال میں ہرگز ممکن نہیں۔

اس رپورٹ کی دوسری اہم تجویز ایک یہ ہے کہ پرائمری اسکولوں کی تعلیم خالص کتابی نہ ہو بلکہ اس کا تعلق بچے کی روزمرہ زندگی سے ہو خالص کتابی تعلیم بچوں کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی اور ظاہر ہے کہ جب دلچسپی نہ ہوگی تو بچوں کی توجہ بھی قائم نہیں رہ سکے گی۔ بچوں کے لئے وہ چیزیں زیادہ دلچسپ ہو سکتی ہیں جو اُن کے تجربے میں آچکی ہوں اور جن کے متعلق بچے تھوڑی بہت واقفیت رکھتے ہوں۔ معلم اگر بچوں کی سابقہ واقفیت کے تعلق سے اور ان کے گرد و پیش کی چیزوں کے تعلق سے سبق شروع کرے تو یقیناً بچے اس سبق میں بہت زیادہ دلچسپی لیں گے اور اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ معلم بچوں کی نفسیات سے اور ان کی پسند اور ناپسندی سے واقفیت رکھتا ہو لیکن ہماری تدریس و تعلیم اسی پرانے ڈھرے پر جاری ہے۔ نہ معلم کے دماغ میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے نہ طریق تدریس میں۔ ضرورت وقت اس بات کی مقتضی ہے کہ ہم تعلیم کو بچوں کے خیالات کے موافق بنانے کی کوشش کریں تاکہ وہ اس سے گریز نہ کریں بلکہ اس سے دلچسپی لیں یہ ایک قدرتی بات ہے کہ بچے اس چیز میں زیادہ دلچسپی لیں گے جس کے ساتھ ان کی زندگی کو براہ راست تعلق ہے جس چیز کو ان کی زندگی سے قریب کا

تعلق نہ ہوگا، وہ انھیں بے معنی سی نظر آئے گی اور اس میں وہ دلچسپی نہیں لیں گے۔

رپورٹ کی تیسری تجویز یہ ہے کہ مدرسے کے نصاب میں دستکاری کو شامل کیا جائے۔ تعلیم کو کامیاب بنانے کی یقیناً سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ اسے عملی بنا دیا جائے۔ تعمیر کا مادہ بچے کی جبلت میں داخل ہے وہ بنانا چاہتا ہے کہ اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیز اس کی پسند کے معیار پر پوری نہ اترے تو اسے بگاڑ دیتا ہے اگر بچے کی اس قدرتی خواہش کو پورا کرنے کے لئے مدارس میں دستکاریاں جاری کردی جائیں تو اس سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ بچوں کی ذہنی تربیت ہوگی اور بچوں کا فطری منشا بھی پورا ہوتا رہے گا۔ اس سے جسمانی اور ذہنی تعلیم میں ایک گونہ امتزاج ہو جائے گا۔ ہاتھ سے کام کرنا کچھ یوں بھی عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا، اگر دستکاریاں مدارس میں رائج ہو جائیں تو وقار کا یہ غلط اور مہلک احساس دلوں سے دور ہو جائے گا جہاں ایک مزدور کا بیٹا ہاتھ میں تیشہ لے کر کام کرے گا۔ وہاں ایک سرمایہ دار کا فرزند بلند اقبال بھی اس کے ساتھ کام کرنے میں عار محسوس نہیں کرے گا۔ ہاتھ سے کام کرنے کے خلاف تعصب جو عام لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے جاتا رہے گا

اس رپورٹ میں جسمانی تعلیم کو بھی بہت اہمیت دی گئی ہے۔ ہمارے ہاں کے مدارس میں مختلف قسم کے کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ کرکٹ، فٹ بال، ہاکی وغیرہ لیکن ان میں شغل و تفریح کی بہ نسبت مہارت کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ کھیل کھیل کی غرض سے نہیں کھیلے جاتے بلکہ مقابلہ کی غرض سے کھیلے جاتے ہیں کھیل میں ایک دوسرے پر برتری پانے کا خیال کچھ اس طرح کھلاڑیوں کے دماغوں میں سما جاتا ہے کہ اچھے کھلاڑی صرف اچھے کھلاڑیوں سے کھیلنا پسند کرتے ہیں اور وہ طلبا جنھیں کھیل میں کافی دسترس نہیں ہوتی کھیل سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس سے کھیل کا اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ مدارس میں صرف ایسے کھیلوں پر زیادہ زور دینا چاہیئے، جن سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا احساس پیدا ہو، طلبا مقابلے اور برتری کے خیال سے نہ کھیلیں بلکہ باہمی مدد کے خیال سے کھیلیں۔ کھیل میں سارے کے سارے طالب علم حصہ لیں، ایسے نہیں کہ بیشتر تعداد لڑکوں کی کھیل کے میدان کے بیرونی حد پر کھڑے ہو کر محو تماشہ ہو اور اچھے کھلاڑیوں کو داد دے کر اپنے کھیل کے جذبے کی تسکین کرے۔

مسلمانوں کو اپنی تعلیم میں یہ تینوں پہلو شخصی، ملی، قومی مدنظر رکھنا چاہیئے اور اپنے طلبا کو انسان کامل، سچا مسلمان اور پکا ہندوستانی بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

گتے کے کام سے مضامین کا ربط

(۲)

از جناب سید احمد علی صاحب نگران تعلیمی مرکز جامعہ

کارڈ بورڈ کے کام کو بطور حرفہ ابتدائی چہارم میں رکھ کر بنیادی تعلیم کے مطابق اس جماعت کے نصاب کے چند مضامین کا ربط اپنی گزشتہ رپورٹ میں پیش کر چکا ہوں ایک معتدی اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ مکمل طریقہ پر اس میں کامیاب ہوا ہو اور خاص کر ایسی صورت میں جب کہ اس نے تکلی اور باغبانی دو لازمی حرفوں سے بھی مدد نہ لی ہو۔ جو کام آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے وہ صرف پراجکیٹ طریقۂ تعلیم کو پیش نظر رکھ کر بنیادی طریقۂ کار کے اصولوں کے مطابق انجام پایا ہے لیکن اگر کوئی استاد تکلی اور باغبانی سے بھی کارڈ بورڈ کے کام کے ساتھ ساتھ مدد لے گا تو اس کے کام کرانے میں موجودہ صورت سے زیادہ وسعت پیدا ہو جائے گی اور وہ ربط کے مواقع زیادہ آسانی کے ساتھ ڈھونڈھ سکے گا۔ صرف کارڈ بورڈ کو بطور حرفہ مقرر کر کے مضامین کا ربط دکھلانے کا یہ مقصد ہے کہ ایسا ہونا کوئی ناممکن سی بات نہیں اگر ربط کی صورت ایک حرفہ کے ساتھ ہو سکتی ہے تو دو یا تین حرفوں کے کرائے جانے کی صورت میں بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔

مضامین کے مربوط کرنے کا جو طریقہ اس جماعت میں اختیار کیا گیا ہے، وہی ایک طریقہ نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ بدھ کی زندگی اور چین کا حال کسی دوسرے طریقہ سے بھی حرفہ میں شامل کیا جائے۔ مثلاً ممکن ہے بچے اپنے بنائے ہوئے البموں میں تصویریں جمع کرنے کے سلسلہ میں بدھ کی تصویروں اور بدھ طرز کی بنی ہوئی عمارتوں میں دلچسپی لینے لگیں اور پھر بدھ کا حال پڑھیں اور اس طرح بدھ مت کے پھیلنے کے سلسلہ میں چین کا حال بھی پڑھ لیں۔ غرضکہ بہت کچھ بچوں کی دلچسپی اور شوق پر منحصر ہے اور اس سے زیادہ استاد کے غور و فکر پر مبنی ہے کہ ربط کے لئے دلچسپ اور موثر طریقے اختیار کرے۔

صرف اسباق کے پڑھنے سے ربط کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے اس لئے کہ کسی سبق کی ضرورت بچوں سے زبانی بات چیت کرنے کے دوران میں پڑی۔ کسی کے مشاہدہ کرانے اور سیر کرانے کے دوران میں اور کوئی سبق پہلے سبق کی تشریح اور مزید واقفیت کے لئے پیش کیا گیا۔ سبقوں میں اس بات کا ظاہر کرنا کہ فلاں سبق بچے اس لئے پڑھ رہے ہیں۔ بچوں کے لئے باعث دلچسپی نہ ہوتا۔ پھر اسباق ان کے لئے اتفاقی (اکسیڈنٹل) نہ ہوتے۔ بچے سبق سے پہلے وہ ہدایات بھی پڑھتے جو استادوں کے لئے دلچسپ اور موجب ہدایت تو ہو سکتی تھیں لیکن بچوں کے لئے بے معنی بلکہ بوجھل ہوتیں شروع کے اسباق میں ان باتوں کا انتظام کیا گیا تھا اور استادوں کے لئے ہدایات لکھ دی گئی تھیں لیکن بچوں کے لئے وہ بے مطلب تھیں۔ ایسی صورتوں میں اسباق بھی مخصوص ہو جاتے اور اگر ان سبقوں سے کوئی ایسا شخص فائدہ اٹھانا

چاہتا جس نے کسی دوسرے حرفہ کو اس جماعت میں مقرر کیا ہوتا۔ تو وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ یہ کہنا درست ہے کہ استادوں کے لئے یہ بات کس طرح صاف ہوسکتی ہی کہ فلاں مضمون کس طرح حرفہ میں شامل کیا گیا ہی اور کسی حرفہ کا اس سے کیا تعلق ہی؛ تو اس کی یہ صورت زیادہ مناسب ہی کہ ان کے لئے علیحدہ ہدایات شائع کی جائیں بجائے اس کے کہ ہر سبق کے ساتھ اس کا اہتمام کیا جائے۔

میں نے اپنی پچھلی رپورٹ میں میونسپلٹی کے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے مختلف بیماریوں کا تذکرہ کیا تھا اور بتلایا تھا کہ ان اسباق کو کس طرح شامل کیا گیا؟ اپنے کام کی جانچ پڑتال کرنے سے ہم نے یہ اندازہ کیا کہ زبان کے نصاب سے ابھی تک کوئی سبق نہیں پڑھایا گیا اور نہ ہی خاطر خواہ نظم کا حصہ ہوا ہے صرف سوشل اسٹڈیز اور جنرل سائنس کے نصاب کے بعض مضامین پڑھائے گئے ہیں۔

اس مشکل کو اس طرح حل کیا گیا کہ کاغذ کے پھیلنے اور ترقی کرنے کے متعلق ایک سبق بچوں کو پڑھایا گیا جس میں یہ بتلایا گیا کہ کس طرح عربوں نے چینیوں سے کاغذ بنانا سیکھا اور پھر انھوں نے ایران، عرب، شام، اور دوسرے ممالک میں اسے پھیلایا۔ اس سلسلہ میں عربوں کی دوسری ایجادوں اور صنعتوں کا بھی تذکرہ کیا گیا۔ اس یونٹ کے ساتھ ساتھ کئی اسباق "مختلف ممالک کے لوگ" کے عنوان سے (نصاب کے مطابق) بچوں کو پڑھائے گئے مثلاً جاپان، عرب کے بدو، افریقہ کے بونے اور اسکیمو۔ جاپان کا سبق خود بھی ایک یونٹ کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا تھا۔

اس لئے کہ جاپانی کاغذ کی مختلف چیزیں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ان کی روزمرہ کی زندگی میں کاغذ کو وہی حیثیت حاصل ہی جو اونٹ کو عرب کے بدوؤں کی زندگی میں۔

بظاہر بعض اسباق کو براہ راست کاغذ یا کارڈبورڈ کے کام سے تو کوئی تعلق نہ ہوگا۔ بعض اسباق تو کسی یونٹ کا ایک جز ہی ہوں گے جس کے بغیر وہ یونٹ نامکمل سا ہوگا۔ مثلاً کاغذ سازی کے سلسلہ میں چین کا ذکر ایک یونٹ کی حیثیت رکھتا ہی اس لئے کہ کاغذ سازی کا ہنر سب سے پہلے چینیوں نے شروع کیا اب اس یونٹ کے ساتھ ساتھ بدھ کی زندگی، فاہیان اور ہیون تسان کے حالات چندر گپت، بکرماجیت، اور ہرش وردھن کے حالات اور چین کے چند بادشاہوں کا تذکرہ وغیرہ اسباق مطابق نصاب ابتدائی چہارم اس یونٹ کا جز قرار پائیں گے اس لئے کہ کسی یونٹ سے صرف جزوی اور سرسری طور پر فائدہ اٹھانا اس یونٹ کی تکمیل نہ کرسکے گا اور اُسے تشنہ چھوڑ دے گا۔ چین کا تذکرہ آنے پر طلبا کو صرف اس قدر بتلانا کہ چینی صرف کاغذ بناتے تھے کچھ زیادہ مجمل اور واضح نہ ہوگا اور بقول مسٹر گاندھی اس کی سائنٹیفک تعلیم (مکمل اور واضح تعلیم) کو نظر انداز کرنا ہوگا۔

جب کسی حرفہ میں کوئی اس قسم کا موقعہ پیش آتا ہی تو یہ فیصلہ کرنا واقعی مشکل ہو جاتا ہی کہ اس یونٹ میں کتنی باتوں کو تبلایا جائے اور کتنی باتوں کو چھوڑ دیا جائے؟ میرے خیال میں اس کا فیصلہ بچوں کی دلچسپی اور اُن کا

معیاری کر سکتے ہیں۔ بچوں کی دلچسپی دیکھتے ہوئے ہمیں نصاب کے علاوہ چند باتوں کے پیش کرنے کی جرأت کرنا چاہئیے لیکن اُن کی استطاعت اور معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سے احتراض بھی کرنا چاہئیے ایسا کرنے سے ہم کوئی درمیانی راستہ نکال سکیں گے۔

کاغذ کی ترقی اور عربوں کی دوسری صنعتوں کے سبق کے ساتھ ساتھ نصاب کے مطابق زبان کے تحت چند اسباق کے مربوط کرنے کی صورت تو پیدا ہوگئی لیکن نظموں کا حصہ پھر بھی رہ گیا لہٰذا ایک دن حرفہ کے اوقات میں بچوں سے مختلف اوزاروں اور چیزوں کے متعلق گفتگو کی گئی کہ یہ اوزار اور چیزیں اُن کے لئے کون بناتا ہے؟ مثلاً قینچی، چاقو، لوہے کے فٹ رول، گنیا، وغیرہ اس طرح لوہار کے کام کے متعلق بات چیت کی گئی۔ بچوں نے لوہار کی دکان کا مشاہدہ کیا کہ وہ کیا کیا چیزیں بناتا ہے؟ اسی طرح لکڑی کی چیزوں ابری، چمڑے اور کپڑے پر گفتگو کی گئی یہاں تک کہ بچوں کو لوہار، نجار، جلد ساز، چمار اور جولاہے کے کام میں دلچسپی پیدا ہوگئی۔ بچوں نے شہر دہلی اور دہلی سے باہر گاؤں میں ان پیشہ والوں کا مشاہدہ کیا۔ دیکھا کہ وہ کون کون سی چیزیں بناتے ہیں؟ کس طرح اور کن اوزاروں سے کام کرتے ہیں؟ ان کا رہنے سہنے کا طریقہ کیا ہے؟ اپنی چیزوں کی نکاسی کا کیا انتظام کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ اسی طرح بات چیت، سوالات و جوابات اور مشاہدہ کے بعد بچوں میں ان پیشوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کافی خواہش پیدا ہوگئی پہلے انھوں نے پیشہ والوں پر خود مضامین لکھے اور بعد میں چھپے ہوئے اسباق ان کو پڑھنے کے لئے دئے گئے۔ اسباق کے ساتھ ساتھ ان پیشے والوں کے متعلق نظمیں بھی پڑھیں اور اس طرح نظموں کی کمی پوری کی گئی۔ اس خیال سے کہ بچے خود بھی پڑھ کر مزید معلومات حاصل کریں ہم نے ان کے لئے بیرونی کتب کے مطالعہ کا بھی انتظام کیا۔ اور بچوں کی دلچسپی کو دیر تک قائم رکھا۔ گاؤں کی سیر کے بعد جنرل سائنس کے اکثر اسباق کے پیش کئے جانے کا موقعہ ملے گا۔ لیکن ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بانس، کیلے کے باغ، گنے اور روئی کے کھیتوں کے دیکھنے کا موقعہ بچوں کے لئے فراہم کریں جن سے کاغذ اور گتے بنائے جاتے ہیں اور اس صورت سے بچوں کے لئے جنرل سائنس کے اسباق بامعنی بنادیں۔

زبان، جنرل سائنس اور سوشل اسٹڈیز کے اسباق کو ربط دینے کے لئے خاص پروگرام بنانے کی ضرورت ہوتی رہی ہے لیکن حساب اور ڈرائنگ کے کام کے لئے اس قسم کے پروگرام کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ ان دونوں مضامین کی قدم قدم پر حرفہ میں ضرورت پڑ رہی تھی یعنی بچے گتے سے جو چیزیں بنانے والے ہوتے تھے اس کا خاکہ پہلے اپنی ڈرائنگ کی کاپی میں بنا لیتے تھے اس کے علاوہ اسباق کو واضح کرنے کے لئے جگہ جگہ تصویریں بنانی پڑتی تھیں پہلے سے تربیت نہ ہونے کی وجہ سے کم ہی تصویریں بچے بنا سکے۔ لیکن خاکے تمام کے تمام انھوں نے ہی بنائے۔ اسی طرح جب جغرافیہ کا کام پڑا تو نقشے بھی بچوں سے بھروائے گئے اسی طرح حساب کا کام بھی بڑی آسانی سے ہو رہا تھا۔ ضروری سامان خرید کر لانا اور اُن سے پیڈ، البم، لفافے اور بلاٹنگ پیڈ بنا کر فروخت کرنا اور اس کا حساب

دکھنے کے سلسلہ میں حساب کی ضرورت پڑتی جارہی تھی استاد روزانہ تحریری اور زبانی سوالات ان پر کراتا تھا۔ اس کے علاوہ بچوں کی دکان کی موجودگی سے بچوں کے لئے بالکل ایک حسابی ماحول پیدا ہوگیا تھا بچے اس دکان میں کام کرتے تھے اور چیزیں فروخت کرتے تھے اس دکان میں اسٹیشنری کے سامان کے علاوہ درسی کتابیں اور بچوں کے کھانے پینے کی بھی چیزیں فروخت ہوتی تھیں۔ من سیر، چھٹانک، روپے آنے پائی، گز فٹ انچ، گرس، درجن، رم، دستہ اور کوڑی وغیرہ کا تصور گتے سے کام کرنے میں دیا گیا۔

بنیادی تعلیم کے مطابق کارڈ بورڈ کا کام پہلی یا دوسری جماعت میں ہونا چاہیئے لیکن اس مدرسہ میں چونکہ ان جماعتوں میں پانچ سال کے بچے تھے لہذا اس کام کے لئے چوتھی جماعت کا انتخاب کیا گیا۔

پہلے آدھ سیرئے گتوں پر کام شروع کرایا گیا لیکن بعض بچے اس قدر چھوٹے تھے کہ وہ آدھ سیر کا گتا بھی نہیں کاٹ سکتے تھے۔ ایسے بچوں سے پاؤ بھر کے گتے بھی بمشکل کٹتے تھے۔ قینچی سے کاٹنے میں وہ جلد تھک جاتے تھے اور چاقو سے کاٹنے پر اپنے ہاتھ کاٹ لیتے تھے۔

میرے خیال میں پہلی اور دوسری جماعت میں گتے کا کام کرانے سے پہلے کاغذ پر کام کرانا چاہیئے اور عملی کام کے نصاب میں کاغذ کے چند نمونوں کے بنانے کا اضافہ کر دیا چاہیئے تاکہ بچے چھ سات ماہ کام کرنے کے بعد گتے پر آسانی سے کام کر سکیں

بچے کی تربیت

بچے نظرتاً نہ اچھے ہوتے ہیں نہ برے، وہ صرف چند اضطراری افعال اور جبلتیں لے کر پیدا ہوتے ہیں انہیں کی بنیاد پر ماحول کے اثر سے عادتیں نشوونما پاتی ہیں جو اچھی بھی ہوسکتی ہیں اور بری بھی ان کا اچھا یا برا ہونا زیادہ تر ماؤں اور کھلائیوں کی عقل پر منحصر ہو کیونکہ اوائل عمر میں بچوں کی طبیعت بے حد تشکل پذیر ہوتی ہو۔ اکثر بچوں میں اچھے شہری بننے کی صلاحیت بھی ہوتی ہو اور مجرم بننے کی بھی۔ علم نفسیات کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہو کہ ہفتہ میں چھ دن بچوں کو زدوکوب کرنے اور ساتویں دن وعظ اور تلقین کرنے کا دستور ان کو نیک بنانے کا صحیح طریقہ نہیں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ اخلاقی تربیت کی کوئی صورت ہی نہیں ہو کسی تندرست بچے کو خوش رکھنا مشکل نہیں اور اگر بچوں کے جسم اور دماغ کی مناسب نگہداشت کی جائے تو وہ بالعموم خوش رہتے ہیں بچپن میں خوش و خورم رہنا بہترین قسم کا انسان بننے کے لئے بالکل لازمی ہو۔

(رسل)

حالاتِ جامعہ

جامعہ میں یہ روایت رہی ہے کہ سندی آخر (بی اے) اور ثانوی ہشتم (ایف اے) کے طلبا کو امتحان کے بعد انجمن اتحاد کی طرف سے الوداعی دعوت دیجاتی ہے امسال بھی یہ تقریب منائی گئی۔ ۸ مئی کو انجمن اتحاد کی طرف سے، جو ہر منزل میں، ان جدا ہونے والے طلبہ کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا، اراکین انجمن، اساتذہ اور دوسرے برادران جامعہ شریک تھے۔ عبداللطیف صاحب اعظمی، ناظم انجمن اتحاد نے ایک تقریر کی اور آئندہ کی کامیابیوں کے لئے دعا کی۔ اس کے جواب میں محمد عرفان صاحب انصاری اور عبداللہ زمانی صاحب ایرانی نے تقریریں کیں اور یقین دلایا کہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں جامعہ کے نصب العین اور اسکے مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے اور اس کی توقعات کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ چونکہ شیخ الجامعہ صاحب موجود نہیں تھے۔ اس لیے جناب مولانا محمد اسلم صاحب نے جامعہ کی طرف سے انھیں نصیحتیں کیں اور ان کی کامیابی کی دعا کی۔

جناب اکبر علی خاں صاحب، بیرسٹر حیدرآباد جامعہ کے قدیم طالب علم ہیں۔ مئی کے پہلے ہفتہ میں آپ جامعہ تشریف لائے۔ علی گڑھ سے چھوڑنے کے بعد، جامعہ پہلی مرتبہ آئے تھے، اس لئے جامعہ دیکھ کر انھیں اور ان سے مل کر جامعہ کے لوگوں خصوصاً طلبائے قدیم کو بڑی مسرت ہوئی۔

۹ مئی کو انجمن طلبائے قدیم کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا۔ جناب سعید انصاری صاحب پرنسپل استادوں کے مدرسہ نے انجمن طلبائے قدیم کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ بحیثیت طلبائے قدیم ہمارا بیشتر زمانہ جامعہ کے اندر موت و زیست کی کشمکش میں گزرا۔ جامعہ سے جو طلبہ نکلے ان میں سے کچھ تو یہیں رہ گئے اور کچھ باہر معاش کی کشمکش میں نکل گئے

بحمد اللہ کہ اب ہم اس موت و زیست کے دور سے نکل رہے ہیں۔ طلبائے قدیم میں زندگی پیدا ہو رہی ہے اور وہ اب طویل خواب سے بیدار ہو رہے ہیں۔ ایک قدیم طالب علم جو جامعہ سے بہت دور رہتے ہیں اور جن کی حالت بھی کچھ بہت زیادہ قابل رشک نہیں ہے ایک ہزار کی رقم مرحمت فرمائی ہے جس سے ابھی حال میں طلبائے قدیم کی ایک عمارت کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ یہ خود اپنی جگہ پر ایک بڑی دلچسپ داستان ہے اور ایک حد تک قابل داد بھی۔ یہ ہمارے دوست کی فراخدلی کا نتیجہ ہے کہ ان کی ایک ہزار کی اعانت سے ہم طلبائے قدیم کو ہمت ہوئی کہ اس کی تعمیر کی بنیاد ڈال دیں تعمیر کا سلسلہ جاری ہے اور خدا کا شکر ہے کہ اس کا خاصا حصہ تیار ہو گیا ہے۔ آج ہم ایک پرانی چھت کے نیچے آپ کا خیر مقدم کر رہے ہیں انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں

جب کہ آپ دوبارہ دہلی تشریف لائیں گے تو ہم آپ کا خیر مقدم اپنی عمارت میں کرسکیں گے۔

کسی تعلیم گاہ کے طلبائے قدیم پر ان کی مادر علمی کی طرف سے بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور علمی کے نصب العین اور مقاصد کی حقیقی معنی میں ترجمانی درحقیقت وہی کرسکتے ہیں اس لئے ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ اور بہت اہم ہیں۔

ہمیں یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کی کوششوں سے حیدرآباد میں طلبائے قدیم کی ایک شاخ قائم ہوئی ہے ہم لوگوں کو اس سے بہت خوشی بھی ہوئی اور ہماری ہمت افزائی بھی۔ ہمیں توقع ہے کہ یہ اور اسی طرح دوسری شاخیں مرکز سے اپنے تعلق کو قائم رکھیں گی۔"

اس کے بعد جناب اکبر علی خاں صاحب نے تقریر کی آپ نے فرمایا کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ اٹھارہ انیس سال کے بعد جامعہ میں اور ان بھائیوں میں جن کے ساتھ میں رہا ہوں اور جو لوگ بعد میں آئے ہیں ان سے مل کر بہت فخر محسوس کررہا ہوں۔ آپ یقین فرمائیں کہ اس عرصہ میں میں جہاں بھی رہا ہوں، جامعہ کے نصب العین اور اس کے مقاصد کو کبھی نہیں بھولا۔ یہ بالکل واقعہ ہے کہ جامعہ کے طلبا جہاں بھی ہوتے ہیں جامعہ کے اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

انجمن کی بنیاد اور اس کے مکان کی تعمیر نہایت مبارک کام ہے۔ اس سے جامعہ آنے میں کشش پیدا ہوگی اور جامعہ کی الفت و محبت میں اضافہ ہوگا۔ ہم نے بھی حیدرآباد میں ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد اور ان کی صدارت میں ایک جلسہ کیا [illegible] شاخ قائم کی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری شاخ مرکز کے ساتھ پوری طرح تعاون کرے گی اور عمارت کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ مدد دے گی۔"

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ کی صحت پچھلے دنوں کثرت کار کی وجہ سے بہت حد تک ناقابل اطمینان رہی۔ خصوصاً آنکھوں کی تکلیف کا بار بار اعادہ ہوا۔ اس لئے آپ چند مہینوں کے لئے ڈاکٹروں کے مشورہ سے سوئٹزرلینڈ جارہے ہیں۔

۲۵۔ مئی کو اسٹاف کلب کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا، تمام اساتذہ اور طلبائے قدیم دعوت میں شریک تھے۔

مدرسہ ثانوی، تعلیمی مرکز اور جامعہ نگر کے امتحانات کے سالانہ نتیجے شائع ہوگئے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہر جگہ کے نتیجے خاطر خواہ اور قابل اطمینان ہیں۔

ثانوی چہارم (میٹرک)، ثانوی ششم (ایف اے)، سندی آخر (بی اے) اور استادوں کے مدرسہ کے نتائج بعد میں شائع ہوں گے جنھیں انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔

۲۶۔ مئی کو مکتبہ جامعہ میں ایک مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی، حضرت جگر مرادآبادی اور بعض دوسرے مقامی شعراء نے اپنے تازہ کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا

... ن کو محمود منزل میں طلبائے مدرسہ ثانوی کی الوداعی دعوت ہوئی۔ طلبہ کے علاوہ اساتذہ بھی شریک تھے۔ کھانے کے بعد ناظم عام نے سال بھر کی روداد سنائی اس کے بعد پروفیسر محمد مجیب صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ نے ایک مختصر تقریر کی اور طلبہ کو نصیحتیں کیں۔ بعد ازاں آپا جان نے انعامات تقسیم کئے۔

استادوں کا مدرسہ، تعلیمی مرکز اور جامعہ نگر اوکھلا میں چھٹی ہو چکی، کالج اور یہ تمام ادارے اب یکم اگست کو کھلیں گے۔

---

۲ جون کو طلبائے استادوں کے مدرسہ کی الوداعی دعوت ہوئی۔ جس میں جناب سعید انصاری صاحب پرنسپل استادوں کے مدرسہ نے طلبہ سے خطاب کیا۔ آپنے فرمایا کہ "اس ایک سال کے عرصہ میں عزیز طلبہ کو، زندگی کے مختلف حصوں سے گذرنا پڑا ہوگا۔ جامعہ کی چھوٹی سی برادری سے متعلق ہونے کی وجہ سے اس مختصر زندگی میں، انھوں نے بہت سے تجربے حاصل کئے ہوں گے اور شعوری یا بے شعوری طور پر، مجھے امید ہے کہ اس کا اچھا اثر ہوا ہوگا۔

یوں تو ہر پیشہ میں جو پیشورانہ خامی ہوتی ہے تعلیم کے پیشہ میں بھی ہوگی لیکن اس پیشہ میں جو خدمت کا جذبہ ہوتا ہے وہ کسی اور پیشہ میں نہیں ہوتا۔ جامعہ کے اس تعلق کی بنا پر، تعلیم کے اس پیشہ میں ایک اور رنگ اور بہت ممتاز ہونا چاہیئے۔ آپ اپنی تعلیم کے ذریعۂ اپنی برادری، اپنی قوم اور اپنے ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرسکتے ہیں۔

جامعہ صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑی ذہنی اور روحانی تحریک ہے جامعہ کے مقاصد ہمیشہ آپکے پیش نظر ہونے چاہئیں۔ جامعہ نے ہمارے ساتھ کیا کیا اور کیا کر رہی ہے؟ اس قسم کے چھوٹے خیالات بڑے کاموں میں روک نہ ہونے چاہئیں کو اس کے تذکرہ کی چنداں ضرورت نہیں مگر میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی زندگی کے لئے جامعہ جو کچھ کرسکتی ہے اس کے کرنے سے کبھی دریغ نہ کرے گی مگر اسی کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ آپ کو ہمیشہ اپنے اوپر بھروسہ رکھنا چاہیئے اپنے دلوں کو پر امید رکھنا چاہیئے اور بڑی سے بڑی مشکل آپ کو خود حاصل کرنا چاہیئے۔

آج ہمیں بڑی خوشی ہوتی اگر وہ ذات ہم میں موجود ہوتی، جو ہم میں عمدہ اور لطیف جذبہ کی محرک ہوتی ہے ڈاکٹر ذاکر صاحب جب یہاں سے جا رہے تھے تو خود بہت متاسف تھے۔ انھوں نے اپنی عدم موجودگی کی تلافی اس صورت میں کی ہے کہ "اچھا استاد" کے نام سے ایک رسالہ چھپوا کر آپ کو دیا ہے، جب آپ اسے پڑھیں گے تو بہت مفید پائیں گے۔" اس کے بعد پروفیسر محمد مجیب صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ نے برجستہ نہایت مفصل تقریر فرمائی اگر ممکن ہوا تو آئندہ اشاعت میں دی جائیگی

تقریر کرنیکے بعد قائم مقام شیخ الجامعہ نے طلبہ کو انعامات تقسیم کئے، اس کے بعد ڈاکٹر ذاکر حسین خانصاحب کا مطبوعہ پیام "اچھا استاد" طلبہ کو دیا گیا۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو مارچ ۱۹۳۶ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	٦٧٢٦	عبدالکریم صاحب کرنال	۱۱	٦٧٣٦	مرزا احمد بیگ صاحب فیض آباد	۲۱	٦٧٤٥	جمیل الرحمن صاحب دہلی
۲	٦٧٢٧	رحیم الدین صاحب "	۱۲	٦٧٣٧	غلام علی خاں صاحب دہلی	۲۲	٦٧٤٦	خورشید احمد صاحب "
۳	٦٧٢٨	حسام الدین صاحب "	۱۳	٦٧٣٨	محمد منیر صاحب کرنال	۲۳	٦٧٤٧	سید محمد علی نامی صاحب الہ آباد
۴	٦٧٢٩	عبدالحق صاحب "	۱۴	٦٧٣٨ الف	ہدایت اللہ خانصاحب کلکتہ	۲۴	٦٧٤٨	ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب "
۵	٦٧٣٠	میر ابوالحسن صاحب "	۱۵	٦٧٣٩	محمد بخش صاحب کرنال	۲۵	٦٧٤٩	محمد یوسف صاحب لکھنؤ
٦	٦٧٣١	محمد شریف صاحب "	۱٦	٦٧٤٠	شاہ محمد صاحب "	۲٦	٦٧٥٠	محمد عبد القوی صاحب "
۷	٦٧٣٢	محمد مستجاب صاحب "	۱۷	٦٧٤١	محمد مزمل حسین صاحب کلکتہ	۲۷	٦٧٥١	محمد عبدالحکیم صاحب پٹنہ
۸	٦٧٣٣	نذر محمد صاحب "	۱۸	٦٧٤٢	سید عبداللطیف شاہ صاحب دہلی	۲۸	٦٧٥٢	محمد اختر حسین صاحب "
۹	٦٧٣٤	محمد شوکت علی صاحب آرہ	۱۹	٦٧٤٣	محی الدین احمد صاحب ناندیڑ	۲۹	٦٧٥٣	محمد آل نبی صاحب "
۱۰	٦٧٣٥	امیر افضل خانصاحب کنیا کالونی	۲۰	٦٧٤٤	عبدالجبار خانصاحب "			

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو مارچ ۱۹۳۶ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے (مرتب)

دہلی و نئی دہلی

مارچ سنہ ۳۹ء

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۷۱	شاہد علی صاحب معہ برادران دہلی	صہ/	۲۲	۳۲۴۴ سی	محمد علی صاحب دہلی	عہ/	۴۳	۳۲۶۵ سی	محمد شفیع صاحب دہلی	۸/
۲	۴۸۰	سید محمود حسن صاحب نئی دہلی	ے/	۲۳	۳۲۴۵ "	سید شمس الدین صاحب "	۸/	۴۴	۳۲۶۶ "	احمد اسلام خانصاحب "	عہ/
۳	۴۸۹	سید ابوالخیات صاحب "	۸/	۲۴	۳۲۴۶ "	سید حفیظ الدین صاحب "	۸/	۴۵	۳۲۶۷ "	محمد ابراہیم صاحب "	۴/
۴	۴۹۰	حاجی عبدالغنی صاحب "	عہ/	۲۵	۳۲۴۷ "	آغا محمد امین صاحب "	عہ/	۴۶	۳۲۶۸ "	محبوب احمد صاحب "	۴/
۵	۴۹۷	سکریٹری صاحب بڑاولڑ "	عہ/	۲۶	۳۲۴۸ "	الیس محمد یوسف صاحب "	۸/	۴۷	۳۲۶۹ "	سعید احمد صاحب "	۴/
۶	۵۰۰	خواجہ محمد عبدالمجید خانصاحب "	ے/	۲۷	۳۲۴۹ "	بیگم محمد یعقوب صاحب "	۸/	۴۸	۳۲۷۰ "	پروفیسر عبدالرحمن صاحب "	عہ/
۷	۵۱۲	جمیل الرحمن صاحب "	۶/	۲۸	۳۲۵۰ "	اے حکیم بٹ صاحب "	عہ/	۴۹	۳۲۷۱ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/
۸	۳۲۲۹ سی	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۱/	۲۹	۳۲۵۱ "	حاجی نور الدین صاحب "	۴/	۵۰	۳۲۷۲ "	مشتاق محمد صاحب زاہدی "	ے/
۹	۳۲۳۰ "	عبدالرحیم صاحب و حاجی محبوب صاحب "	۴/	۳۰	۳۲۵۲ "	سید غلام حسنین صاحب "	۶/	۵۱	۳۲۷۳ "	تعظیم الحق صاحب "	عہ/
۱۰	۳۲۳۱ "	مولانا محبوب الٰہی صاحب "	۸/	۳۱	۳۲۵۳ "	غفران الدین صاحب "	۴/	۵۲	۳۲۷۴ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۲/
۱۱	۳۲۳۲ "	مولانا سجاد حسین صاحب "	۸/	۳۲	۳۲۵۴ "	حاجی عباد اللہ صاحب "	۶/	۵۳	۳۲۷۵ "	منشی حشمت اللہ صاحب "	عہ/
۱۲	۳۲۳۳ "	سید انوار احمد صاحب "	۶/	۳۳	۳۲۵۵ "	منشی حنیف احمد صاحب "	۴/	۵۴	۳۲۷۶ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲/
۱۳	۳۲۳۴ "	حکیم مسعود حسن صاحب "	۸/	۳۴	۳۲۵۶ "	رحمت اللہ خانصاحب "	۲/	۵۵	۳۲۷۷ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴/
۱۴	۳۲۳۵ "	حاجی رشید احمد صاحب "	۶/	۳۵	۳۲۵۷ "	حافظ عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان "	۴/	۵۶	۳۲۷۸ "	سعید الرحمن صاحب "	۴/
۱۵	۳۲۳۶ "	حکیم حاجی عبدالحمید خانصاحب "	صہ/	۳۶	۳۲۵۸ "	ایم انعام الحق صاحب "	۴/	۵۷	۳۲۷۹ "	حکیم شریف الدین خانصاحب "	۴/
۱۶	۳۲۳۸ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان "	ے/	۳۷	۳۲۵۹ "	الہٰی مولا بخش چودھری شہر یار صاحبان	عہ/	۵۸	۳۲۸۰ "	امجد حسین خانصاحب "	۸/
۱۷	۳۲۳۹ "	حاجی اخلاق احمد اقبال احمد صاحبان "	۶/	۳۸	۳۲۶۰ "	منشی محمد احسن صاحب "	۸/	۵۹	۳۲۸۱ "	محمد ابراہیم صاحب "	عہ/
۱۸	۳۲۴۰ "	محمد سعید صاحب "	عہ/	۳۹	۳۲۶۱ "	محمد عبدالخالق شہاب الدین صاحبان	۶/	۶۰	۳۲۸۲ "	عبداللطیف خانصاحب "	عہ/
۱۹	۳۲۴۱ "	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ/	۴۰	۳۲۶۲ "	حاجی عبدالسلام فضل الٰہی صاحبان "	صہ/	۶۱	۳۲۸۳ "	میاں فیض محمد صاحب "	عہ/
۲۰	۳۲۴۲ "	محمد جمیل احمد صاحب "	۱/	۴۱	۳۲۶۳ "	منشی خورشید عالم صاحب "	عہ/	۶۲	۳۲۸۴ "	میاں عبدالرشید صاحب "	عہ/
۲۱	۳۲۴۳ "	سید محمد احمد صاحب "	عہ/	۴۱	۳۲۶۴ "	قمر الدین صاحب "	۴/	۶۳	۳۲۸۵ "	میاں محمد رفیق صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
٦٤	۳۳۸٦ سی	حاجی نور اللہ [illegible] کلز اعجاز صاحبان دہلی	صہ/	۸۸	۴۰۱۰ سی	شیخ محمد سعید صاحب دہلی	۴/	۱۱۲	۴۰۳۴ سی	حافظ محمد ولی صاحب دہلی	ے/
٦۵	۳۳۸۷ "	[illegible] صاحب "	۴/	۸۹	۴۰۱۱ "	شیخ انیس الرحمٰن صاحب "	۱۲/	۱۱۳	۴۰۳۵ "	رحمت اللہ صاحب "	عا/
٦٦	۳۳۸۸ "	ملک آفتاب احمد صاحب "	عہ/	۹۰	۴۰۱۲ "	شیخ منور احمد صاحب "	۴/	۱۱۴	۴۰۳٦ "	حاجی شیخ ننھے عبدالرزاق صاحبان	عہ/
٦۷	۳۳۸۹ "	منشی شمس الدین صاحب "	۴/	۹۱	۴۰۱۳ "	محمد ادریس محمد ابراہیم صاحبان "	عا/	۱۱۵	۴۰۳۷ "	قدیر الدین احمد صاحب "	عہ/
٦۸	۳۳۹۰ "	[illegible] احمد صاحب "	عہ/	۹۲	۴۰۱۴ "	بیگم عبدالمتین صاحب "	عا/	۱۱٦	۴۰۳۸ "	بشیر مرزا صاحب "	عہ/
٦۹	۳۳۹۱ "	حکیم فرید احمد صاحب عباسی "	۸/	۹۳	۴۰۱۵ "	زرین خاں صاحب "	عا/	۱۱۷	۴۰۳۹ "	ڈاکٹر محمد شریف صاحب "	۸/
۷۰	۳۳۹۲ "	محمد طیب صاحب "	۴/	۹۴	۴۰۱٦ "	محمد یعقوب خانصاحب "	ے/	۱۱۸	۴۰۴۰ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/
۷۱	۳۳۹۳ "	احسن حامد علی صاحب "	۸/	۹۵	۴۰۱۷ "	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان "	ے/	۱۱۹	۴۰۴۱ "	دفتر رسالہ عصمت "	۸/
۷۲	۳۳۹۴ "	محمد عارف صاحب "	عہ/	۹٦	۴۰۱۸ "	محمد یوسف صاحب اللہ والے "	۸/	۱۲۰	۴۰۴۲ "	شفیع الدین صاحب نیر "	عہ/
۷۳	۳۳۹۵ "	انجم فضل الرحمٰن صاحب "	صہ/	۹۷	۴۰۱۹ "	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان "	عہ۸/	۱۲۱	۴۰۴۳ "	صالحہ خاتون صاحبہ "	۸/
۷۴	۳۳۹٦ "	زاہد حسین صاحب "	صہ/	۹۸	۴۰۲۰ "	شمس العارفین صاحب "	عہ/	۱۲۲	۴۰۴۴ "	حکیم عبدالرزاق صاحب "	۲/
۷۵	۳۳۹۷ "	ممو علی صاحب علوی "	عا/	۹۹	۴۰۲۱ "	شمس العارفین صاحب دہلی والے "	۴/	۱۲۳	۴۰۴۵ "	سرفراز الحق صاحب "	۴/
۷٦	۳۳۹۸ "	رفیق احمد صاحب "	عہ/	۱۰۰	۴۰۲۲ "	محمد تقی صاحب اینڈ سنز "	۴/	۱۲۴	۴۰۴٦ "	منشی بشیر بیگ صاحب "	۲/
۷۷	۳۳۹۹ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴/	۱۰۱	۴۰۲۳ "	حکیم ذکی احمد صاحب "	عہ/	۱۲۵	۴۰۴۷ "	ارشاد حسین خانصاحب "	۴/
۷۸	۴۰۰۰ "	ریاض الحسن صاحب "	۸/	۱۰۲	۴۰۲۴ "	احمد حسن خاں صاحب "	عہ/	۱۲٦	۴۰۴۸ "	حاجی رشید احمد صاحب "	عا/
۷۹	۴۰۰۱ "	مولانا عبدالرزاق صاحب "	عا/	۱۰۳	۴۰۲۵ "	ظہیر الدین صاحب "	عہ/	۱۲۷	۴۰۴۹ "	منشی علی احمد صاحب	عہ/
۸۰	۴۰۰۲ "	مولانا اصغر علی صاحب "	۴/	۱۰۴	۴۰۲٦ "	لیڈی ڈاکٹر الف ڈی محمود صاحبہ	سہ/	۱۲۸	۴۰۵۰ "	سید انوار احمد صاحب "	عا/
۸۱	۴۰۰۳ "	مولوی محمد احمد صاحب "	عہ/	۱۰۵	۴۰۲۷ "	شیخ برکت اللہ صاحب "	صہ/	۱۲۹	۴۰۵۱ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عہ/
۸۲	۴۰۰۴ "	خان بہادر محمد سلیمان صاحب "	لہ/	۱۰٦	۴۰۲۸ "	مرزا سلیمان صاحب جوہری "	شہ/	۱۳۰	۴۰۵۲ "	حاجی عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحبان "	عہ/
۸۳	۴۰۰۵ "	محمد احمد صاحب چانولا "	عا/	۱۰۷	۴۰۲۹ "	رفیع اللہ خانصاحب "	۸/	۱۳۱	۴۰۵۳ "	مقبول احمد صاحب "	عہ/
۸۴	۴۰۰٦ "	مرغوب احمد صاحب توفیق "	عا/	۱۰۸	۴۰۳۰ "	حامد علی صاحب "	۴/	۱۳۲	۴۰۵۴ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۴/
۸۵	۴۰۰۷ "	عیوض خان محمد اسمٰعیل خان صاحبان	صہ/	۱۰۹	۴۰۳۱ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/	۱۳۳	۴۰۵۵ "	ممتاز الدین صاحب "	عہ/
۸٦	۴۰۰۸ "	حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان "	صہ/	۱۱۰	۴۰۳۲ "	محمد اسحٰق صاحب "	عہ۸/	۱۳۴	۴۰۵٦ "	سلیم الزماں صاحب صدیقی "	ے/
۸۷	۴۰۰۹ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۱۱۱	۴۰۳۳ "	خواجہ سرور حسن صاحب "	عا/	۱۳۵	۴۰۵۷ "	ٹی " "	ے/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳۶	۴۰۵۸ ای	مرزا فیاض بیگ صاحب دہلی	۲/
۱۳۷	۴۰۵۹ "	محمد اسحٰق صاحب "	۶/
۱۳۸	۴۰۶۰ "	سراج الدین صاحب "	۲/
۱۳۹	۴۰۶۱ "	خواجہ بشیر الدین صاحب	عہ/
۱۴۰	۴۰۶۲ "	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان "	۸/
۱۴۱	۴۰۶۳ "	حاجی بشیر احمد صاحب "	۸/
۱۴۲	۴۰۶۴ "	حاجی عبد الغنی فضل الحق صاحبان "	۶/
۱۴۳	۴۰۶۵ "	عبد الرحیم صاحب "	۴/
۱۴۴	۴۰۶۶ "	محمد رشید صاحب بارلی اینڈ کو "	عہ/
۱۴۵	۴۰۶۷ "	کلو صاحب تالے والے "	۴/
۱۴۶	۴۰۶۸ "	عزیز محمد صاحب "	۴/
۱۴۷	۴۰۶۹ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان "	عہ/
۱۴۸	۴۰۷۰ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۸/
۱۴۹	۴۰۷۱ "	حافظ رحمت الٰہی محمد بلال صاحبان "	۱۲/
۱۵۰	۴۰۷۲ "	محمد یٰسین صاحب "	عہ/
۱۵۱	۴۰۷۳ "	الیس مولا بخش صاحب "	عہ/
۱۵۲	۴۰۷۴ "	حکیم مسعود حسن صاحب "	۸/
۱۵۳	۴۰۷۵ "	محمد حسین خادم صاحب "	۸/
۱۵۴	۳۵۲۵ "	مضمون احمد صاحب نئی دہلی	عہ/
۱۵۵	۳۵۲۶ "	لیاقت اللہ خاں صاحب "	۸/
۱۵۶	۳۵۲۷ "	محمد شریف صاحب قریشی "	۸/
۱۵۷	۴۱۵۷ "	شیخ محمد حشمت علی صاحب "	عہ/
۱۵۸	۴۱۵۸ "	محمد خلیل صاحب "	عہ/
۱۵۹	۴۱۵۹ "	اکرام اللہ خاں صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۶۰	۴۱۶۰ ای	غلام حسن صاحب نئی دہلی	عہ/
۱۶۱	۴۱۶۱ "	چودھری محمد سرور صاحب "	عہ/
۱۶۲	۴۱۶۲ "	عبد الرزاق صاحب "	۶/
۱۶۳	۴۱۶۳ "	نور مصطفٰے صاحب "	ھ
۱۶۴	۴۱۶۴ "	مولوی عبد الرب صاحب "	عہ/
۱۶۵	۴۱۶۵ "	خان بہادر عبد الحکیم صاحب "	۷/
۱۶۶	۴۱۶۶ "	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/
۱۶۷	۴۱۶۷ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ/
۱۶۸	۴۱۶۸ "	عبد الواحد صاحب "	۴/
۱۶۹	۴۱۶۹ "	سید محمد مرتضٰی علی صاحب "	عہ/
۱۷۰	۴۱۷۰ "	سید حامد علی صاحب "	عہ/
۱۷۱	۴۱۷۱ "	محمد اشرف صاحب "	۸/
۱۷۲	۴۱۷۲ "	شیخ کریم بخش صاحب "	۶/
۱۷۳	۴۱۷۳ "	عبد الحق صاحب "	۴/
۱۷۴	۴۱۷۴ "	تاج الدین صاحب "	عہ/
۱۷۵	۴۱۷۵ "	ملک غلام حیدر صاحب "	۸/
۱۷۶	۴۱۷۶ "	منشی کریم بخش صاحب "	۸/
۱۷۷	۴۱۷۷ "	صوفی غلام قادر صاحب "	۸/
۱۷۸	۴۱۷۸ "	سید ضمیر الحسن صاحب برنی "	۸/
۱۷۹	۴۱۷۹ "	سید محمد ذاکر صاحب "	۴/
۱۸۰	۴۱۸۰ "	منشی حبیب الرحمٰن صاحب "	۲/
۱۸۱	۴۱۸۱ "	محمد نصر اللہ صاحب "	عہ/
۱۸۲	۴۱۸۲ "	صدر العلٰی صاحب "	۸/
۱۸۳	۴۱۸۳ "	میاں محمد صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۸۴	۴۱۸۴ ای	حامد علی صاحب نئی دہلی	۴/
۱۸۵	ووچر نمبر ۴	عروج اکبر صاحب "	۴/
۱۸۶	"	رشید نعمانی صاحب "	۲/
۱۸۷	"	پروفیسر محمد عاقل صاحب "	عہ/
		میزان کل مالیہ ۲۸۶	

یو۔پی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۷۴	اسرار احمد صاحب مرادآباد	لعہ/
۲	۴۷۹	ڈاکٹر سعید الظفر صاحب دہرہ دون	۱عمہ
۳	۵۱۰	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	عہ
۴	۱۴۸۶ ای	فرید الحسن صاحب مرادآباد	ے/
۵	۱۴۸۷ "	پروفیسر حمید الرحمٰن صاحب لکھنؤ	۶/
۶	۱۴۸۸ "	چودھری حید حسین صاحب "	ے/
۷	۳۵۲۹ "	حاجی محمد عمر صاحب کاندھلہ	۵ع/
۸	۳۵۳۰ "	ظہیر الحسن صاحب "	۵ع/
۹	۳۵۳۱ "	حافظ حبیب بیگ صاحب "	عہ/
۱۰	۳۵۳۲ "	اللہ بندہ ابن اللہ راجی صاحب "	صہ/
۱۱	۳۵۳۳ "	محمد حسن صاحب "	عہ/
۱۲	۳۵۳۴ "	قاضی محمد ذکی صاحب "	صہ/
۱۳	۳۵۶۱ "	مرزا ابراہیم بیگ صاحب علیگڑھ	۸/
۱۴	۳۵۶۲ "	ڈاکٹر ازہر قدوائی صاحب "	۶/
۱۵	۳۵۶۳ "	ملک مشتاق حسین صاحب "	۵/
۱۶	۳۵۶۴ "	ریاض الاسلام صاحب "	عہ/
۱۷	۳۵۶۵ "	حکیم عبد اللہ نشتر صاحب "	۶/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۸	۳۵۶۶ سی	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب علی گڑھ	عا/	۴۲	۴۲۱۲ سی	ڈاکٹر حفیظ سید صاحب الہ آباد	ے/	۱۹	۲۱۷۰ سی	شیخ محمد صدیق صاحب کلکتہ	عہ/
۱۹	۳۵۶۷ "	عظمت الہی صاحب زبیری "	عہ/	۴۳	۴۲۱۳ "	عبدالمجید صاحب خواجہ مدظلہ "	عا/	۲۰	۲۱۷۱ "	ملا محمد فضل کریم صاحبان "	عہ/
۲۰	۳۵۶۸ "	بیگم رشید احمد صاحب صدیقی "	عا/	۴۴	دو چیک ۴۲۱۴	اقبال احمد سلمٰہ قائم گنج	۴/	۲۱	۲۱۷۲ "	عبدالمنان صاحب "	عہ/
۲۱	۳۵۷۰ "	سید بشیر الدین صاحب "	عہ/	۴۵	" ۴۲۱	محمد محسن صاحب جعفری مچھلی شہر	عہ/	۲۲	۲۱۷۳ "	محمد فاروق صاحب "	عہ/
۲۲	۳۵۷۱ "	حافظ رفیع الدین سمیع الدین صاحبان	ے/			میزان کل طعامت ۱/		۲۳	۲۱۷۴ "	پروفیسر محفوظ الحق صاحب "	عا/
۲۳	۳۵۷۲ "	انوار الہدیٰ صاحب "	عہ/			**بنگال**		۲۴	۲۱۷۵ "	ایس اے رحمٰن صاحب "	عا/
۲۴	۳۵۷۳ "	آل احمد صاحب سرور "	۶/	۱	۲۱۵۱ سی	اہلیہ یوسف اکبانی صاحب کلکتہ	ے/	۲۵	۲۱۷۶ "	حاجی شیخ محمد سعید صاحب "	ص/
۲۵	۳۵۷۴ "	فتح فرخ صاحب "	عہ/	۲	۲۱۵۲ "	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب "	عہ/	۲۶	۲۱۷۷ "	حاجی عبدالخالق صاحب "	عہ/
۲۶	۳۵۷۶ "	رضا احمد صاحب حیدری "	۲/	۳	۲۱۵۳ "	علی محمد عثمان اجمیری صاحب	عہ/	۲۷	۲۱۷۸ "	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸/
۲۷	۳۵۷۷ "	مصطفیٰ کریم صاحب "	۲/	۴	۲۱۵۴ "	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/	۲۸	۲۱۷۹ "	حاجی محمد رفیع صاحب "	۸/
۲۸	۳۵۷۸ "	سید محمد حبیب صاحب "	عہ/	۵	۲۱۵۵ "	عبدالعزیز فتح محمد صاحب "	۸/	۲۹	۲۱۸۰ "	محمد اسحٰق صاحب "	عہ/
۲۹	۳۵۷۹ "	خالد صاحب انس خانصاحب "	عا/	۶	۲۱۵۶ "	اے رحمٰن مارفانی صاحب "	۸/	۳۰	۲۱۸۱ "	دیدار احمد صاحب "	عہ/
۳۰	۳۵۸۰ "	بشیر احمد خانصاحب "	عہ/	۷	۲۱۵۷ "	الفیلے خانصاحب "	عہ/	۳۱	۲۱۸۲ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان "	ے/
۳۱	۴۲۰۱ "	سید رضی الدین الہ آباد	للعہ/	۸	۲۱۵۸ "	عبدالکریم صاحب "	عہ/	۳۲	۲۱۸۳ "	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان "	عہ/
۳۲	۴۲۰۲ "	مولانا عبدالقوی صاحب "	۶/	۹	۲۱۵۹ "	اے ایم خیرادی صاحب "	عہ/	۳۳	۲۱۸۴ "	محمد تقی صاحب "	عہ/
۳۳	۴۲۰۳ "	پنڈت جواہر لال صاحب نہرو "	سہ/	۱۰	۲۱۶۰ "	اے جے دیرانی صاحب "	۸/	۳۴	۲۱۸۵ "	محمد صالحین صاحب "	عا/
۳۴	۴۲۰۴ "	قاضی محمد یونس صاحب "	ے/	۱۱	۲۱۶۱ "	محمد ایوب ولی محمد صاحب "	۸/	۳۵	۲۱۸۶ "	محمد احمد صاحب "	عہ/
۳۵	۴۲۰۵ "	علی احمد صدیقی صاحب "	عہ/	۱۲	۲۱۶۲ "	قاسم دادا صاحب "	۸/	۳۶	۲۱۸۷ "	لیاقت اللہ خان صاحب "	عہ/
۳۶	۴۲۰۶ "	ڈاکٹر م ع زبید احمد صاحب "	ے/	۱۳	۲۱۶۳ "	عبدالوہاب صاحب "	۴/	۳۷	۲۱۸۸ "	فیاض الدین اینڈ کمپنی "	۱۲ عہ/
۳۷	۴۲۰۷ "	ایس ایم عبدالحق صاحب "	عہ/	۱۴	۲۱۶۴ "	ایس اے ہاشمی صاحب "	عا/	۳۸	۲۱۸۹ "	حمید الزماں خانصاحب "	۸/
۳۸	۴۲۰۸ "	حاجی عبدالحمید صاحب "	ص/	۱۵	۲۱۶۵ "	محمد وزیر صاحب "	۸/	۳۹	۲۱۹۰ "	محمد امین صاحب "	عہ/
۳۹	۴۲۰۹ "	" " "	ے/	۱۶	۲۱۶۶ "	عبدالغنی لق صاحب "	۸/	۴۰	۲۱۹۱ "	میاں محمد جان صاحب اللہ دادلے "	ے/
۴۰	۴۲۱۰ "	مولانا سید محمد علی صاحب "	ص/	۱۷	۲۱۶۷ "	شاہ کلیم الرحمٰن صاحب "	عہ/	۴۱	۲۱۹۲ "	غلام محمد صاحب "	۴/
۴۱	۴۲۱۱ "	ڈاکٹر عباد الرحمٰن صاحب "	[illegible]	۱۸	۲۱۶۸ "	قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ/	۴۲	۲۱۹۳ "	محمد ہادی صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۳	۲۱۹۴ سی	نور محمد صاحب کلکتہ	۴/	۶۷	۳۶۰۱ سی	حامد سعید صاحب کلکتہ	عہ/	۹۱	۳۶۲۶ سی	عبدالمجید صاحب پان والے "	۸/
۴۴	" ۲۱۹۵	غلام حیدر صاحب چاوڑلا "	عہ/	۶۸	" ۳۶۰۲	یونائیٹیڈ انجیکل کمپنی "	۸/	۹۲	" ۳۶۲۷	ظل الرحمن صاحب "	۶/
۴۵	" ۲۱۹۶	سیٹھ اے حبیب صاحب "	عہ/	۶۹	" ۳۶۰۳	حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ/	۹۳	" ۳۶۲۸	محمد سمیع احمد صاحب "	۴/
۴۶	" ۲۱۹۷	مزمل حسین صاحب "	۲/	۷۰	" ۳۶۰۴	محمد قاسم صاحب اوراجی "	عہ/	۹۴	" ۳۶۲۹	محمد فضل احمد صاحب "	عہ/
۴۷	" ۲۱۹۸	حبیب الحسن صاحب "	۸/	۷۱	" ۳۶۰۵	عبدالعزیز صاحب انصاری "	صہ/	۹۵	" ۳۶۳۰	حاجی فضل دین صاحب "	۸/
۴۸	" ۲۱۹۹	عبدالرؤف صاحب "	عہ/۴	۷۲	" ۳۶۰۶	محمد یسین محمد جان صاحبان "	۸/	۹۶	" ۳۶۳۱	غلام ملک حیدر صاحب "	۸/
۴۹	" ۲۲۰۰	عبدالستار صاحب "	عہ/۴	۷۳	" ۳۶۰۷	اللہ بخش دوست محمد صاحبان "	۸/	۹۷	" ۳۶۳۲	محمد افضل صاحب "	عہ/
۵۰	" ۲۸۳۴	حاجی عبدالوہاب صاحب "	عہ/	۷۴	" ۳۶۰۸	سراج الدین صاحب "	عہ/	۹۸	" ۳۶۳۳	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان	عہ/
۵۱	" ۲۸۳۵	منور برادرس صاحبان "	عہ/	۷۵	" ۳۶۰۹	رحیم الدین صاحب "	عہ/	۹۹	" ۳۶۳۴	محمد یحییٰ صاحب "	عہ/
۵۲	" ۲۸۳۶	ہدایت اللہ خاں صاحب "	صہ/	۷۶	" ۳۶۱۱	عبدالخالق صاحب "	عہ/	۱۰۰	" ۳۶۳۵	عبدالحکیم صاحب "	۲/
۵۳	" ۲۸۳۷	قمر الحسن صاحب "	۸/	۷۷	" ۳۶۱۲	منور برادرس صاحبان "	عہ/	۱۰۱	" ۳۶۳۶	صاحب زماں صاحب "	۴/
۵۴	" ۲۸۳۸	شیخ رحمن الٰہی صاحب "	عہ/	۷۸	" ۳۶۱۳	عبدالقدیر صاحب "	عہ/	۱۰۲	" ۳۶۳۷	امین الدین احمد صاحب "	۸/
۵۵	" ۲۸۳۹	ہدایت اللہ صاحب "	۸/	۷۹	" ۳۶۱۴	الیس خلیل الرحمن صاحب "	عہ/	۱۰۳	" ۳۶۳۸	محمد وزیر خاں صاحب "	۸/
۵۶	" ۲۸۴۰	شمس الحق عبدالغنی صاحبان "	عہ/	۸۰	" ۳۶۱۵	الیس کالا چاند صاحب "	۱۲/	۱۰۴	" ۳۶۳۹	حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ/
۵۷	" ۲۸۴۱	محمد سمیع احمد صاحب "	عہ/	۸۱	" ۳۶۱۶	ظہور الدین صاحب "	۴/	۱۰۵	" ۳۶۴۰	شیخ رحمن الٰہی صاحب "	عہ/
۵۸	" ۲۸۴۲	محمد فضل صاحب "	عہ/	۸۲	" ۳۶۱۷	عبدالرشید صاحب "	صہ/	۱۰۶	" ۳۶۴۱	ہدایت اللہ صاحب "	۸/
۵۹	" ۲۸۴۳	محمد کامل صاحب "	۶/	۸۳	" ۳۶۱۸	عبدالرزاق صاحب "	۸/	۱۰۷	" ۳۶۴۲	خواجہ محمد شریف صاحب جیلانی	۸/
۶۰	" ۲۸۴۴	الٰہی بخش صاحب اینڈ برادرز "	۸/	۸۴	" ۳۶۱۹	محمد اشفاق صاحب "	۴/	۱۰۸	" ۳۶۴۳	" "	۸/
۶۱	" ۲۸۴۵	الیس محمد عمر صاحب "	۸/	۸۵	" ۳۶۲۰	حاجی محمد اسماعیل صاحب "	۴/	۱۰۹	" ۳۶۴۴	خواجہ محمد شفیع صاحب "	۸/
۶۲	" ۲۸۴۶	عبدالمجید صاحب پان والے "	۸/	۸۶	" ۳۶۲۱	عبدالاحد صاحب عثمانی "	عہ/	۱۱۰	" ۳۶۴۵	مولوی عبدالحمید صاحب "	۴/
۶۳	" ۲۸۴۷	شیخ محمد رفیع صاحب "	ہے/	۸۷	" ۳۶۲۲	سید محمد ولی حیدر صاحب "	عہ/			میزان کل مالیت	
۶۴	" ۲۸۴۸	شیخ محمد تقی صاحب "	۴/	۸۸	" ۳۶۲۳	حاجی عبدالوہاب صاحب "	عہ/			**بمبئی**	
۶۵	" ۲۸۴۹	حکیم نثار احمد صاحب "	عہ/	۸۹	" ۳۶۲۴	سید شاہ انوار حسین صاحب "	۴/				
۶۶	" ۲۸۵۰	عبدالستار صاحب شملہ "	۸/	۹۰	" ۳۶۲۵	قمر الحسن صاحب "	۸/	۱	۳۶۴	خواجہ عبدالحمید صاحب بمبئی	۵/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲	۲۷۹۵ سی	ایس ایم ابراہیم صاحب بمبئی	عہ/
۳	۲۷۹۶ "	رئیس احمد صاحب جعفری "	۸/
۴	۲۷۹۷ "	قیصر احمد صاحب "	صہ/
۵	۲۷۹۸ "	شیخ احمد صاحب "	۴/
۶	۲۷۹۹ "	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرس "	۴/
۷	۲۸۰۰ "	امیر حسین صاحب "	۴/
۸	۳۱۰۱ "	حسن علی صاحب راجکوٹ والے "	۴/
۹	۳۱۰۲ "	قاضی عبدالرحمٰن صاحب ملیانی "	۴/
۱۰	۳۱۰۳ "	خلیل شرف الدین صاحب "	۴/
۱۱	۳۱۰۴ "	خلیل الرحمٰن صاحب کردے "	۴/
۱۲	۳۱۰۵ "	قاضی عبدالرؤف صاحب "	۴/
۱۳	۳۱۰۶ "	عبدالحمید صاحب "	۴/
۱۴	۳۱۰۷ "	سید حاجی عبداللہ صاحب "	۴/
۱۵	۳۱۰۸ "	معین الدین صاحب عارف "	عہ/
۱۶	۳۱۰۹ "	بیگم " "	عہ/
۱۷	۳۱۱۰ "	عثمان حسین خانصاحب "	عہ/
۱۸	۳۱۱۱ "	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش "	عا/
۱۹	۳۱۱۲ "	حبیب رحیم صاحب پارپیا "	صہ/
۲۰	۳۱۱۳ "	آنریبل یٰسین نوری صاحب "	سے/
۲۱	۳۱۱۴ "	محمد عبدالحمید خانصاحب "	۴/
۲۲	۳۱۱۵ "	رحیم الدین صاحب "	۸/
۲۳	۳۱۱۶ "	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	۴/
۲۴	۳۱۱۷ "	عبدالعزیز غلام نبی صاحب "	۴/
۲۵	۳۱۱۸ "	ابراہیم عمادی صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۶	۳۱۱۹ سی	حاجی ابوبکر صاحب جوہری بمبئی	عہ/
۲۷	۳۱۲۰ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب "	عہ/
۲۸	۳۱۲۱ "	ایم اے باسما صاحب "	عہ/
۲۹	۳۱۲۲ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ/
۳۰	۳۱۲۳ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/
۳۱	۳۱۲۴ "	علی حاجی یوسف سوبانی صاحب "	عا/
۳۲	۳۱۲۵ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	عا/
۳۳	۳۱۲۶ "	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	عہ/
۳۴	۳۱۲۷ "	ایس اے بریلوی صاحب "	ے/
۳۵	۳۱۲۸ "	محمد اسمٰعیل لانبے صاحب "	عہ/
۳۶	۳۱۲۹ "	محمد شبیر و علی محمد صاحبان "	عہ/
۳۷	۳۱۳۰ "	شیخ احمد صاحب بنگلے "	۴/
۳۸	۳۱۳۱ "	مرزا اختر حسن صاحب "	عہ/
۳۹	۳۱۳۲ "	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴/
۴۰	۳۱۳۳ "	فقیہ عباس صاحب آرائی "	۴/
۴۱	۳۱۳۴ "	امیر حسن صاحب "	۴/
۴۲	۳۱۳۶ "	چودھری صاحب مع فیملی و از برادرز "	عہ/
۴۳	۳۱۳۷ "	محمد یونس صاحب "	عہ/
۴۴	۳۱۳۸ "	ڈی زوراخ صاحب "	عہ/
۴۵	۳۱۳۹ "	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب	عا/
۴۶	۳۱۴۰ "	شیخ احمد صاحب "	۴/
۴۷	۳۱۴۱ "	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرز "	۴/
۴۸	۳۱۴۲ "	حسن علی صاحب راجکوٹ والا "	۴/
۴۹	۳۱۴۳ "	قاضی باپو صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵۰	۳۱۴۴ سی	کریم داد خاں صاحب بمبئی	۸/
۵۱	۳۱۴۵ "	خلیل شرف الدین صاحب "	۴/
۵۲	۳۱۴۶ "	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴/
۵۴	۳۱۴۷ "	قاضی عبدالرؤف صاحب "	۴/
۵۵	۳۱۴۸ "	عبدالحمید صاحب "	۴/
		میزان کل	۱۰۶ ے/

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۶۰۲ سی	محمد حسن صاحب امرتسر	سے/
۲	۲۶۰۵ "	سید محمد صادق صاحب "	عا/
۳	۲۶۰۶ "	شیخ عبدالخالق صاحب "	معہ/
۴	۲۶۱۰ "	شیخ بشیر احمد خانصاحب گورداسپور	صہ/
۵	۲۶۱۱ "	خان بہادر شیخ محمد صاحب "	صہ/
۶	۲۶۱۴ "	چودھری نذیر احمد صاحب "	صہ/
۷	۲۶۲۰ "	خان عنایت اللہ خانصاحب "	صہ/
۸	۲۶۲۱ "	چودھری نیک عالم صاحب "	صہ/
۹	۲۶۳۲ "	ڈاکٹر محمد افضل حسین صاحب "	صہ/
۱۰	۲۶۳۳ "	میاں محمد شفیع صاحب "	عصہ/
۱۱	۲۶۳۴ "	شیخ چراغ الدین صاحب "	سے/
۱۲	۲۶۳۸ "	مہر عبدالمنعم صاحب بٹالہ	عصہ/
۱۳	۲۶۵۵ "	مولوی خدابخش صاحب لاہور	سے/
۱۴	۲۶۵۶ "	شیخ عبداللطیف صاحب "	ے/
۱۵	۲۶۵۷ "	چودھری محمد رفیق صاحب "	سے/
۱۶	۲۶۵۸ "	محمد احسان صاحب "	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۷	۲۶۶۰ کی	حاجی محمد شفیع صاحب لاہور	صہ/
۱۸	۲۶۶۱ "	مولوی غلام محی الدین صاحب "	عہ/
۱۹	۲۶۶۲ "	سلامت اللہ صاحب "	صہ/
۲۰	۲۶۶۳ "	حکیم محمد حسن قرشی صاحب "	صہ/
۲۱	۲۶۶۴ "	محمد صادق صاحب "	صہ/
۲۲	۲۶۶۵ "	ڈاکٹر محمد یوسف صاحب "	عہ
۲۳	۲۶۶۶ "	شیخ اللہ دین صاحب "	سے/
۲۴	۲۶۶۸ "	حکیم سید علی احمد صاحب "	للعہ/
۲۵	۲۶۷۱ "	خواجہ غلام محمد صاحب "	صہ
۲۶	۲۶۷۲ "	مولوی عبدالحمید صاحب "	صہ/
۲۷	۲۶۷۳ "	مولوی محمد شریف صاحب "	عہ/
۲۸	۲۶۷۴ "	ڈاکٹر یار محمد خانصاحب "	عہ/
۲۹	۲۶۷۵ "	لاہور بوٹ ہاؤس "	صہ/
۳۰	۲۶۷۶ "	ملک برکت علی صاحب "	عہ
۳۱	۲۶۷۷ "	سید امتیاز علی صاحب تاج "	عہ/
۳۲	۲۶۷۹ "	مولانا اختر علی صاحب "	عہ/
۳۳	۳۵۵۱ "	عبدالکریم صاحب کرنال	عگ/
۳۴	۳۵۵۲ "	رحیم الدین صاحب "	عگ/
۳۵	۳۵۵۳ "	حسام الدین صاحب "	عگ/
۳۶	۳۵۵۴ "	محمد مستجاب صاحب "	عہ/
۳۷	۳۵۵۵ "	نوابزادہ ذوالفقار علی خانصاحب "	صہ/
۳۸	۳۵۵۶ "	میر ابوالحسن صاحب "	عگ/
۳۹	۳۵۵۷ "	عبدالحق صاحب "	عگ/
۴۰	۳۵۵۸ "	نذر محمد صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۱	۳۵۵۹ کی	محمد شریف صاحب کرنال	عگ/
۴۲	۳۵۶۰ "	خواجہ عبدالمجید خانصاحب "	عہ/
۴۳	۳۵۶۰ "	ڈاکٹر غلام رسول صاحب لائلپور	صہ/
۴۴	۳۸۰۲ "	میر عبدالقیوم صاحب جامعی "	صہ/
۴۵	۳۸۰۳ "	شیخ محمد عمر صاحب "	معہ/
۴۶	۳۸۰۴ "	ملک فیض اللہ خانصاحب "	صہ/
۴۷	۳۸۰۵ "	شیخ محمد شبیر صاحب "	عہ/
۴۸	۳۸۰۷ "	حاجی امان اللہ صاحبان فضل الدین صاحبان "	للعہ
۴۹	۳۸۰۷ "	محمد شبیر صاحب لائل ٹوبہ ٹیک سنگھ	صہ/
۵۰	۳۸۰۸ "	محمد حسین صاحب "	عگ/
۵۱	۳۸۱۱ "	شیخ عزیز احمد صاحب "	صہ/
۵۲	۳۸۱۲ "	محمد حسین صاحب لائلپور	صہ/
۵۳	۳۸۱۶ "	چودھری منظور احمد صاحب "	معہ/
۵۴	۳۸۱۷ "	محمد رمضان خانصاحب "	سے/
۵۵	۳۸۱۸ "	ڈاکٹر محمد نواز صاحب "	سے/
۵۶	۳۸۱۹ "	غلام نبی صاحب سیالکوٹ	عہ/
۵۷	۳۸۲۰ "	عبدالعزیز صاحب جامعی "	عگ/
۵۸	۳۸۲۱ "	محمد افضل خانصاحب جموں	للعہ/
۵۹	۳۸۲۲ "	خواجہ محمد مقبول صاحب "	عہ/
۶۰	۳۸۲۳ "	سلمان طبیب جی صاحب "	سے/
۶۱	۳۸۲۴ "	صاحبزادہ عبدالصمد خانصاحب "	صہ/
۶۲	۳۸۲۶ "	چودھری نیاز احمد صاحب "	عہ/
۶۳	۳۸۲۷ "	سید مبارک شاہ صاحب "	عہ/
۶۴	۳۸۲۸ "	مولوی عبدالقیوم صاحب "	للعہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۵	۳۸۲۹ سی	جنرل سجر نواب قیصر دجنگ بہادر صاحب	۱۱عہ/
۶۶	۴۱۵۴ "	محمد منیر صاحب کرنال	عہ/
۶۷	۴۱۵۵ "	محمد بخش صاحب "	عہ/
۶۸	۴۱۵۶ "	شاہ محمد صاحب "	عہ/
		میزان کل	سما للعہ/

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۱۵	محمد شوکت علی صاحب سہسرام	صہ/
۲	۵۱۱	مولوی عبدالحسن صاحب مظفرپور	سے/
۳	۱۴۸۹ سی	مولوی عبدالحکیم صاحب پٹنہ	صہ/
۴	۱۴۹۰ "	ڈاکٹر اختر حسن صاحب "	سے/
۵	۱۴۹۱ "	سید حمیدالدین صاحب بانکی پور	سے/
۶	۱۴۹۳ "	محمد آل نبی صاحب پٹنہ	عگ/
۷	۱۴۹۴ "	ڈاکٹر محمد عثمان صاحب "	للعہ/
۸	۱۴۹۵ "	ڈاکٹر عبدالغفور صاحب "	عگ/
۹	۱۴۹۶ "	منجانب مولوی مظفر صاحب مرحوم	سے/
۱۰	۱۴۹۷ "	مولوی مبارک کریم صاحب "	سے/
۱۱	۱۴۹۸ "	سید عبدالمجید صاحب پورنیہ	صہ/
۱۲	۱۴۹۹ "	عبدالسلام صاحب کٹیہار	عگ/
۱۳	۴۴۰۱ "	سر سلطان احمد صاحب پٹنہ	سے/
۱۴	۴۴۰۲ "	ابوالاحمد محمد نور صاحب پورنیہ	صہ/
۱۵	۴۴۰۳ "	ایم ایس نقوی صاحب پٹنہ	سے/
۱۶	۴۴۰۴ "	عزیز فخرالدین صاحب پٹنہ	للعہ/
۱۷	۴۴۰۵ "	عبدالرشید صاحب شاہ پور	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۸	۳۳۰۶ سی	سید جعفر امام صاحب پٹنہ	۶ر
۱۹	۳۳۰۸ "	پروفیسر عبد المعین صاحب "	صر
۲۰	۳۳۰۹ "	سید حیدر امام صاحب بانکی پور	صر
۲۱	۳۳۱۰ "	واحد جان خانصاحب "	ےر
۲۲	دوحصہ ۳۴	عبد الحفیظ صاحب سارن	ےر
		میزان کل ۱ عہ ر	

حیدر آباد دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۹۲	اے کے شتاق صاحب حیدر آباد	عہ ر
۲	۵۰۴	محی الدین احمد صاحب مدھول	صر
۳	۵۰۵	عبد الجبار خانصاحب ناندیڑ	ےر
۴	۳۵۴۰ سی	شبیر حسن صاحب زبیری اورنگ آباد	۸ر
۵	۳۵۳۹ "	شمس الحسن صاحب زبیری "	۸ر
۶	۳۵۴۰ سی	محمد یوسف صاحب اورنگ آباد دکن	۴ر
۷	۳۵۴۱ "	سید محمود مغربی صاحب "	۴ر
۸	۳۵۴۲ "	محمد ساجد صاحب "	۴ر
۹	۳۵۴۳ "	نعیم اللہ صاحب "	۴ر
۱۰	۳۵۴۴ "	حیات اللہ صاحب "	۴ر
۱۱	۳۵۴۵ "	بشیر الدین صاحب "	۳ر
۱۲	۳۵۴۶ "	امین خانصاحب "	۳ر
۱۳	۳۵۴۷ "	سید محی الدین صاحب "	۳ر
۱۴	۳۵۴۸ "	محمد ابراہیم صاحب "	۳ر
۱۵	۳۵۴۹ "	دتاترے راؤ صاحب "	۳ر
۱۶	۳۵۵۰ "	بھگوان راؤ صاحب "	۳ر
۱۷	۴۱۵۱ "	وشوناتھ راؤ کھرے صاحب "	۳ر
۱۸	۴۱۵۲ "	رام لال صاحب "	۳ر
۱۹	۴۱۵۳ سی	سدلنگیا صاحب "	۳ر
		میزان کل عہ ۱۵ر	

مدراس

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۷۵	سی آر گوپال آچاریہ صاحب	عہ ر
		میزان کل عہ ر	

دیگر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۶۶	امیر افضل خانصاحب نکورو کینیا کالونی برٹش افریقہ	عر
۲	۴۸۵	عالیمرتبت مشیر الملک عالیقدر حامی علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	عر
۳	۳۳۲۸ سی	عبد الوہاب صاحب مکہ معظمہ	عہ
		میزان کل [illegible] ر	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۶۸	مقصود علی صاحب مدراس	صر
۲	۴۶۹	محمود علی صاحب قنوج	صر
۳	۴۷۲	شیخ غلام حسن صاحب فیض آباد	عر
۴	۴۸۰	شیخ صادق حسن صاحب امرتسر	صر
۵	۴۸۱	اے کیو ضیا صاحب انبالہ	۶ر
۶	۴۸۴	ایس آئی اے بلگرامی پٹنہ	[illegible]
۷	۵۰۳	سید یوسف حسین صاحب امروہی	عہ ر
۸	۵۰۹	صوفی عبد الحمید صاحب لاہور	صہ ر
۹	۵۱۴	دی ہامیو شوگرز لمیٹڈ ڈھاکہ	صما
۱۰	۳۳۳۷ سی	محمد صدیق محمد عمر صاحبان دہلی	صر
۱۱	۳۵۶۹ "	اختر اشفاق صاحب علیگڑھ	۲ر
۱۲	۳۱۳۵ "	وزیر محمد صاحب برکار ممبئی	۴ر
۱۳	۲۶۰۳ سی	میاں غلام محمد صاحب امرتسر	عہ ر
۱۴	۲۶۰۴ "	ملک غلام حسن صاحب "	عہ ر
۱۵	۲۶۰۷ "	شیخ محمد حسین صاحب پٹھان کوٹ	۶ر
۱۶	۲۶۰۸ "	عبد الغنی فاروقی صاحب "	عر
۱۷	۲۶۰۹ "	ملک عبد الحق صاحب گورداسپور	عر
۱۸	۲۶۱۳ "	شیخ نصیر احمد صاحب "	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۹	۲۶۱۳ سی	شیخ محمد کبیر صاحب گورداسپور	ع/	۳۶	۲۶۳۶ سی	شیخ محمد جعفر صاحب ”	ع/	۵۳	۲۶۵۴ سی	شیخ عنایت اللہ صاحب لاہور	ع/
۲۰	۲۶۱۵ ”	چودہری حبیب علی صاحب ”	ع/	۳۷	۲۶۳۷ ”	عبدالمجید خان صاحب ”	ع/	۵۴	۲۶۶۵ ”	محمد ہیرا صاحب ”	ع/
۲۱	۲۶۱۶ ”	چودہری محمد عاقل صاحب ”	عہ/	۳۸	۲۶۳۹ ”	غلام قادر صاحب ٹیالہ	عہ/	۵۵	۲۶۶۷ ”	کلکٹر نہر راسٹور ”	عہ/
۲۲	۲۶۱۷ ”	شیخ کرامت علی صاحب ”	ع/	۳۹	۲۶۴۰ ”	چودہری محمد علی صاحب ”	عہ/	۵۶	۲۶۶۹ ”	ملا محمد حسین صاحب ”	ع/
۲۳	۲۶۱۸ ”	چراغ الدین صاحب ”	عہ/	۴۰	۲۶۴۱ ”	سردار محمد اکرم صاحب دھرم کوٹ	عہ/	۵۷	۲۶۷۰ ”	حاجی فیروز الدین صاحب ”	عہ/
۲۴	۲۶۱۹ ”	شیخ معراج الدین صاحب ”	[illegible]	۴۱	۲۶۴۲ ”	بابا فتح محمد صاحب ”	۲/	۵۸	۲۵۵۵ ”	نوابزادہ ذوالفقار علی خان صاحب	[illegible]
۲۵	۲۶۲۲ ”	خواجہ ظہور الدین احمد صاحب ”	ع/	۴۲	۲۶۴۳ ”	محمد دین صاحب ”	۲/	۵۹	۳۸۰۹ ”	شیخ محمد اسلم صاحب جٹیانہ	صہ/
۲۶	۲۶۲۳ ”	سید اولاد حسین صاحب ”	ع/	۴۳	۲۶۴۴ ”	حاجی فضل حسین صاحب ”	عہ/	۶۰	۳۸۱۰ ”	شیخ جان محمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	عہ/
۲۷	۲۶۲۴ ”	غلام نبی صاحب ”	عہ/	۴۴	۲۶۴۵ ”	محمد سلطان رحیم بخش صاحبان ”	عہ/	۶۱	۳۸۱۲ ”	منشی غلام رسول صاحب ”	عہ/
۲۸	۲۶۲۵ ”	خواجہ ظہور محمد صاحب ”	۸/	۴۵	۲۶۴۶ ”	چودہری غلام محمد صاحب ”	عہ/	۶۲	۳۸۱۳ ”	چودہری محمد عبداللہ صاحب ”	عہ/
۲۹	۲۶۲۶ ”	شیخ نصیر الدین صاحب ”	عہ/	۴۶	۲۶۴۷	مہر عبدالرحیم صاحب ”	ع/	۶۳	۳۸۱۵ ”	شیخ محمد شریف صاحب ”	صہ/
۳۰	۲۶۲۷ ”	سید اولاد حسین صاحب ”	عہ/	۴۷	۲۶۴۸ ”	مہر محمد طفیل صاحب ”	عہ/	۶۴	۳۸۲۵ ”	لالہ جگت پرشاد صاحب جموں	۱/
۳۱	۲۶۲۸ ”	شیخ محمد شریف صاحب ”	۸/	۴۸	۲۶۴۹ ”	شیخ خورشید احمد صاحب ”	ع/	۶۵	۳۴۰۷ ”	محمد لطیف الرحمٰن صاحب گیا	ع/
۳۲	۲۶۲۹ ”	سید اقبال احمد	۸/	۴۹	۲۶۵۰ ”	دی زمیندار فاؤنڈری ”	عہ/	۶۶	۱۵۰۰ ”	خان بہادر چودہری محمد بخش	
۳۳	۲۶۳۰ ”	سید شریف حسین صاحب ”	۴/	۵۰	۲۶۵۱ ”	دین محمد صاحب ”	عہ/			صاحب کٹیہار	۵عہ/
۳۴	۲۶۳۱ ”	چودہری محمد ابراہیم صاحب ”	۱/	۵۱	۲۶۵۲ ”	دی ٹبالہ انجینئرنگ ورکس ”	ع/			میزان کل [illegible]	
۳۵	۲۶۳۵ ”	چودہری غلام رسول صاحب ”	ع/	۵۲	۲۶۵۳ ”	خان محمد نواز خان صاحب ”	ع/				

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو اپریل ۱۹۳۹ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۶۷۵۴	سید حشمت علی صاحب دہلی	۲۵	۶۷۸۲	قاضی عطاء اللہ صاحب پشاور	۴۹	۶۸۰۶	محمد افضل خانصاحب جموں
۲	۶۷۵۵	خواجہ محمد نسیم صاحب انصاری "	۲۶	۶۷۸۳	انڈین ویونگ فیکٹری امرتسر	۵۰	۶۸۰۷	بشیر احمد صاحب لاہور
۳	۶۷۵۶	ضیاء الدین احمد صاحب "	۲۷	۶۷۸۴	محمد حسن صاحب "	۵۱	۶۸۰۸	حکیم رشید احمد صاحب "
۴	۶۷۵۷	رام چندرن صاحب "	۲۸	۶۷۸۵	شیخ عزیز احمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۲	۶۸۰۹	محمد شریف صاحب "
۵	۶۷۵۸	عبدالرشید صاحب دربھنگہ	۲۹	۶۷۸۶	محمد حسین صاحب لائلپور	۵۳	۶۸۱۰	عبدالرحیم صاحب "
۶	۶۷۵۹	واحد جان خانصاحب پٹنہ	۳۰	۶۷۸۷	محمد حسنی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۴	۶۸۱۱	عبدالغنی صاحب "
۷	۶۷۶۰	سید عبدالمجیب صاحب پورنیہ	۳۱	۶۷۸۸	محمد بشیر لالی صاحب لائلپور	۵۵	۶۸۱۲	حاجی ارشاد الٰہی صاحب آگرہ
۸	۶۷۶۱	سید محمد صبیح صاحب "	۳۲	۶۷۸۹	محمد جمیل صاحب پٹیالہ	۵۶	۶۸۱۳	حاجی شفیق احمد صاحب "
۹	۶۷۶۲	محمد عبدالسلام صاحب "	۳۳	۶۷۹۰	محمد نواز صاحب لائلپور	۵۷	۶۸۱۴	حاجی کرم الٰہی صاحب "
۱۰	۶۷۶۳	محمد رضی الدین صاحب "	۳۴	۶۷۹۱	غلام رسول صاحب لاہور	۵۸	۶۸۱۵	بدرالحسن صاحب ہردوئی
۱۱	۶۷۶۴	ڈاکٹر امتیاز الدین احمد صاحب "	۳۵	۶۷۹۲	محمد عبدالحمید خانصاحب جالندھر	۵۹	۶۸۱۶	محمد علی صاحب بارہ بنکی
۱۲	۶۷۶۶	احمد غفور صاحب دربھنگہ	۳۶	۶۷۹۳	شیخ منظور قادر صاحب لائلپور	۶۰	۶۸۱۷	رشید الدین صاحب لکھنؤ
۱۳	۶۷۶۷	محمد علی خاں صاحب بارہ بنکی	۳۷	۶۷۹۴	سید مبارک شاہ صاحب کشمیر	۶۱	۶۸۱۸	حامد علی صاحب ندوی "
۱۴	۶۷۶۸	محمد اکبر صاحب جبل پور	۳۸	۶۷۹۵	عبدالقیوم صاحب جموں	۶۲	۶۸۱۹	شجاعت علی خانصاحب بجنور
۱۵	۶۷۷۰	محمد عبدالرحیم خانصاحب "	۳۹	۶۷۹۶	سلمان بھائی طیب جی صاحب "	۶۳	۶۸۲۰	نذیر احمد صاحب عباسی گورکھپور
۱۶	۶۷۷۱	سید علی تقی صاحب "	۴۰	۶۷۹۷	امداد حسین بیگ صاحب پشاور	۶۴	۶۸۲۱	اکبر علی صاحب "
۱۷	۶۷۷۴	علی شیر خاں صاحب "	۴۱	۶۷۹۸	سردار گل نبی صاحب "	۶۵	۶۸۲۲	اختر حسین صاحب "
۱۸	۶۷۷۵	امین اللہ خانصاحب "	۴۲	۶۷۹۹	غلام محی الدین صاحب لاہور	۶۶	۶۸۲۳	سید وجاہت حسین صاحب لکھنؤ
۱۹	۶۷۷۶	عبدالغنی صاحب "	۴۳	۶۸۰۰	غلام سرور خانصاحب پشاور	۶۷	۶۸۲۴	خدا بخش صاحب گورکھپور
۲۰	۶۷۷۷	محمد ایوب خاں صاحب "	۴۴	۶۸۰۱	عبدالستار صاحب سرحد	۶۸	۶۸۲۵	ڈاکٹر احمد حسن صاحب لکھنؤ
۲۱	۶۷۷۸	محمد عبدالکلیم صاحب "	۴۵	۶۸۰۲	عبدالمالک صاحب پشاور	۶۹	۶۸۲۶	عبدالجلیل صاحب ندوی پشاور
۲۲	۶۷۷۹	نواب خسرو جنگ بہادر صاحب جموں	۴۶	۶۸۰۳	خواجہ محمد مقبول صاحب جموں	۷۰	۶۸۲۷	حاجی عبدالرشید صاحب "
						۷۱	۶۸۲۸	امداد حسین بیگ صاحب "
۲۳	۶۷۸۰	صلاح الدین صاحب جالندھر	۴۷	۶۸۰۴	نیاز احمد صاحب "	۷۲	۶۸۲۹	عطا محمد صاحب "
۲۴	۶۷۸۱	عبدالرحیم سلیم ندوی صاحب پشاور	۴۸	۶۸۰۵	عبدالصمد خاں صاحب کشمیر	۷۳	۶۸۳۰	ڈاکٹر محمد عباس خانصاحب "

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو اپریل ۳۹ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہئیے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں منسوب ہوتی ہے اسلئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہئیے۔ (مرتب)

اپریل ۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۳۰	شاہد علی صاحب معہ برادران دہلی	ص/	۱۴	۴۰۸۵ سی	محمد شفیع صاحب دہلی	۸/	۲۷	۴۰۹۸ سی	آفتاب الدین صاحب 〃	عہ/
۲	۵۶۵	اے ڈی اظہر صاحب 〃	عہ/	۱۵	۴۰۸۶ 〃	احسن حامد علی صاحب 〃	۸/	۲۸	۹۹ ۴ 〃	الطاف حسین صاحب 〃	۸/
۳	۵۶۰	جلیل احمد صاحب قدوائی 〃	لعہ/	۱۶	۴۰۸۷ 〃	محمد علی صاحب 〃	۸/	۲۹	۴۱۰۰ 〃	سید عبداللطیف شاہ صاحب 〃	۸/
۴	۵۷۲	خواجہ محمد عبدالمجید خانصاحب 〃	ے/	۱۷	۴۰۸۸ 〃	سید شمس الدین صاحب 〃	۸/	۳۰	۴۱۰۱ 〃	صلاح الدین صاحب 〃	۴/
۵	۴۰۷۶ سی	عبدالحق صاحب 〃	ص/	۱۸	۴۰۸۹ 〃	سید حفیظ الدین صاحب 〃	۸/	۳۱	۴۱۰۲ 〃	محمد اقبال حسین صاحب 〃	عہ/
۶	۴۰۷۷ 〃	حاجی عبدالحمید محمد الیاس صاحبان 〃	۴/	۱۹	۴۰۹۰ 〃	غلام نبی صاحب 〃	ے/	۳۲	۴۱۰۳ 〃	عبداللطیف خان صاحب 〃	ص/
۷	۴۰۷۸ 〃	حاجی عبدالحمید خانصاحب 〃	ص/	۲۰	۴۰۹۱ 〃	اے حکیم بٹ صاحب 〃	عہ/	۳۳	۴۱۰۴ 〃	محمد ابراہیم صاحب 〃	۴/
۸	۴۰۷۹ 〃	مولانا محبوب الہی صاحب 〃	۸/	۲۱	۴۰۹۲ 〃	سید غلام حسنین صاحب 〃	۶/	۳۴	۴۱۰۵ 〃	منشی شمس الدین صاحب 〃	۴/
۹	۴۰۸۰ 〃	مولانا سجاد حسین صاحب 〃	۴/	۲۲	۴۰۹۳ 〃	ایس محمد یوسف صاحب 〃	عہ/	۳۵	۴۱۰۶ 〃	سعید احمد صاحب 〃	۴/
۱۰	۴۰۸۱ 〃	شیخ عبدالرشید صاحب 〃	۸/	۲۳	۴۰۹۴ 〃	بیگم محمد یعقوب صاحب 〃	عہ/	۳۶	۴۱۰۷ 〃	محبوب احمد صاحب 〃	۴/
۱۱	۴۰۸۲ 〃	مولانا اصغر علی صاحب 〃	۴/	۲۴	۴۰۹۵ 〃	مہتاب الدین صاحب 〃	۸/	۳۷	۴۱۰۸ 〃	پروفیسر عبدالرحمن صاحب 〃	عہ/
۱۲	۴۰۸۳ 〃	مولانا بشیر احمد صاحب 〃	۸/	۲۵	۴۰۹۶ 〃	عبدالحکیم صاحب 〃	۸/	۳۸	۴۱۰۹ 〃	محمد شفیق صاحب 〃	عہ/
۱۳	۴۰۸۴ 〃	مولانا عبدالرزاق صاحب 〃	۶/	۲۶	۴۰۹۷ 〃	شیخ محمد ادریس صاحب 〃	۴/	۳۹	۴۱۱۰ 〃	الہی بخش مہر دین صاحبان 〃	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۰	۴/۱۱۱ ی	محمد حسن صاحب دہلی	۸/
۴۱	۴/۱۱۲ "	محمد عبد الخالق شہاب الدین صاحبان "	عہ/
۴۲	۴/۱۱۳ "	ضیاء الدین صاحب درزی والے "	۶/
۴۳	۴/۱۱۴ "	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب "	۴/
۴۴	۴/۱۱۵ "	مولوی سمیع صاحب "	عہ/
۴۵	۴/۱۱۶ "	سید محمد اختر صاحب "	۴/
۴۶	۴/۱۱۷ "	زاہد حسین صاحب "	صہ/
۴۷	۴/۱۱۸ "	پروفیسر عبد اللطیف صاحب "	عہ/
۴۸	۴/۱۱۹ "	احمد اسلام خاں صاحب "	عـہ/
۴۹	۴/۱۲۰ "	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان "	ہے
۵۰	۴/۱۲۱ "	میاں فیض محمد صاحب "	عہ/
۵۱	۴/۱۲۲ "	میاں عبد الرشید صاحب "	عہ/
۵۲	۴/۱۲۳ "	محمد عارف صاحب "	عہ/
۵۳	۴/۱۲۴ "	منشی خورشید عالم صاحب "	عہ/
۵۴	۴/۱۲۵ "	شیخ محمد رفیع صاحب "	۸/
۵۵	۴/۱۲۶ "	محمد ادریس صاحب "	۸/
۵۶	۴/۱۲۷ "	میاں غلام علی خاں صاحب "	ـ/
۵۷	۴/۱۲۸ "	شیخ عبد الرشید خان صاحب "	۴/
۵۸	۴/۱۲۹ "	سید باقر حسین صاحب "	۶/
۵۹	۴/۱۳۰ "	خلیفہ محمد اقتدار اللہ صاحب "	عہ/
۶۰	۴/۱۳۱ "	حاجی نور الدین محمد کلیم الدین صاحبان "	صہ/
۶۱	۴/۱۳۲ "	منشی اللہ یار خاں صاحب "	۴/
۶۲	۴/۱۳۳ "	عبد الرشید صاحب "	للعہ/
۶۳	۴/۱۳۴ "	حاجی عبد الغنی صاحب "	عـہ/
۶۴	۴/۱۳۵ ی	محمود علی صاحب علوی "	عہ/
۶۵	۴/۱۳۶ "	مشتاق احمد صاحب زاہدی "	عہ/
۶۶	۴/۱۳۷ "	عبد الحکیم حبیب الرحمٰن صاحبان "	۴/
۶۷	۴/۱۳۸ "	ایم انعام الحق صاحب "	۴/
۶۸	۴/۱۳۹ "	حاجی نور الدین صاحب "	۸/
۶۹	۴/۱۴۰ "	غفران الدین صاحب "	۸/
۷۰	۴/۱۴۱ "	زریں خاں صاحب "	عہ/
۷۱	۴/۱۴۲ "	حاجی عباد اللہ خاں صاحب "	عہ/
۷۲	۴/۱۴۳ "	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴/
۷۳	۴/۱۴۴ "	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴/
۷۴	۴/۱۴۵ "	عیوض خاں محمد اسمٰعیل صاحبان "	صہ/
۷۵	۴/۱۴۶ "	حاجی کالے خاں صاحب "	۸/
۷۶	۴/۱۴۷ "	رفیق احمد صاحب "	عہ/
۷۷	۴/۱۴۸ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴/
۷۸	۴/۱۴۹ "	حافظ عبد الحی سراج الحق صاحبان "	ع۸/
۷۹	۴/۱۵۰ "	شمس العارفین صاحب "	عہ/
۸۰	۴/۲۵۱ "	دیو داس گاندھی صاحب "	[illegible]
۸۱	۴/۲۵۲ "	رفیع اللہ خاں صاحب "	۸/
۸۲	۴/۲۵۳ "	شیخ صبور احمد صاحب "	۴/
۸۳	۴/۲۵۴ "	مرغوب احمد صاحب توفیق "	عہ/
۸۴	۴/۲۵۵ "	میاں محمد رفیق صاحب "	عـہ/
۸۵	۴/۲۵۶ "	آغا حسین صاحب "	عہ/
۸۶	۴/۲۵۷ "	حکیم ذکی احمد صاحب "	عہ/
۸۷	۴/۲۵۸ "	حامد علی صاحب "	۴/
۸۸	۴/۲۵۹ ی	سید رضا علی صاحب "	۸/
۸۹	۴/۲۶۰ "	منشی بشیر بیگ صاحب "	۲/
۹۰	۴/۲۶۱ "	سرفراز الحق صاحب "	۴/
۹۱	۴/۲۶۲ "	حکیم محمد حسن خاں صاحب "	۴/
۹۲	۴/۲۶۳ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۲/
۹۳	۴/۲۶۴ "	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۴/
۹۴	۴/۲۶۵ "	قدیر الدین احمد صاحب "	عہ/
۹۵	۴/۲۶۶ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عہ/
۹۶	۴/۲۶۷ "	خواجہ غلام السیدین صاحب "	عہ/
۹۷	۴/۲۶۸ "	خواجہ سرور حسن صاحب "	عہ/
۹۸	۴/۲۶۹ "	لیڈی ڈاکٹر ایف ڈی محمود صاحبہ "	عہ/
۹۹	۴/۲۷۰ "	احمد حسن خاں صاحب "	۴/
۱۰۰	۴/۲۷۱ "	ظہیر الدین صاحب "	۴/
۱۰۱	۴/۲۷۲ "	سید محمد احمد صاحب "	عہ/
۱۰۲	۴/۲۷۳ "	مرزا سلیمان صاحب جوہری "	عہ/
۱۰۳	۴/۲۷۴ "	حاجی عبد المغنی فضل الحق صاحبان "	عہ/
۱۰۴	۴/۲۷۵ "	محمد صبغت اللہ صاحب "	۴/
۱۰۵	۴/۲۷۶ "	دفتر رسالہ عصمت "	۸/
۱۰۶	۴/۲۷۷ "	شفیع الدین صاحب نیر "	عہ/
۱۰۷	۴/۲۷۸ "	صالحہ خاتون صاحبہ "	۸/
۱۰۸	۴/۲۷۹ "	سید مقبول حسن صاحب "	عہ/
۱۰۹	۴/۲۸۰ "	غازی محمد عبد الجبار صاحب	ہے
۱۱۰	۴/۲۸۱ "	محمد ظفر صاحب "	عہ/
۱۱۱	۴/۲۸۲ "	حکیم فرید احمد صاحب عباسی	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۱۲	۲۸۳م	حاجی عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحبان	عہ/	۱۳۶	۳۰۷م	نورالاسلام صاحب	۵/	۱۶۰	۱۸۸م	خواجہ غلام یٰسین صاحب	عہ/
۱۱۳	۲۸۴م	چودھری محمد دین صاحب	۳/	۱۳۷	۳۰۸م	محمد یوسف صاحب	۲/	۱۶۱	۱۸۹م	عبدالواحد صاحب	۴/
۱۱۴	۲۸۵م	حاجی خلاق احمد اقبال احمد صاحبان	۸/	۱۳۸	۳۰۹م	سید محمود صاحب	صہ/	۱۶۲	۱۹۰م	محمد مرتضیٰ علی صاحب	عہ/
۱۱۵	۲۸۶م	خورشید احمد صاحب	عہ/	۱۳۹	۳۱۰م	سید [illegible] صاحب	۴/	۱۶۳	۱۹۱م	سید حامد علی صاحب	عہ/
۱۱۶	۲۸۷م	خان بہادر محمد سلیمان صاحب	صہ/	۱۴۰	۳۱۱م	نورالدین صاحب	۲/	۱۶۴	۱۹۲م	محمد اشرف صاحب	۸/
۱۱۷	۲۸۸م	حسین نظامی صاحب	عہ/	۱۴۱	۳۱۲م	عبدالمغنی صاحب	عہ/	۱۶۵	۱۹۳م	شیخ کریم بخش صاحب	ع/
۱۱۸	۲۸۹م	شیخ فضل الرحمٰن صاحب	صہ/	۱۴۲	۳۱۳م	مرزا ناصر بیگ صاحب	۴/	۱۶۶	۱۹۴م	عبدالحق صاحب	۴/
۱۱۹	۲۹۰م	حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان	صہ/	۱۴۳	۳۱۴م	محمد اسحٰق صاحب	۴/	۱۶۷	۱۹۵م	صدر العلیٰ صاحب	۸/
۱۲۰	۲۹۱م	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۴/	۱۴۴	۳۱۵م	محمد صدیق صاحب	۱۲/	۱۶۸	۱۹۶م	عبدالرحمٰن صاحب	۸/
۱۲۱	۲۹۲م	شیخ محمد سعید صاحب	۲/	۱۴۵	۳۱۶م	حکیم عزیزالدین صاحب	۸/	۱۶۹	۱۹۷م	معصوم علی صاحب	۱۲/
۱۲۲	۲۹۳م	شیخ انیس الرحمٰن صاحب	۳/	۱۴۶	۳۱۷م	حکیم محمد کبیرالدین صاحب	ع/	۱۷۰	۱۹۸م	میاں محمد صاحب	عہ/
۱۲۳	۲۹۴م	محمد سعید صاحب	۴/	۱۴۷	۳۱۸م	حکیم مسعود حسن صاحب	۸/	۱۷۱	۱۹۹م	حامد علی صاحب	۴/
۱۲۴	۲۹۵م	سراج الدین صاحب	۴/	۱۴۸	۳۱۹م	سید انوار احمد صاحب	ع/	۱۷۲	۲۰۰م	محمد حشمت علی صاحب	عہ/
۱۲۵	۲۹۶م	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان	عہ/	۱۴۹	۳۲۰م	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان	۸/	۱۷۳	۷۵۱م	محمد خلیل صاحب	عہ/
۱۲۶	۲۹۷م	حافظ عبدالجلیل صاحب	۴/	۱۵۰	۳۲۱م	محمد تقی صاحب [illegible]	۲/	۱۷۴	۷۵۲م	اکرام اشرف خاں صاحب	عہ/
۱۲۷	۲۹۸م	حاجی کالے خاں صاحب	۸/	۱۵۱	۳۲۲م	شمس العارفین صاحب	۴/	۱۷۵	۷۵۳م	غلام حسن صاحب	عہ/
۱۲۸	۲۹۹م	محمد ادریس صاحب بارٹی	عہ/	۱۵۲	۳۲۳م	عبدالحق صاحب	صہ/	۱۷۶	۷۵۴م	چودھری محمد سرور صاحب	عہ/
۱۲۹	۳۰۰م	حاجی بشیر احمد صاحب	۸/	۱۵۳	۳۲۴م	محمد ادریس صاحب	۲/	۱۷۷	۷۵۵م	عبدالرزاق صاحب	ع/
۱۳۰	۳۰۱م	محمد سلیم خاں صاحب	۸/	۱۵۴	۳۲۵م	عبدالرحیم صاحب	۴/	۱۷۸	۷۵۶م	محمد اسلام صاحب	۸/
۱۳۱	۳۰۲م	مسز ایم جی اے صابری صاحبہ	۸/	۱۵۵	۳۲۶م	حافظ سراج احمد صاحب	عہ/	۱۷۹	۷۵۷م	محمد یوسف شاہ صاحب	عہ/
۱۳۲	۳۰۳م	محمد حسین خادم صاحب	۸/	۱۵۶	۳۲۷م	حاجی رحمت اللہ صاحب	ع/	۱۸۰	۷۵۸م	شیخ عبداللہ جان صاحب	۸/
۱۳۳	۳۰۴م	محمد اسمٰعیل صاحب	۴/	۱۵۷	۱۸۵م	عبدالرب صاحب [illegible]	عہ/	۱۸۱	۷۵۹م	تاج الدین صاحب	عہ/
۱۳۴	۳۰۵م	برج کشن صاحب	صہ/	۱۵۸	۱۸۶م	حافظ عبدالحکیم صاحب	سے/	۱۸۲	۷۶۰م	ملک غلام حیدر صاحب	۸/
۱۳۵	۳۰۶م	شیخ ننھے عبدالرزاق صاحب	عہ/	۱۵۹	۱۸۷م	ام طفیل محمد صاحب	۸/	۱۸۳	۷۶۱م	محمد غیور صاحب	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۸۴	۳۷۶۲ سی	منشی رحیم بخش صاحب "	۸/	۱۰	۳۵۸۶ سی	مرزا سجاد حسین صاحب "	۸/			میزان کل ۱۱ لہ/	
۱۸۵	۳۷۶۴ "	صوفی غلام قادر صاحب "	۸/	۱۱	۳۵۸۷	عبدالمجید صاحب قریشی "	ے/	**بنگال**			
۱۸۶	۳۷۶۴	سید منیر الحسن صاحب بریلی "	۸/	۱۲	۳۵۸۸ "	محمد بشیر صاحب "	عہ/				
۱۸۷	۳۷۶۵ "	آغا علی مصطفیٰ صاحب "	۶/	۱۳	۳۶۰۱ "	حاجی عبدالحکیم صاحب دہرہ دون	عہ/	۱	۳۶۴۶ سی	ایس ایم رفیق صاحب کلکتہ	للعہ/
۱۸۸	۳۷۶۶ "	سید محمد ذاکر صاحب "	۴/	۱۴	۳۶۰۲ "	غلام محمد عاصر صاحب "	ے/	۲	۳۶۴۷ "	محمد حبیب اللہ صاحب "	عہ/
۱۸۹	۳۷۶۷ "	منشی حبیب الرحمٰن صاحب "	۴/	۱۵	۳۶۰۳ "	منشی عبداللطیف صاحب "	۶/	۳	۳۶۴۸ "	محمد کامل صاحب "	عہ/
۱۹۰	۳۷۶۸ "	لیاقت اللہ خاں صاحب "	۶/۸	۱۶	۳۶۰۴ "	سالم علی صاحب "	ے/	۴	۳۶۴۹ "	محمد رفیع صاحب "	سے/
۱۹۱	۳۷۶۹ "	محمد ریاض صاحب "	۶/	۱۷	۳۶۰۵ "	کے احمد صاحب چودھری "	ے/	۵	۳۶۵۰ "	محمد تقی صاحب "	۴/
۱۹۲	۳۷۷۰ "	محمد شریف صاحب قریشی "	۸/		۳۶۰۶ "	آغا محمد اشرف صاحب "	عہ/	۶	۳۶۵۱ "	محمود سعید صاحب "	ے/
۱۹۳	دوچیز نمبر ۳۸۴	پروفیسر محمد عاقل صاحب "	عہ/	۱۹	۳۶۰۷ "	اے ای فٹ صاحب "	ہ/	۷	۳۶۵۲ "	اسمٰعیل شریف صاحب "	۸/
۱۹۴	"	عروج الحسن صاحب "	۴/	۲۰	۳۶۰۸ "	محمد یونس صاحب تنا "	عہ/	۸	۳۶۵۳ "	حکیم نثار احمد خاں صاحب "	سے/
۱۹۵	"	رشید نعمانی صاحب "	۴/		۳۶۰۹ "	شیخ محمد عظیم اللہ صاحب "	عہ/	۹	۳۶۵۴ "	بشیر احمد صاحب وائن "	عہ/
		میزان کل سالعہ ۱۲/		۲۲	۳۶۱۱ "	محمد امین صاحب نجیب آباد	۴/۸	۱۰	۳۶۵۵ "	محمد حیات صاحب "	سے/
یوپی				۲۳	۳۶۱۳ "	حکیم عبدالعزیز صاحب "	عہ/	۱۱	۳۶۵۶ "	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان	عہ/
				۲۴	۳۶۱۵ "	حاجی محب اللہ صاحب "	للعہ/	۱۲	۳۶۵۷ "	پروفیسر محمد محفوظ الحق صاحب	عہ/
۱	۵۳۲	بیگم مصباح الاسلام صاحب کانپور	عہ/	۲۵	۳۶۱۶ "	حکیم عبداللہ صاحب "	عہ/	۱۳	۳۶۵۹ "	میاں اللہ بخش محمد سعید صاحبان	ے/
۲	۵۶۸	حکیم محمد میاں احمد صاحب میرٹھ	للعہ/	۲۶	۳۶۱۷ "	سید تمساد علی صاحب نگینہ	عہ/	۱۴	۳۶۶۰ "	شیخ محمد سعید صاحب "	ہ/
۳	۵۶۹	بیگم ایم اسلام صاحب کانپور	عہ/	۲۷	۳۶۱۸ "	سید نذیر علی صاحب "	ہ/	۱۵	۳۶۶۱ "	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/
۴	۵۸۴	بیگم ڈاکٹر امیر الدین صاحب بنارس	ہ/	۲۸	۳۶۱۹ "	سید توقیر احمد صاحب "	۶/	۱۶	۳۶۶۲ "	عبدالعزیز صاحب "	ہ/
۵	۳۵۸۱ سی	سید محمود حسین صاحب علی گڑھ	سے/	۲۹	۳۶۲۰ "	سید امیر الحسن صاحب "	عہ/	۱۷	۳۶۶۳ "	نصیر الدین صاحب "	۲/
۶	۳۵۸۲ "	میاں محمد شریف صاحب "	سے/	۳۰	۳۶۲۱ "	قاضی محمود علی صاحب "	سے/	۱۸	۳۶۶۴ "	سید آغا احمد آفندی صاحب	۶/
۷	۳۵۸۳ "	سید بشیر الدین صاحب "	عہ/	۳۱	۳۶۲۲ "	عبدالصمد صاحب "	عہ/	۱۹	۳۶۶۵ "	رانا ظفر علی خاں صاحب "	ہ/
۸	۳۵۸۴ "	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	عہ/	۳۲	۳۶۲۳ "	منشی محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ/	۲۰	۳۶۶۶ "	حمید الزماں صاحب "	عہ/
۹	۳۵۸۵ "	بیگم خواجہ منظور حسن صاحب "	سے/	۳۳	دوچیز نمبر ۳۸۳	اقبال احمد سلمہ قائم گنج	۴/	۲۱	۳۶۶۷ "	عبدالوہاب صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۲	۳۶۶۸ سی	قاسم داؤد صاحب کلکتہ	۴/	۴۶	۳۶۹۲ سی	محمد لیاقت اللہ خانصاحب "	عہ/	۷۰	۳۷۵۲ سی	حاجی عبدالکریم صاحب "	۶/
۲۳	"۳۶۶۹	عبدالکریم صاحب "	عہ/	۴۷	"۳۶۹۳	محمد احمد صاحب "	سہ/	۷۱	"۳۷۵۳	فیاض الدین اینڈ کو "	۱۲/
۲۴	"۳۶۷۰	عبدالعزیز شیخ محمد صاحب "	۴/	۴۸	"۳۶۹۴	محمد صالحین صاحب "	عا/	۷۲	"۳۷۵۴	قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ/
۲۵	"۳۶۷۱	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۴/	۴۹	"۳۶۹۵	محمد نقی صاحب "	۸/	۷۳	"۳۷۵۵	عبداللہ رٹلہ صاحب "	۸/
۲۶	"۳۶۷۲	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/	۵۰	"۳۶۹۶	شیخ محمد فاروق صاحب "	عہ/	۷۴	"۳۷۵۶	محمد حبیب الحسن صاحب "	۸/
۲۷	"۳۶۷۳	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب "	۸/	۵۱	"۳۶۹۷	محمود خاں صاحب "	۲/	۷۵	"۳۷۵۷	شیر علی اصغر علی صاحبان "	۸/
۲۸	"۳۶۷۴	اے ایم خیرادی صاحب "	۸/	۵۲	"۳۶۹۸	سید شاہ محمد انوار حسین صاحب	۴/	۷۶	"۳۷۵۸	محمد سلیم صاحب "	عمہ/
۲۹	"۳۶۷۵	اے رحمن مارفانی صاحب "	۴/	۵۳	"۳۶۹۹	الیف بخش الٰہی محمد بشیر صاحبان	ے/	۷۷	"۳۷۵۹	حاجی اللہ بخش برادر صاحب "	عمہ/
۳۰	"۳۶۷۶	ایم ایوب ولی محمد صاحب "	۴/	۵۴	"۳۷۰۰	امین الدین صاحب "	۴/	۷۸	"۳۷۶۰	محمد اسمٰعیل محمد لطیف صاحبان	عمہ/
۳۱	"۳۶۷۷	اے جے ویرانی صاحب "	۴/	۵۵	"۳۷۰۲	عبدالعزیز صاحب گلموری	عہ/	۷۹	"۳۷۶۱	ملا محمد فضل کریم صاحبان "	عہ/
۳۲	"۳۶۷۸	الیف اے خانصاحب "	۴/	۵۶	"۳۷۰۳	سید منظور احسن صاحب "	صہ/	۸۰	"۳۷۶۲	حاجی عبدالخالق صاحب "	عہ/
۳۳	"۳۶۷۹	مس آر الیس خانصاحب "	۴/	۵۷	"۳۷۰۴	شیخ محمد اکرام صاحب "	ع/	۸۱	"۳۷۶۳	الیس محمد رفیق محبوب علی صاحبان	عمہ/
۳۴	"۳۶۸۰	مس کی کی خاں صاحب "	۴/	۵۸	"۳۷۰۵	عبدالغفور صاحب "	ع/	۸۲	"۳۷۶۴	مولوی برادر صاحب "	عمہ/
۳۵	"۳۶۸۱	محمد اسحٰق صاحب "	عہ/	۵۹	"۳۷۰۶	ایم سلیمان صاحب "	صہ/	۸۳	"۳۷۶۵	انیس الحق صاحب ضیا "	۸/
۳۶	"۳۶۸۲	دیدار احمد صاحب "	عہ/	۶۰	"۳۷۰۷	محمد ہادی حسن صاحب "	صہ/	۸۴	"۳۷۶۶	خواجہ سراج الدین صاحب "	عہ/
۳۷	"۳۶۸۳	قریشی احمد صاحب "	۸/	۶۱	"۳۷۰۸	عبدالغنی صاحب "	صہ/	۸۵	"۳۷۶۷	محمد فضل احمد صاحب "	عہ/
۳۸	"۳۶۸۴	شاہ محمد حمیر صاحب "	ع/	۶۲	"۳۷۰۹	مرتضیٰ علی صاحب "	صہ/	۸۶	"۳۷۶۸	محمد سمیع احمد صاحب "	عہ/
۳۹	"۳۶۸۵	خان بہادر علی افضل صاحب "	صہ/	۶۳	"۳۷۱۰	سراج الاسلام صاحب "	عہ/	۸۷	"۳۷۶۹	عبدالاحد صاحب عثمانی "	عہ/
۴۰	"۳۶۸۶	ایچ ایم حفیظ صاحب "	ے/	۶۴	"۳۷۱۱	محمد علی صاحب "	عہ/	۸۸	"۳۷۷۱	عبدالرزاق صاحب "	۸/
۴۱	"۳۶۸۷	ابو المکارم فضل الوہاب صاحب "	ع/	۶۵	"۳۷۱۲	سید عبدالرحمن صاحب "	عہ/	۸۹	"۳۷۷۲	محمد یحییٰ صاحب "	عہ/
۴۲	"۳۶۸۸	ملا محمد ابراہیم صاحب "	ے/	۶۶	"۳۷۱۴	محمد سلیم صاحب "	۸/	۹۰	"۳۷۷۳	غلام حسین صاحب "	عہ/
۴۳	۳۶۸۹	رحمن اینڈ کو "	عہ/	۶۷	"۳۷۱۶	حاجی شمس الحق ممتاز الدین صاحبان "	عمہ/	۹۱	"۳۷۷۴	محمد وزیر خانصاحب "	۸/
۴۴	"۳۶۹۰	محمد سلیمان داؤد صاحب "	عہ/	۶۸	"۳۷۱۷	حامد سعید صاحب "	عہ/	۹۲	"۳۷۷۵	عبدالحمید صاحب "	۸/
۴۵	"۳۶۹۱	شاہ کلیم الرحمن صاحب "	عہ/	۶۹	"۳۷۵۱	بنو ایم وائی واچ کمپنی "	عمہ/	۹۳	"۳۷۷۶	علیم الدین صاحب "	ے/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹۴	۳۷۷۷ سی	مولا بخش محمد یعقوب صاحبان کلکتہ	عہ/	۱۱۸	۲۳۵۱ سی	ہاشم غلام علی مصطفیٰ صاحب 〃	صہ/	۱۷	۳۱۶۳ سی	رحیم اللہ صاحب 〃	۸/
۹۵	۳۷۷۸	عبدالمنان صاحب 〃	عہ/	۱۱۹	۲۳۵۲	شیخ عبدالرشید صاحب 〃	عہ/	۱۸	۳۱۶۴	ابوبکر صاحب جوٹانی 〃	عہ/
۹۶	۳۷۷۹	غلام حیدر چاؤلا صاحب 〃	۸/	۱۲۰	۲۳۵۳	قمرالحسن صاحب 〃	۸/	۱۹	۳۱۶۵	سید حاجی عبداللہ صاحب 〃	۸/
۹۷	۳۷۸۰	حاجی فضل دین صاحب 〃	۴/	۱۲۱	۲۳۵۴	حکیم مزمل حسین صاحب 〃	۴/	۲۰	۳۱۶۶	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب 〃	عہ/
۹۸	۳۷۸۱	غلام ملک حیدر صاحب 〃	۴/	۱۲۲	۲۳۵۵	اسمٰعیل شریف صاحب 〃	۸/	۲۱	۳۱۶۷	علی حاجی یوسف صاحب 〃	عہ/
۹۹	۳۷۸۲	غلام محمد صاحب 〃	۴/			میزان کل ساعہ/		۲۲	۳۱۶۸	ابراہیم عماری صاحب 〃	۴/
۱۰۰	۳۷۸۳	محمد ہادی صاحب 〃	۴/			**بمبئی**		۲۳	۳۱۶۹	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب 〃	ہ/
۱۰۱	۳۷۸۴	نور محمد صاحب 〃	۴/					۲۴	۳۱۷۰	حبیب رحیم صاحب بارپیا 〃	صہ/
۱۰۲	۳۷۸۵	محمد حبیب اللہ صاحب 〃	۸/	۱	۵۳۶	ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید صاحب	صہ	۲۵	۳۱۷۱	مرزا اختر حسن صاحب 〃	عہ/
۱۰۳	۳۷۸۶	رحمٰن الٰہی صاحب 〃	عہ/	۲	۵۸۶	〃 〃	سہ/	۲۶	۳۱۷۲	آئی کے خاں صاحب 〃	عہ/
۱۰۴	۳۷۸۷	ہدایت اللہ صاحب 〃	۸/	۱	۳۱۴۹	ایس ایم ابراہیم صاحب 〃	عہ/	۲۷	۳۱۷۳	ڈی زوراتح صاحب 〃	عہ/
۱۰۵	۳۷۸۸	رحیم الدین صاحب 〃	عہ/	۴	۳۱۵۰	معین الدین صاحب حاجی 〃	عہ/	۲۸	۳۱۷۴	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب 〃	ہ/
۱۰۶	۳۷۸۹	محمد امین صاحب 〃	عہ/	۵	۳۱۵۱	اہلیہ 〃 〃	عہ/	۲۹	۳۱۷۵	چودھری صاحب معرفت دائز برادرز	عہ/
۱۰۷	۳۷۹۰	یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی 〃	۸/	۶	۳۱۵۲	عثمان حسین خانصاحب	عہ/	۳۰	۳۱۷۶	محمد عبدالحمید خانصاحب 〃	۴/
۱۰۸	۳۷۹۱	حاجی عبدالوہاب صاحب 〃	عہ/	۷	۳۱۵۳	عبدالکریم صاحب لالہ 〃	سہ/	۳۱	۳۱۷۷	فقیہ عباس صاحب آرائی 〃	۴/
۱۰۹	۳۷۹۲	ایس اے رحمٰن صاحب 〃	ہ/	۸	۳۱۵۴	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش	ہ/	۳۲	۳۱۷۸	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرز	۴/
۱۱۰	۳۷۹۳	ایس اے مکرم صاحب 〃	للعہ	۹	۳۱۵۵	قاضی بابو صاحب 〃	۴/	۳۳	۳۱۷۹	شیخ صاحب 〃	۴/
۱۱۱	۳۷۹۴	شمس الحق عبدالغنی صاحب 〃	عہ/	۱۰	۳۱۵۶	شیخ احمد صاحب ننگے 〃	۴/	۳۴	۳۱۸۰	چودھری چراغ الدین صاحب	صہ/
۱۱۲	۳۷۹۵	اورینٹل امپورٹ ایکسپورٹ ایجنسی	عہ/	۱۱	۳۱۵۷	عبدالعزیز غلام نبی صاحب 〃	۴/	۳۵	۳۱۸۱	حسن علی صاحب 〃	۴/
۱۱۳	۳۷۹۶	محمد یوسف صاحب 〃	ہ/۸	۱۲	۳۱۵۸	خواجہ احمد عباس صاحب 〃	عہ/	۳۶	۳۱۸۲	کریم داد خاں صاحب 〃	۸/
۱۱۴	۳۷۹۷	خواجہ محمد شریف جلوالی صاحب 〃	〃	۱۳	۳۱۵۹	محمد بشیر و علی محمد صاحبان	عہ/	۳۷	۳۱۸۳	ایم اے باسط صاحب 〃	عہ/
۱۱۵	۳۷۹۸	خواجہ محمد شفیع صاحب 〃	۴/	۱۴	۳۱۶۰	حاجی ابوبکر صاحب موسیٰ جوہری	عہ/	۳۸	۳۱۸۴	خلیل شرف الدین صاحب 〃	۴/
۱۱۶	۳۷۹۹	ایس ایم عمر صاحب 〃	۸/	۱۵	۳۱۶۱	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری	عہ/	۳۹	۳۱۸۵	حاجی غلام محی الدین صاحب	عہ/
۱۱۷	۳۸۰۰	ایس مولا بخش برادرس 〃	۸/	۱۶	۳۱۶۲	حکیم عبدالرحمٰن صاحب	۴/	۴۰	۳۱۸۶	قاضی عبدالرؤف صاحب 〃	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۱	۳۱۸۷ مئی	ایس ایم ابراہیم صاحب بمبئی	عمر
۴۲	۳۱۸۸"	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴ر
۴۳	۳۱۸۹"	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۸ر
۴۴	۳۱۹۰"	یوسف جی مستری صاحب "	عہ ر
		میزان کل ۱ صہ	
		پنجاب و سرحد	
۱	۵۳۴	ظہیر الدین صاحب لاہور	ے ر
۲	۲۶۷۹ مئی	سردار محمد صاحب پشاور	۶ر
۳	۲۶۸۰	آنریبل محمد عباس خانصاحب "	عہ ر
۴	۲۶۸۱"	محمد عطاء اللہ صاحب "	ے ر
۵	۲۶۸۲"	میاں محمود حسن صاحب لاہور	عہ ر
۶	۳۸۳۰"	حاجی محمد شفیع صاحب سیالکوٹ	عہ
۷	۳۸۵۲"	عبدالجلیل صاحب پشاور	سے ر
۸	۳۸۵۳"	حاجی نصیر احمد صاحب "	عہ ر
۹	۳۸۵۴"	محمد یونس صاحب "	صہ ر
۱۰	۳۸۵۶"	حاجی عبدالرشید صاحب "	سے ر
۱۱	۳۸۵۹"	خان غلام سرور خاں صاحب "	عہ ر
۱۲	۳۸۶۰"	چودھری خیر محمد صاحب "	عہ ر
۱۳	۳۸۶۱"	محمد ولی اللہ خانصاحب "	عہ
۱۴	۳۸۶۳"	مطیع اللہ صاحب "	ہ ر
۱۵	۳۸۶۴"	سید امیر شاہ صاحب گیلانی "	صہ ر
۱۶	۳۸۷۵"	نور الٰہی صاحب "	۶ر
۱۷	۳۸۷۱"	امداد حسین بیگ صاحب "	عہ ر
۱۸	۳۰۰۳ مئی	ڈاکٹر ملک عمر حیات صاحب "	عہ ر
۱۹	۳۰۰۴"	عطا محمد صاحب پشاور	۶ر
۲۰	۳۰۰۵"	عبدالرحمٰن سلیم صاحب "	عہ ر
۲۱	۴۲۳۲"	حاجی عبدالغنی صاحب لاہور	صہ ر
		میزان کل ۱ صہ	
		بہار	
۱	۵۴۰	سید محمد رشید صاحب بانکی پور	۶ر
۲	۵۴۴	ڈاکٹر امتیاز الدین صاحب پٹنہ	صہ ر
۳	۵۶۶	سید محمد رشید صاحب بانکی پور	۶ر
۴	۳۴۱۱ مئی	شاہ مصطفیٰ احمد صاحب گیا	عہ ر
۵	۳۴۱۲"	حافظ عبدالعزیز صاحب "	عسہ ر
۶	۳۴۱۴"	عبدالشکور صاحب "	صہ ر
۷	۳۴۱۵"	ڈاکٹر محمد ابوالخیر صاحب "	ے ر
۸	۳۴۱۶"	عبدالرحمٰن صاحب سہسرام	ے
۹	۳۴۱۷"	نواب علی سجاد صاحب پٹنہ	عہ ر
۱۰	۳۴۱۸"	ضمیر الدین احمد صاحب "	عہ ر
۱۱	۳۴۱۹"	سید فضل حسین صاحب "	عہ ر
۱۲	۳۴۲۰"	شرافت حسین صاحب "	عہ ر
۱۳	۳۴۲۱"	عبدالغفار صاحب "	عہ ر
۱۴	۳۴۲۲"	سید عبدالحفیظ صاحب "	سے ر
۱۵	۳۴۲۳"	خواجہ مدحت نور صاحب "	صہ ر
۱۶	۳۴۲۴"	بشیر الدین صاحب اینڈ سنز	۶ر
۱۷	۳۴۲۵"	محمد نعیم صاحب "	۶ر
۱۸	۴۲۲۷ مئی	سید محمد نواب صاحب پٹنہ	عہ ر
		میزان کل ۱ عہ	
		سی پی	
۱	۵۷۰	رحمت اللہ مٹھا صاحب برار	صہ ر
۲	۴۲۱۴ مئی	ڈاکٹر امیر حسن صاحب بیتول	ے ر
۳	۴۲۱۵"	عبدالصمد صاحب "	ے ر
۴	۴۲۱۶"	احمد علی حبیب جی صاحبان	۶ر
۵	۴۲۱۷"	عبدالرحمٰن صاحب "	۶ر
۶	۴۲۱۸"	ڈاکٹر عبدالغنی صاحب "	۶ر
۷	۴۲۱۹"	امتیاز حسین صاحب "	ے ر
۸	۴۲۲۰"	محمد عبدالرحیم خانصاحب "	صہ ر
۹	۴۲۲۱"	محمد اکبر صاحب "	۶ر
۱۰	۴۲۲۲"	سید علی متقی صاحب "	صہ ر
۱۱	۴۲۲۳"	الیس لعل محمد صاحب "	ے ر
۱۲	۴۲۲۴"	عبدالرحیم خاں صاحب "	سہ ر
۱۳	۴۲۲۵"	عبدالکلیم صاحب "	عہ ر
۱۴	۴۲۲۶"	امین اللہ خانصاحب "	سے ر
۱۵	۴۲۲۷"	محمد ایوب خانصاحب "	عہ ر
۱۶	۴۲۲۸"	محمد مقبول الکریم صاحب "	عہ ر
۱۷	۴۲۲۹"	محمد عطاء الرحیم صاحب "	صہ ر
۱۸	۴۲۳۰"	حاجی سراج احمد صاحب "	عسہ ر
		میزان کل للعہ ر	

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
		حیدرآباد دکن		۹	۴۷۷۵ سی	سید محمود مغربی صاحب "	۴/	۱۹	۴۷۸۵ سی	وشوناتھ راؤ کھرے صاحب "	۳/
				۱۰	۴۷۷۶ "	محمد ساجد صاحب "	۴/	۲۰	۴۷۸۶ "	رام لال صاحب "	۳/
۱	۵۲۴	عبدالہادی صاحب مدہول	صہ/	۱۱	۴۷۷۷ "	علیم اللہ صاحب "	۴/	۲۱	۴۷۸۷ "	سدھ لنگیا صاحب "	۳/
۲	۵۳۵	افضل الدین صاحب بلولی	سے/	۱۲	۴۷۷۸ "	حیات اللہ صاحب "	۴/			میزان کل ۱۵/	
۳	۵۵۷	ڈاکٹر اے یل سعید صاحب حیدرآباد	عہ/	۱۳	۴۷۷۹ "	بشیر الدین صاحب "	۳/		**دیگر**		
۴	۵۵۸	سید اختر حسین صاحب بودھن	کہ/	۱۴	۴۷۸۰ "	امین خاں صاحب "	۳/				
۵	۵۸۱	اے کے مشتاق صاحب حیدرآباد	عہ/	۱۵	۴۷۸۱ "	سید محی الدین صاحب "	۳/	۱	۵۲۵	عالیمرتبت، مشیر الملک صاحب	
۶	۴۷۷۲ سی	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	۸/۴	۱۶	۴۷۸۲ "	محمد ابراہیم صاحب "	۳/			علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	عہ/
۷	۴۷۷۳ "	بشیر حسن صاحب "	۸/	۱۷	۴۷۸۳ "	دتاتر راؤ صاحب "	۳/	۲	۴۲۳۱ سی	ایچ ایم حیات صاحب "	صہ/
۸	۴۷۷۴ "	محمد یوسف صاحب "	۴/	۱۸	۴۷۸۴ "	بھگوان راؤ صاحب "	۳/			میزان کل سے/	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۲۳	عبدالجبار خانصاحب بھینسہ	معہ/	۱۱	۳۸۵۵ سی	حاجی عبدالرحیم صاحب پشاور	۶/	۲۱	۳۷۶۹ سی	فضل کریم صاحب کلکتہ	۶/
۲	۵۲۸	صغرا بی بی صاحبہ لکھنؤ	صہ/	۱۲	۳۸۵۷ "	شاہ عالم صاحب "	عہ/	۲۲	۳۷۰۱ "	محمد سلیم صاحب "	للعہ/
۳	۵۵۳	محمد ذوالفقار علی خاں صاحب کرنال	ماصہ	۱۳	۳۸۵۸ "	عبدالقیوم خاں صاحب مردان	۸/	۲۳	۳۷۱۳ "	سید اطہر حسین صاحب "	۸/
۴	۵۵۴	عاشق علی خاں صاحب "	صہ/	۱۴	۳۸۶۲ "	سردار گل قریشی صاحب "	عہ/	۲۴	۳۷۱۵ "	سید اطہر حسین صاحب جمشید پور	۸/
۵	۵۶۰	سید ارشاد علی صاحب دہلی	ما/	۱۵	۳۸۶۵ "	تاج الدین صاحب "	۴/	۲۵	۳۶۵۸ "	الف اے مجید صاحب کلکتہ	صہ/
۶	۵۸۵	احمد اسلام خانصاحب "	ما/	۱۶	۳۸۶۶ "	محمد خاں صاحب "	عہ/	۲۶	۳۶۱۰ "	محمد ہادی حسن صاحب نجیب آباد	۴/
۷	۳۴۱۳ سی	محمد حسین صاحب گیا	۶/	۱۷	۳۸۶۷ "	سید صحبت شاہ صاحب "	سہ/	۲۷	۳۶۱۲ "	محمد حکیم الدین صاحب "	عہ/
۸	۳۴۲۴ "	عبدالرافع صاحب پٹنہ	عہ/	۱۸	۳۸۶۸ "	غلام حیدر بیگ صاحب "	عہ/	۲۸	۳۶۱۴ "	بشیر احمد صاحب "	۸/
۹	۳۸۳۱ "	رائل شٹل کاک ہاؤس سیالکوٹ	۴/	۱۹	۳۸۶۹ "	عبدالمالک صاحب "	۸/			میزان کل	
۱۰	۳۸۵۱ "	حکیم عبدالعزیز صاحب پشاور	ے/	۲۰	۳۸۷۲ "	عبدالستار صاحب "	۸/			صما لعہ ۱۲/	

موجودہ نظامِ تعلیم میں ایک بڑا نقص

مروجہ نظامِ تعلیم، اس علم کی بالکل تعلیم نہیں دیتا جو حفاظت نفس میں ممد و معاون ہو۔ جس علم سے حصولِ معاش میں سہولت پیدا ہوتی ہو، اس کے محض ابتدائی اصول بتا دیتا ہے اور اس کے بڑے حصہ کو چھوڑ دیتا ہے تاکہ ہر شخص اپنی آئندہ زندگی میں جس طرح چاہے، اس کو حاصل کرے۔ فرائض والدین کے ادا کرنے کے لئے مطلق بندوبست نہیں کرتا اور فرائض تمدن کے لئے واقعات کا ایک ذخیرہ مہیا کر دیتا ہے، جن میں سے اکثر واقعات تو غیر متعلق ہوتے ہیں اور باقی ماندہ واقعات کی کنجی اس کے پاس نہیں ہوتی۔ مگر جس بات میں زیب و زینت، ٹیپ ٹاپ اور نام و نمود ہو، اس کی تعلیم میں سرگرمی ظاہر کرتا ہے۔

(ہربرٹ اسپنسر)

رجسٹرڈ ڈیل نمبر ۴۴۰۵

ہندوستانی کیا ہی؟

جو تقریریں آل انڈیا ریڈیو نے ۲۰ فروری ۱۹۳۹ء سے ۲۵ فروری ۱۹۳۹ء تک نشر کرائی تھیں، مکتبہ جامعہ نے ۲۶ فروری ۱۹۳۹ء کی صبح کو انھیں بیک وقت اپنے تینوں دفاتر دہلی، لاہور اور لکھنؤ سے شائع کر دیا۔

ڈاکٹر تاراچند، مولوی عبدالحق، بابو راجندر پرشاد، ڈاکٹر ذاکر حسین،
پنڈت برج موہن دتاتریہ، اور آصف علی صاحب،
نے

وقت کے اہم ترین مسئلہ کا حل جس طرح پیش کیا ہی۔ آپ کو صرف اس کتاب سے معلوم ہوگا۔ کتاب اردو اور ہندی دونوں رسم الخط میں شائع کی گئی ہی

قیمت اردو ایڈیشن ۱۲؍ قیمت ہندی ایڈیشن ۱۲؍

مکتبہ جامعہ

دہلی نئی دہلی لاہور لکھنؤ

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

ناظم

حلقۂ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

[illegible]

جوہر اقبال

ہندوستان کے چوٹی کے ارباب علم و فن ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر سید عابد حسین، مولوی عبدالحق

سید سلیمان ندوی، مہاتما گاندھی، سر تیج بہادر سپرو، سر اکبر حیدری، پروفیسر محمد مجیب، پروفیسر رشید احمد صدیقی اور

علامہ اقبال کے مضامین اور بیانات کا ترجمہ جو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی وفات حسرت آیات

سے متاثر ہو کر لکھے۔

ان مضامین میں [illegible] کے علاوہ علامہ مرحوم کی شاعری کے محاسن پر بھی بحث کی گئی ہے [illegible]

[illegible] بہترین [illegible] قیمت مجلد [illegible]

مکتبہ جامعہ

[illegible] نئی دہلی لاہور [illegible]

بسم اللہ

ہمدرد جامعہ

نمبر ۶	بابت جولائی ۳۹ء مطابق جمادی الاول ۵۸ھ	جلد ۴

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت فی پرچہ ۲ر

حالاتِ جامعہ

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ کی آنکھیں پوری طرح اچھی نہیں ہوئی تھیں اس لئے موصوف احباب کے مشورہ سے بغرضِ علاج ۱۴ جون کے جہاز سے روانہ یورپ تشریف لے گئے۔ امید ہے کہ چند ماہ کے قیام کے بعد آخر اکتوبر تک واپس تشریف لائیں گے۔

انجمن اساتذہ جامعہ اور عملۂ مکتبۂ جامعہ کی طرف سے موصوف کو وداعی دعوتیں دی گئیں۔

جامعہ کی تعطیلات گرما ۳۱ جولائی کو ختم ہو جائیں گی اور تمام مدرسے انشاء اللہ یکم اگست کو کھل جائیں گے۔ تقریباً کل شعبوں کے ذمہ دار اصحاب آگئے ہیں اور آئندہ سال کے انتظامات میں مصروف ہیں۔

نتائج امتحانات جامعہ ملیہ

بی۔ اے

مندرجہ ذیل امیدواروں نے امتحان بی اے جو اپریل ۳۹ء میں منعقد ہوا تھا کامیابی حاصل کی:۔

درجہ دوم:۔ ۱۲ محمد شفیع ۳۵۴ (اسلامیات میں امتیازی نمبر حاصل کئے اور اردو مقابلہ کے علاوہ باقی تمام مضامین میں اول رہے)

۱۲ عبداللہ زمانی ۳۱۴ - ۱۳ محمد خان ۲۸۷ ۱۴ محمد عمر ۲۸۶ ، ۱۵ اے الیاس اعظمی ۲۸۳

درجہ سوم:۔ ۱ عثمان ۲۶۸

جامعہ سینیر

مندرجہ ذیل طلبہ نے امتحان جامعہ سینیر میں جو اپریل ۳۹ء میں منعقد ہوا تھا کامیابی حاصل کی:۔

درجہ دوم:۔ ۱ احمد علی علوی ۲۹۷

ضمنی امتحان:۔ مندرجہ ذیل طلبہ کو دوبارہ امتحان ان مضامین میں دینا ہوگا جو ان کے سامنے درج ہیں۔

۱ ندیم ، اردو ۲ طفیل احمد ، انگریزی ۳ عبداللطیف اعظمی ، انگریزی۔

جامعہ جونیر

مندرجہ ذیل امیدواروں نے امتحان جامعہ جونیر میں جو اپریل ۳۹ء میں منعقد ہوا تھا کامیابی حاصل کی:۔

درجہ دوم:۔ ۵ ظفر علی خاں ۳۱۷ ۸ صلاح الدین ۳۰۰ ۹ عبدالوحید خاں ۳۰۰ ۱۲ محمود حسین ۲۹۴ ۲ خلیل الرحمٰن ۲۸۰ ۳ رحیم الدین خاں ۲۷۶۔

درجہ سوم:۔ ۶ ظفر علی منصوری ۲۶۸

کامیاب:۔ ۱ اکرام الحق نے انگریزی میں ضمنی امتحان جامعہ جونیر

پاس کیا۔

ضمنی امتحان:۔ مندرجہ ذیل طلبا کو دوبارہ امتحان ان مضامین میں دینا ہوگا جو ان کے نام کے سامنے لکھے ہیں:۔

نمبر۸ عبدالناصر اردو، نمبر۱۳ عبیدالحق اردو، نمبر۱۵ محمد یسین خاں اردو، نمبر۱۱ علی محمد انگریزی

نوٹ:۔ نمبر سے امیدواران کے رول نمبر اور اعداد جو سو میں سے امیدواران کے نمبر حاصل کردہ ہیں۔

امتحانِ معلمی

مندرجہ ذیل امیدواروں نے امتحانِ معلمی میں جو مئی ۱۹۳۹ء میں منعقد ہوا تھا کامیابی حاصل کی:۔

ا۔ مشقی اسباق

درجہ اول:۔ نمبر۱۷ جیون لال نمبر۹ شوچرن شرما نمبر۲۰ شیخ محمود عبدالغفور نمبر۱۴ الیف جی علیم نمبر۶ رگھوناتھ مٹو نمبر۱۶ غلام رسول شاہ نمبر۱۱ صفی اللہ نمبر۱۰ شورام شرما نمبر۱۵ غلام رسول قریشی۔

درجہ دوم:۔ نمبر۲ امین احمد انصاری نمبر۸ شب چرن داس نمبر۱۲ عبدالرحیم نمبر۲۱ ممتاز احمد نمبر۴ سید فدا حسین نمبر۲۲ منشی خاں جعفری نمبر۳ بھگوتی پرشاد سنگھ نمبر۵ راما پرشاد سنگھ نمبر۲۴ نصیر احمد قریشی نمبر۱۸ محمد اکرام خاں نمبر۱۳ عبدالقدوس

درجہ سوم:۔ نمبر۱۹ محمد عیسیٰ عثمانی نمبر۲۳ ناظم علی نمبر۱ اصغراحسن اصلاحی نمبر۷ سکندر علی

ب۔ حرفہ

درجہ اول:۔ نمبر۱۱ صفی اللہ نمبر۴ سید فدا حسین نمبر۲۱ ممتاز احمد نمبر۱ اصغراحسن اصلاحی نمبر۲۳ ناظم علی نمبر۱۶ غلام رسول شاہ نمبر۱۸ محمد اکرام خاں نمبر۲ امین احمد انصاری نمبر۲۲ منشی خاں جعفری نمبر۶ رگھوناتھ مٹو نمبر۸ شب چرن داس نمبر۱۲ عبدالرحیم نمبر۵ راما پرشاد سنگھ۔

درجہ دوم:۔ نمبر۱۰ شورام شرما نمبر۳ بھگوتی پرشاد سنگھ نمبر۱۳ عبدالقدوس نمبر۱۷ جیون لال نمبر۱۹ محمد عیسیٰ عثمانی نمبر۱۴ الیف جی علیم، نمبر۲۰ شیخ محمود عبدالغفور نمبر۹ شوچرن شرما نمبر۲۴ نصیر احمد قریشی نمبر۷ سکندر علی نمبر۱۵ غلام رسول قریشی

ج۔ نظری مضامین

درجہ اول:۔ نمبر۴ سید فدا حسین نمبر۱۷ جیون لال

درجہ دوم:۔ نمبر۱۰ شورام شرما نمبر۳ بھگوتی پرشاد سنگھ نمبر۶ رگھوناتھ مٹو نمبر۱۴ الیف جی علیم نمبر۱۹ محمد عیسیٰ عثمانی نمبر۱۱ صفی اللہ نمبر۸ شب چرن داس نمبر۱ اصغراحسن اصلاحی نمبر۱۲ عبدالرحیم نمبر۱۸ محمد اکرام خاں نمبر۲۲ منشی خاں جعفری نمبر۱۳ عبدالقدوس نمبر۲ امین احمد انصاری نمبر۱۶ غلام رسول شاہ۔

درجہ سوم:۔ نمبر۷ سکندر علی نمبر۲۰ شیخ محمود عبدالغفور نمبر۲۳ ناظم علی نمبر۹ شوچرن شرما نمبر۲۱ ممتاز احمد نمبر۵ راما پرشاد سنگھ نمبر۲۴ نصیر احمد قریشی نمبر۱۵ غلام رسول قریشی۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا نام حاصل کردہ نمبروں کی ترتیب کے لحاظ سے درج کئے گئے ہیں۔

خسروِ دکن کا شاہانہ عطیّہ

جامعہ کے ہمدردوں کو یاد ہوگا کہ ۱۹۲۹ء میں سلطان العلوم اعلحضرت خسروِ دکن خلداللہ ملکہ وحشمتہ نے پچاس ہزار کا عطیہ دیکر جامعہ کو اوکھلا میں اپنی تعلیمی بستی کی پہلی عمارت بنوانے کا موقع دیا خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال پھر اعلحضرت نے جامعہ کو عمارت کیلئے **ایک لاکھ** کا عطیہ دیکر سرفراز فرمایا۔ اعلحضرت نے جامعہ ملیہ کی سرپرستی کرکے ملت اسلامی کے خیر خواہوں اور خادموں پہ جو احسان کیا ہے وہ ہمیشہ یاد رہیگا اور مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی ترقی سرکار حیدرآباد کی فیاضی اور دوراندیشی کی ایک روشن دلیل رہیگی۔

ہم جامعہ ملیہ کے کارکنوں کی طرف سے فرمانروائے کشور دکن اور نواب سر اکبر حیدری صدر اعظم دولت آصفیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شکریہ کو قبول ہونے کا شرف بخشیں گے۔

بچّہ اور اس کی اخلاقی تربیت

از جناب سعید انصاری صاحب، پرنسپل استادوں کا مدرسہ جامعہ دہلی

اگر بچے کی اخلاقی تربیت صرف چند کاموں کے کرنے نہ کرنے کا نام ہوتا تو یہ بڑا آسان کام تھا کہ ایسے کاموں کی فہرست بنا کر دے دی جاتی اور سارا معاملہ حل ہو جاتا۔ لیکن اخلاقی تربیت اور بچے کی ساری زندگی میں اتنا گہرا تعلق ہے کہ جب تک بچے کے اور میلانات اور اُس کی زندگی کے دوسرے اثرات کو پیش نظر نہ رکھا جائے۔ اس کی تربیت صحیح طور پر کی جا سکتی ہے۔

ایک زمانہ تھا جب صحبت کے اثر کو اخلاق کے بننے یا بگڑنے میں بڑا دخل سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ خربوزہ خربوزہ کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے لیکن آج ایسا ضروری نہیں کہ بچہ بروں کی صحبت میں برا ہی ہو، اور اچھوں کی سنگت میں اچھا ہی ہو جائے بلکہ اور بہت سے عوامل خود اس کی زندگی کے اندر اور اس سے خارج ایسے ہیں جو اس کو برا یا بھلا بناتے ہیں مثال کے طور پر ایک صحت کے معاملہ کو لیجئے ایک بچہ جس کی صحت اچھی نہ ہو، اس کی قوت ارادہ بھی کمزور ہو گی اور وہ برے میلانات کا شکار صحت ور بچے کے مقابلہ میں آسانی سے ہو جائے گا۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس قسم کے اثرات قابو میں لائے جا سکتے ہیں اور انھیں صحیح راہ پر لگایا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے اثرات میں سے ایک بہت موثر اثر علم اور واقفیت ہے۔ بعض وقت بچے غلط راہ پر لگ جاتے ہیں، اس لئے کہ وہ صحیح رستہ نہیں جانتے لیکن جدید نفسیات سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ صرف صحیح علم کافی نہیں ہے بلکہ صحیح میلان بھی ہونا چاہیئے۔ جب تک بچہ خود بہتر نبانہ چاہے، اس کے سامنے ہزار انبیاء اور مصلحین کی سیرت کا خاکہ پیش کیجئے، بے سود ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ بچہ ایسا ہونا کیوں نہیں چاہتا؟ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس کے دل میں اس سے کوئی قوی تر جذبہ کام کر رہا ہے ایسی صورت میں نتیجہ یہ ہوگا کہ اسی جذبے کی کارفرمائی ہوگی جس کے اظہار کا سب سے زیادہ موقع ہوگا، لہٰذا عادت کو بھی سیرت کی تعمیر میں بڑا دخل ہے، لیکن ان میں سے کسی ایک کو تنہا اس کی سیرت کے بنانے یا بگاڑنے کا اختیار نہیں ہے۔ اسی طرح صحت جسمانی کو بھی بچے کے اخلاق میں دخل ہے۔ بچے اگر تھکے ماندے ہوں تو ان سے ہمدردی کے اظہار کی توقع رکھنی چاہیئے آج کل تمام اچھے اچھے مدرسوں میں اس کا خیال رکھا جاتا ہے کہ بچوں پر زیادہ زور نہ پڑے۔ بعض وقت ہم کسی بچے کے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کاہل ہے حالانکہ بہت ممکن ہے اس غریب کو پیٹ بھر کھانا نہ ملا ہو۔ آج کل دنیا کے تمام مہذب ملکوں میں بچوں کی عدالتیں ہیں ان پر فوراً قرارداد جرم لگا دینے کی بجائے، طبیب اور ڈاکٹر رکھتی ہیں، جو ان کی جسمانی صحت کا حال معلوم کرنے کے بعد انھیں مجرم یا غیر مجرم قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح لڑکوں کے جنسی اخلاق کے متعلق

فوری فیصلہ کرنے کی بجائے اگر ہم یہ دیکھیں کہ کہاں تک اس کی عام صحت، اس کی غذا، اس کے سونے جاگنے کے اوقات اور اس کے کھیل کود کو اس میں دخل ہے تو شاید ہم اپنے فیصلہ میں زیادہ صحیح ہوں۔ تربیت اخلاق جب کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے بچے کی عام زندگی کو صحیح طور پر نشوونما دینے سے علیحدہ کوئی شے نہیں ہے۔ اسی بنا پر تربیت اخلاق کے تین طریقے ہو سکتے ہیں۔ (۱) ایسی باتیں جن سے بچے بری چیزوں سے نفرت اور اچھی چیزوں سے الفت پیدا ہو، ہمیں اختیار کرنی چاہئیں (۲) ایسی تمام واقفیتیں جن سے انسانی زندگی کے سمجھنے میں مدد ملے، بچے کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ (۳) ایسی تربیت جس سے بچے اپنی معقول اغراض پوری کر سکیں، زندگی کے بنانے میں بہت مدد دے سکتی ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم بچوں کی سیرت میں اخلاق حسنہ پیدا کرنے کی کوشش کریں پہلے یہ دیکھیں کہ ان کے غلط میلانات کو کس طرح راہ راست پر لایا جا سکتا ہے بعض بچوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ننھے ننھے پرندوں کا شکار کرتے ہیں اور انھیں ان معصوم جانوں کے لینے پر ذرا افسوس نہیں ہوتا، ان بچوں کے لئے اس سے کوئی فائدہ نہیں کہ انھیں معصوم جانوں کے لینے پر گناہ سے ڈرایا جائے یا انھیں زجر و توبیخ کی جائے بلکہ بہترین صورت یہ ہے کہ ان کے اس شوق کو پرندوں کی تصویریں بنانے، ان کے رہنے سہنے کے متعلق حالات معلوم کرنے اور پھر انھیں دوسروں کے سامنے پیش کرنے کی طرف مائل کیا جائے اس میں نہ صرف یہ کہ ایک جذبے کو دوسرے سے بدلنے کی کوشش کی گئی ہے بلکہ اس کے جماعتی احساس کو ابھار کر اسے قریب قریب روک دیا گیا ہے۔

اسی طرح بعض دیگر جذبات سے کام لے کر ہم اخلاق کی تربیت بھی کر سکتے ہیں مثلاً ایک بچے کو سگریٹ یا بیڑی پینے کی عادت پڑ گئی ہے اور وہ کسی طرح نہیں چھوٹتی ہے۔ آپ ہزار سگریٹ کی برائیاں بتائیں لیکن وہ ہے کہ اس لت سے باز نہیں آتا وہی بچہ اگر کھیل کود کا عاشق ہے اور آپ اسے ذرا یہ سمجھائیں کہ اس سے ٹیم میں تمہارا درجہ بہت کم ہو جائے گا اس لئے کہ اس سے سینہ کمزور ہو جاتا ہے، پھر دیکھئے کہ وہ کبھی اس کے قریب بھی نہ جائے گا۔

بچے کی زندگی میں ایک بڑی مؤثر چیز شخصی مثال ہوتی ہے ہزار وعظ و پند کے مقابلہ میں شخصی مثال کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ بچے شروع شروع میں تو ایسے شخصوں کی مثال سے اثر لیتے ہیں جنھوں نے دلیری، بہادری، و جانبازی کے کارنامے کئے ہیں۔ آگے چل کر بڑے بڑے مصلحین اور پیغمبروں کے حالات سے اثر لیتے ہیں۔ والدین اور استادوں کو چاہئے کہ بچوں کو شروع ہی سے نہ صرف ایسے لوگوں کے حالات زندگی پڑھانے پر اکتفا کریں بلکہ ممکن ہو تو انھیں زندہ مختلف قسم کی بڑی بڑی شخصیتوں سے براہ راست ملنے جلنے کے مواقع بہم پہنچائیں تاکہ وہ ان سے اپنے نمونے کا انتخاب کر سکیں۔

بچوں میں ایک بڑا جذبہ امتیاز حاصل کرنے اور نمایاں ہونے کا ہوتا ہے کھیل کے میدان میں اگلی صف کے کھلاڑیوں میں ہر ایک یہ کوشش کرتا ہے کہ گیند کو گول میں پہنچا دے، لیکن ہر ایک کو برابر کا موقع نہیں رہتا۔ ایسی صورت میں کھلاڑی کو یہ چاہئے کہ وہ ٹیم کی خاطر شخصی امتیاز کو قربان کر دے اور گیند دوسرے ساتھی کو دیدے جس کو اس سے بہتر موقع حاصل ہے۔

بچوں میں اس طرح ایک جماعتی جذبہ بھی بہت قوی ہو جاتا ہی۔ اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان کی ٹولیاں ہوتی ہیں اور یہی ٹولیاں بعض وقت ناپسندیدہ مشاغل میں شہرت حاصل کر لیتی ہیں۔ لڑکوں کے اس جذبہ کی بنا پر ان کی اچھی اچھی مجلسیں اور انجمنیں بنائی جا سکتی ہیں، جو نہایت مفید کام انجام دے سکتی ہیں۔ اسی طرح ان میں ٹیم اور اسکول کی محبت کا جذبہ بھی موجود ہوتا ہی، جو آگے چل کر قوم اور وطن کے جذبے میں تبدیل کیا جا سکتا ہی یہی تربیت ہوتی ہی جو وقت آنے پر انسان سے بڑی سے بڑی قربانیاں کرا لیتی ہی۔

ہمدردی اور رحم کا بھی ایک جذبہ بچہ میں شروع ہی سے ہوتا ہی اب سوال محض عادت کا رہ جاتا ہی کہ بچے میں اس جذبے کے ماتحت اس سے کام لیا جائے بچوں کی زندگی میں قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آتے ہیں مثلاً ایک کے پاس کئی کھلونے ہیں اور دوسرے کے پاس ایک بھی نہیں وہ اپنے ان کھلونوں میں سے دوسرے کو دے سکتا ہی۔ یا ایک مٹھائی سے بھرا ڈبہ ہاتھ میں لئے ہوئے ہی اور دوسرا منھ تک رہا ہی نہایت آسانی سے اسے اس پر آمادہ کیا جا سکتا ہی کہ وہ دوسرے کو بھی شریک کرلے۔

اب ان کے علاوہ کچھ اور مواقع آتے ہیں جہاں اخلاق پر ناگوار اثر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہی۔ ہمیں چاہیئے کہ بچوں کی زندگی میں ان سے پرہیز کریں تاکہ اخلاقی قوت اور مضبوط ہو۔ مثلاً اکثر بچے کسی نیک کام کے اس لئے عادی ہو جاتے ہیں کہ انھیں والدین یا استاد کی طرف سے شاباشی ملے گی نیک کام خود اپنا اجر ہی اور بچے بھی شروع سے اسے محسوس کرتے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ان کے اس احساس کو اور قوی کریں بجائے اس کے کہ انھیں تحسین و آفرین کا عادی بنائیں۔

اسی طرح اکثر وہ کسی کام سے اس لئے باز رکھے جاتے ہیں کہ انھیں مار پڑے گی یا ان کا ناشتہ بند ہو جائے گا۔ بچوں کے اندر اسی عمر سے اعتماد اور عزت نفس کے شریف جذبات بھی موجود ہوتے ہیں۔ کیوں نہ ان جذبات سے اپیل کی جائے؟ بہت کم امکان ہی کہ وہ نہ سنیں اور اگر ایک بار نہ سنیں تو دوسری بار کوشش کی جائے۔ کوئی بچہ اتنا ذلیل اور رسوا ہونا پسند نہ کریگا۔

سیرت دراصل عادت سے پختہ ہوتی ہی ایک بات کا کرنا اور بار بار کرنا سیرت کو پختہ کرتا ہی پابندی وقت، ایفائے وعدہ، ذمہ داری کا احساس، ہمت اور استقلال کون نہیں جانتا کہ یہ سب اچھی خصلتیں ہیں لیکن سیرت کے اندر ان کا جم جانا صرف عادت سے ہو سکتا ہی عادت ہر صفت کی اور ہر حالت میں ہونی چاہیئے۔ ممکن ہی ایک بچہ مدرسے تو وقت پر آئے لیکن جب اپنے کسی ساتھی کے ہاں آنے کا وعدہ کرے تو آدھ گھنٹہ دیر کرکے آئے، یا اگر کسی دوست کی کتاب واپس کرنی ہی، وہ تو کر دیتا ہی لیکن جلسے کے سلسلہ میں ایک کام اپنے ذمہ لیا ہی اور اسے پورا کرنے سے بھاگتا ہی۔ لہٰذا بچوں کے اندر ان تمام اخلاق حسنہ کی ہر حالت میں عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ صرف ان کا علم ہونا کافی نہیں ہی۔

ایک اور خرابی تربیت اخلاق کے سلسلے میں یہ ہی کہ وہ تعلیم سے علیحدہ کوئی جداگانہ شئے سمجھ لی گئی ہی۔ اب تک تعلیم ایک اور چیز تھی اور تربیت ایک دوسری شئے سمجھی جاتی تھی تعلیم کا کام ذہن اور علم سے تھا اور تربیت کا تعلق دل اور عمل سے لیکن اب جدید تعلیم میں یہ تصور بالکل بدل گیا ہی۔ بچوں کو بیشتر کام مدرسے کے اندر ہاتھ سے کرنے پڑتے ہیں مثلاً باغبانی کے سلسلے

میں پھولوں کو پانی دینا، کیاریاں بنانا، ڈرامے کے لئے اسٹیج تیار کرنا، قطب کی سیر کا پورا اہتمام کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں محنت کرنے کی عادت، محنت کرنے والوں کی قدر، اشتراکِ عمل، ذمہ داری اور بہت سی اخلاقی خوبیوں کی تعلیم ہو جاتی ہے۔

بعض اچھے مدرسے اور بھی اس سے آگے جاتے ہیں، وہ مدرسہ کا پورا انتظام ان کے ہاتھ میں چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے بھلے برے کی ذمہ داری سب ان کے سر ڈال دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں بچے نہ صرف اس مدرسہ کو اپنا مدرسہ سمجھنے لگتے ہیں بلکہ وہ ایک پورے ادارہ کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں اور وہ نہ صرف اشتراکِ عمل کا سبق اس سے سیکھتے ہیں بلکہ ایک ذمہ داری کا احساس بھی ان کے اندر ترقی پاتا ہے۔

لیکن اس قسم کے اجتماعی کاموں میں ایک کمزوری ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ان کی پشت پر کوئی نہ کوئی قوت ہوتی ہے جو کام کے وقت ان کا سہارا بن جاتی ہے۔ بچوں کو انفرادی اور اجتماعی دونوں طریقوں پر ایسے تجربات کا عادی بنایا جائے، جب ان کے خطرے کا کوئی سہارا نہ ہو بلکہ اس خطرے سے ایک یا دو بار گذر بھی جائیں۔ کہتے ہیں کہ اچھا تیراک وہ ہوتا ہے جو ایک دو دفعہ غوطے کھا چکا ہو۔ مثال کے طور پر، بچوں کے پیسے کوڑی کا معاملہ لیجئے، والدین کو چاہئے کہ وہ شروع سے بچوں پر اعتماد کریں اور روپیہ کوڑی سب ان کے ہاتھ میں دیں تاکہ وہ ضائع کر ہی کر ان کی قدر کرنا سیکھیں۔

اسی طرح ہمارے اجتماعی کاموں کا حال بھی ہوتا ہے۔ مدرسہ کی پوری ذمہ داری گو وہ اپنے سر لیتے ہیں لیکن وہ اسے بگاڑ نہیں سکتے ہیں۔ چاہئے کہ انھیں ایسے کام دیں جنھیں وہ چاہیں تو بگاڑ بھی سکیں اور اس کی ذمہ داری اپنے سر لیں مثلاً کوئی رسالہ نکالنا، جلسے منعقد کرنا، ڈراما کرنا، اس میں انھیں پورا اختیار ہو کہ وہ خواہ بنائیں یا بگاڑیں اور اگر بگاڑ کر بنا سکتے ہیں، اس کے اعتماد اور قوت کا کیا کہنا؟

اخلاق کی تربیت میں ہم کو چند باتوں کا اور خیال رکھنا چاہئے ایک تو یہ جن اوصافِ حسنہ کی ہم بچے کو تلقین کرنا چاہتے ہیں، وہ ان کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھتا بھی ہو صرف اطاعتِ مطلق کی عادت ڈالنا کافی نہیں اس سے اس کے اعمال میں جو زندگی اور اس کی روح میں جو تازگی پیدا ہوگی وہ اطاعتِ مطلق سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ جو بچہ جانتا ہے کہ کس طرح اس کے دیر میں آنے سے ساری جماعت کا نقصان ہوگا۔ اس پابندیٔ وقت سے اور اس کی جو صرف تعمیلِ حکم کے خیال سے وقت پر آتا ہے بہت فرق ہوگا۔

اس طرح تلقینِ حسنہ کے سلسلے میں اگر عمومی نصائح کی بجائے مخصوص ہدایت کی جائے تو اس کا بہت اثر پڑتا ہے مثلاً سچ بولنا نہایت اچھی بات ہے اس کے بجائے اگر ہم یہ تلقین کریں کہ جب تم اپنا کام گھر سے کرکے نہ لاؤ تو جو وجہ ہو سچ سچ استاد کے سامنے بیان کر دو، تو غالباً اس کا زیادہ اثر پڑے گا

اسی طرح اخلاق کی تعلیم میں نہی بہت ہی مفید نہیں پڑتی۔ آپ نے کبھی سردی سے دانت بجتے دیکھے ہیں اگر آپ اس سے ہزار کہیں دانت مت بجاؤ، برا لگتا ہے لیکن وہ نہیں باز رہ سکتا اگر یہ کہیں کہ دانت دبا لو تو دانتوں کا بجنا فوراً بند ہو جائے گا۔ یہی حال بعض وقت بچوں

سکا ہوتا ہے۔ انھیں کسی کام سے منع کیجئے، وہ نہیں رکیں گے لیکن اگر کوئی اور بات کرنے کو کہئیے تو وہ فوراً اس سے باز آجائیں گے۔

علاوہ اس کے، بچوں کے سامنے ایک اچھی زندگی کا یہ تصور آجاتا ہے کہ فلاں بات نہ کرو، فلاں سے پرہیز کرو، ایسی زندگی کا تصور انسان کی سیرت کو بہت کمزور بنا دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ابتدا ہی سے ایک اچھی زندگی کا یہ تخیل پیش کریں جس میں فلاں فلاں باتیں بیان کرنی ہیں مثلاً جھوٹ سے نفرت دلانے کی بجائے سچ کی خوبیوں پر زور دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔

تربیت اخلاق کے سلسلہ میں دو باتوں کا خیال رکھنا اور ضروری ہے ایک تو یہ کہ کہنے والا کون ہے اور دوسرے یہ کہ باتیں کس وقت کہی جاتی ہیں۔ بعض وقت اچھی سے اچھی باتیں، اگر کہنے والے کی عزت بچے کے دل میں نہیں ہے تو بالکل بے اثر رہتی ہیں۔ پھر اسی طرح کہنے کا وقت بھی ہوتا ہے، دن کے ہنگامے میں جب کہ دماغ مختلف خیالات کے اندر مصروف رہتا ہے بہت ممکن ہے کہنے کا کچھ اثر نہ ہو لیکن رات کو سوتے وقت یا اور ایسے وقت جب طبیعت میں یکسوئی ہو۔ نصیحت کا بہترین موقع ہوتا ہے۔

اسی طرح کہنے کے طریقے میں بھی ایک بات پیش نظر رکھنی چاہیئے اور وہ یہ کہ باتیں اشارہ سے کہی جائیں، براہ راست کہنے کا نہ صرف بُرا اثر بلکہ بعض وقت الٹا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً سگریٹ پینے پر یوں کتنا ہی سخت سست کہو لیکن کھیل کے وقت اس کی خرابی کا ذرا اشارہ ممکن ہے بہت اچھا اثر کر جائے۔ بڑوں کی طرح چھوٹوں میں بھی اپنی خوبی اور خرابی کا احساس ہوتا ہے اگر ہم اس احساس سے ذرا کام لیں تو بعض وقت وہ کام نکل سکتا ہے جو براہ راست پند و نصائح سے شاید ممکن نہ ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ اخلاق کی تعلیم مدرسوں کے اندر دینی چاہیئے یا نہیں؛ اس کا جواب ہاں اور نہیں دونوں میں ہوسکتا ہے۔ اخلاقی تعلیم سچ پوچھئے تو سب مضمونوں میں آسکتی ہے۔ زبان و ادب کو لیجئے اس میں ایسے قصے اور افسانے لے سکتے ہیں جن کا اثر بچوں کی سیرت پر بہت اچھا پڑ سکتا ہے، اسی طرح تاریخ میں علاوہ اس کے کہ وہ انسانی کارنامہ ہے، اس سے بچوں کے دلوں میں ہمت اور بہادری، عزم اور استقلال ایثار اور قربانی وغیرہ کے جذبات کی پرورش کی جاسکتی ہے۔ بڑے اشخاص کی سوانح عمریوں سے تو بہت کچھ سبق براہ راست حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جغرافیہ اور سائنس سے بھی انسانوں کی خدمت اور راحت رسانی اور اسطرح کے دوسرے سبق مل سکتے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ آیا اخلاق کی تعلیم علیحدہ ہو یا یوں ہی محض ضمنی طور پر رکھی جائے۔ اس میں خرابی اور اچھائی دونوں ہیں۔ علیحدہ مضمون کے طور پر رکھنے میں یہ اگر کسی ایسے استاد کے ہاتھ میں پڑ گئی جو اس کے لوچ لچک سے واقف نہیں تو پھر یہ ایک بے روح مضمون ہو کر رہ جائے گا اور اس کے بجائے فائدہ کے الٹا نقصان ہوگا۔

اخلاق کی تعلیم میں ایک بڑا کام تیوہاروں اور قومی اجتماعوں سے لیا جاسکتا ہے، جب کہ بچوں کے جذبات قبول اثر کے لئے آمادہ ہوتے ہیں، ایسے موقعوں پر عید کی خوشی میں دوسروں کا غم بھی یاد دلایا جاسکتا ہے۔ محرم میں امام حسینؓ کی شہادت جہاں حق کی فتح کا، وہاں دسہرے میں رام چندر کی لنکا پر چڑھائی ناحق کی مغلوبیت کا سبق دیتی ہے۔ قومی اجتماعوں سے شہدائے وطن کی یاد تازہ کی جاسکتی ہے۔ اور یہ سب اخلاق کی تربیت و تعلیم کا بہترین ذریعہ ہیں۔

گتے کے کام سے حساب کا ربط

۲

جناب سید احمد علی صاحب نگران تعلیمی مرکز ۱ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

میں نے اپنی پچھلی دو رپورٹوں میں گتے سے زبان، سوشل اسٹڈیز اور جنرل سائنس کے نصاب کے ربط کا تذکرہ کیا ہے اور اس صورت کو واضح کر کے بیان کیا ہے کہ ان مضامین کے اسباق کس طرح اس ایک حرفہ میں شامل کئے گئے۔ ان رپورٹوں میں کہیں کہیں میں نے اس کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ حساب کس طرح شامل کیا گیا۔ اور بچوں کو حساب سکھانے کی ضرورت اس حرفہ میں کہاں کہاں پڑی۔

لیکن میں اپنی اس رپورٹ میں ذرا تفصیل کے ساتھ حساب کے پڑھائے جانے کا تذکرہ کروں گا تاکہ جو صاحب اس حرفہ کا انتخاب کریں، وہ حرفہ کے ذریعہ پڑھانے کے مواقع کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اس رپورٹ میں سوالات کے نمونے حساب کی ضرورت اور اہمیت محسوس کرانے کے چند تجویزیں اور ان کو سکھانے کے متعلق طریقہ تعلیم کا تذکرہ کیا جائے گا۔ تاکہ اس مضمون کی پڑھائی انھیں کے ماتحت لائی جا سکے۔ ایسے مدرسہ میں جہاں کسی حرفہ کی تعلیم محض مشغلہ کی حیثیت نہ رکھتی ہو بلکہ اس میں آمدنی کا بھی خیال ہو، ایک دکان کا ہونا ضروری ہے۔ دکان میں تمام ایسی چیزیں جو بچوں نے تیار کی ہوں بیچنے کے لئے رکھی جا سکتی ہیں۔ سوت، سبزی، لکڑی اور کارڈ بورڈ کی بنی ہوئی چیزیں سب وہاں رکھی جا سکتی ہیں اس طرح دوکان بچوں کے لئے کاروبار کی فضا پیدا کر دے گی۔ دوکان میں ترازو اور باٹ ہونے چاہئیں تاکہ بچے وزن کا ٹھیک حساب لگانا سیکھیں اور اسی طرح روپے پیسے کے لین دین میں جمع، تفریق، ضرب، تقسیم کے سادے اور مرکب قاعدوں سے عملی طور پر واقف ہو جائیں۔ روزانہ کے لین دین سے صحیح حساب رکھنا سیکھیں گے۔ دکان میں جو چیزیں بیچنے کے لئے رکھی جائیں۔ ان پر ان کی قیمت بھی لکھی ہو تاکہ بیچنے میں سہولت ہو۔ سوت کے نمبر وغیرہ بھی ہونے چاہئیں۔ اس دکان کی نگرانی مدرسہ کے کسی استاد کے ذمہ ہونی چاہیے جو باری باری سے بچوں کو دکان میں کام کرنے کا موقع دے حساب رکھنے کے لئے ہر چیز کا علحدہ علحدہ کھاتہ ہونا چاہیے جس میں تاریخ وار چیزوں کی آمد اور خرچ درج ہو۔ اسی طرح ایک کیش بک ہونی چاہیے جس میں روزانہ کی آمدنی اور خرچ کا حساب لکھا جائے۔ کیش بک اور کھاتوں میں لکھنے کا کام اول نگراں دکان کو کرنا چاہیے اور بچوں کو کیش بک اور کھاتوں کی طرح چھپے ہوئے فارم مشق کے لئے دینا چاہئیں۔ جب وہ ان فارموں پر صحیح صحیح لکھنے لگیں تو پھر کیش بک اور کھاتے بھی انھیں سے لکھوانے چاہئیں۔

جامعہ ملیہ کے تعلیمی مرکز ۱ کی چوتھی جماعت میں گتے کا کام بطور حرفہ کرایا گیا۔ اس جماعت سے متعلق اس قسم کی

ایک دکان ہے جس کا بہت کچھ کام بچے کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت دلچسپ منظر ہوتا ہے۔ جب کہ بچے چیزیں فروخت کرتے ہیں اور روپیہ پیسہ بناتے ہیں حساب کی عملی مشق اسی صورت سے کرائی جاسکتی ہے۔ اور یہ ایسی صورت ہے کہ بچے دلچسپی سے کام کرتے ہیں اور گھبراتے نہیں۔ بچوں نے اپنی بنائی ہوئی چیزیں اس دکان کی معرفت فروخت کیں۔ جو کچھ سامان وہ تیار کرتے تھے وہ دکان کے سپرد کر دیتے تھے۔ جہاں وہ بک جاتا تھا۔ ایسی دکان میں مدرسے کی بنی ہوئی چیزوں کے علاوہ بچوں کے لکھنے پڑھنے کا سامان بھی بکنے کے لئے رکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح استاد کے لئے زبانی اور تحریری حساب سکھانے کے مواقع پیدا ہوجاتے ہیں اور مختلف چیزوں کے خریدنے اور بیچنے سے متعلق زیادہ سے زیادہ سوالات بنائے جاسکتے ہیں اور بچوں کو ہر قاعدے کی کافی مشق کرائی جاسکتی ہے۔ حرفہ کا کام کرتے وقت جو سامان خریدا جائے گا اور اس سامان سے جو چیزیں تیار ہوں گی ان کے بیچے جانے پر حساب سکھانے کا موقع تو لازمی طور پر آئے گا۔ لیکن موقع آنے پر جب حساب کا کوئی قاعدہ بچوں کو سکھا دیا گیا ہو تو اس قاعدہ کی مشق کے لئے بھی ایسے ہی سوالات ہونے چاہئیں جن کا تعلق اس حرفہ سے ہو۔ یا کم از کم مدرسہ کی دکان کی اشیا سے ہو۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ وہی سوالات حل کرائے جائیں جن کی کام یا خرید و فروخت کے سلسلے میں ضرورت پیش آئے اور جہاں تک ہوسکے فرضی سوالات کو نہ پیش کیا جائے ہم نے کارڈ بورڈ سے کام کرانے کے دوران میں اس بات کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی ہے کہ سوالات میں چیزوں کی قیمت اور سامان کے نرخ صحیح ہوں بلکہ کارڈ بورڈ میں استعمال ہونے والی تمام اشیاء کی فہرست جماعت میں لگادی گئیں تاکہ فرضی قیمتوں اور نرخوں کا ذکر ہی نہ آئے۔ حساب کا کام کراتے وقت اس قسم کی فہرست ضرور تیار کرلینی چاہیئے۔ تاکہ چیزوں کی صحیح قیمت بچوں کے سامنے رہے۔

کارڈ بورڈ خریدنے کے دوران میں بچوں کو نہ صرف یہ تبلایا گیا کہ کس کس نرخ سے کارڈ بورڈ بکتا ہے بلکہ کارڈ بورڈ کے مختلف وزنوں کو تبلاتے ہوئے من، سیر اور چھٹانک کا تصور بچوں کو دیا گیا اور یہ بھی تبلایا گیا کہ جاپان اور ولایت کے کارڈ بورڈ ہنڈرڈ ویٹ کے حساب سے منگائے اور بیچے جاتے ہیں۔ اور بچوں کو اس انگریزی پیمانے کے متعلق بھی تبلایا گیا۔ یہ دونوں پیمانے لکھ کر جماعت میں لٹکا دئے گئے تاکہ بچوں کے ذہن نشین ہوجائیں اور ان کے متعلق زبانی اور تحریری سوالات بھی کئے گئے مہینہ ختم ہونے پر جب بچوں کا وزن ہوا تو ان کو تبلایا گیا کہ ایک سیر تقریباً دو پونڈ کے برابر ہوتا ہے اس تناسب سے وہ آونس، پونڈ اور ہنڈرڈ ویٹ کو سمجھنے لگے اس کی مزید مشق کے لئے بچوں سے پوچھا گیا کہ آونس اور پونڈ کا پیمانہ ہندوستان میں اور کن کن چیزوں کے تولنے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس طرح ان کو اس کا خیال دلایا گیا کہ بسکٹ، دودھ، مکھن اور روغن کے ٹین سب آونس اور پونڈ کے حساب سے بکتے ہیں۔ چونکہ بچوں کی دکان بھی بسکٹ بیچتی ہے۔ لہذا اس پیمانے کے سمجھانے میں زیادہ آسانی ہوگئی۔

کاغذوں کی خریداری میں مختلف سائز کے کاغذوں کے متعلق تبلایا گیا۔ بچوں نے مختلف سائز کے کاغذوں

کی لمبائی، چوڑائی ناپی اور اس بات کی تصدیق کی کہ جو سائز دکان دار نے تبلایا تھا وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ لمبائی اور چوڑائی ناپنے سے رقبہ کا خیال دلایا گیا کہ اگر لمبائی چوڑائی کو ضرب دے دیا جائے تو اس سطح کا رقبہ معلوم ہو جاتا ہے جو اس چیز کی لمبائی اور چوڑائی کے اندر ہے۔ بچوں نے سطح کا رقبہ معلوم کرنے اور مختلف شکلوں سے واقفیت حاصل کرنے کی مزید مشق مربع البم اور مستطیل البم وغیرہ بنانے میں کی جیسا کہ ڈاٹنگ پیڈ، بلاٹنگ پیڈ اور مستطیل البم بناتے تھے۔ تو ان کو ان شکلوں کی بار بار مشق ہو جاتی تھی اور لمبائی چوڑائی کا تصور قائم رہتا تھا۔ مربع اور مستطیل شکلوں میں فرق واضح کرنے کے لئے ان شکلوں کی تھوڑی سی تعریف بھی ان کو تبلا دی گئی۔

کاغذ کی خریداری کے سلسلہ میں بچوں نے رم، دستہ اور تاؤ کے بارے میں سیکھا۔ درجن اور گرس کا حساب بھی کاغذ کی خریداری ہی میں تبلایا گیا جب کہ بچوں نے سیاہ ماؤنٹ پیپر اپنی تصویریں لگانے کے لئے اور ڈرائنگ کاغذ ڈرائنگ بنانے کے لئے درجن کے حساب سے بازار سے خریدا۔ ان پیمانوں کے متعلق تبلانے کے علاوہ مختلف اوقات میں مختلف چیزوں کی خریداری پر جو کچھ خرچ ہوا۔ اس کو پیش نظر رکھ کر جمع اور تفریق کے سوالات کی زبانی اور تحریری مشق کرائی گئی۔ اسی طرح چیزوں کے بکنے پر بھی مرکب قاعدوں کی مشق کرائی گئی۔ غرض کہ اس جماعت کے لیے حساب میں جتنا نصاب رکھا گیا ہے وہ تمام کا تمام اس حرفہ کے ذریعہ بغیر کسی دقت کے پورا کر دیا گیا۔

طریقۂ تعلیم کی رو سے کارڈ بورڈ کا سامان تیار کرانا بہت ہی مفید ثابت ہوا مثلاً پہاڑوں کا کھیل کھلانے میں ۳ × ۴ کے گتوں سے کام لیا گیا اور ان پر ایک طرف پہاڑا اور دوسری طرف جواب لکھا گیا۔ اس طرح مستطیل، مربع اور مثلث شکلیں بنائی گئیں اور ان پر مستطیل مربع اور البم لکھا گیا۔ ضرب کے ہی نہج پر جمع، تفریق اور تقسیم کے جوڑوں کی مشق کرائی گئی مثلاً ۹ + ۴ گتے کے ایک طرف لکھا گیا اور اس کا جوڑ یعنی ۱۳ دوسری طرف لکھ دیا گیا۔ بچوں کو ۹ + ۴ کی طرف کا حصہ دکھلایا گیا اور پوچھا گیا کہ اس کی پشت پر کیا لکھا ہے؟ اسی طرح تفریق، ضرب اور تقسیم میں بھی کیا گیا غرض کہ گتے کا کام بچوں کو حساب سکھانے کا ایسا طریقہ ہے کہ جس میں تعلیم کا پورا فائدہ ہے اور کھیل کی دلچسپی بھی۔

میں چاہتا ہوں کہ اس کام میں حساب سکھانے کے مواقع کا صحیح اندازہ کرنے لئے آپ کو ان سوالات سے روشناس کراؤں جن کو میں نے جماعت میں کرایا تھا۔ تمام سوالات کا، جن کی تعداد دو ڈھائی سو کے قریب ہوتی ہے۔ یہاں لکھنا زیادہ مناسب نہ ہوگا وہ تو ایک کتاب کی شکل میں ہی زیادہ مفید ہوں گے اس لیے صرف چند سوالات بطور نمونہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

جمع مرکب

زبانی :- (۱) گتے کے کام کے لئے ماسٹر صاحب ذیل کا سامان آج لائے کل رقم تبلاؤ؟

۶ گتے ۹ر کے، ایک چاقو ۱۴ر کا، ایک دستہ رنگین کاغذ ۲. ر کا۔

(۲) دھومی مل کاغذی نے ذیل کا بل ماسٹر صاحب کے نام بھیجا۔ کل رقم معلوم کرو؟

ڈرائنگ کاغذ ۲. ر کا، ایک درجن گتے ۱۵ر کے، ایک دستہ رنگین کاغذ ۳/ کا

(۳) گتے کا ذیل کا سامان دکان میں موجود ہے۔ اگر بک جائے تو کل کتنی آمدنی ہوگی؟

۶ بلاٹنگ پیڈ ۲ ۱ر کے، سات البم ۱۴ر کے، ایک بڑا بلاٹنگ پیڈ ۵. ر کا

تحریری:۔ (۱) کارڈ بورڈ کا کام کرانے کے لئے ماسٹر صاحب نے ذیل کا سامان خریدا۔ کل رقم معلوم کرو۔

قینچیاں چھوٹی ۱۲/ کی، بڑی قینچیاں ۱۲/، کی، فٹ رول لوہے کے ۱۲ کے، گنیا ۴ عدد ۱/ کی۔

(۲) ۳ ر نومبر کو ماسٹر صاحب نے ذیل کا سامان خریدا۔ کل رقم تبلاؤ؟

گتے ۵/، لکڑی کے تختے ۸/، ہتھوڑی ۷/، سیاہی ۵ر، اور کرایہ آمدورفت ۸ر دیا۔

(۳) دھومی مل نے ذیل کا بل دکان کے نام بھیجا۔ کل رقم معلوم کرو؟

دو درجن گتے ۱۲/، تین درجن پنسلیں ۱۱/، مختلف رنگین کاغذ ۵/، لکڑی کے فٹ رول تین درجن ۱۱/

تفریق مرکب

زبانی:۔ (۱) میں نے ذیل کا سامان دکان سے خریدا۔ اور صہ کا نوٹ دیا۔ بتاؤ دکان مجھے کیا واپس کرے گی؟

پن ٹرے ۵. ر، بلاٹنگ پیڈ دو ۴. ر، البم دو ۶ ر

(۲) شفیق صاحب نے عہ ر دئے اور ذیل کا سامان خریدا۔ ان کو کتنی رقم واپس کی جائے گی؟

کاغذ رکھنے کی کشتی ۱۲. ر، البم ۲ ر، پن ٹرے ۵. ر

تحریری:۔ (۱) جناب شیخ الجامعہ صاحب نے صہ ر دئے ہیں تاکہ ذیل کا سامان خرید لیا جائے۔ تبلاؤ سامان خریدنے کے بعد کتنی رقم واپس بچے گی؟

کارڈ بورڈ ۶/، کاغذ سفید ۱/، کاغذ رنگین ۵. ر، ابری ۱/،

(۲) رام پور کی نمائش میں کارڈ بورڈ کا ۱۱/ کا سامان مدرسہ کی طرف سے گیا تھا۔ وہاں ۸/ کا سامان بک گیا۔ کتنی قیمت کا سامان واپس آیا؟

ضرب مرکب

زبانی:۔ (۱) ایک بلاٹنگ پیڈ کی قیمت ۷ ر ہے۔ پون درجن کی کیا قیمت ہوگی؟

(۲) ایک درجن ڈرائنگ پیڈ کی قیمت ۱ے روپیہ ہے۔ پون گروس کی کیا قیمت ہوگی ؟

تحریری۔ (۱) آدھ سیر گتا ۹ درجن آتا ہے۔ ایک گروس کی کیا قیمت ہوگی ؟

(۲) لکڑی کا ایک بورڈ [illegible] میں بنتا ہے۔ ایسے ۴۰ بورڈ لڑکوں کے لئے بنوائے گئے۔ کل کتنی قیمت ادا کی گئی ؟

تقسیم مرکب

زبانی:۔ (۱) دو دم لفافوں کا کاغذ ۸ مہ روپیہ میں خریدا گیا۔ کتنے دستہ پڑا ؟

(۲) ۲ روپیہ گروس کے حساب ایک درجن گتے کی کیا قیمت ہوگی ؟

تحریری:۔ (۱) ۴۸ بورڈ [illegible] میں بنوائے گئے۔ ایک بورڈ کی کیا قیمت ہوگی ؟

(۲) تین درجن اسکوائر ۱۲ روپیہ میں خریدے گئے۔ بتلاؤ کس حساب سے خریدے گئے ؟

مختلف سوالات

زبانی:۔ (۱) ۴ ڈرائنگ پیڈ ۳ فی ڈرائنگ پیڈ کے حساب سے بنائے گئے، اور ۴ روپیہ میں فروخت کردئے گئے۔ کتنا نفع ہوا ؟

(۲) ۵ البم تصویروں والے ۳ فی البم کے حساب بنا کر تیار ہوئے۔ اور ۲ روپیہ میں بیچ دئے گئے۔ کتنا منافع ہوا ؟

تحریری:۔(۱) تین درجن مستطیل البم بنانے میں گتا ۲ روپیہ کا، سیاہ کاغذ ۵ کا، کھدر ۲ کا، رنگین کاغذ ۹ کا، لیئی ۲ کی خرچ ہوئی ؟ یہ تمام البم ۲ نفع لے کر فروخت کردئے گئے۔ ایک البم کی کیا قیمت ہوئی ؟

(۲) دو درجن ڈرائنگ پیڈ بنانے میں کاغذ ۴ کا، گتا ۲ کا، رنگین کاغذ ۲، کارڈ کا کپڑا ۲ کا اور لیئی ۱ کی خرچ ہوئی۔ یہ تمام پیڈ ۱۲ منافع لے کر بیچ دئے گئے۔ ایک کی کیا قیمت ہوئی ؟

تحریک حلقۂ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو مئی ۱۹۳۶ء میں حلقۂ ہمدردان میں شریک ہوئے ۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۶۸۳۱	عبدالمجید صاحب کلکتہ	۱۹	۶۸۴۹	عبدالرشید صاحب پٹنہ	۳۷	۶۸۶۷	ثروت خاں صاحب جھانسی
۲	۶۸۳۲	کے اسمٰعیل شریف صاحب "	۲۰	۶۸۵۰	غلام سرور صاحب بھیلوڑ	۳۸	۶۸۶۸	عبدالباری صاحب "
۳	۶۸۳۳	قریش احمد صاحب "	۲۱	۶۸۵۱	سید اطہر حسین صاحب "	۳۹	۶۸۶۹	حکمت اللہ خاں صاحب "
۴	۶۸۳۴	ایس ایم مرتضیٰ صاحب ٹاٹا نگر	۲۲	۶۸۵۲	عبدالرحمٰن صاحب "	۴۰	۶۸۷۰	عبدالقوی صاحب لکھنؤ
۵	۶۸۳۵	عبدالرؤف صاحب "	۲۳	۶۸۵۳	سید عبدالغفار صاحب "	۴۱	۶۸۷۱	مولوی اکبر علی صاحب گلبرگہ
۶	۶۸۳۶	عبدالرحیم صاحب "	۲۴	۶۸۵۴	عطاء اللہ خاں صاحب ٹاٹا نگر	۴۲	۶۸۷۲	مولوی عبداللہ صاحب انصاری "
۷	۶۸۳۷	شیخ اکرام صاحب "	۲۵	۶۸۵۵	ایم سلیمان صاحب "	۴۳	۶۸۷۳	مولوی عبدالکریم صاحب "
۸	۶۸۳۸	محمد عابد صاحب "	۲۶	۶۸۵۶	عبدالوکیل صاحب سنگھبوم	۴۴	۶۸۷۴	حاجی سید ندیم صاحب "
۹	۶۸۳۹	محمد ہادی حسن صاحب "	۲۷	۶۸۵۷	بیگم سید منظور احسن صاحب "	۴۵	۶۸۷۵	حاجی محمد عمر صاحب "
۱۰	۶۸۴۰	احمد خاں صاحب "	۲۸	۶۸۵۸	عبدالغنی صاحب "	۴۶	۶۸۷۶	الیاس احمد صاحب آدمی "
۱۱	۶۸۴۱	عبدالغفور صاحب "	۲۹	۶۸۵۹	محمد علاء الدین صاحب صدیقی لاہور	۴۷	۶۸۷۷	عبدالہادی صاحب دھرم پور
۱۲	۶۸۴۲	انوار الحسن صاحب "	۳۰	۶۸۶۰	عبدالحمید خاں صاحب گجرانوالہ	۴۸	۶۸۷۸	صغیر الحق صاحب سیوان
۱۳	۶۸۴۳	رضا خاں صاحب "	۳۱	۶۸۶۱	سید اعجاز حسین صاحب "	۴۹	۶۸۷۹	حافظ محمد شافی صاحب چمپارن
۱۴	۶۸۴۴	عبدالوہاب صاحب جمشید پور	۳۲	۶۸۶۲	خان محمد صاحب لمرڈ افریقہ	۵۰	۶۸۸۰	عبدالرحمٰن صاحب سہسرام
۱۵	۶۸۴۵	عبدالعزیز صاحب "	۳۳	۶۸۶۳	عزیز الدین صاحب "	۵۱	۶۸۸۱	ایس ایم خلیل احمد صاحب پورنیہ
۱۶	۶۸۴۶	مرلی سندر پرشاد صاحب "	۳۴	۶۸۶۴	مجتبیٰ حسین صاحب جھانسی	۵۲	۶۸۸۲	محمد نعیم صاحب بیربھوڑا
۱۷	۶۸۴۷	سید حبیب احمد صاحب کشن گنج	۳۵	۶۸۶۵	احسان الحق صاحب قریشی "	۵۳	۶۸۸۳	محمد مقصود صاحب چھپرا
۱۸	۶۸۴۸	سید سلطان احمد صاحب پٹنہ	۳۶	۶۸۶۶	عبدالحکیم صاحب "	۵۴	۶۸۸۴	الطاف حسین صاحب دہلی

نمبر شمار	چندہ نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	چندہ نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	چندہ نمبر	اسم گرامی جناب
۵۵	۲۸۸۵	مہتاب الدین صاحب ″	۶۶	۲۸۹۶	غلام فرید خان صاحب کرنال	۷۷	۲۹۰۷	سید غلام حیدر شاہ صاحب کراچی
۵۶	۲۸۸۶	[illegible] علی صاحب لاہور	۶۷	۲۸۹۷	سید وود احمد صاحب مدہول	۷۸	۲۹۰۸	خان بہادر غلام محمد صاحب میرپور
۵۷	۲۸۸۷	محمد حبیب [illegible] صاحب ″	۶۸	۲۸۹۸	محمد عبد الحلیم صاحب ″	۷۹	۲۹۰۹	خان بہادر نور نبی صاحب ″
۵۸	۲۸۸۸	محمد ابراہیم علی [illegible] صاحب کرنال	۶۹	۲۸۹۹	سید غلام حیدر صاحب بہاول نگر	۸۰	۲۹۱۰	گل حسن خان صاحب ″
۵۹	۲۸۸۹	چودھری کمال الدین صاحب ″	۷۰	۲۹۰۰	مرزا امین اللہ خان صاحب ″	۸۱	۲۹۱۱	شاہ بخش صاحب ″
۶۰	۲۸۹۰	عبد الحمید خان صاحب ″	۷۱	۲۹۰۱	عبد الرشید صاحب پشاور	۸۲	۲۹۱۲	غلام نبی شاہ صاحب ″
۶۱	۲۸۹۱	محمد عثمان علی خان [illegible] ″	۷۲	۲۹۰۲	ڈاکٹر نجم الدین صاحب الہ آباد	۸۳	۲۹۱۳	محمد اسمٰعیل فاضل صاحب ″
۶۲	۲۸۹۲	شیخ اظہر علی صاحب ″	۷۳	۲۹۰۳	منور خان صاحب رامپور	۸۴	۲۹۱۴	نی کے شیخ صاحب ″
۶۳	۲۸۹۳	نواب رشید علی خان صاحب ″	۷۴	۲۹۰۴	صاحبزادہ محمد علی خان صاحب ″	۸۵	۲۹۱۵	[illegible] ″
۶۴	۲۸۹۴	نوابزادہ [illegible] علی خان صاحب ″	۷۵	۲۹۰۵	اکرام حسین صاحب ″	۸۶	۲۹۱۶	حکیم محمد حسین صاحب بمبئی
۶۵	۲۸۹۵	[illegible] علی خان صاحب ″	۷۶	۲۹۰۶	خان بہادر محمد حیات صاحب میرپور	۸۷	۲۹۱۷	اعجاز رحیم صاحب ″

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو مئی ۱۹۳۹ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ (مرتب)

دہلی و نئی دہلی

مئی ۱۹۳۹ء — جولائی ۱۹۳۹ء

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۹۲	سید شاہد علی معہ برادران دہلی	صہ
۲	۶۲۲	خواجہ عبدالمجید خاں صاحب "	سے
۳	۶۲۳	ایس اے حیات صاحب "	۸ر
۴	۴۲۰ مئی	حاجی محمد اشفاق صاحب "	صہ
۵	۴۲۹ "	حاجی رشید احمد صاحب "	عاہ
۶	۴۳۰ "	ابو الزاہد صاحب "	عمہ
۷	۴۳۱ "	عبدالحکیم خاں صاحب "	۸ر
۸	۴۳۲ "	علاء الدین صاحب "	۸ر
۹	۴۳۳ "	ایس مولا بخش صاحب ٹھیکیدار	عہ
۱۰	۴۳۴ "	مولوی بدرالحسن صاحب "	عہ
۱۱	۴۳۵ "	حافظ شہاب الدین محمد دین صاحبان	۴ر
۱۲	۴۳۶ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۸ر
۱۳	۴۳۷ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۸ر
۱۴	۴۳۸ "	حکیم حاجی عبدالحمید خاں صاحب "	صہ
۱۵	۴۳۹ "	محمد شفیع صاحب "	۸ر
۱۶	۴۴۰ "	محمود علی صاحب علوی "	عاہ
۱۷	۴۴۱ "	خان بہادر محمد سلیمان صاحب "	صہ
۱۸	۴۴۲ "	احسن حامد علی صاحب "	۸ر
۱۹	۴۴۳ "	محمد طیب صاحب "	۴ر
۲۰	۴۴۴ "	احمد اسلام خاں صاحب "	عہ
۲۱	۴۴۶ "	ملک آفتاب احمد صاحب "	عاہ
۲۲	۴۴۷ "	محمد ابراہیم صاحب "	۴ر
۲۳	۴۴۸ "	شمس الدین صاحب "	۴ر
۲۴	۴۴۹ "	سعید احمد صاحب "	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۵	۸۴۰ مئی	محبوب احمد صاحب "	۴ر
۲۶	۸۴۱ "	پروفیسر عبدالرحمن صاحب "	۸ر
۲۷	۸۴۲ "	غازی عبدالجبار صاحب "	عہ
۲۸	۸۴۳ "	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ
۲۹	۸۴۴ "	احمد حسن خاں صاحب "	۴ر
۳۰	۸۴۵ "	ظہیر الدین صاحب چشتی "	۴ر
۳۱	۸۴۶ "	لیڈی ڈاکٹر ایف ڈی محمود صاحبہ	عہ
۳۲	۸۴۷ "	شمس العابدین صاحب "	عمہ
۳۳	۸۴۸ "	عبدالحق سراج الحق صاحبان "	عمہ
۳۴	۸۴۹ "	رفیع اللہ خاں صاحب "	۸ر
۳۵	۸۵۰ "	میاں غلام علی خاں صاحب "	۴ر
۳۶	۸۵۱ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴ر
۳۷	۸۵۲ "	محمد علی صاحب "	۸ر
۳۸	۸۵۳ "	حکیم عبدالرزاق صاحب "	۸ر
۳۹	۸۵۴ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۲ر
۴۰	۸۵۵ "	حکیم محمد ظہیر علی صاحب "	عہ
۴۱	۸۵۶ "	سلیم الزماں صاحب صدیقی "	عہ
۴۲	۸۵۷ "	ملی "	۸ر
۴۳	۸۵۸ "	مرغوب احمد صاحب توفیق "	عہ
۴۴	۸۵۹ "	ایس مولا بخش مہر دین صاحبان	عہ
۴۵	۸۶۰ "	منشی محمد احسن صاحب "	۸ر
۴۶	۸۶۱ "	عبدالخالق شہاب الدین صاحبان	عاہ
۴۷	۸۶۲ "	ایچ فضل الرحمن صاحب "	صہ
۴۸	۸۶۳ "	خواجہ احمد اللہ صاحب "	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۹	۸۶۴ مئی	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴ر
۵۰	۸۶۵ "	حاجی عباد اللہ خاں صاحب "	عاہ
۵۱	۸۶۶ "	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴ر
۵۲	۸۶۷ "	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴ر
۵۳	۸۶۸ "	ایم انعام الحق صاحب "	۴ر
۵۴	۸۶۹ "	عبدالحکیم حبیب الرحمن صاحبان "	۴ر
۵۵	۸۷۰ "	حاجی نور الدین صاحب "	۸ر
۵۶	۸۷۱ "	فخر الدین صاحب "	۸ر
۵۷	۸۷۲ "	مرزا نیامن بیگ صاحب "	۴ر
۵۸	۸۷۳ "	محمد اسحٰق صاحب "	۴ر
۵۹	۸۷۴ "	محمد عارف صاحب "	عہ
۶۰	۸۷۵ "	مہتاب الدین صاحب "	۸ر
۶۱	۸۷۶ "	منشی محمد انیس صاحب "	عہ
۶۲	۸۷۷ "	منشی بشیر بیگ صاحب "	۲ر
۶۳	۸۷۸ "	حکیم احمد حسن خاں صاحب "	۲ر
۶۴	۸۷۹ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲ر
۶۵	۸۸۰ "	سعید الرحمن صاحب "	۴ر
۶۶	۸۸۱ "	حکیم شریف الدین خاں صاحب "	۴ر
۶۷	۸۸۲ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴ر
۶۸	۸۸۳ "	سید محمد اختر صاحب "	۴ر
۶۹	۸۸۴ "	عیوض خاں محمد اسمٰعیل صاحبان	صہ
۷۰	۸۸۵ "	قمر الدین صاحب "	۴ر
۷۱	۸۸۶ "	شیخ صبور احمد صاحب "	۴ر
۷۲	۸۸۷ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷۳	۴۸۸۸ سی	حافظ عبدالجلیل صاحب "	۲/	۹۷	۴۷۹۹ سی	تاج الدین صاحب نئی دہلی	عہ/	یو-پی			
۷۴	۴۸۸۹ "	ممتاز الدین صاحب "	عہ/	۹۸	۴۰۰ "	ملک غلام سید صاحب "	۸/	۱	۵۹۸	محمد سعد اللہ صاحب گورکھپور	ہ/
۷۵	۴۸۹۰ "	سید عبدالحی صاحب "	ے/	۹۹	۵۴۰۱ "	محمد غیور صاحب "	۸/	۲	۶۰۵	بیگم مصباح الاسلام صاحب کانپور	۵ہ/
۷۶	۴۸۹۱ "	سید عبدالغنی صاحب "	سے/	۱۰۰	۵۴۰۲ "	منشی کریم بخش صاحب "	۸/	۳	۶۲۴	حافظ مشتاق احمد صاحب جھانسی	ے/
۷۷	۴۸۹۲ "	قدیر الدین احمد صاحب "	عہ/	۱۰۱	۵۴۰۳ "	صوفی غلام قادر صاحب "	۸/	۴	۶۲۸	عبدالحمید صاحب الہ آباد	عہ/
۷۸	۴۸۹۳ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عہ/	۱۰۲	۵۴۰۴ "	سید ضمیر الحسن صاحب برنی "	۸/	۵	۶۲۹	سردار محمد اکرم صاحب مظفر نگر	صہ
۷۹	۴۸۹۴ "	مولانا اصغر علی صاحب "	۴/	۱۰۳	۵۴۰۵ "	آغا علی مصطفیٰ صاحب "	۴	۶	۳۵۸۹ سی	بیگم اہلیہ منظور حسن صاحب علیگڑھ	۵ہ/
۸۰	۴۸۵۵ "	مولانا عبدالرزاق صاحب "	ع/	۱۰۴	۵۴۰۶ "	سید محمد ذاکر صاحب "	۴/	۷	۳۵۹۰ "	ڈاکٹر اظہر صاحب قدوائی "	ع
۸۱	۴۸۹۶ "	مولانا محبوب الٰہی صاحب "	۸/	۱۰۵	۵۴۰۷ "	منشی حبیب الرحمن صاحب "	۴/	۸	۳۵۹۱ "	خان بہادر حبیب اللہ صاحب "	ع/
۸۲	۴۸۹۷ "	حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان	صہ/	۱۰۶	۵۴۰۸ "	عبدالرحمن صاحب "	۴/	۹	۳۵۹۲ "	ڈاکٹر ابراہیم بیگ صاحب "	عہ/
۸۳	۴۸۹۸ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۱۰۷	۵۴۰۹ "	معصوم علی صاحب "	۴/	۱۰	۳۵۹۳ "	محمد بشیر صاحب "	عہ/
۸۴	۴۸۹۹ "	شیخ محمد سعید صاحب "	۴/	۱۰۸	۵۴۱۰ "	میاں محمد صاحب "	عہ/	۱۱	۳۵۹۴ "	بشیر احمد صاحب "	ع/
۸۵	۴۹۰۰ "	شیخ انیس الرحمن صاحب "	۴/	۱۰۹	۵۴۱۱ "	حامد علی صاحب "	۴/	۱۲	۳۵۹۶ "	مولوی عبدالخالق صاحب "	صہ/
۸۶	۴۷۸۸ "	عبدالرب صاحب "	عہ/	۱۱۰	۵۴۱۲ "	غالب علی شاہ صاحب "	ہے/	۱۳	۳۵۹۷ "	ڈاکٹر بابر مرزا صاحب "	ع/
۸۷	۴۷۸۹ "	حافظ عبدالحکیم صاحب "	سے/	۱۱۱	۵۴۱۳ "	محمد عبداللطیف صاحب "	عہ/	۱۴	۳۵۹۸ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	صہ/
۸۸	۴۷۹۰ "	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/	۱۱۲	۵۴۱۴ "	محمد اسلام صاحب "	۸/	۱۵	۳۵۹۹ "	آل احمد صاحب سرور "	ع/
۸۹	۴۷۹۱ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ/	۱۱۳	۵۴۱۵ "	غلام احمد صاحب پرویز "	۸/	۱۶	۳۶۰۰ "	رشید احمد صاحب صدیقی "	للعہ
۹۰	۴۷۹۲ "	عبدالواحد صاحب "	۴/	۱۱۴	۵۴۱۶ "	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب "	عہ/	۱۷	۵۰۵۱ "	مرزا سجاد حسین صاحب "	۸/
۹۱	۴۷۹۳ "	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب "	عہ/	۱۱۵	۵۴۱۷ "	سید باقر حسین صاحب "	۲/	۱۸	۵۰۵۲ "	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	۵ہ/
۹۲	۴۷۹۴ "	سید حامد علی صاحب "	عہ/	۱۱۶	۵۴۱۸ "	شمعون احمد صاحب "	۸/	۱۹	۴۶۲۴ "	سید ذوالحسنین صاحب اٹاوہ	ع/
۹۳	۴۷۹۵ "	محمد اشرف صاحب "	۸/	۱۱۷	۵۴۱۹ "	لیاقت اللہ خان صاحب "	۸/	۲۰	۴۶۲۵ "	سید احمد حسین صاحب فاروقی "	سے/
۹۴	۴۷۹۶ "	شیخ کریم بخش صاحب "	ع/	۱۱۸	۵۴۲۰ " دوجیر نمبر ۵۴۲۱	محمد شریف صاحب قریشی پروفیسر محمد عاقل صاحب	۸/ عہ/	۲۱	۴۶۲۶ "	غلام محی الدین خان صاحب "	عہ/
۹۵	۴۷۹۰ "	سید الحق صاحب "	۴/	۱۱۹	دوجیر نمبر	سید عروج الحسن صاحب رشید نعمانی صاحب	۴/ ۴/	۲۲	۴۶۲۷ "	سید الطاف حسین صاحب "	سے/
۹۶	۴۷۹۸ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ/			میزان کل نادے		۲۳	۴۶۲۸ "	عبدالحمید حشمت اللہ صاحبان کانپور	ے/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۴	۴۶۲۹ سی	سید محمد میر صاحب الہ آباد	ے/	۴۸	۴۸۰۵ سی	ظہور الحسن صاحب "	ے/	۴۲	دو چیز ۵۲۶	اقبال احمد سلمہٗ قائم گنج	۴/
۲۵	۴۶۳۰ "	ایس ایم عبد الحق صاحب "	عا/	۴۹	۴۸۰۶ "	رگھبیر پرشاد صاحب "	۸/	۴۳	۳۵ تا ۳۴	عظمت الرحمٰن صاحب لکھنو	عا/
۲۶	۴۶۳۱ "	سید محمد یوسف صاحب "	ے/	۵۰	۴۸۰۷ "	برج بہاری صاحب "	عہ/			میزان کل ۲ عـہ/	
۲۷	۴۶۳۲ "	مفتی فخر الاسلام صاحب "	ے/	۵۱	۴۸۰۸ "	سید آل علی صاحب سہارنپور	عہ/			**بنگال**	
۲۸	۴۶۳۳ "	سید محبوب علی صاحب "	صہ/	۵۲	۴۸۰۹ "	پیر جی عارف صاحب "	عہ/				
۲۹	۴۶۳۴ "	محمد نعیم الرحمٰن صاحب "	ے/	۵۳	۴۸۱۰ "	شیخ محمد امام محمد اکرام صاحبان "	ے/	۱	۴۳۵۶ سی	منور برادرس صاحبان کلکتہ	عہ/
۳۰	۴۶۳۵ "	ڈاکٹر عبد اللطیف خاں صاحب "	ے/	۵۴	۴۸۱۱ "	محمد یوسف صاحب "	عا/	۲	۴۳۵۷ "	ایس ایم رفیق صاحب "	عا/
۳۱	۴۶۳۶ "	مولوی ولی اللہ صاحب "	عہ/	۵۵	۴۸۱۲ "	منشی عبد الرحیم صاحب "	صہ/	۳	۴۳۵۸ "	حامد سعید صاحب "	۴/
۳۲	۴۶۳۷ "	منصور عالم صاحب "	ے/	۵۶	۴۸۱۵ "	محمد یٰسین خانصاحب "	۸/	۴	۴۳۵۹ "	عبد الکریم صاحب "	عہ/
۳۳	۴۶۳۸ "	سید سعدی صاحب "	عہ/	۵۷	۴۸۱۶ "	احسان اللہ خانصاحب "	صہ/	۵	۴۳۶۰ "	عبد الوہاب صاحب "	۴/
۳۴	۴۶۳۹ "	ڈاکٹر نجم الدین احمد صاحب "	ے/	۵۸	۴۸۱۷ "	مولوی عبد الحق صاحب "	۸ہ/	۶	۴۳۶۱ "	قاسم داداصاحب "	۴/
۳۵	۴۶۴۰ "	شیخ ذو الفقار اللہ صاحب "	عـہ/	۵۹	۴۸۲۲ "	شرف الدین خانصاحب "	عا/	۷	۴۳۶۲ "	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۳/
۳۶	۴۶۴۱ "	محمد احمد صاحب کاظمی "	عا/	۶۰	۴۸۲۴ "	ایس ایم شفیق احمد صاحب "	صہ/	۸	۴۳۶۳ "	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/
۳۷	۴۶۴۲ "	سید رضی الدین صاحب "	ے/	۶۱	۴۸۲۵ "	ایوب احمد صاحب آثم "	عا/	۹	۴۳۶۴ "	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب "	۸/
۳۸	۴۶۴۳ "	حسن محی الدین صاحب الہ آباد	عہ/	۶۲	۴۸۲۶ "	حاجی رحیم بخش محمد عمر صاحبان "	عا/	۱۰	۴۳۶۵ "	اے ایم خیرادی صاحب "	۸/
۳۹	۴۶۴۴ "	بیگم محمد نذیر صاحب پرتاب گڈھ	عا/	۶۳	۴۸۲۹ "	عبد السبحان صاحب نظامی "	عا/	۱۱	۴۳۶۶ "	الف اے خانصاحب "	۸/
۴۰	۴۶۴۵ "	سید بدل الرحمٰن صاحب بریلی	عـہ/	۶۴	۴۸۳۰ "	حاجی عبد المالک صاحب "	۸ہ/	۱۲	۴۳۶۷ "	مس آر ایس خانصاحب "	۴/
۴۱	۴۶۴۶ "	شمیم الصباح بیگم صاحبہ رامپور	ے/	۶۵	۴۸۳۷ "	مولوی محمد ہاشم صاحب "	عا/	۱۳	۴۳۶۸ "	مس کی کی خانصاحب "	۴/
۴۲	۴۶۴۷ "	بیگم مبارک علی خانصاحب "	ے	۶۶	۴۸۳۸ "	عزیز احمد صاحب "	۸ہ/	۱۴	۴۳۶۹ "	ایم ایوب ولی محمد صاحب "	۴/
۴۳	۴۶۴۸ "	محمد خلیل اللہ خانصاحب "	معہ/	۶۷	۴۸۳۹ "	اسرار احمد صاحب آزاد "	۸ہ/	۱۵	۴۳۷۰ "	عبد العزیز فتح محمد صاحب "	۴/
۴۴	۴۸۰۱ "	رام سرن داس صاحب بلند شہر	طہ/	۶۸	۴۸۴۰ "	حافظ محمد یوسف صاحب "	عہ/	۱۶	۴۳۷۱ "	اے رحمٰن مارفانی صاحب "	۴/
۴۵	۴۸۰۲ "	فخر اللہ صاحب "	۲/	۶۹	۵۰۰۱ "	احسان الحق صاحب جھانسی	۸/	۱۷	۴۳۷۲ "	اہلیہ یوسف ایم اکبانی صاحب "	۸/
۴۶	۴۸۰۳ "	محمد محمود اسلم خانصاحب "	عا/	۷۰	۵۰۰۲ "	عبد الحکیم صاحب "	عہ/	۱۸	۴۳۷۳ "	حلیمہ روشن فاطمہ دختران بی اکبانی صاحب	۴ہ/
۴۷	۴۸۰۴ "	ڈاکٹر ہری نرائن بیری صاحب	عہ/	۷۱	۵۰۰۳ "	حکمت اللہ خاں صاحب "	صہ/	۱۹	۴۳۷۴ "	اے جے دیرانی صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۰	سی ۴۳۰۵	شیخ محمد صدیق صاحب	عہ/	۴۴	سی ۴۴۰۰	عبدالرؤف صاحب	۸/	۶۸	سی ۴۴۲۴	غلام ملک حیدر صاحب	۴/
۲۱	۴۳۰۶	شیخ محمد سعید صاحب	عہ/	۴۵	۴۴۰۱	عبدالستار صاحب	۸/	۶۹	۴۴۲۵	مولوی نور محمد صاحب	۴/
۲۲	۴۳۰۷	میاں نصر بخش حاجی محمد سعید صاحبان	ہے/	۴۶	۴۴۰۲	شاہ کلیم الرحمن صاحب	عہ/	۷۰	۴۴۲۶	غلام محمد صاحب	۴/
۲۳	۴۳۰۸	ایچ ایم حفیظ صاحب	عکر/	۴۷	۴۴۰۳	ایس خلیل الرحمن صاحب	عہ/	۷۱	۴۴۲۷	محمد ہادی صاحب	۴/
۲۴	۴۳۰۹	سید آغا آفندی صاحب	عہ/	۴۸	۴۴۰۴	مولوی عبدالقدیر صاحب	عہ/	۷۲	۴۴۲۸	اللہ بخش دوست محمد صاحبان	۸/
۲۵	۴۳۸۰	عبدالعزیز صاحب انصاری	عہ/	۴۹	۴۴۰۵	محمود قاسم ادراجی صاحب	ہے/	۷۳	۴۴۲۹	سید شاہ محمد انوار حسین صاحب	۴/
۲۶	۴۳۸۲	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان	عہ/	۵۰	۴۴۰۶	قاضی محمد بشیر صاحب	عہ/	۷۴	۴۴۳۰	غلام حیدر جاؤلا صاحب	۸/
۲۷	۴۳۸۳	محمد کامل صاحب	عہ/	۵۱	۴۴۰۷	دیدار احمد صاحب	عہ/	۷۵	۴۴۳۱	مولوی رحیم الدین صاحب	عہ/
۲۸	۴۳۸۴	شیخ محمد رفیع صاحب	ہے/	۵۲	۴۴۰۸	محمد اسحٰق صاحب	عہ/	۷۶	۴۴۳۲	عبدالخالق صاحب	۸/
۲۹	۴۳۸۵	شیخ محمد نعمی صاحب	۴/	۵۳	۴۴۰۹	میاں محمد جان صاحب	للعہ/	۷۷	۴۴۳۳	عبدالمجید صاحب	۸/
۳۰	۴۳۸۶	اسمٰعیل شریف صاحب	۸/	۵۴	۴۴۱۰	سید احمد افضل صاحب	عہ/			میزان کل ۱ للعہ	
۳۱	۴۳۸۷	سلطان الاسلام صاحب	ے/	۵۵	۴۴۱۱	شیخ عبدالغنی صاحب	ہے/			**بمبئی**	
۳۲	۴۳۸۸	شاہ محمد حمیر صاحب	عہ/	۵۶	۴۴۱۲	شیخ محمد فاروق صاحب	عہ/				
۳۳	۴۳۸۹	فیاض الدین اینڈ کو	عہ/ ۱۲	۵۷	۴۴۱۳	سعیدہ خاتون صاحبہ	ع/	۱	سی ۳۱۹۱	معین الدین عارف صاحب	عہ/
۳۴	۴۳۹۰	نیو اسٹینڈرڈ ٹریڈنگ کمپنی	عسہ/	۵۸	۴۴۱۴	امین الدین احمد صاحب	۲/	۲	۳۱۹۲	الیہ	عہ/
۳۵	۴۳۹۱	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب	عہ/	۵۹	۴۴۱۵	عبدالاحد صاحب عثمانی	عہ/	۳	۳۱۹۳	عثمان حسین خاں صاحب	عہ/
۳۶	۴۳۹۲	عبدالستار صاحب ٹیلر	۸/	۶۰	۴۴۱۶	عبدالرزاق صاحب	۸/	۴	۳۱۹۴	ابراہیم عمادی صاحب	۴/
۳۷	۴۳۹۳	محمد تقی صاحب	۸/	۶۱	۴۴۱۷	محمد حبیب اللہ صاحب	۸/	۵	۳۱۹۵	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	ٹے/
۳۸	۴۳۹۴	حبیب الحسن صاحب	عہ/	۶۲	۴۴۱۸	محمد وزیر خاں صاحب	۸/	۶	۳۱۹۶	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش	ع/
۳۹	۴۳۹۵	محمد محفوظ الحق صاحب	عہ/	۶۳	۴۴۱۹	شیر علی اصغر علی صاحبان	۸/	۷	۳۱۹۷	عبدالعزیز غلام نبی صاحب	۴/
۴۰	۴۳۹۶	مولوی فخر الدین احمد صاحب	عسہ/	۶۴	۴۴۲۰	ایس ایچ محمد دین نور الٰہی صاحبان	سعہ/	۸	۳۱۹۸	حبیب رحیم صاحب باربیا	عہ/
۴۱	۴۳۹۷	محمد احمد صاحب	عہ/	۶۵	۴۴۲۱	حاجی عبدالکریم صاحب	عہ/	۹	۳۱۹۹	عبدالحمید اسماعیل صاحب	عہ/
۴۲	۴۳۹۸	محمد صالحین صاحب	ع/	۶۶	۴۴۲۲	مولوی محمد یحییٰ صاحب	عہ/	۱۰	۳۲۰۰	قاضی بابو صاحب	۴/
۴۳	۴۳۹۹	حاجی عبدالخالق صاحب	عہ/	۶۷	۴۴۲۳	حاجی فضل دین صاحب	۴/	۱۱	۳۲۰۱	حاجی ابوبکر موسیٰ صاحب جوہری	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۲	۳۲۰۲ سی	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری "	عمر	۵	۶۱۱	نوابزادہ محمد صداقت علی خانصاحب "	صہ	۲۹	۳۸۳۸ سی	سید محمد قطب الدین صاحب "	عا
۱۳	۳۲۰۳ "	محمد شبیر و علی محمد صاحبان "	عمر	۶	۶۱۲	" " اسد علی خانصاحب "	صہ	۳۰	۳۸۳۹ "	ایس ایم نصیر الدین صاحب "	عا
۱۴	۳۲۰۴ "	ابو بکر صاحب چھوٹانی "	عہ	۷	۶۱۳	شیخ نذیر الحق صاحب "	صہ	۳۱	۳۸۴۰ "	ایس امیر الدین صاحب "	عا
۱۵	۳۲۰۵ "	عبدالکریم صاحب لالہ "	عہ	۸	۶۱۴	نوابزادہ محمد اعجاز علی خانصاحب "	عمہ	۳۲	۳۸۴۲ "	کرنل مقبول حسن صاحب "	عمہ
۱۶	۳۲۰۶ "	حکیم عبدالرحمن صاحب "	ہم	۹	۶۱۵	ملک عبدالمجید خانصاحب "	صہ	۳۳	۳۸۴۳ "	سردار محمد اکبر خانصاحب "	صہ
۱۷	۳۲۰۷ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ	۱۰	۶۱۶	کمال دین صاحب "	صہ	۳۴	۳۸۴۵ "	کمیٹی صدر بذریعہ میر شمس الدین صاحب "	عمہ
۱۸	۳۲۰۸ "	محمد عبدالحمید خاں صاحب "	ہم	۱۱	۶۰۹	شیخ محمد حسین صاحب "	صہ	۳۵	۳۸۴۶ "	محمد اکبر خانصاحب "	عمہ
۱۹	۳۲۰۹ "	فقیہ عباس صاحب آرائی "	ہم	۱۲	۲۶۸۳ سی	غلام رسول صاحب شوق لاہور	عمہ			میزان کل سالعمہ	
۲۰	۳۲۱۰ "	مرزا اختر حسین صاحب "	عہ	۱۳	۲۶۸۶ "	افضل محمد صاحب بہاولپور	عمہ			**بہار**	
۲۱	۳۲۱۱ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب	عا	۱۴	۲۶۸۷ "	امام الدین صاحب بہاولنگر	صہ				
۲۲	۳۲۱۲ "	ڈپٹی نذر راجہ صاحب "	عہ	۱۵	۲۶۸۸ "	سردار محمد رحیم خانصاحب "	عمہ	۱	۵۹۷	عبدالرشید صاحب بانکی پور	عہ
۲۳	۳۲۱۳ "	مسنر ڈاکٹر کے اے حمید صاحب "	عا	۱۶	۲۶۸۹ "	عبدالعزیز صاحب "	صہ	۲	۳۴۲۸ سی	سید محبوب حسن صاحب مظفرپور	عا
۲۴	۳۲۱۴ "	عبدالحمید صاحب "	ہم	۱۷	۲۶۹۰ "	محمود خانصاحب "	عمہ	۳	۳۴۲۹ "	حاجی عبدالباسط صاحب "	عمہ
۲۵	۳۲۱۵ "	چودھری صاحب معرفت ڈی وائز برادرز "	عہ	۱۸	۲۶۹۱ "	سیف محمد صاحب "	صہ	۴	۳۴۳۰ "	سید محمد ذکی حسن صاحب "	صہ
۲۶	۳۲۱۶ "	شیخ احمد صاحب سنگے "	ہم	۱۹	۲۶۹۳ "	غلام محمد شاہ صاحب "	عمہ	۵	۳۴۳۱ "	ڈاکٹر حمید الدین صاحب انصاری	عا
۲۷	۳۲۱۷ "	شیخ احمد صاحب "	ہم	۲۰	۲۶۹۵ "	سید وزیر حسین صاحب "	عا	۶	۳۴۳۲ "	سید منصور احمد صاحب "	ے
۲۸	۳۲۱۸ "	حاجی سید عبداللہ صاحب "	ہم	۲۱	۲۶۹۷ "	حفیظ اللہ صاحب "	عمہ	۷	۳۴۳۳ "	حاجی عبدالنعار صاحب "	عہ
		میزان کل لعمہ		۲۲	۲۶۹۹ "	فتح محمد صاحب سونگی "	للعہ	۸	۳۴۳۴ "	انڈین شوگر ورکس سیوان	سہ
		پنجاب و سرحد		۲۳	۲۷۰۰ "	مرزا امین اللہ خانصاحب "	سے			میزان کل سہ	
				۲۴	۳۸۳۳ "	نذیر احمد صاحب "	عمہ			**حیدرآباد دکن**	
۱	۵۹۹	ڈاکٹر محمد عظیم خانصاحب گوجرانوالہ	صہ	۲۵	۳۸۳۴ "	سید صادق علیصاحب "	عمہ				
۲	۶۰۰	چوہدری عبدالحمید صاحب "	صہ	۲۶	۳۸۳۵ "	ایم اے مجید صاحب بہادیور	عہ	۱	۶۰۱	ڈاکٹر اے ایل سعید صاحب "	صہ
۳	۶۰۹	غلام فرید خانصاحب کرنال	صہ	۲۷	۳۸۳۶ "	حاجی احمد صاحب "	سے	۲	۶۲۲	اے کے مشتاق صاحب "	عمہ
۴	۶۱۰	نوابزادہ منور علی خانصاحب "	صہ	۲۸	۳۸۳۷ "	عبدالرحمن صاحب "	عا			میزان کل عمہ	

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
سی پی				**دیگر و بیرون ہند**				۲	۶۲۳	خان محمد صاحب لمرد کینیا کالونی افریقہ	۱۵
۱	۶۲۷	ایس لعل محمد صاحب جبلپور	۔ے	۱	۲۰۲	عالیمرتبت شہرالملک قاضی علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	عہ			میزان کل	۱۵ ے
		میزان کل	۔ے								

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۹۲	ایک بہی خواہ جامعہ رنگون	عہ	۱۶	۲۶۹۸ سی	اللہ داد خانصاحب "	عہ	۳۱	۲۸۳۳ سی	امتیاز علی خانصاحب "	۸ر
۲	۶۰۳	پنڈت جواہرلال صاحب نہرو الہ آباد	صہ	۱۷	۲۸۳۴	کالونی کلرک صاحبان "	صہ	۳۲	۲۸۳۴"	صالح محمد خانصاحب "	عہ
۳	۶۲۱	اے کیو ضیا صاحب کراچی	عہ	۱۸	۲۸۱۴"	مولوی محمد اشرف صاحب "	عہ	۳۳	۲۸۳۵"	سعید عمر صاحب "	عگر
۴	۶۲۱	پنڈت جواہرلال صاحب نہرو الہ آباد	صہ	۱۹	۲۸۴۴"	محمد دین صاحب "	عگر	۳۴	۲۸۳۶"	حاجی رشید احمد صاحب "	۴ر
۵	۶۴۲	" " "	صہ	۲۰	۲۵۱۳"	حاجی فضل الرحمن صاحب سہارنپور	۸ر	۳۵	۵۲۰۱"	مشتاق علی خانصاحب رہتک	عہ
۶	۶۴۵	قاضی خضرالدین صاحب "	۸ر	۲۱	۲۸۱۴"	مرزا عزیز بیگ صاحب "	عہ	۳۶	۵۲۰۲"	جان محمد خان صاحب "	صہ
۷	۶۴۶	صاحب داد صاحب "	عہ	۲۲	۲۸۱۸"	ایزد حسن صاحب "	۸ر	۳۷	۵۲۰۳"	راؤ نور احمد صاحب کلانور	عہ
۸	۶۴۷	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ	۲۳	۲۸۱۹"	مظاہر حسن صاحب "	۸ر	۳۸	۵۲۰۵"	عبدالسلام خانصاحب رہتک	عہ
۹	۶۴۸	ایک خادم قوم "	عہ	۲۴	۲۸۲۰"	عبدالواحد صاحب "	۴ر	۳۹	۵۲۰۶"	سلیمان خان صاحب "	عہ
۱۰	۶۴۹	خان عبدالغفور صاحب "	عہ	۲۵	۲۸۲۱"	حبیب اصغر صاحب "	۴ر	۴۰	۵۲۰۷"	ظفریاب صاحب جمعدار "	۴ر
۱۱	۲۶۸۴ سی	نواب ظفر خانصاحب لاہور	عہ	۲۶	۲۸۲۳"	ممتاز علی خان صاحب "	صہ	۴۱	۵۲۰۸"	شیخ ذاکرالدین صاحب "	عگر
۱۲	۲۶۸۵"	بشیر احمد صاحب ہمایوں "	عہ	۲۷	۲۸۲۷"	ڈاکٹر مقصود حسن صاحب "	عگر	۴۲	۵۲۰۹"	مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب	عہ
۱۳	۲۶۹۱"	مستری خیردین صاحب بھاولنگر	عہ	۲۸	۲۸۲۸"	احمد حسن خانصاحب "	صہ	۴۳	۵۲۱۰"	راؤ عبدالحمید صاحب ہانسی	عہ
۱۴	۲۶۹۴"	میر محمد صاحب "	عگر	۲۹	۲۸۳۱"	عبدالرب صاحب "	۴ر	۴۴	۵۲۱۱"	شیخ اشفاق علی صاحب "	عہ
۱۵	۲۶۹۶"	رحمانی صاحب "	عہ	۳۰	۲۸۳۲"	حاجی عبدالرحمن صاحب "	عگر			میزان کل	۱۲ ما ۱۲

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو جون ۳۹ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۶۹۱۸	نبی بخش ایم میمن صاحب حیدر آباد	۱۹	۶۹۳۶	خان بہادر اللہ بخش صاحب ”	۳۷	۶۹۵۴	ضیاء الدین شمس الدین صاحبان سندھ
۲	۶۹۱۹	او ایچ انصاری صاحب میرپور خاص	۲۰	۶۹۳۷	محمد اسلم صاحب ”	۳۸	۶۹۵۵/۱	مولوی حکیم الدین صاحب جیمس آباد
۳	۶۹۲۰	عبدالحمید عبدالرحمٰن صاحب نوابشاہ	۲۱	۶۹۳۸	مقبول خانصاحب ”	۳۹	۶۹۵۶	محمد اکبر صاحب حیدر آباد سندھ
۴	۶۹۲۱	حاجی محمد علی صاحب ”	۲۲	۶۹۳۹	سیٹھ احمد موسیٰ صاحب اینڈ برادرس	۴۰	۶۹۵۶	نور محمد جتوئی خانصاحب ”
۵	۶۹۲۲	عزیز الدین احمد صاحب فاروقی سکھر	۲۳	۶۹۴۰	سید محمد حسین شاہ صاحب نقوی نوابشاہ	۴۱	۶۹۵۷	ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب ”
۶	۶۹۲۳	باز محمد شاہ صاحب ”	۲۴	۶۹۴۱	فدا علی ایم لقمان جی صاحب ”	۴۲	۶۹۵۸	محمد صدیق صاحب میمن ”
۷	۶۹۲۴	محمد اسمٰعیل نبدعل صاحب ”	۲۵	۶۹۴۲	میسرز دی سودیشی بوٹ اسٹور ”	۴۳	۶۹۵۹	شیخ عبدالعزیز صاحب قندھاری ”
۸	۶۹۲۵	سید خیر شاہ صاحب ”	۲۶	۶۹۴۳	ایس جے اینڈ جی فضل الٰہی صاحب ”	۴۴	۶۹۶۰	میر علی احمد خانصاحب ”
۹	۶۹۲۶	خان محمد قاضی اکبر علی صاحب ”	۲۷	۶۹۴۴	ڈاکٹر شیخ احمد صاحب حیدر آباد سندھ	۴۵	۶۹۶۱	ایچ ایم حبیب اللہ صاحب ”
۱۰	۶۹۲۷	علاء الدین محمد یونس خانصاحب ”	۲۸	۶۹۴۵	ڈاکٹر الیاس اصغر شاہ صاحب ”	۴۶	۶۹۶۲	عبدالہادی صاحب دھول
۱۱	۶۹۲۸	ایم اے انصاری صاحب ”	۲۹	۶۹۴۶	حکیم شمس الدین احمد صاحب ”	۴۷	۶۹۶۳	خواجہ افضل الدین صاحب ”
۱۲	۶۹۲۹	رئیس رسول بخش خانصاحب ”	۳۰	۶۹۴۷	میر ایوب خانصاحب کراچی	۴۸	۶۹۶۴	بیگم ڈاکٹر امیر الدین صاحب ”
۱۳	۶۹۳۰	عبدالغفار صاحب میرپور خاص	۳۱	۶۹۴۸	ایس جی مصطفےٰ صاحب ”	۴۹	۶۹۶۵	ڈاکٹر محمد شریف صاحب بالہ
۱۴	۶۹۳۱	شیخ عبدالمجید صاحب سندھی کراچی	۳۲	۶۹۴۹	محمد صادق صاحب ”	۵۰	۶۹۶۶	وائی آرباریا صاحب لاڑکانہ
۱۵	۶۹۳۲	حکیم فتح محمد صاحب سیوہانی ”	۳۳	۶۹۵۰	پیر الٰہی بخش صاحب ”	۵۱	۶۹۶۷	محمد موسیٰ صاحب ”
۱۶	۶۹۳۳	اسحاق یعقوب سلیمان صاحب ”	۳۴	۶۹۵۱	امیر علی چوہدری صاحب ”	۵۲	۶۹۶۸	محمد بخش اے میمن صاحب ”
۱۷	۶۹۳۴	پی این مہتہ صاحب ”	۳۵	۶۹۵۲	حسن افروز صاحب ”	۵۳	۶۹۶۹	عبداللہ آخوند صاحب ”
۱۸	۶۹۳۵	عبدالعبد بکمل صاحب ”	۳۶	۶۹۵۳	نواب مجیب علی خانصاحب ناجور	۵۴	۶۹۷۰	ایم آئی اے پل صاحب ”

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۵۵	۶۹۷۱	اے کے رفیق صاحب "	۶۹	۶۹۸۵	انتخاب علی صدیقی صاحب "	۸۳	۷۰۰۱	کلیداس صاحب "
۵۶	۶۹۷۲	حاجی ابراہیم مطیف صاحب بمبئی	۷۰	۶۹۸۶	عبدالحمید ظفری صاحب "	۸۴	۷۰۰۲	سید دلاور حسین شاہ صاحب "
۵۷	۶۹۷۳	سید حسین صاحب "	۷۱	۶۹۸۷	قاضی فضل اللہ صاحب لاڑکانہ	۸۵	۷۰۰۳	طفیل محمد صاحب "
۵۸	۶۹۷۴	عبدالقادر صاحب "	۷۲	۶۹۸۸	کے الٰہی رحیم بخش صاحب "	۸۶	۷۰۰۴	علی شبر صاحب نیروبی افریقہ
۵۹	۶۹۷۵	سید اسمٰعیل صاحب "	۷۳	۶۹۸۹	اے ایس فاروقی صاحب "	۸۷	۷۰۰۵	محبوب عالم صاحب بجنور
۶۰	۶۹۷۶	عبدالرحمٰن بنگلط صاحب "	۷۴	۶۹۹۰	تونبہ رام مسول صاحب "	۸۸	۷۰۰۶	سید ٹرا صاحب خانپور
۶۱	۶۹۷۷	جے ایل پارس صاحب "	۷۵	۶۹۹۱	تاج محمد صاحب "	۸۹	۷۰۰۷	حکیم مرزا حیدر بیگ صاحب بمبئی
۶۲	۶۹۷۸	خواجہ غلام جیلانی صاحب "	۷۶	۶۹۹۲	یار محمد جنجو صاحب "	۹۰	۷۰۰۸	واحد محمود صاحب "
۶۳	۶۹۷۹	مولانا عبدالباری صاحب "	۷۷	۶۹۹۳	حاجی جی ایچ قاسم صاحب "	۹۱	۷۰۰۹	محمد نذیر صاحب "
۶۴	۶۹۸۰	میر اصغر علی صاحب جامعی "	۷۸	۶۹۹۴	عابد علی صاحب بمبئی	۹۲	۷۰۱۰	قمر علی صاحب شملہ
۶۵	۶۹۸۱	محی الدین احمد صاحب قصوری "	۷۹	۶۹۹۶	واحد علی صاحب شکارپور	۹۳	۷۰۱۱	شفیق احمد صاحب دہلی
۶۶	۶۹۸۲	نسیم الدین احمد حنفی صاحب "	۸۰	۶۹۹۸	محمد اسمٰعیل صاحب لاڑکانہ	۹۴	۷۰۱۲	اصغری بیگم صاحبہ بمبئی
۶۷	۶۹۸۳	سیٹھ عبدالرسول قاسم صاحب "	۸۱	۶۹۹۹	لکھی ٹیک چند نارائن داس صاحب "	۹۵	۷۰۱۳	قمر سیر کٹی صاحب "
۶۸	۶۹۸۴	حسن میاں کالا سلطان صاحب "	۸۲	۷۰۰۰	رضا محمد صاحب ٹھٹھو "	۹۶	۷۰۱۴	محمد شاہ صاحب حیدرآباد سندھ

اعلان

اردو اکادمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ذیل کے ہر مضمون پر مبلغ دو سو روپے انعام دینا تجویز کیا ہے جن صاحب کا مقالہ سب سے بہتر ہوگا انھیں مذکورہ بالا انعام دیا جائیگا۔ اکادمی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اس کے علاوہ اکادمی منتخب مقالہ جات کے حقوق اشاعت اپنے ذمہ رکھے گی مقالہ میں تقریباً پچاس ہزار الفاظ ہونے چاہئیں اور تمام مقالے سکریٹری اردو اکادمی کے پاس ۱۵ ستمبر تک پہنچ جانے چاہئیں جو صاحب اس مقالہ نویسی میں شرکت پسند کریں وہ پہلے اپنے مضمون کے انتخاب سے سکریٹری کو مطلع کردیں۔ (سکریٹری اردو اکادمی جامعہ دہلی)

اشتراکیت۔ نازی ازم۔ سامراج۔ وطنیت۔ سرمایہ داری۔ بحیرہ روم کی سیاست۔ بحرالکاہل کی سیاست۔ امریکہ اور سیاست عالم۔ نوآبادیوں کی تقسیم۔ ممالک اسلامیہ کی سیاست۔ فاسزم۔

امتحان کا طریقہ

صحیح طریقہ امتحان کا یہ ہے کہ امتحان دینے والے اور ممتحن کا تعلق گواہ اور وکیل مخالف کا ہو اور نہ تھانیدار کا سا ہو بلکہ مریض اور طبیب کا سا ہو جس طرح بیمار اور معالج دونوں کی متحدہ کوشش اس امر میں صرف ہوتی ہے کہ مرض کی صحیح تشخیص ہو اور مفید مشورہ دیا جا سکے اسی طرح امیدوار امتحان اور ممتحن دونوں کو اتحاد عمل اور باہمی مدد کے ذریعہ سے مقدم الذکر کے قوائے ذہنی کی نشوونما میں آسانی پیدا کرنا چاہیے۔

(ڈاکٹر سید عابد حسین)

[illegible]

(مطبوعہ بااہتمام برقی پریس دہلی)

([illegible])

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ
"ناظم"
حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

اخلاقی سیرت کی تعمیر

معلم کیواسطے جو ذہن اور سیرت کی تربیت کرنا چاہتا ہے، یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ان نفسی رجحانات کا بغور مطالعہ کرے جو عمر کی مختلف منزلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور بچوں اور نوجوانوں کے مشاغل اور اعمال کے محرک ہوتے ہیں۔ اگر وہ ان کے تمام درسی اور غیر درسی مشاغل کی تنظیم اسی طرح کریگا کہ ان میں ان نفسی رجحانات کو اظہار کا موقع ملے اور ان میں ربط و ترتیب قائم ہو تو طلبہ جو کچھ حاصل کرینگے خواہ اس کا تعلق علمی قابلیت سے ہو، یا اخلاقی صفات اور عادات سے، وہ انکی شخصیت کا جزو ہو جائیگا، کیونکہ انکے مشاغل کی محرک خود انکی ذات ہوگی۔ برخلاف اس کے اگر ہم مدرسہ میں طلبہ کے فطری شوقوں اور رجحانوں کی طرف توجہ نہ کرینگے اور ان کو نظر انداز کر کے خارجی محرکات مثلاً استاد کا خوف یا انعام کے لالچ یا باہمی رشک و مسابقت کے جذبہ سے کام لینگے تو ان کی تعلیم محض سطحی ہوگی اور ان کے اعمال اور سیرت پر کوئی دیرپا اثر نہ ڈالیں گے

(خواجہ غلام السیدین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

جلد ۴ | بابت اگست ۱۹۳۹ء مطابق جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | نمبر ۷

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت فی پرچہ ۲ر

حالات جامعہ

پہلی اگست کو جامعہ کے تمام مدرسے باقاعدہ کھل گئے جامعہ نگر اوکھلا میں گنجائش کی کمی کی وجہ سے، گو جون کے پہلے ہی ہفتہ میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ دارالاقامہ میں جگہ نہیں ہے اس لئے داخلہ کی درخواستیں نہ بھیجی جائیں، لیکن اس کے باوجود، اس کثرت سے درخواستیں آئیں کہ بہت سی نامنظور کر دینی پڑیں۔

تعلیمی مرکز میں غیر اقامتی طلبہ کی ادھر کئی سال سے نہایت کثرت سے درخواستیں آتی ہیں مگر لاری میں جگہ کی کمی کی وجہ سے بہت سی درخواستیں نامنظور کر دینی پڑتی تھیں امسال چونکہ دوسری لاری لی گئی ہے جو نسبتہً عمدہ اور بڑی ہے، اس لئے داخلہ بھی اسی نسبت سے زیادہ ہوئے ہیں۔ لیکن درجوں کی تنگی کو دیکھتے ہوئے پھر بھی تعداد کو محدود ہی رکھنا پڑا۔

کالج میں خصوصیت کے ساتھ درجہ خاص میں مدرسۃ الاصلاح اعظم گڑھ، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل طلبہ کے داخلے زیادہ ہوئے ہیں۔

استادوں کے مدرسہ میں بھی بہت سی درخواستیں آئی تھیں مگر چونکہ امسال استادوں کا مدرسہ اوکھلا منتقل کر دیا گیا ہے اور وہاں ابھی تک عمارت مکمل نہیں ہوئی ہے اس لئے داخلے میں جگہ کا خیال رکھا گیا ہے۔

ریاست رام پور میں اصلاح تعلیم کی کوشش کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں، جامعہ سے، ایک ایسے شخص کی خواہش کی گئی تھی جو اس سلسلہ میں ریاست کی مدد کر سکے۔ جناب اکبر علی صاحب نگراں جامعہ نگر اوکھلا، ناظم تعلیمات اور رامپور کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ جناب سعید انصاری صاحب پرنسپل استادوں کا مدرسہ کام کر رہے ہیں۔

استادوں کے مدرسہ کی عمارت گو اوکھلا میں ابھی زیر تعمیر ہے مگر استادوں کا مدرسہ ابھی سے وہاں منتقل کر دیا گیا ہے۔ دارالاقامہ اور تعلیم کے لئے دو عمارتیں کرایہ پر لے لی گئی ہیں۔

حکومت یو۔پی نے جنوری سنہ ۳۹ء میں جامعہ کی جونیئر، سینیر، اور سندی کی ڈگریوں کو حسب ترتیب میٹرک، ایف اے اور بی اے کے مساوی تسلیم کیا تھا۔ گذشتہ مہینہ میں حکومت بہار نے بھی اسے تسلیم کر لیا ہے اور اس کا باقاعدہ سرکاری اعلان کر دیا ہے۔

تعلیمی مرکز کے ابتدائی پنجم کے بچوں نے اس سال سے 'ہنر' کے نام سے ایک قلمی روزانہ اخبار نکالنا شروع کیا ہے۔

جس میں جامعہ خصوصًا تعلیمی مرکز کے حالات اور روزانہ کی خبریں درج ہوتی ہیں۔ مدیر کے علاوہ اس کے مستقل تین نامہ نگار ہیں۔ ایک عام نامہ نگار، ایک لاری کے لئے اور ایک تعلیمی مرکز کے لئے۔

بچے نہایت دلچسپی سے اپنے ذوق کے مطابق خود ہی خبریں جمع کرتے ہیں اور انھیں شائع کرتے ہیں۔

جامعہ کے تمام دارالاقاموں کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ تقریبًا تمام انتظامات خود طلبا انجام دیتے ہیں نگراں کا کام صرف یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ آیا تمام کام خوش اسلوبی اور عمدگی کے ساتھ انجام پا رہے ہیں یا نہیں۔ اگر کہیں کوتاہی پاتا ہے تو اس کی طرف توجہ کرا دیتا ہے۔

جدید سال کے تقریبًا تمام دارالاقاموں کے ناظموں کے انتخابات ہو چکے ہیں اور ان جدید کارکنوں نے اپنی متعلقہ ذمہ داریوں کو با حسن انجام دینے کی کوشش شروع کر دی ہے جو ہر منزل دبرائے طلبائے کالج کا انتخاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے بقیہ دارالاقاموں کے انتخابات انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں شائع کئے جائیں گے۔

۱ -	ناظم عام	عبداللطیف اعظمی صاحب
۲ -	ناظم طعام	حسن سبحانی صاحب صدیقی
۳ -	ناظم نماز	محمد اسمٰعیل سیامی صاحب

ابھی تک ثانوی چہارم (جامعہ جونیر) میں عربی اختیاری مضمون کی حیثیت سے داخل تھا مگر مجلس تعلیمی نے اب اسے لازمی مضمون قرار دیدیا ہے۔

البلاغ مصر کا نہایت مشہور اور موقر عربی روزانہ اخبار ہے۔ اس کی پہلی اگست کی اشاعت میں تاجدار دکن کے گراں قدر عطیہ کی خبر شائع ہوئی ہے اور خسرو دکن، سر اکبر حیدری وزیر اعظم اور ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ کی تصویریں بھی شائع ہوئی ہیں اور جامعہ کی خدمات اور فرمانروائے حیدرآباد کی فیاضیوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے

ہمیں افسوس ہے کہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے اس کی تلخیص شائع نہ کر سکے ورنہ ہمدردان جامعہ کی دلچسپی کا باعث ہوتی۔

مغل لائن اسکالرشپ

مغل لائن کمپنی نے مبلغ ۲۵۰ روپے کا سالانہ وظیفہ "مغل لائن اسکالرشپ" کے نام سے پانچ سال تک جامعہ کو دینا منظور کیا ہے جامعہ نے اس وظیفہ کو عہ ماہوار کے حساب سے عربی مدارس کے ان دو طالب علموں کو دینے کا فیصلہ کیا ہے جو کسی مستند مدرسہ کے فارغ التحصیل ہوں ہم مغل لائن کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں امید ہے کہ اور تجارتی ادارے بھی اس نیک مثال کی تقلید کرینگے

خسرو دکن کی طرف سے جامعہ ملّیہ کی سرفرازی

خسرو دکن کے گراں قدر عطیہ کی اطلاع مع شکریہ کے گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق جناب قاضی عبدالغفار صاحب نے اپنے اخبار "پیام" روزانہ میں ایک شذرہ لکھا ہے اسے ہم ذیل میں، مزید شکریہ کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔

(مرتب)

تمام ہندوستان میں جامعہ ملیہ دہلی اپنی قسم کا ایک ہی تعلیمی ادارہ ہے جس کے مخصوص تعلیمی نصب العین نے ملک کے ہر طبقہ اور فرقہ میں ایک ہمہ گیر مقبولیت حاصل کر لی ہے، جامعہ کی ایک بہت نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ باوجودیکہ وہ خود ایک عظیم الشان سیاسی بحران کی یادگار ہے اور باوجودیکہ اس کا سنگ بنیاد اسی زمانہ کے سیاسی زعما کے ہاتھوں نے نصب کیا تھا لیکن وہ تمام سیاسی علائق سے آزاد رہ کر اپنا کام کرتا رہا اور آج ایک قطعاً غیر سیاسی اور خالصتاً تعلیمی ادارہ کی حیثیت سے وہ اس منزل پر ہے جہاں ملک کا ہر سیاسی اور غیر سیاسی مکتب خیال اس کے تعلیمی اور تعمیری تصورات کو قبول کرتا ہے جامعہ کے قوم پرست ارباب کار نے اپنے تعلیمی تخیل کی تعمیر میں ملک کی قومی فطرت اور نئی نسلوں کی نئی ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر اپنے لئے ایک نیا رستہ پیدا کیا اور آج اس کے نصب العین کی مقبولیت اس امر کا بین ثبوت ہے کہ اس کا وجود ایک بہت بڑی قومی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ مخلصانہ رضاکاری اور ذاتی قربانی کی مضبوط چٹان پر جامعہ کے قومی خدام نے اپنے ارادوں کی ایک مستحکم عمارت تیار کی اور ان لوگوں کو جو ایک از کار رفتہ تعلیمی تنظیم کے اندر اپنے تصورات کو محبوس کر کے اپنی نئی نسلوں کے قویٰ کو ضائع کر رہے تھے، ایک جدید تصور کی جانب دعوت دی۔ ایک عرصہ تک بہت سے کم نظر یہ سمجھا کئے کہ یہ ادارہ ملک کی سیاسی تحریکوں کا محض ایک ضمیمہ ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ ارباب جامعہ کی جدوجہد کے نتائج نے ان لوگوں کو بھی بتا دیا کہ جامعہ کا تخیل کسی سیاسی یا غیر سیاسی تحریک کا ضمیمہ یا شاخسانہ نہیں ہے بلکہ وہ بجائے خود ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور ایک بالکل جدید تعلیمی فضا پیدا کر رہا ہے۔ جامعہ کے قومی رضاکار جن میں سے ہر ایک ان جدید تعمیری تصورات کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر چکا ہے۔ قومی لیڈری کے تمام مشتبہ اعزازات سے اپنا دامن بچا کر گزر گئے اور انھوں نے اپنے اس ادارہ کے لئے اشتہار بازی اور پروپیگنڈے کے ان رائج الوقت طریقوں کو اختیار کرنا پسند نہیں کیا جو قومی لیڈری کے میدان میں بہت سی چھوٹی بڑی کشتیوں کے بادبان بنائے جاتے ہیں۔ جامعہ کی یہی خصوصیت کہ وہ پروپیگنڈے کے اس پرشور میدان سے ہمیشہ علٰحدہ رہا اس کی کامیابی کا اصلی راز ہے۔ ملک کے کسی گوشہ میں جامعہ کی دھواں دھار تقریریں نہیں سنی گئیں۔ کسی نے ان کی صورت دیکھ کر اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے بلند نہیں کئے گئے کہیں کسی نے ان کے شاندار جلوس نکلتے نہیں دیکھے۔ ان کے گلے زرتار ہاروں سے خالی اور ان کے ہاتھ عقیدتمندوں کے بوسوں سے محروم

سے ہے جو کچھ قوم کے لیڈر کا حصہ ہے۔ اس میں سے ان بیچارے مزدوروں نے کبھی کچھ نہیں مانگا! اور یہی سبب ہے کہ آج ہندوستان میں جامعہ ملیہ کی جو ساکھ قائم ہے وہ کسی دوسرے قومی ادارہ کی نہیں ہے۔ اپنے مقصد کے اندر اپنے وجود کو فنا کر کے جامعہ ملیہ کے ان مزدوروں اور معماروں نے قومی خدمت کا ایک بہتر اور زیادہ قابل تقلید نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

معارف پرور تاجدار دکن کی جوہر شناس نظر نے اس قومی ادارہ کی خوبیوں کو پرکھا اور اپنی توجہات شاہانہ کا مستحق پایا۔ بقائے دوام کی یہ سب سے بڑی سند ہے جو جامعہ ملیہ کو نصیب ہوئی ہے اور ہم اس کے ارباب کار کو دلی مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کے اس عزیز ادارہ کا وجود اب ایک ایسے مرکز سے وابستہ ہے جس سے بہتر ان کے عزائم کو کوئی دوسرا مرکز نصیب نہیں ہو سکتا تھا۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس تمام بر اعظم میں کوئی مفید اور ضروری تحریک ایسی نہیں جو حضرت سلطان العلوم کی بارگاہ معارف پرور سے فیض یاب نہ ہوتی ہو لیکن یہ شاہانہ سرپرستی صرف مستحقین ہی کو حاصل ہوتی ہے اور جو ادارہ توجہات شاہانہ سے سرفراز ہو جائے اس کی خدمات کی اس سے بڑی کوئی سند نہیں ہو سکتی ہے علاوہ اس گراں قدر ماہوار امداد کے جو خزانۂ عامرہ سے جامعہ ملیہ کو دی جاتی ہے اور علاوہ اس یکمشت عطیہ کے جو گذشتہ سال عطا ہو چکا ہے۔ اب یہ ایک لاکھ کا عطیہ مزید التفات شاہانہ کا ایک ہمت افزا اشارہ ہے اس سے پہلے جو ۵۰ ہزار روپیہ عطا فرمائے گئے تھے اس رقم سے ارباب جامعہ نے اپنے ادارہ کی مستقل عمارات کے لئے جمنا کے کنارے ایک پر فضا مقام پر زمین خرید لی تھی اور اب اس مزید عطیہ سے اس زمین پر جامعہ کی جو عمارات تکمیل پائیں گی وہ اسی ابر کرم کی یادگاریں ہوں گی جس کے فیض سے ملت کی ہزاروں کھیتیاں سیراب ہو رہی ہیں۔

اس عطیہ کو ہم صرف اس لئے گراں قدر نہیں کہتے کہ اس کی مقدار ایک لاکھ ہے بلکہ اس لئے زیادہ گراں قدر سمجھتے ہیں کہ جامعہ ملیہ پر حضرت اقدس و اعلیٰ کی توجہات شاہانہ کا اشارہ تمام ملک کے اہل خیر کو اس قومی ادارہ کی امداد و اعانت پر اور بھی زیادہ آمادہ کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس شاہانہ عطیہ سے جامعہ ملیہ کی مفید زندگی کا ایک نیا باب شروع ہوتا ہے۔

ناحق شناسی ہوگی اگر اس واقعہ کے سلسلہ میں نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر کی علم دوستی اور وسیع النظری کا شکریہ ادا نہ کیا جائے نواب صاحب موصوف نے اپنی تمام عمر تعلیمی اور قومی تحریکات کی جو سرپرستی فرمائی ہے اس کی ہزارہا نظرافروز مثالیں اور یادگاریں موجود ہیں فی الحقیقت اس معاملہ میں حیدرآباد کے بلند حوصلہ صدر اعظم اپنے آقا اور ولی نعمت کے ایک عقیدت مند پیرو اور مقلد ہیں اور جامعہ کی خوش نصیبی ہے کہ نواب صاحب ممدوح کی مؤثر ہمدردیاں اس کو حاصل ہوئیں۔ ہم کو معلوم ہے کہ سر اکبر حیدری کی ہمدردیاں جب کسی ادارہ یا تحریک کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہیں تو وہ مستقل اور پائیدار ہوا کرتی ہیں اور اس لئے جامعہ ملیہ کے ساتھ صاحب موصوف کی ہمدردی اور دلچسپی بجائے خود اس قومی ادارے کا ایک انمول سرمایہ ہے۔

بچّے کی تعلیم و تربیت

پستالوزی کو جدید تعلیم میں، جو مقام حاصل ہے، اس سے اہلِ نظر اچھی طرح واقف ہیں اس نے اپنے ایک انگریز دوست، جے پی گریوز کو بہت سے خطوط لکھے تھے، جن میں بچوں کے طریق تعلیم و طرز تربیت کے متعلق بہت سے اصول بیان کئے ہیں۔ ذیل میں ایک خط کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے، بچے کی تربیت میں استاد سے زیادہ، اس کے والدین کو دخل ہوتا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ وہ بھی اسے غور سے پڑھیں گے اور استفادہ کی پوری کوشش کریں گے۔

(مرتب)

نوخیز بچے کے ذہنی ارتقا کے لئے میں جو دوسرا ابتدائی قاعدہ بچے کی والدہ کو سکھاؤں گا یہ ہے۔

"بچہ کو محض اس قابل نہ بناؤ کہ وہ تمہاری سکھائی ہوئی باتوں کی نقل کر سکے بلکہ ذہنی تعلیم و تہذیب میں اسے خود محرک بننے دو" اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ بچے کی ماں یہ بات ذہن نشین کر لے کہ اس کا بچہ نہ صرف چند خیالات اور مسلمہ حقیقتوں پر توجہ کرنے اور انھیں یاد رکھنے کی اہلیت رکھتا ہے بلکہ دوسروں کے خیالات سے بالکل آزاد، اس کے ننھے دماغ میں غور و خوض کا مادہ بھی موجود ہوتا ہے، یہ بہت اچھی بات ہے کہ ایک بچہ کو سبق پڑھنا اور لکھنا اور یاد کرنا اور دہرانا سکھا دیا جائے لیکن اس سے بدرجہا بہتر یہ ہے کہ بچے کو غور کرنا سکھایا جائے، ہم دوسروں کی رائے کو اپنے فائدہ کے لئے بہترین طریق پر استعمال کر سکتے ہیں اور ہمارے لئے ان رایوں سے آگاہ رہنا مفید ثابت ہو سکتا ہے لیکن ہم اوروں کے لئے بہت زیادہ کار آمد اسی وقت بن سکتے ہیں اور ہمارا شمار معاشرہ کے قابل قدر افراد میں اسی حالت میں ہو سکتا ہے جب ہم خود اپنی ذہنی قوتوں سے کام لیں، ہم خود اپنے تجسس اور تحقیق سے نتیجے نکالیں اور ان نظریوں کو عملی شکل دیں، جنھیں ہم بجا طور پر اپنی "ذہنی املاک" کہتے ہیں۔ میں اس وقت ان اہم خیالات کا ذکر نہیں کر رہا ہوں جو وقتاً فوقتاً لوگوں کے سامنے آتے رہتے ہیں اور جن سے علم و فن کو ترقی ہوتی ہے یا نوع انسانی کو ایک عمومی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ میں اس ذہنی ملک کا ذکر کر رہا ہوں جسے ہر شخص حتیٰ کہ زندگی کے ادنیٰ ترین طبقہ کا ایک کمزور ترین فرد بھی حاصل کر سکتا ہے۔ میں "غور و خوض کی عادت" کے متعلق کہہ رہا ہوں، جو ہر قسم کے حالات میں بے پروائی اور غیر ذمہ دارانہ افعال کے مقابلہ میں ایک زبردست محافظ ہے اور جو دماغ میں آنے والی ہر بات کو دور رس نگاہوں سے دیکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ غور و تامل کی اس عادت میں، جہالت کی خود فراموشی اور "غرور ریا" تھوڑے سے علم" کے چھچھورے پن کو ہرگز دخل نہیں ہوتا۔ یہ عادت ایک آدمی کو سکھاتی ہے کہ وہ نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اپنی کم علمی کو تسلیم کرے لیکن ایمانداری کے ساتھ وہ یہ بھی سمجھ لیتا ہے کہ جو تھوڑا علم اس نے حاصل کیا ہے اسے اس پر پورا عبور ہے۔

اگر کسی بچہ کی ماں مجھ سے ایسے مضامین کے متعلق پوچھے جو بچہ کی قوت فکر کے ارتقا میں مدد دے سکتے ہوں تو میں اسے جواب دوں گا کہ ہر مضمون پڑھایا جا سکتا ہے لیکن وہ اس طریقے سے پڑھایا جائے کہ بچے کی ذہنی قوتوں پر خواہ مخواہ بوجھ ثابت نہ ہو۔ تعلیم و تدریس کا ایک بہت بڑا فن یہ ہے کہ ایک حقیقت کو آسان اور دلچسپ پیرایہ میں سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ دنیا میں کوئی مضمون اس قدر خشک نہیں ہے جسے ایک آزمودہ کار معلم اپنے تعلیم کے طریقوں سے بچوں کے لئے دلچسپ نہ بنا سکے۔ ایک بچہ کے لئے ہر چیز نئی ہوتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ جدت کا طلسم جلد ہی ٹوٹ جاتا ہے لیکن بچے میں اگر پختہ سال مار یک بینوں کی سی دقت نظر نہیں ہوتی تو کم از کم بحث و مباحثہ کے لئے طفلانہ بے صبری اور زبردست جوش تو ضرور ہوتا ہے اور اس طرح معلم کا کام بڑی حد تک آسان ہو جاتا ہے وہ تعلیم و تدریس کے سادہ اجزا کو ایک مجموعہ میں مرتب کر سکتا ہے جس سے مضمون میں مختلف دلچسپیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور لطف یہ ہے کہ بچے کی توجہ بھی نہیں ہٹتی۔

اگر میں یہ کہتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے ہر مضمون کام آ سکتا ہے تو اسے بالکل صحیح سمجھنا چاہیئے نہ صرف بچہ کی زندگی اس کی تفریح کی باتوں اور اس کے والدین، دوستوں اور ہمجولیوں کے تعلقات میں سے تمہیں کوئی ایسے چھوٹے سے چھوٹا واقعہ ملیگا بلکہ حقیقتاً بچہ کی توجہ کو جذب کرنے والی کوئی ایسی چیز نہیں، ہے (خواہ وہ فطرت کے بیش بہا خزانوں میں سے ہو یا زندگی کی مصروفیتوں میں سے)، جو بچے کے لئے سبق کا ایسا مضمون مہیا نہ کر سکتی ہو جس سے کچھ مفید علم حاصل ہو سکے اور جس سے خصوصاً بچے کو اپنے مشاہدات پر غور کرنے اور پھر اپنے خیالات ظاہر کرنے کا خوگر نہ بنایا جا سکے۔

اس کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ بچے کے سامنے کوئی تقریر کی جائے بلکہ اپنی تعلیم کے سبق بچے کے ساتھ ایک دلچسپ مکالمہ کی صورت میں پیش کئے جائیں۔ ایک لمبی چوڑی تقریر اس کے الفاظ خواہ کتنے ہی عام فہم کیوں نہ ہوں، بچے کے لئے کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ اسے موقع دینا چاہیئے کہ وہ اپنے شکوک بھی تمہارے سامنے ظاہر کرے ایک مضمون کا الف سے لیکر یے تک پڑھا کر ختم کر دینا کچھ معنی نہیں رکھتا اس مضمون کے متعلق بچہ سے سوالات کرنے چاہئیں، اسے ان کا صحیح جواب سوچنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور پھر بچہ سے سوالات کرائے جائیں اور معلم اچھی اچھی چیزوں کی مثالیں دے کر اس کے شکوک رفع کرے۔ یہ بڑی مضحکہ خیز بات ہے کہ ہم ایک بچہ کی طفلانہ سیرت اور بے چین طبیعت سے یہ توقع رکھیں کہ وہ کسی طول طویل توضیح سے بالکل مردہ ہو جاتی ہے بلکہ ایسے سوالات کرنے سے وہ اپنے مضمون میں بہت زیادہ دلچسپی لیتا ہے۔

یہ سوالات چھوٹے چھوٹے، واضح اور قابل فہم ہونے چاہئیں۔ صرف یہی نہ ہو کہ بچے کو اسی ایک بات کا انہی الفاظ میں یا کسی اور ترتیب سے اعادہ کرنا پڑے، جو تھوڑی دیر پہلے وہ سن چکا ہو۔ یہ سوال اس قدر دلچسپ ہوں کہ بچے کا دماغ خودبخود ان باتوں کو سمجھ لینے کا محرک ہو کہ اس کے سامنے کیا ہے ؟ وہ کیا کچھ سیکھ چکا ہے؟ اور وہ اپنے تھوڑے سے علمی ذخیرے کو ان باتوں کے جواب دینے کے لئے کیسے استعمال کر سکتا ہے ؟ اسے ایک چیز کا کوئی وصف بتا دو اور پھر دوسری چیزوں میں یہی وصف اسے خود تلاش کرنے کے لئے کہو۔ اس کو دکھا دو کہ گیند کی شکل کو "گول" کہتے ہیں اس کے بعد اگر تم اس سے ایسی چیزوں

کے متعلق ...... سوال کروگے جو اسی شکل کی ہوں تو تم نے اس کے ذہن اور ادراک کو صحیح رستے پر لگا دیا ہی اور اس طرح ایک تو بچے کو غور سے سننے اور پھر اس بات کو وقت پر یاد کرنے کی عادت ہوگی اور دوسرے غور سے دیکھنے اور اس پر سوچنے کا شوق ہوگا

ذہنی تربیت

ذہنی تربیت کے لئے ایک شرط لازم یہ ہی کہ طلبہ جو کچھ کام کریں اس میں ان کو اپنی قوت فیصلہ کو استعمال کرنے وسائل اور ذرائع کو کسی مقصد خاص کے ماتحت ترتیب دینے اور اپنی مشکلات کو ذاتی کوشش سے حل کرنے کا موقع ملے۔ دماغ پر زور ڈالنے اور تدبیریں سوچنے کی ضرورت ہمیں صرف اس وقت پڑتی ہی جب ہم کسی مشکل مسئلہ سے دو چار ہوں اور اس کا حل ہمیں معلوم نہ ہو۔ ایسی حالت میں پہلے ہم ایک تدبیر سوچتے ہیں اور اسے آزماتے ہیں، اگر وہ تدبیر نہیں چلتی تو کسی اور تدبیر سے کام لیتے ہیں اور اس طرح اپنی ناکامیوں سے سبق لے کر رفتہ رفتہ کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ یہ اصول چھوٹے بچوں کی معمولی کوششوں اور بڑے بڑے عالموں کی تحقیق سب پر برابر عائد ہوتا ہی۔ جب چھوٹے بچے کوئی نئی بات سیکھتے ہیں خواہ وہ کوئی علم ہو یا ہنر تو وہ اس میں یہی طریقہ عمل اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہی ان کی فطرت کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ ہی۔ یہ سچ ہی کہ مدرسوں کا طریقہ تعلیم اکثر اس سے مختلف ہوتا ہی۔ استاد بالعموم ہر بات کو صاف اور واضح کر دیتے ہیں اور سبق کو ان کے سامنے اس طرح پیش کرتے ہیں کہ ان کو کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے اور بچے انفعالی طریقے پر اس کو سمجھ لیتے ہیں اور یاد کرلیتے ہیں۔ یہ بھی "سیکھنے" کا ایک طریقہ ہی لیکن اس طرح سیکھنے میں ذہنی حدت اور تیزی پیدا نہیں ہوتی اگر ہمارا مقصد طلبہ کی تعلیم سے یہ ہی کہ ان میں مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے اور مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت پیدا ہو تو ہم اس قسم کی تعلیم کو کسی طرح مناسب اور تشفی بخش قرار نہیں دے سکتے۔ اس معاملہ میں ہمیں فطرت اطفال اور ان کی نشو ونما کے قوانین سے سبق لینا چاہیئے اور یہ مشاہدہ کرنا چاہیئے کہ بچے مدرسے آنے سے پہلے اپنی عمر کے ابتدائی چند سال میں کس طرح بہت سی اہم ترین باتیں سیکھتے ہیں۔

بچے اور روپیہ کا استعمال

جوں جوں ملک میں صنعتی ترقی زیادہ ہوتی جاتی ہے، روپیہ کا استعمال بھی زیادہ سے زیادہ تر ہوتا جاتا ہے۔ اب ہم روپیہ کی مدد سے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے غرض اپنی تمام قسم کی ضرورتیں روپیہ سے پوری کرسکتے ہیں۔ اب روپیہ ہی کے بل بوتے پر تمام انجمنیں چلتی ہیں خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی معاشرتی ہوں یا اخلاقی، چونکہ ہماری تمام تر کامیابی کا انحصار روپیہ کے صحیح استعمال پر ہی ہے، اس لئے کوئی شخص جو روپیہ کا صحیح استعمال نہ جانتا ہو زندگی کی جنگ کے لئے تیار متصور نہیں کیا جاسکتا اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کو روپیہ کا صحیح استعمال سکھایا جائے تاکہ وہ شروع ہی سے روپیہ کا صحیح استعمال کریں۔

اس سلسلہ میں مدارس بھی بہت کچھ کرسکتے ہیں چنانچہ مغربی ممالک میں اس کے متعلق کچھ نہ کچھ کارروائی کی جاچکی ہے لیکن اس میں گھر کا کام بہت زیادہ ہے۔ مدرسہ میں طالب علم چھ سال سے کم عمر میں عموماً داخل نہیں ہوتا اور پھر اس زمانہ میں بھی وہ دن کا بمشکل چوتھا حصہ مدرسہ میں صرف کرتا ہے تاہم مدرسہ کو بھی اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے گو بچہ کو روپیہ کے استعمال کا زیادہ تر کام گھر میں پڑ سکتا ہے کیونکہ گھر ہی میں روپیہ کی آمد ہوتی ہے، وہیں کھانے پینے کی چیزیں اور دیگر سامان خریدا جاسکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس بارے میں گھر اور مدرسہ دونوں مل کر کام کریں اور بچے کو یہ ضروری باتیں سکھائیں۔

گھر میں روپیہ کی آمد و رفت سے بچہ نہایت ضروری تعلیم حاصل کرسکتا ہے مثلاً بچہ کو بتایا جائے کہ آمدنی کس طرح ہوتی ہے۔ کس قدر خرچ ہوتا ہے اور کس قدر بچت ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اکثر گھروں میں روپیہ کے معاملات اس قدر پوشیدہ رکھے جاتے ہیں کہ بچوں کو کچھ بھی خبر نہیں ہوتی اور بعض گھروں میں والدین اپنے بچوں سے کسی بات کا تذکرہ نہیں کرتے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان معاملات سے بالکل بے گانہ رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے بعض گھروں میں مال و دولت کا تذکرہ اس کثرت سے ہوتا ہے کہ بچے سمجھنے لگتے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ مال و دولت ہی ہے اور یہی ہمارا دین و ایمان ہونا چاہیئے حالانکہ نہ وہ روش صحیح ہے اور نہ یہ طریق درست۔

مالی معاملات حساب کی جمع تفریق اور ضرب و تقسیم سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں، ان معاملات میں ہمیں انتخاب کی ضرورت پڑتی ہے اور دیکھنا پڑتا ہے کہ ہم اپنی کس خواہش کو روپیہ کی مدد سے پورا کریں اور کس کو نہ کریں۔ اگر ہم کوشش کریں تو تھوڑی خواہشات پوری ہوں گی اور اگر زیادہ ہیں تو ہمارا زیادہ وقت اور محنت ان خواہشوں کے اسباب کی تکمیل میں صرف ہوجائیگی اور اصل حظ حاصل نہ ہوسکے گا۔ اگر ہم روپیہ جمع کر رکھیں تو اس میں یہ لطف ضرور حاصل ہوگا کہ ہمارے پاس روپیہ موجود ہے لیکن یہ غم ضرور لگا رہے گا کہ اس کی حفاظت کس طرح کی جائے اور یہ کہ اسے ہمارے بعد آنے والے صرف کر ڈالیں گے۔ الغرض اس بات کی

ضرورت ہے کہ روپیہ کے صحیح معیار اور اس کی صحیح پوزیشن کے متعلق بچوں کو پوری پوری واقفیت دلائی جائے۔

امریکہ میں ایک صاحب ڈاکٹر بی آر انیڈ ریوز ہیں جو کولمبیا یونیورسٹی کے ٹیچرز کالج میں علم اقتصادیات منزلی ہیں۔ ان کو ۵۱۴ بچوں کے سرپرستوں نے اس بات کی اطلاع دی کہ وہ اپنے بچوں کو کس طرح مالی معاملات کی تعلیم دینے کی باقاعدہ اور منظم کوشش کرتے ہیں اکثر بچے مالی معاملات میں اپنے خاندان کی بحثوں میں حصہ لیتے ہیں بعض سرپرست اپنے بچوں کو گھر کے کاروبار میں مدد دینے کی اجرت ادا کرتے ہیں اور پھر ان سے اس کا باقاعدہ حساب لیتے ہیں بعض اپنے بچوں کو ضرورت کے مطابق رقم دیتے ہیں بعض گھروں میں بچوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ گھر کے فلاں فلاں کام کریں اور جن کاموں کے لئے کسی بیرونی آدمی کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ کام بچے کرتے ہیں تو ان کو منڈی کی شرح کے مطابق اجرت دیدی جاتی ہے۔

یہ طریقہ بہت اچھا ہے کیونکہ جب تک روپیہ کمایا نہ جائے، اس کی قدر نہیں ہوتی اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ روپیہ کی قدر و قیمت معلوم ہو جاتی ہے دوسرے اس سے انسانی محنت اور روپیہ کا باہمی تعلق معلوم ہوجاتا ہے۔ امیروں کے بچے تو صرف یہ جانتے ہیں کہ روپیہ سے کس قدر چیزیں خریدی جاسکتی ہیں، مگر وہ اس محنت کی قدر نہیں جانتے جو روپیہ کی خاطر کی جاتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ بچوں کو چھوٹے چھوٹے اجرتی کاموں میں لگایا جائے، اس سے نہ صرف روپیہ کی قدر معلوم ہوگی بلکہ محنت کی قیمت بھی معلوم ہو جائے گی۔

امریکہ میں اس قسم کی تعلیم بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب یہ کثرت سے اس ملک میں پھیل رہی ہے۔ چنانچہ ریاست نیویارک نے کچھ عرصہ ہوا۔ ہائی اسکولوں کے لئے، اقتصادی تعلیم کا ایک مختصر نصاب جاری کیا گیا ہے، جو بڑے بڑے بنکروں اور ماہرین اقتصادیات کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ اس نصاب میں شخصی اور منزلی اقتصادیات کے پہلو موجود ہیں۔ ایک مقام کی لڑکیوں کو سکھایا جاتا ہے کہ روپیہ کس طرح کمایا جاتا ہے اور کس طرح صرف کیا جاتا ہے۔

بچت سکھانے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کو صحیح طور پر خرچ کرنا سکھایا جائے۔ بچت سکھانے کے لئے کسی قسم کی سختی نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ کفایت شعاری سکھانے کا طریق یہ ہونا چاہیئے کہ خرچ کے دوران میں بچے کی توجہ مستقبل کی بعض ایسی ضرورتوں کی طرف مبذول کرائی جائے کہ ان کے لئے وہ لازماً کچھ نہ کچھ بچالے۔ اگر اس طرح عادت ڈالی جائے تو یہ عادت راسخ ہو جائے گی۔

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو جون ۳۹ء میں ہمیں اپنے ہمتیں اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشنے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔

(مرتب)

جون ۱۹۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۶۹۷	شاہد علی اینڈ برادرس دہلی	صہ/	۱۳	۴۹۱۱ ی	سید عبداللطیف شاہ صاحب "	عہ/	۲۵	۴۹۲۳ کی	حاجی نور محمد صاحب "	۲/
۲	۶۹۴	خواجہ عبدالمجید صاحب "	ے/	۱۴	۴۹۱۲ "	حافظ شہاب الدین صاحب "	۴/	۲۶	۴۹۲۴ "	قمرالدین صاحب "	۴/
۳	۴۹۰۱ کی	محمد تقی صاحب "	۴/	۱۵	۴۹۱۳ "	سعیدالرحمن صاحب "	۴/	۲۷	۴۹۲۵ "	خواجہ غلام السطین صاحب "	عگ/
۴	۴۹۰۲ "	عبدالرحیم صاحب "	۴/	۱۶	۴۹۱۴ "	حکیم شریف الدین خانصاحب "	۴/	۲۸	۴۹۲۶ "	مولوی عبدالصمد صاحب "	عہ/
۵	۴۹۰۳ "	رحمت اللہ صاحب "	عگ/	۱۷	۴۹۱۵ "	پروفیسر عبدالرحمن صاحب "	۸/	۲۹	۴۹۲۷ "	پروفیسر عبداللطیف صاحب "	عہ/
۶	۴۹۰۴ "	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب "	صہ/	۱۸	۴۹۱۶ "	انوارالحق صاحب "	طہ/	۳۰	۴۹۲۸ "	خورشید احمد صاحب "	عہ/
۷	۴۹۰۵ "	شیخ عبدالرشید صاحب "	عہ/	۱۹	۴۹۱۷ "	محمد علی صاحب "	۸/	۳۱	۴۹۲۹ "	لیڈی ڈاکٹر الیف ڈی محمود صاحبہ "	عہ/
۸	۴۹۰۶ "	احسن حامد علی خانصاحب "	۸/	۲۰	۴۹۱۸ "	میاں غلام علی خانصاحب "	۴/	۳۲	۴۹۳۰ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۸/
۹	۴۹۰۷ "	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ/	۲۱	۴۹۱۹ "	محمد ابراہیم صاحب "	۴/	۳۳	۴۹۳۱ "	بشیر مرزا صاحب "	عہ/
۱۰	۴۹۰۸ "	صلاح الدین صاحب "	۸/	۲۲	۴۹۲۰ "	سعید احمد صاحب "	۴/	۳۴	۴۹۳۲ "	احمد اسلام خان صاحب "	عدہ/
۱۱	۴۹۰۹ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/	۲۳	۴۹۲۱ "	حشمت علی صاحب "	عہ/	۳۵	۴۹۳۳ "	محمد یوسف صاحب اینڈ کو "	سہ/
۱۲	۴۹۱۰ "	محمد شفیع صاحب "	۸/	۲۴	۴۹۲۲ "	قاضی عبدالجبار صاحب "	عگ/	۳۶	۴۹۳۵ "	کلو صاحب تانبے والے "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۷	۴۹۳۶ بہی	محمد عبدالخالق صاحب دہلی	عـ/	۶۱	۴۹۶۰ بہی	حاجی عبدالمغنی فضل الحق صاحبان	عـ/	۸۵	۴۹۸۴ بہی	حسین نظامی صاحب ″	عـ/
۳۸	۴۹۳۷ ″	ملک آفتاب احمد صاحب ″	عہ/	۶۲	۴۹۶۱ ″	کلو صاحب تانگے والے ″	۴/	۸۶	۴۹۸۵ ″	مشتاق احمد زاہدی صاحب ″	عہ/
۳۹	۴۹۳۸ ″	عبدالحکیم صاحب ″	عہ/	۶۳	۴۹۶۲ ″	شمس العارفین صاحب ″	۴/	۸۷	۴۹۸۶ ″	محمد احمد صاحب جانولہ ″	عـ/
۴۰	۴۹۳۹ ″	سید محمد علی صاحب ″	ـہ/	۶۴	۴۹۶۳ ″	رفیق احمد صاحب ″	عہ/	۸۸	۴۹۸۷ ″	حاجی رشید احمد صاحب ″	عـ/
۴۱	۴۹۴۰ ″	رفیق محمد صاحب ″	عہ/	۶۵	۴۹۶۴ ″	عبداللطیف خاں صاحب ″	صہ/	۸۹	۴۹۸۸ ″	محمد ایوب صاحب ″	۸/
۴۲	۴۹۴۱ ″	محمود علی صاحب علوی ″	عـ/	۶۶	۴۹۶۵ ″	ایم اکرام الدین صاحب ″	۴/	۹۰	۴۹۸۹ ″	محمد حنیف صاحب ″	عہ/
۴۳	۴۹۴۲ ″	خان بہادر محمد ابان صاحب ″	صہ/	۶۷	۴۹۶۶ ″	عبداللطیف صاحب ″	۸/	۹۱	۴۹۹۰ ″	حکیم مسعود حسن صاحب ″	۸/
۴۴	۴۹۴۳ ″	نظری خاں صاحب ″	عہ/	۶۸	۴۹۶۷ ″	مقبول احمد صاحب ″	عـ/	۹۲	۴۹۹۱ ″	الیس مولا بخش اینڈ سنز ″	عہ/
۴۵	۴۹۴۴ ″	محمد سلیم خاں صاحب ″	۴/	۶۹	۴۹۶۸ ″	پروفیسر عبداللطیف صاحب ″	عہ/	۹۳	۴۹۹۲ ″	حشمت اللہ صاحب ″	عہ/
۴۶	۴۹۴۵ ″	منظر ابراہیم حق صابری صاحب ″	۴/	۷۰	۴۹۶۹ ″	حاجی عبدالحمید صاحب ″	۸/	۹۴	۴۹۹۳ ″	سید انوار احمد صاحب ″	عـ/
۴۷	۴۹۴۶ ″	ایم انعام الحق صاحب ″	۴/	۷۱	۴۹۷۰ ″	حاجی بشیر احمد صاحب ″	۸/	۹۵	۴۹۹۴ ″	محمد حسین خادم صاحب ″	۸/
۴۸	۴۹۴۷ ″	حافظ عبدالحکیم صاحب ″	۴/	۷۲	۴۹۷۱ ″	حکیم ذکی احمد صاحب ″	عہ/	۹۶	۴۹۹۵ ″	عبدالحکیم خاں صاحب ″	۸/
۴۹	۴۹۴۸ ″	حاجی نورالدین صاحب ″	۸/	۷۳	۴۹۷۲ ″	محمد رفیع صاحب ″	عہ/	۹۷	۴۹۹۶ ″	حاجی کالے خاں صاحب ″	۸/
۵۰	۴۹۴۹ ″	غفران الدین صاحب ″	۸/	۷۴	۴۹۷۳ ″	محمد ادریس صاحب باڑی ″	عہ/	۹۸	۴۹۹۷ ″	حاجی اخلاق احمد اقبال احمد صاحبان ″	۸/
۵۱	۴۹۵۰ ″	مرزا فیاض بیگ صاحب ″	۲/	۷۵	۴۹۷۴ ″	سلام الدین شجاع الدین صاحبان ″	۸/	۹۹	۴۹۹۸ ″	عبدالحق صاحب ″	صہ/
۵۲	۴۹۵۱ ″	خواجہ سرور حسن صاحب ″	عہ/	۷۶	۴۹۷۵ ″	مرزا سلیمان صاحب جوہری ″	ـہ/	۱۰۰	۴۹۹۹ ″	محمد صبغت اللہ صاحب ″	۴/
۵۳	۴۹۵۲ ″	میاں محمد رفیق صاحب ″	عصہ/	۷۷	۴۹۷۶ ″	حافظ محمد محفوظ الٰہی صاحب ″	۴/	۱۰۱	۵۰۰۰ ″	شیخ محمد ادریس صاحب ″	۲/
۵۴	۴۹۵۳ ″	محمد ابراہیم صاحب ″	۴عہ/	۷۸	۴۹۷۷ ″	علاء الدین صاحب ″	۸/	۱۰۲	۵۸۵۱ ″	محمد اسحٰق صاحب ″	۴/
۵۵	۴۹۵۴ ″	شیخ عبدالرحیم صاحب	ـہ/	۷۹	۴۹۷۸ ″	وحید الدین احمد صاحب ″	صہ/	۱۰۳	۵۸۵۲ ″	حاجی عباد اللہ خاں صاحب ″	عـ/
۵۶	۴۹۵۵ ″	خورشید عالم صاحب ″	عہ/	۸۰	۴۹۷۹ ″	حکیم عزیز الدین صاحب ″	۸/	۱۰۴	۵۸۵۳ ″	منشی حفیظ احمد صاحب ″	۴/
۵۷	۴۹۵۶ ″	حاجی منورالدین محمد گلزار صاحبان ″	صہ/	۸۱	۴۹۸۰ ″	شیخ منے عبدالرزاق صاحبان ″	ـہ/	۱۰۵	۵۸۵۴ ″	رحمت اللہ خاں صاحب ″	۴/
۵۸	۴۹۵۷ ″	اللہ یار خاں صاحب ″	۴/	۸۲	۴۹۸۱ ″	دفتر رسالہ عصمت ″	۸/	۱۰۶	۵۸۵۵ ″	ریاض الحسن صاحب ″	عہ/
۵۹	۴۹۵۸ ″	سراج الدین صاحب ″	۲/	۸۳	۴۹۸۲ ″	شفیع الدین صاحب نیر ″	ـہ/	۱۰۷	۵۸۵۶ ″	سید عبدالغنی صاحب ″	عے/
۶۰	۴۹۵۹ ″	حاجی عبدالرحمن عبدالرحیم صاحبان ″	عہ/	۸۴	۴۹۸۳ ″	صالحہ خاتون صاحبہ ″	۸/	۱۰۸	۵۸۵۷ ″	مولانا عبدالرزاق صاحب ″	عـ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰۹	۵۸۵۸ سی	مولانا بشیر احمد صاحب دہلی	۴ر
۱۱۰	۵۸۵۹ "	محمد احمد صاحب "	عہ
۱۱۱	۵۸۶۰ "	حامد علی صاحب "	۴ر
۱۱۲	۵۸۶۱ "	حاجی عبدالرحمن صاحب "	عہ
۱۱۳	۵۸۶۲ "	سید محمد اطہر صاحب "	۴ر
۱۱۴	۵۸۶۳ "	محمد جمیل احمد صاحب "	عہ
۱۱۵	۵۸۶۴	احمد حسن خاں صاحب "	۴ر
۱۱۶	۵۸۶۵ "	ظہیرالدین صاحب "	۴ر
۱۱۷	۵۸۶۶ "	عبداللطیف خاں صاحب "	صر
۱۱۸	۵۸۶۷ "	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان "	عہ
۱۱۹	۵۸۶۸ "	محمد یوسف صاحب اللہ دیے "	۸ر
۱۲۰	۵۸۶۹ "	عیوض خاں محمد اسمعیل صاحبان "	صر
۱۲۱	۵۸۷۰ "	محمد اسمعیل صاحب "	۴ر
۱۲۲	۵۸۷۱ "	سرفراز الحق صاحب "	۸ر
۱۲۳	۵۸۷۲ "	سید اوصاف علی صاحب "	۴ر
۱۲۴	۵۸۷۳ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲ر
۱۲۵	۵۸۷۴ "	سید سلیم الدین صاحب "	۸ر
۱۲۶	۵۸۷۵ "	انڈین کلاتھ اسٹور "	۸ر
۱۲۷	۵۸۷۶ "	حاجی اصلاق احمد اقبال احمد صاحبان "	۸ر
۱۲۸	۵۸۷۷ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۴ر
۱۲۹	۵۸۷۸ "	شیخ عبدالرزاق صاحبان "	عہ
۱۳۰	۵۸۷۹ "	حاجی کالے خاں صاحب "	۸ر
۱۳۱	۵۸۸۰ "	رفیع اللہ خاں صاحب "	۸ر
۱۳۲	۵۸۸۱ "	شمس العارفین صاحب "	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳۳	۵۸۸۲ سی	اے کے فضل الرحمن صاحب	صر
		میزان کل ماہ	
		یو پی	
۱	۲۵۴	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	عہ
۲	۲۰	محمد نسیم صاحب "	لعہ
۳	۴۰۱	محمد مصطفےٰ خاں صاحب قنوج	۸ر
۴	۲۲۶۸ سی	سید فرید الدین صاحب رامپور	۶ر
۵	۲۲۶۹ "	اسلم خاں صاحب "	صر
۶	۲۲۷۰ "	بشیر حسین صاحب یو پی "	عہ
۷	۲۲۷۱ "	محمد ناصر الدین صاحب "	سے
۸	۲۲۷۲ "	بیگم شرف الزماں صاحبہ	عہ
۹	۲۲۷۳ "	جسٹس ارشاد اللہ صاحب "	صر
۱۰	۲۲۷۴ "	ڈاکٹر تشکیل احمد صاحب "	عہ
۱۱	۲۲۷۵ "	خلیق احمد صاحب "	۶ر
۱۲	۲۲۷۶ "	صاحبزادہ عبدالجلیل صاحب "	کے
۱۳	۲۲۷۷ "	اکرام حسین صاحب "	سے
۱۴	۲۲۷۸ "	بشیر حسین صاحب زیدی "	عہ
۱۵	۳۸۴۷ "	حکیم نظار احمد صاحب مرادآباد	۶ر
۱۶	۳۸۴۸ "	مولوی سنی الحسنین صاحب "	عہ
۱۷	۳۸۴۹ "	انتی راحمد صاحب فریدی "	عہ
۱۸	۳۸۵۰ "	سلطان حسین صاحب "	سے
۱۹	۳۸۷۹ "	حکیم صلاح الدین صاحب سیوہارہ	عہ
۲۰	۳۸۸۰ "	بدرالدین صاحب "	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۱	۳۸۸۱ سی	حاجی محمد ایوب صاحب "	سے
۲۲	۳۸۸۲ "	قاضی ظہور الحسن صاحب "	عہ
۲۳	۳۸۸۳ "	ولایت الدین صاحب "	عہ
۲۴	۳۸۸۴ "	محمد اسلم صاحب "	۶ر
۲۵	۳۸۸۵ "	بیگم حمید الزماں صاحبہ "	عہ
۲۶	۳۸۸۶ "	ظہور حسن خاں صاحب "	لعہ
۲۷	۳۸۸۸ "	قاری محمد حسن خاں صاحب "	عہ
۲۸	۳۸۸۹ "	خلیل الرحمن صاحب عیرم "	صر
۲۹	۳۸۹۰ "	محمد عثمان علی خاں صاحب "	صر
۳۰	۳۸۹۲ "	مولوی محمد یحییٰ صاحب "	عہ
۳۱	۳۸۹۷ "	محمد فاتح زرغ صاحب "	صر
۳۲	۳۸۹۰ "	شیخ کریم اللہ صاحب "	۱۲ر
۳۳	۳۸۹۹ "	قمر علی صاحب "	صر
۳۴	۳۹۰۱ "	مولانا نجیب حسن صاحب بجنور	سے
۳۵	۳۹۰۲ "	ابوسعید صاحب "	سے
۳۶	۳۹۰۳ "	حامد علی خاں صاحب "	عہ
۳۷	۳۹۰۴ "	مولوی رفیق احمد صاحب "	للعہ
۳۸	۳۹۰۶ "	مفتی عبدالرحمن صاحب "	عہ
۳۹	۳۹۰۷ "	مشتاق احمد خاں صاحب "	عہ
۴۰	۳۹۱۲	حاجی نور احمد صاحب "	عہ
۴۱	۳۹۱۳ "	والدہ محمد طفیل احمد صاحب "	عہ
۴۲	۳۹۱۷ "	مرزا سبحان بیگ صاحب "	سے
۴۳	۳۹۲۳ "	محمد عثمان صاحب "	عہ
۴۴	۴۱۴۹ "	امیر احمد خاں صاحب رامپور	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۵	۴۲۵۰ سی	محمد حسین خاں صاحب بمبئی	ﷲ
۴۶	۵۰۵۳"	مان بادر حبیب اللہ صاحب علیگڑھ	عہ/
۴۷	۵۰۵۴"	ڈاکٹر ذاکر حسین قدوائی صاحب "	ﷲ
۴۸	۵۰۵۵"	سید بشیر الدین صاحب "	۴/
۴۹	۵۰۵۶"	پروفیسر بشیر احمد صاحب "	عمہ/
۵۰	۵۰۵۸"	پروفیسر عبد الجلیل صاحب "	صہ/
۵۱	۵۹۵۱"	مومنہ بیگم صاحبہ بلند شہر	ﷲ
۵۲	۵۹۵۲"	حاجی محمد مصطفیٰ خاں صاحب "	صہ/
۵۳	۵۹۵۳"	سید حسن صاحب برنی "	بیعہ/
		میزان کل للعہ/	

بنگال و آسام

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳۷۱۹ سی	عبد الصمد صاحب کلکتہ	عہ/
۲	۳۷۲۰"	شمس الضحیٰ صاحب "	ﷲ
۳	۳۷۲۱"	توحید الدین احمد صاحب برہم پور	صہ/
۴	۳۷۴۷"	حاجی احمد علی صاحب سراج گنج بنگال	للعہ/
۵	۳۷۳۸"	نور المہدی صاحب "	عہ/
۶	۳۷۳۹"	جی ایچ چودہری صاحب "	عہ/
۷	۳۷۴۲"	محمد حسن صاحب دیناجپور	عہ/
۸	۳۷۴۳"	محمد لقمان صاحب میمن سنگھ	عہ/
۹	۳۷۴۴"	علی احمد صاحب شیلانگ	عمہ/
۱۰	۳۷۴۷"	ایس ایم ایچ صدیقی صاحب "	سہ/
۱۱	۳۷۴۸"	ولی محمد علی جان صاحبان "	لہ/
۱۲	۳۷۴۹"	محمد شفیع کو میاں صاحبان "	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳	۳۷۵۰ سی	شیخ بقائی صاحب میمن سنگھ	ﷲ
۱۴	۴۴۳۴"	عبد الحمید صاحب کلکتہ	۴/
۱۵	۴۴۳۵"	محمد سمیع احمد صاحب "	عہ/
۱۶	۴۴۳۶"	محمد فضل احمد صاحب "	عمہ/
۱۷	۴۴۳۷"	حکیم نثار احمد خاں صاحب "	عہ/
۱۸	۴۴۳۸"	رحمٰن الٰہی صاحب "	عمہ/
۱۹	۴۴۳۹"	ہدایت اللہ صاحب "	۸/
۲۰	۴۴۴۰"	عبد المنان صاحب "	عمہ/
۲۱	۴۴۴۱"	حاجی عبد الوہاب صاحب "	عہ/
۲۲	۴۴۴۲"	سوربرادر صاحبان "	عہ/
۲۳	۴۴۴۳"	شیخ عبد الرشید صاحب "	عسہ/
۲۴	۴۴۴۴"	یونائیٹڈ اشپیکل کمپنی "	۸/
۲۵	۴۴۴۵"	شیخ کالا چاند صاحب "	۸/
۲۶	۴۴۴۶"	محمد سرور صاحب "	صہ/
–	۴۴۴۷"	خواجہ سراج الدین صاحب "	ﷲ
۲۸	۴۴۴۸"	بشیر احمد صاحب وائن "	ﷲ
۲۹	۴۴۴۹"	خواجہ محمد شریف صاحب مکولی "	۸/
۳۰	۴۴۵۰"	خواجہ محمد شفیع صاحب "	۴/
۳۱	۴۵۰۱"	قمر الحسن صاحب "	۸/
۳۲	۴۵۰۲"	شیخ محمد رفیع صاحب "	سے/
۳۳	۴۵۰۳"	شیخ محمد تقی صاحب "	۴/
۳۴	۴۵۰۴"	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب "	۸/
۳۵	۴۵۰۵"	عبد الکریم صاحب "	عہ/
۳۶	۴۵۰۶"	ایف اے خاں صاحب "	۸/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۷	۴۵۰۷ سی	مس آر ایس خاں صاحب کلکتہ	۴/
۳۸	۴۵۰۸"	مس کے کے خاں صاحب "	۴/
۳۹	۴۵۰۹"	عبد الوہاب صاحب "	۴/
۴۰	۴۵۱۰"	قاسم دادا صاحب "	۴/
۴۱	۴۵۱۱"	ایم ایوب ولی محمد صاحبان "	۴/
۴۲	۴۵۱۲"	اے ایم خیر دی صاحب "	۸/
۴۳	۴۵۱۳"	محمد عثمان صاحب اجمیری "	۴/
۴۴	۴۵۱۴"	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸/
۴۵	۴۵۱۵"	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب "	۸/
۴۶	۴۵۱۶"	عبد العزیز فتح محمد صاحب "	۴/
۴۷	۴۵۱۷"	اے رحمٰن یار خانی صاحب "	۴/
۴۸	۴۵۱۸"	علیمہ روشن فاطمہ ایکیانی صاحبہ "	۸/
۴۹	۴۵۱۹"	اہلیہ یوسف لیم ایکیانی صاحب "	عہ/
۵۰	۴۵۲۰"	اے جے دیرانی صاحب "	۴/
۵۱	۴۵۲۱"	حاجی شیخ محمد سعید صاحب "	صہ/
۵۲	۴۵۲۲"	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/
۵۳	۴۵۲۳"	میاں اللہ بخش حاجی محمد سعید صاحبان "	سے/
۵۴	۴۵۲۴"	ایچ ایم حنیف صاحب "	سے/
۵۵	۴۵۲۵"	حمید الزماں صاحب "	عہ/
۵۶	۴۵۲۶"	سید آغا آفندی صاحب "	عہ/
۵۷	۴۵۲۷"	عبد العزیز صاحب انصاری "	صہ/
۵۸	۴۵۲۸"	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب "	عہ/
۵۹	۴۵۲۹"	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان "	عہ/
۶۰	۴۵۳۰"	قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۱	۱۵۴۱ بمبئی	فیاض الدین اینڈ کو کلکتہ	عہ ۱۲؍
		میزان کل ما ۱۲۳ ۴؍	
		بمبئی	
۱	۲۵۹	خواجہ عبدالحمید صاحب بمبئی	صہ؍
۲	۳۲۱۹ بمبئی	حسن علی صاحب "	۴؍
۳	۳۲۲۰ "	محمد یحییٰ زکریا برادرس "	۴؍
۴	۳۲۲۱ "	ایم اے باسط صاحب "	عہ؍
۵	۳۲۲۲ "	خلیل شرف الدین صاحب "	۴؍
۶	۳۲۲۳ "	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴؍
۷	۳۲۲۴ "	حکیم محمد حسین صاحب "	عہ؍
۸	۳۲۲۵ "	قاضی عبدالرؤف صاحب "	۴؍
۹	۳۲۲۶ "	کریم داد خاں صاحب "	۸؍
۱۰	۳۲۲۷ "	معین الدین صاحب حارث "	عہ؍
۱۱	۳۲۲۸ "	اہلیہ " "	عہ؍
۱۲	۳۲۲۹ "	عثمان حسین خانصاحب "	عہ؍
۱۳	۳۲۳۰ "	سید فضل شاہ صاحب "	عہ؍
۱۴	۳۲۳۱ "	محمد ابراہیم علی صاحب قزلباش "	۶؍
۱۵	۳۲۳۲ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ؍
۱۶	۳۲۳۳ "	محمد بشیر و علی محمد صاحبان "	عہ؍
۱۷	۳۲۳۴ "	خواجہ بوٹ ہاؤس "	عہ؍
۱۸	۳۲۳۵ "	حاجی ابوبکر موسیٰ صاحب "	عہ؍
۱۹	۳۲۳۶ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری "	۷؍
۲۰	۳۲۳۷ "	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	۴؍

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۱	۳۲۳۸ بمبئی	نفیس عباس صاحب آرائی بمبئی	۴؍
۲۲	۳۲۳۹ "	قاضی ابو صاحب "	۴؍
۲۳	۳۲۴۰ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ؍
۲۴	۳۲۴۱ "	ابوبکر صاحب چھوٹانی "	۸؍
۲۵	۳۲۴۲ "	افتخار علی صاحب صدیقی "	عا؍
۲۶	۳۲۴۳ "	محمد عبدالحمید خاں صاحب "	۴؍
۲۷	۳۲۴۴ "	عابد علی صاحب "	۸؍
۲۸	۳۲۴۵ "	ابراہیم عادی صاحب "	۴؍
۲۹	۳۲۴۶ "	ڈی زوراخ صاحب "	عہ؍
۳۰	۳۲۴۷ "	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب "	عا؍
۳۱	۳۲۴۸ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	عا؍
۳۲	۳۲۴۹ "	مرزا اختر حسن صاحب "	عہ؍
۳۳	۳۲۵۱ "	چودھری صاحب معرفت ڈی وائر برادرس	عہ؍
۳۴	۳۲۵۲ "	منیجر صاحب عالمگیر ہوٹل "	صہ؍
۳۵	۳۲۵۳ "	شیخ احمد صاحب سنگے "	۴؍
۳۶	۳۲۵۴ "	رئیس احمد صاحب جعفری "	۸؍
۳۷	۳۲۵۵ "	قمر میرٹھی صاحب "	۴؍
۳۸	۳۲۵۶ "	اصغری بیگم صاحبہ "	سے؍
۳۹	۳۲۵۷ "	سید عبداللہ حاجی صاحب "	۴؍
۴۰	۳۲۵۸ "	حبیب رحیم صاحب پاریا "	صہ؍
۴۱	۳۲۵۹ "	حسن علی صاحب "	۴؍
۴۲	۳۲۶۰ "	شیخ احمد صاحب "	۴؍
۴۳	۳۲۶۱ "	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرز صاحبان "	۴؍
۴۴	۳۲۶۲ "	عبدالحمید صاحب "	۴؍

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۵	۳۲۶۳ بمبئی	ایم اے باسط صاحب بمبئی	عہ؍
۴۶	۳۲۶۴ "	کریم داد خاں صاحب "	۸؍
۴۷	۳۲۶۵ "	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴؍
۴۸	۳۲۶۶ "	قاضی عبدالرؤف صاحب "	۴؍
۴۹	۳۲۶۷ "	خلیل شرف الدین صاحب "	۱۲؍
۵۰	۳۲۶۸ "	قاضی عبدالرحمٰن صاحب "	۴؍
۵۱	۳۴۴۲ "	خواجہ بوٹ ہاؤس "	عہ؍
۵۲	۳۴۴۹ "	حاجی نور احمد صاحب "	عے؍
۵۳	۳۴۵۰ "	حافظ عبدالسلام صاحب "	ے؍
۵۴	۳۴۵۱ "	احمد ابراہیم صاحب "	عے؍
۵۵	۳۴۵۲ "	میر اصغر علی صاحب جامعی "	عہ؍
۵۶	۳۴۵۳ "	مولانا عبدالباری صاحب "	عہ؍
۵۷	۳۴۵۴ "	خواجہ غلام جیلانی صاحب "	۸؍
۵۸	۳۴۵۵ "	جے این پارسن صاحب "	عہ؍
۵۹	۳۴۵۶ "	عبدالرحمٰن لعکنط صاحب "	عہ؍
۶۰	۳۴۵۷ "	سید اسمٰعیل صاحب "	۸؍
۶۱	۳۴۵۸ "	عبدالقادر صاحب "	۴؍
۶۲	۳۴۵۹ "	سید حسین صاحب "	۴؍
۶۳	۳۴۶۶ "	محمد نذیر صاحب "	عہ؍
۶۴	۳۴۷۰ "	مولانا محی الدین احمد صاحب "	صہ؍
۶۵	۳۴۸۰ "	نعیم الدین احمد صاحب چشتی "	۸؍
۶۶	۳۴۸۱ "	عبدالحمید صاحب ششتری "	عہ؍
۶۷	۳۴۸۲ "	اے کے رفیق صاحب "	سے؍
۶۸	۳۴۸۳ "	حاجی ابراہیم صاحب لطیف "	عہ؍

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۹	۳۲۸۷ سی	سیٹھ عبدالرسول صاحب بمبئی	سعہ/
۷۰	۳۲۸۸"	مسز انیا کالا سلطان صاحب "	مہ/
۷۱	۳۲۸۹"	حکیم مرزا حمید بیگ صاحب "	مہ/
۷۲	۳۲۹۴"	حکیم محمد حسن صاحب "	عسہ/
۷۳	۳۲۹۷"	سعد اللہ خانصاحب "	صہ/
۷۴	۳۲۹۸"	محمد ہادی صاحب احمد آباد	سے/
۷۵	۳۵۰۰"	سر سید محبوب میاں صاحب "	صہ/
۷۶	۵۱۰۱"	ڈاکٹر ابراہیم شیخ محمد بھائی صاحب	للعہ/
۷۷	۵۱۰۲"	عبداللہ میاں عبدالرحمن صاحب "	عہ/
۷۸	۵۱۰۳"	حاجی نیر الدین نانا میاں نیوادا والے	عہ/
۷۹	۵۱۰۴"	سید تراعتنا سیا علوی حسینی خانپور	ع/
۸۰	۵۱۰۵"	جاپانا اینڈ گلاس فیکٹری احمد آباد	عہ/
۸۱	۵۱۰۸"	معین الدین عبداللہ میاں صاحب	صہ/
۸۲	۵۳۵۳"	واجد محمود صاحب بمبئی	عہ/
۸۳	۵۳۵۴"	محمد موسیٰ قلعہ دار صاحب "	عیہ/
		میزان کل ۱۱ للعہ/ ۱۲	

سندھ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۶۷۰	قاضی خدا بخش صاحب کراچی	ے/
۲	۶۸۸	نبی بخش ایم میمن صاحب ہالہ	عیہ/
۳	۵۲۵۲ سی	پی ابن مہتہ صاحب کراچی	عیہ/
۴	۵۲۵۳"	عبدالمعید لنگڑا صاحب "	عیہ/
۵	۵۲۵۴"	حکیم فتح محمد صاحب سیوہانی	عہ/
۶	۵۲۵۵"	جمشید نوشیروان جی صاحب "	دیہ/
۷	۵۲۵۸ سی	شیخ محمد حسین صاحب کراچی	سے/
۸	۵۲۵۹"	شیخ عبدالمجید صاحب سندھی "	عہ/
۹	۵۲۶۱"	حسن افروز صاحبہ "	عہ/
۱۰	۵۲۶۲"	ایک مسلم صاحب "	عیہ/
۱۱	۵۲۶۳"	عبدالرحمن خان اینڈ سنز "	عہ/
۱۲	۵۲۶۵"	میاں غلام قادر محمد شعبان صاحب "	عیہ/
۱۳	۵۲۶۶"	میر مقبول خان صاحب "	عہ/
۱۴	۵۱۶۷"	سیٹھ احمد موسیٰ صاحب "	سہ
۱۵	۵۲۶۸"	آنریبل پیر الٰہی بخش صاحب "	عہ/
۱۶	۵۲۶۹"	ایک مسلمان صاحب "	عہ/
۱۷	۵۲۷۰"	محمد اسلم صاحب "	عہ/
۱۸	۵۲۷۱"	مولانا محمد صادق صاحب "	سے/
۱۹	۵۲۷۲"	غلام علی جاگلا صاحب "	للعیہ
۲۰	۵۲۷۵"	میر ایوب خانصاحب "	عیہ/
۲۱	۵۲۷۶"	فدا علی ایم لقمان جی صاحب "	ے/
۲۲	۵۲۷۸"	ایس جے اینڈ جی فضل الٰہی صاحب	عا
۲۳	۵۲۷۹"	میسرز سودیشی بوٹ اسٹورز "	سے/
۲۴	۵۲۸۰"	خانصاحب محمد حسن صاحب "	عہ/
۲۵	۵۲۸۱"	خان بہادر قاضی غلام نبی صاحب "	عیہ/
۲۶	۵۲۸۳"	آنریبل میر بندے علیخاں صاحب "	سہ/
۲۷	۵۲۸۴"	ڈاکٹر شالے سید صاحب "	تا/
۲۸	۵۲۸۵"	ایچ ایم حبیب اللہ صاحب "	سہ/
۲۹	۵۲۸۶"	خان بہادر صبیح الدین صاحب "	سہ/
۳۰	۵۲۸۷"	بمبئی موٹر اسٹورز "	سہ/
۳۱	۵۲۹۰ سی	ڈاکٹر شیخ محمد ابراہیم صاحب حیدرآباد	ے/
۳۲	۵۲۹۱"	مولوی محکم الدین صاحب جیمس آباد	ے
۳۳	۵۲۹۲"	محمد اکبر صاحب ولد عبدالقیوم صاحب [illegible]	صہ
۳۴	۵۲۹۳"	ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب "	عا/
۳۵	۵۲۹۴"	نواب محمد علی خانصاحب "	عا/
۳۶	۵۲۹۵"	خان بہادر نور نبی صاحب میرپور بٹھورو	عہ/
۳۷	۵۲۹۶"	عبدالغفار خانصاحب "	ع/
۳۸	۵۲۹۸"	حاجی غلام نبی شاہ صاحب "	صہ/
۳۹	۵۲۹۹"	حاجی شاہ بخش صاحب "	صہ/
۴۰	۵۳۰۰"	خانصاحب گل حسن خانصاحب "	صہ/
۴۱	۵۳۰۱"	حکیم شمس الدین احمد صاحب حیدرآباد	عسہ
۴۲	۵۳۰۲"	ڈاکٹر الیاس صفر شاہ صاحب "	صہ/
۴۳	۵۳۰۳"	محمد صدیق میمن صاحب "	ے/
۴۴	۵۳۰۴"	میر علی احمد خانصاحب "	عسہ/
۴۵	۵۳۰۵"	نور محمد جھبو خان صاحب "	تہ/
۴۶	۵۳۰۶"	سید میراں محمد شاہ صاحب "	صہ/
۴۷	۵۳۰۷"	عبدالجبار صاحب "	للعہ/
۴۸	۵۳۰۸"	خان بہادر محمد حیات صاحب قریشی سکھر	عسہ
۴۹	۵۹۰۹"	خان بہادر غلام محمد اسان صاحب "	عسہ/
۵۰	۵۳۱۰"	سید غلام حیدر شاہ صاحب کراچی	صہ/
۵۱	۵۳۲۷"	یار محمد صاحب جونیجو لاڑکانہ	عیہ
۵۲	۵۳۲۸"	ڈاکٹر حاجی جی ایچ قاسم صاحب	عیہ
۵۳	۵۳۲۹"	محمد موسیٰ صاحب "	عیہ
۵۴	۵۳۳۰"	گوبند رام سول صاحب "	ے/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۵۵	۵۳۳۱ سی	والی آ بار پا صاحب لائل	عہ/
۵۶	۵۳۳۲ "	محمد بخش صاحب میمن "	ےعہ/
۵۷	۵۳۳۳ "	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب "	ے/
۵۸	۵۳۳۴ "	لکھی ٹیک چند نارائن داس صاحب "	ہ/
۵۹	۵۳۳۵ "	محمد عبد اللہ صاحب اخوند "	ے/
۶۰	۵۳۳۶ "	ایم ٹی ایل صاحب "	ے/
۶۱	۵۳۳۷ "	رضا محمد صاحب لکھنو "	صہ/
۶۲	۵۳۳۸ "	قاضی فضل اللہ صاحب "	ےعہ/
۶۳	۵۳۳۹ "	پہلداس صاحب "	صہ/
۶۴	۵۳۴۰ "	اے ایس فاروقی صاحب "	ےعہ/
۶۵	۵۳۴۱ "	تاج محمد سبحان صاحب "	عہ/
۶۶	۵۳۴۲ "	خانصاحب رحیم بخش صاحب "	ے/
۶۷	۵۳۴۳ "	سید دلاور حسین شاہ صاحب "	صہ/
۶۸	۵۷۵۱ "	واحد علی صاحب شکارپور	سہ/
۶۹	۵۷۵۲ "	طفیل محمد صاحب سکھر	ےسہ/
۷۰	۵۷۶۴ "	میر بہرام خانصاحب ٹھل	سہ/
		میزان کل ۵۸۰ روپے	

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۷۸	سید محمد رشید صاحب پٹنہ	عہ/
۲	۷۸۴	بدر الحسن صاحب مظفرپور	سے/
۳	۲۷۲ سی	فضل الرحمن صاحب رسیا ٹولی	صہ/
۴	۳۷۲۳ "	نور الحق صاحب کشنگنج پورنیہ	صہ/
۵	۳۷۲۴ "	علی احمد صاحب "	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶	۳۷۲۵ سی	مولا بخش برادر صاحبان "	ے/
۷	۳۷۲۶ "	سیٹھ عبد طیب غلام علی صاحب "	صہ/
۸	۳۷۲۸ "	امیر الدین صاحب بالا خانہ	ع/
		میزان کل للعہ	

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	[illegible]	ڈاکٹر محمد شریف صاحب ٹبانہ	ے/
۲	۵۰۵۹ سی	قاضی رشید السلام صاحب پانی پت	۴/
۳	[illegible] "	محمد ذوالفقار علی خان صاحب "	۴/
۴	۵۰۶۱ "	سید اشفاق حسین صاحب	۴/
۵	۵۴۲۱ "	جلیل احمد صاحب قدوائی شملہ	عہ/
۶	۵۴۲۲ "	محمد نسیم صاحب انصاری "	ے/
۷	۵۴۲۳ "	ضیاء الدین احمد صاحب "	ع/
۸	۵۴۲۴ "	رام چندرن صاحب "	۸عہ/
۹	۵۴۴۱ "	غالب علی شاہ صاحب "	للعہ/
۱۰	۵۴۴۲ "	محمد اسلام صاحب "	عہ/
۱۱	۵۴۴۳ "	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب "	۸/
۱۲	۵۴۴۴ "	شیخ عبد اللہ جان صاحب "	۸/
۱۳	۵۴۴۵ "	مفتی انتی راحمد صاحب "	۴/
۱۴	۵۴۴۶ "	شیخ محمد حشمت علی صاحب "	ع/
۱۵	۵۴۴۷ "	خانصاحب عبد العلی صاحب "	ع/
۱۶	۵۴۴۸ "	محمد خلیل صاحب "	ع/
۱۷	۵۴۴۹ "	اکرام اللہ خاں صاحب "	ع/
۱۸	۵۴۵۰ "	غلام حسن صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۹	۶۰۰۱ سی	چودھری محمد سرور صاحب "	ع/
۲۰	۶۰۰۲ "	اے ایس محمود صاحب "	ع/
۲۱	۶۰۰۳ "	عبد الرزاق صاحب "	للعہ/
۲۲	۶۰۰۴ "	شمعون احمد صاحب "	عہ/
۲۳	۶۰۰۵ "	لیاقت اللہ خاں صاحب	۸
۲۴	۶۰۰۶ "	محمد اسمٰعیل صاحب شملہ	عہ/
۲۵	۶۰۰۷ "	تاج الدین صاحب "	عہ/
۲۶	۶۰۰۸ "	ملک غلام حیدر صاحب "	۸/
۲۷	۶۰۰۹ "	محمد غیور صاحب "	۸/
۲۸	۶۰۱۰ "	منشی غلام قادر صاحب "	۸/
۲۹	۶۰۱۱ "	سید ضمیر الحسن صاحب برنی	۸/
۳۰	۶۰۱۲ "	آغا علی مصطفی صاحب "	۴/
۳۱	۶۰۱۳ "	سید محمد ذاکر صاحب "	۴/
۳۲	۶۰۱۴ "	منشی حبیب الرحمن صاحب "	۴/
۳۳	۶۰۱۵ "	مولوی عبد الرب صاحب "	عہ/
۳۴	۶۰۱۶ "	حافظ عبد الحکیم صاحب "	سے/
۳۵	۶۰۱۷ "	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/
۳۶	۶۰۱۸ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ/
۳۷	۶۰۱۹ "	عبد الواحد صاحب "	۴/
۳۸	۶۰۲۰ "	سید محمد مرتضی علی صاحب "	عہ/
۳۹	۶۰۲۱ "	سید حامد علی صاحب "	عہ/
۴۰	۶۰۲۲ "	محمد اشرف صاحب "	۸/
۴۱	۶۰۲۳ "	شیخ کریم بخش صاحب "	ع/
۴۲	۶۰۲۴ "	عبد الرحمن صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۳	۶۰۲۵ سی	معصوم علی صاحب شملہ	۴ر
۴۴	۶۰۲۶"	میاں محمد صاحب "	عہ
۴۵	۶۰۲۷"	حامد علی صاحب "	۴ر
۴۶	۶۰۲۸"	قمر علی صاحب "	۸ر
۴۷	۶۶۳"	میر عبدالعزیز صاحب قلات	۵ہ
		میزان کل ما عہ	

حیدرآباد دکن

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۶۹۳	اے کے مشتاق صاحب سکندرآباد	عہ
۲	۶۹۹	ڈاکٹر اسماعیل سعید صاحب حیدرآباد	صہ
۳	۵۴۲۵"	شمس الحسن صاحب زبیری اورنگ آباد	سے
۴	۵۴۲۶"	تبسر حسن صاحب "	سہ
۵	۵۴۲۷	محمد یوسف صاحب "	۸ر
۶	۵۴۲۸"	سید محمود مغربی صاحب "	۸ر
۷	۵۴۲۹"	محمد ساجد صاحب "	۸ر
۸	۵۴۳۰"	علیم اللہ صاحب "	۸ر
۹	۵۴۳۱"	حیات اللہ صاحب "	۸ر
۱۰	۵۴۳۲	بشیر الدین صاحب "	۶ر
۱۱	۵۴۳۳"	امین خاں صاحب "	۶ر
۱۲	۵۴۳۴"	سید محی الدین صاحب "	۶ر
۱۳	۵۴۳۵"	محمد ابراہیم صاحب "	۶ر
۱۴	۵۴۳۶"	رنا تھے راؤ صاحب "	۶ر
۱۵	۵۴۳۷"	بھگوان راؤ صاحب "	۶ر
۱۶	۵۴۳۸"	وشنو نتھ راؤ کھرے صاحب "	۶ر
۱۷	۵۴۳۹ سی	رام لال صاحب "	۶ر
۱۸	۵۴۴۰"	سدھ سنگھ صاحب "	۶ر
		میزان کل [illegible]	

مدراس

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۶۷۶	غلام احمد خاں صاحب کلامی بنگلور	عہ
		میزان کل عہ	

دیگر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۶۷۹	عالیجناب بشیر الملک علی حیدر عباسی صاحب قاضی بھوپال	عہ
		میزان کل عہ	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۶۵۳	عزیز الرحمن صاحب اسیان	صہ
۲	۶۵۵	مہرالنساء بیگم صاحبہ سہسوان	عہ
۳	۶۶۰	عطاء الرحمن صاحب علیگڑھ	صہ
۴	۶۶۸	کے ایس سید ضمیر حیدر صاحب سہارنپور	صہ
۵	۶۷۳	پنڈت جواہر لال صاحب نہرو الہ آباد	۱ر
۶	۶۸۵	" " "	صہ
۷	۶۸۶	میر اکبر علی خاں صاحب حیدرآباد	۱ر
۸	۶۸۷	چودھری فتح الدین صاحب گوجرانوالہ	عہ
۹	۶۹۸	اصغر علی شاہ صاحب برہم پور	عہ
۱۰	۷۰۳	رکن الدولہ شمشیر جنگ نواب محمد سجاد علی خاں صاحب کرنال	۱ر
۱۱	۷۰۵	خلیل الرحمن صاحب شاہ آباد "	معہ
۱۲	۷۰۶	چودھری فتح الدین صاحب گوجرانوالہ	لعہ
۱۳	۵۶۹۳ سی	ہز ہائینس خان آف قلات بلوچستان	۱ر
۱۴	۵۶۵۴ سی	نواب میر جانی خاں صاحب مگسی زہرب	عہ
۱۵	۵۶۵۵"	سردار نور محمد خاں صاحب پمہ	عہ
۱۶	۵۶۵۶"	مرزا محمد شفیع صاحب ستونگ	عہ
۱۷	۵۶۵۷"	حاجی نور عبداللہ صاحب "	صہ
۱۸	۵۶۵۸"	محمد حسین صاحب "	عہ
۱۹	۵۶۵۹"	رحمت علی صاحب "	صہ
۲۰	۵۶۶۰"	معرفت ہیڈ ماسٹر صاحب "	سے

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۱	۵۲۶۱ سی	فیض محمد صاحب بلوچپان	عہ/
۲۲	۵۲۶۲ "	احمد النساء بیگم صاحبہ "	ع/
۲۳	۵۲۶۵ "	سردار جعفر خانصاحب جعفرآباد	عہ
۲۴	۵۲۶۶ "	میر علی طاؤ خان صاحب "	عہ/
۲۵	۵۲۶۷ "	سردار نور محمد خان میر فتح محمد خانصاحبان	عے/
۲۶	۵۲۶۸ "	میر الف خانصاحب "	صہ/
۲۷	۵۲۶۹ "	سردار چاکر خانصاحب "	ع/
۲۸	۵۲۷۰ "	میر علی مراد خانصاحب "	ع/
۲۹	۵۲۷۱ "	وڈیرا محمد خان صاحب جیکب آباد	ع/
۳۰	۵۲۷۷ "	عیسیٰ جی ابراہیم جی اینڈ کو کراچی	عہ
۳۱	۵۲۸۲ "	عبد الرحمٰن صاحب "	صہ/
۳۲	۵۲۸۸ "	حکیم محمد قاسم صاحب حیدرآباد سندھ	صہ/
۳۳	۵۲۵۱ "	آئی دائی سلیمان صاحب "	۸/
۳۴	۵۲۵۷ "	خان بہادر اللہ بخش صاحب "	صہ/
۳۵	۵۲۶۰ "	ایک صاحب "	عہ/
۳۶	۵۲۶۴ "	" "	عہ
۳۷	۵۲۸۹ "	محمد عثمان صاحب تھرپارکر	عہ/
۳۸	۵۲۹۷ "	محمد اسمٰعیل خانصاحب "	عہ/
۳۹	۵۳۴۴ "	حکیم عبد الستار صاحب شکارپور	عہ/
۴۰	۵۳۴۵ "	حکیم فضل اللہ صاحب "	عہ/
۴۱	۵۳۴۶ "	حاجی فیض محمد صاحب "	عہ/
۴۲	۵۳۴۷ "	حکیم الٰہی بخش صاحب "	عہ/
۴۳	۵۳۴۸ "	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب مستونگ	لعہ
۴۴	۵۳۴۹ "	شیخ محمد عبد اللہ صاحب "	ے/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۵	۳۴۳۵ ڈی	شیخ عبد المجید صاحب "	ہے/
۴۶	۳۴۳۶ "	مسٹری حسین احو صاحب بمبئی	سہ
۴۷	۳۴۳۷ "	چوہدری عبد الغنی صاحب "	عہ/
۴۸	۳۴۳۸ "	علاء الدین محمد ثنا صاحب "	ع/
۴۹	۳۴۳۹ "	میر رمضان صاحب "	ع/
۵۰	۳۴۴۰ "	عبد الرزاق صاحب "	ع/
۵۱	۳۴۴۱ "	احمد سلطان صاحب "	عہ/
۵۲	۳۴۴۲ "	رحمت اللہ اللہ دین صاحبان "	ع/
۵۳	۳۴۴۳ "	مقبول بخش الٰہی صاحب "	ع/
۵۴	۳۴۴۴ "	عبد الغنی اسحٰق صاحب "	ع/
۵۵	۳۴۴۵ "	مسٹری اللہ دین عبدو صاحب "	عہ/
۵۶	۳۴۴۷ "	ایک مسلمان "	۱/
۵۷	۳۴۴۸ "	عبد الرحمٰن خاں گلاب خاں صاحب "	عہ/
۵۸	۵۳۵۱ "	چاند خاں صاحب "	ع/
۵۹	۵۳۵۲ "	سیٹھ حسن نصر صاحب "	ے/
۶۰	۵۳۵۵ "	عبد اللطیف عبد الشکور صاحبان "	عہ
۶۱	۳۴۶۰ "	اکسپریس بلاک کمپنی "	عہ/
۶۲	۳۴۶۱ "	سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب کرلا "	صہ/
۶۳	۳۴۶۲ "	حاجی عبد الستار صاحب "	عہ/
۶۴	۳۴۶۳ "	محمد عمر پیر محمد سردار صاحبان "	عہ/
۶۵	۳۴۶۴ "	عبد الحق عبد الرحمٰن صاحبان "	عہ/
۶۶	۳۴۶۵ "	محمد ابراہیم صاحب "	صہ/
۶۷	۳۴۶۷ "	قمر الدین صاحب "	ع/
۶۸	۳۴۶۸ "	زنیلے برنی صاحب "	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۹	۳۴۶۹ سی	سید یعقوب شاہ صاحب "	صہ/
۷۰	۳۴۷۱ "	الیف اے صدیقی صاحب "	ع/
۷۱	۳۴۷۲ "	خواجہ محمد امین صاحب "	ع/
۷۲	۳۴۷۳ "	سردار حسین صاحب "	عہ/
۷۳	۳۴۷۴ "	ایم آئی ایم شیخ صاحب	عہ/
۷۴	۳۴۷۵ "	قاضی عبد الحمید صاحب "	عہ/
۷۵	۳۴۷۶ "	شیخ نظام الدین صاحب "	عہ/
۷۶	۳۴۷۷ "	محمد سلطان صاحب ستی	عہ/
۷۷	۳۴۷۸ "	محمد ابراہیم صاحب "	[illegible]
۷۸	۳۴۷۹ "	عبد اللطیف صاحب	عہ/
۷۹	۳۴۸۴ "	شیخ فضل کریم صاحب	عہ
۸۰	۳۴۸۵ "	سید حسن علی امیر علی صاحبان "	عہ
۸۱	۳۴۸۶ "	حسن قاسم دادا صاحب "	عہ
۸۲	۳۴۹۰ "	عبد الجبار خانصاحب "	عہ/
۸۳	۳۴۹۱ "	مس مینا صاحبہ "	۱/
۸۴	۳۴۹۲ "	عبد الخالق صاحب "	صہ/
۸۵	۳۴۹۳ "	زیڈ ایچ بخاری صاحب "	صہ/
۸۶	۳۴۹۵ "	یوسف عبد اللہ صاحب "	عہ
۸۷	۳۴۹۶ "	سیٹھ سلیمان نار محمد صاحب "	عہ
۸۸	۳۴۹۹ "	راجہ گلزار خاں صاحب "	ع/
۸۹	۵۱۰۶ "	امۃ الاسلام صاحبہ احمد آباد	ع/
۹۰	۵۱۰۷ "	گلزار احمد صاحب "	صہ/
۹۱	۳۴۲۷ "	محمد حفیظ صاحب پورنیہ	۸/
۹۲	۳۴۲۹ "	کے ایس تجمل علی صاحب دیناجپور	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۹۳	۳۰۷۴ سی	حامد علی صاحب دیناجپور	عہ/	۱۰۴	۳۸۹۲ سی	حکیم سید احمد رضا صاحب "	۴/	۱۱۵	۳۹۱۶ سی	سید شمس الحسن صاحب "	۸/
۹۴	۵۰۵۷ "	نواب محمد سعید خاں چھتاری	۶/	۱۰۵	۳۸۹۴ "	نذیر الحسن خانصاحب "	عہ	۱۱۶	۳۹۱۸ "	حافظ بشیر احمد صاحب "	عہ/
۹۵	۳۰۳۴ "	ایس ایم دین صاحب گنگوہ	۸/	۱۰۶	۳۸۹۵ "	محمد فرخ جلیل صاحب لکھنؤ	عہ/	۱۱۷	۳۹۱۹ "	عبدالحمید صاحب "	۸/
۹۶	۳۷۳۴ "	عبدالرحمٰن نواز احمد صاحبان "	عہ/	۱۰۷	۳۹۰۰ "	مقبول حسین صاحب بجنور	عہ/	۱۱۸	۳۹۲۰ "	حاجی ذوالفقار علی صاحب "	عہ/
۹۷	۳۷۳۶ "	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب "	عہ/	۱۰۸	۳۹۰۵ "	محمد عبدالرشید صاحب "	ے/	۱۱۹	۳۹۲۱ "	سید ناظم حسن صاحب "	عمہ/
۹۸	۳۷۴۱ "	محمد نافع صاحب سیمن گنگوہ	۶/	۱۰۹	۳۹۰۸ "	شرافت علی صاحب "	عہ/	۱۲۰	۳۹۲۲ "	مولوی محمد عمر صاحب "	۶/
۹۹	۳۸۷۶ "	الطاف حسین صاحب مرادآباد	عہ/	۱۱۰	۳۹۰۹ "	مطلوب الرحمٰن صاحب "	عہ/	۱۲۱	۵۰۶۲ "	مولانا سجاد حسین صاحب پانی پت	۶/
۱۰۰	۳۸۷۷ "	محمد فاضل صاحب "	عہ/	۱۱۱	۳۹۱۰ "	عبدالخبیر صاحب "	عہ/	۱۲۲	۵۰۶۳ "	فیض محمد صاحب "	عہ
۱۰۱	۳۸۷۸ "	محمود رضا صاحب شیرکوٹ	۴/	۱۱۲	۳۹۱۱ "	محمد کفیل صاحب "	۴/				
۱۰۲	۳۸۸۶ "	بشیر حسین صاحب سیوہارہ	۴/	۱۱۳	۳۹۱۴ "	الیاس احمد صاحب آفندی "	عہ/			میزان کل ۱۰۲۶ ۹/	
۱۰۳	۳۸۹۱ "	میر اقرار حسین صاحب "	۴/	۱۱۴	۳۹۱۵ "	افتخار حیدر صاحب "	عہ/				

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

طابع و ناشر شفیق الرحمن قدوائی۔ بی اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ

"ناظم"

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدردِ جامعہ

جلد ۴ | بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۸

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ/ قیمت فی پرچہ ۲/

محمد عمر کاتب مسجد حمیدیہ قرول باغ

شذرات

حکومت بنگال کا مستحسن اقدام

دنیا میں شاید ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں سب سے زیادہ جہالت پائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بے حسی کا یہ عالم ہے کہ گذشتہ دس سال میں دُنیا میں ۳۴ فیصدی خواندہ اشخاص کا اضافہ ہوا ہے، لیکن اسی عرصہ میں، ہندوستان میں، صرف ایک فی صدی کا اضافہ ہوا۔ خواندگی کی اس رفتار ترقی سے، ہندوستان کو چین جیسے پسماندہ ملک کے برابر ہونے کے لئے ہزار سال درکار ہونگے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ ہندوستان کے مسئلہ ناخواندگی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کی جائے۔ اور اس کو جس قدر کم مدت میں دُور کی جا سکے؛ دُور کیا جائے۔ چنانچہ صوبجاتی خود مختاری کے بعد عام طور پر تمام صوبوں میں اس خوفناک جہالت کو دُور کرنے کے لئے اسکیمیں بنائی گئیں، اور اُن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوراً کام شروع کر دیا گیا۔ ایک طرف ابتدائی تعلیم کی اصلاح کی گئی۔ اور مفت اور جبری تعلیم کا نفاذ عمل میں آیا؛ اور دوسری طرف تعلیم بالغان کا انتظام کیا گیا۔ ابھی حال میں، حکومت بنگال کے محکمۂ نشر و اشاعت سے ہمیں ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں کے جیلوں میں بھی تعلیم بالغان کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے اساتذہ کا تقرر عمل میں آرہا ہے؛ جُوں ہی ان کا تقرر ہوگیا۔ اس اسکیم کو نافذ کر دیا جائے گا۔ اس اطلاع میں مزید درج ہے کہ "کم سن اور بالغ قیدیوں کی تعلیم کا سلسلہ تو اس صوبہ میں ایک مدّت سے جاری ہے۔ تمام نوعمر مجرم ۳ جیلوں یعنی علی پور سنٹرل، پریسیڈنسی سنٹرل جیل اور برہام پور ڈسٹرک جیل میں داخل کئے جاتے ہیں، جہاں اُن سے ترمیم شدہ بورسٹل سلوک کیا جاتا ہے اس لئے ادبی تعلیم کے لئے معلم اور ہُنر سکھانے کے لئے کاریگر پہلے ہی سے موجود ہیں۔

ان نوعمر مجرموں کی تعلیم کو مزید ترقی دینے کے لئے غور کیا جارہا ہے۔"

ہم حکومت بنگال کے اس مستحسن اقدام پر مُبارک باد دیتے ہیں۔ اُمید ہے کہ ان صُوبوں میں بھی جہاں ابھی تک قیدیوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کی گئی ہے، اس مثال کی پیروی کی جائے گی؛

حیدرآباد میں تعلیمی ترقی

حیدرآباد ایک ایسی ریاست ہے؛ جہاں تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ کی جاتی ہے۔ اشاعت تعلیم پر معقول رقم صرف کی جاتی ہے۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ افراد کو مستفید ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔

امسال، جدید تعلیمی سال کے لئے، وسطانی اور تحتانی طبقوں کے نصاب تعلیم پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ اور ایس

بہت زیادہ تغیر و تبدیلی کی گئی ہے۔ دستکاری اور دست دوزی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ امتحان کے بار کو بہت کم کر دیا گیا ہے۔ درسی کتابیں جدید طرز اور نئے اصولوں کے مطابق تیار کی گئی ہیں۔ اور نئے نصاب میں لڑکیوں کی مخصوص ضرورتوں کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

ابتدائی تعلیم کی توسیع کے لئے پنجسالہ پروگرام بنایا گیا ہے۔ اور کوشش کی جارہی ہے۔ کہ ایک ہزار کی آبادی کا کوئی گاؤں باقی نہ رہے، جس میں کوئی مدرسہ نہ ہو۔

تعلیم بالغان کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کی گئی ہے پوری ریاست میں تقریباً ۶ لاکھ بالغ اَن پڑھ ہیں۔ ان کو خواندہ بنانے کے لئے ۲۵ سالہ منصوبہ تیار کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے لئے نصاب تعلیم اور طریق تعلیم پر اچھی طرح غور کرلیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ بہت جلد اس کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

حلقۂ تعلیم و ترقی جامعہ

جامعہ میں تعلیم بالغان کی اشاعت کے لئے جو حلقۂ تعلیم و ترقی قائم کیا گیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ روز بروز ترقی کر رہا ہے اور قرولباغ کے عوام میں دن بدن ہر دلعزیزی حاصل کر رہا ہے۔

اَن پڑھ بالغوں کی معلومات میں اضافہ کرنے اور انھیں ملک کے اہم معاملات سے آگاہ رکھنے کے لئے ایک "دیواری اخبار" جاری کیا گیا ہے جو بہت کامیاب اور مفید ثابت ہو رہا ہے؛ اس سے ایک طرف تعلیم میں سہولت اور اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف انھیں ملکی اور غیر ملکی خصوصاً اسلامی ممالک کی اہم خبروں سے واقفیت ہوتی رہتی ہے؛

حالاتِ جامعہ

فہرست تعطیلات بابت تعلیمی سال ۴۰-۱۹۳۹ء نصف اول کا اعلان دفتری طور پر ہوچکا ہے۔ جو حسب ذیل ہے

شب برات	۳۰ر ستمبر	ایک یوم
رام لیلا	۲۲ر اکتوبر	ایک یوم
یوم تاسیس	۲۹ر اکتوبر	ایک یوم
میثاقی	۳۰ر اکتوبر تا ۲ر نومبر	۴ یوم
دیوالی	۹ر نومبر	ایک یوم
لیلۃ القدر	۱۱ر نومبر	ایک یوم
عید الفطر	۱۲ تا ۱۵ر نومبر	۴ یوم
موسم سرما	۲۱ر دسمبر تا ۹ر جنوری	۲۰ یوم

۱۷ر اگست کو جامعہ نگر میں اسٹاف کلب کا' اس سیشن کا پہلا اجتماع ہوا۔ اور جدید اساتذہ کا تعارف کرایا گیا۔ ۶ بجے شام کو دلی کی سیرگاہ اور جمنا کی پرفضا نہر پر چائے وغیرہ پی گئی۔

۳۱ر اگست کو اخبارات کے ذریعہ' تصدق احمد خاں شیروانی مرحوم کے بھائی' فدا احمد خاں شیروانی کے انتقال کی خبر معلوم کر کے' جامعہ برادری میں عام طور پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ شیخ الجامعہ صاحب اور پرنسپل صاحب استادوں کے مدرسہ نے' مرحوم کے بھائی' نثار احمد خاں شروانی کے پاس تعزیت کے تار بھیجے اور انجمن اتحاد نے ایک تعزیتی جلسہ کیا۔ جس میں مرحوم کے حالات اور اُن کی خدمات کے متعلق تقریریں ہوئیں۔ اور ذیل کی تجویز پاس ہوئی"

"انجمن اتحاد کا یہ غیر معمولی جلسہ مولوی فدا احمد خاں شروانی کی بے وقت وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ شروانی مرحوم کی موت سے ہندوستان کے خاموش کارکنوں میں ایک ایسی جگہ خالی ہوگئی ہے۔ جو مشکل سے پُر کی جاسکتی ہے۔ مرحوم کو جامعہ سے جو قلبی تعلق تھا' اُس کی بنا پر یہ حادثہ جانکاہ ہے

خُدا سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور نثار احمد خاں صاحب شروانی اور دوسرے اعزاء کو صبر جمیل عطا فرمائے"

اِس مہینے میں انجمن اتحاد کے دو اہم جلسے ہوئے۔

۵ر ستمبر کو امراضِ چشم کے مشہور معالج ڈاکٹر آر۔ ایس اگروال صاحب نے Perfect Eyesight-without Glasses پر Slides کے ذریعہ ہندوستانی میں تقریر کی۔ آپ نے بتلایا کہ آنکھوں کی بینائی کیونکر کم ہوتی ہے۔ اور کم ہونے سے' اسے کیونکر بچایا جاسکتا ہے

موصوف کا دعویٰ ہے کہ اگر اُن کی ہدایات پر عمل کیا جائے تو بغیر عینک کے، بینائی واپس ہوسکتی ہے۔ اور آیندہ خیال رکھنے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ موصوف نے بہت سے لوگوں کا علاج کیا۔ اور اُنھیں پوری کامیابی ہوئی ہے۔

دُوسرا جلسہ ۷ ستمبر کو تعلیمی مرکز میں منعقد ہوا اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رفیق ندوۃ المصنفین نے "اراضی کے متعلق اسلام کے اقتصادی نظام کا نظریہ" پر ایک طویل اور مبسوط مقالہ پڑھا موصوف نے قرآن حدیث اور روایات کی روشنی میں اسلام کے اقتصادی نظام کی وضاحت کی اور یہ ثابت کیا کہ اسلامی نظام میں نہ تو سرمایہ دارانہ نظام کی تفریط ہے اور نہ اشتراکیت کی افراط بلکہ ایک صحیح اور معتدل نظام ہے۔ جس میں ہر شخص کو یکساں ترقی کرنے اور قدرتی وسائل دولت سے استفادہ کا موقع حاصل ہے۔

فاضل مقالہ نگار اسلام کے اقتصادی نظام پر ایک مفصل کتاب لکھ رہے ہیں۔ جو عنقریب ندوۃ المصنفین سے شائع ہوگی۔"

---

۹ ستمبر کو تعلیمی مرکز جامعہ کے چھوٹے بچوں کی انجمن کا انتخاب عمل میں آیا۔ ۱۱۲ ممبروں میں سے ۹۳ لڑکوں نے ووٹ دئے۔ جس میں صرف ایک رائے غلط (Invalid) قرار دی گئی۔

گو یہ بچوں کا الکشن تھا، مگر اُمیدواروں کی جدوجہد اور عام ممبروں کے جوش و خروش سے، کسی بڑے الکشن کا دھوکہ ہوتا تھا اور ووٹنگ کے وقت کی چہل پہل اور اُمیدواروں کی بیم و رجائی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی"

---

۲۵ اگست کے تحریر کردہ خط سے معلوم ہوا تھا۔ کہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب کسٹگن (جرمنی) میں مقیم ہیں۔ لیکن اعلان جنگ کے بعد ایک عرصہ تک یہ معلوم نہ ہوسکا۔ کہ اس وقت کہاں ہیں اور کس طرح ہیں اس کی وجہ سے جامعہ میں بڑی تشویش اور اضطراب تھا لیکن ۷ ستمبر کے تار سے یہ معلوم کرکے اطمینان ہوا کہ موصوف بحفاظت تمام سوئیزرلینڈ پہنچ گئے ہیں۔ اور اس وقت وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں"

مجلس عاملہ نے جامعہ نگر اوکھلا میں دوسری عمارت کے بنانے کا فیصلہ دیدیا ہے۔ تمام ابتدائی انتظامات مکمل کئے جارہے ہیں، انشاءاللہ بہت جلد تعمیر کا کام شروع ہوجائے گا"

بزم ادب ع‍ا کا پندرہ روزہ "المصوّر" اس مرتبہ لڑائی نمبر شائع ہوا ہے۔ اس میں جرمنی اور پولینڈ کی جنگ کے متعلق نہایت کاوش سے معلومات جمع کی گئیں ہیں اور نہایت دلچسپ دلچسپ کارٹون اور مفید نقشے شائع کئے گئے ہیں۔

ہندوستان میں تعلیم بالغان

ہمدرد جامعہ کی پچھلی اشاعتوں میں، ہم مختلف ممالک کی تحریک تعلیم بالغان پر مضامین شائع کر چکے ہیں۔ اُن کی اشاعت سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ اُن ممالک کے تجربوں سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ اور اُن تحریکوں کی روشنی میں، ہندوستان کی تحریک تعلیم بالغان کو ترقی دی جائے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے یہ مضامین بہت پسند کئے گئے۔ اور اکثر معاصرین نے انھیں اپنے صفحات میں نقل کیا۔

پیش نظر مضمون مولوی نورالحسن صاحب بی، اے۔ بی، ٹی ڈپ۔ ایڈ (کلاس گو) کی ایک مبسوط رپورٹ سے ماخوذ ہے۔ جو انجمن اساتذہ حیدرآباد کی دوسری سالانہ کانفرنس میں پیش کی گئی تھی۔ انشاءاللہ آیندہ بھی ہم، ہندوستان کے مسئلہ تعلیم بالغان پر مضامین شائع کریں گے۔

(مرتب)

مغرب کے ترقی یافتہ اور متمدن ممالک میں، تحریک تعلیم بالغان کی تاریخ گو سبق آموز ہے۔ لیکن ہماری رہنمائی سے قاصر ہے لیکن اس کی تاریخ روس، ترکی اور جاپان میں ہمارے لئے واقعی دلچسپ ہے۔ یہ ہیں وہ ممالک جہاں کچھ عرصہ پہلے ناخواندہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لیکن ان ممالک کی حکومتوں نے ایسی سرتوڑ کوششیں ناخواندگی کے مٹانے کی کیں۔ کہ ربع صدی کی قلیل مدت میں، وہ ناخواندگی کو اپنے ملکوں سے مٹانے میں کامیاب ہوگئے۔ ان ملکوں کی مثالیں ہمارے لئے سبق آموز ہونی چاہئیں۔ اور ہمارے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ ان طریقوں کا مطالعہ کریں۔ جن پر عمل پیرا ہوکر انھیں ایسی نمایاں کامیابی ہوئی۔ ہمارا مسئلہ جس عاجلانہ حل کا آج متقاضی ہے۔ یہ دشواریاں آج سے بیس سال پہلے اُن کے سدراہ نہ تھیں۔ ڈاکٹر پی، سی لال جو ٹیگور کے قائم کردہ ادارہ سری نیکے تان سے تعلق رکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں " تعلیم بالغان گو اس نام سے موسوم نہیں تھی۔ تاہم زمانہ قدیم میں بھی، ہندوستان میں موجود تھی، بلکہ اس کا وجود اُس وقت سے ہے۔ جب کہ لکھنے کا فن ایجاد نہیں ہوا تھا۔ اس کام کو تکمیل کو پہنچانے کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے جاتے تھے۔ مثلاً گاؤں کے بھاٹ، قصہ گو، مذہبی ادیرا یعنی غنائی تمثیل، "تھیٹر" ہفتہ داری بازار اور دیہی میلے" صاحب موصوف کا خیال ہے کہ ہندوستان کے حالات کے مدنظر اب بھی یہ ذرائع تعلیم بالغان کی ترویج اور توسیع کے لئے موجود ہیں۔ اور ان کو اُلٹ پھیر کر کارآمد بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن مروجہ معنی میں تحریک بالغان ہندوستان میں حال ہی کی پیداوار ہے۔ ایک نقطۂ نظر سے یہ امر اب تک

مشتبہ ہے۔ کہ آیا منظم طور پر تعلیم بالغان ہندوستان میں شروع بھی ہوئی ہے۔

تعلیم یافتہ گروہ نے یقیناً تعلیم بالغان کی اہمیت اور ضرورت محسوس کرنا شروع کی ہے۔ لیکن عوام، جن کے لئے یہ سب کچھ کیا جارہا ہے، اب تک اپنی کھال میں مست ہیں۔ اور تعلیم کے مفید نتائج سے بے خبر ہیں۔

دیگر ممالک اور ہندوستان کی تعلیم بالغان میں بھی فرق ہے۔ مغرب میں پہلا قدم خود عوام نے اٹھایا۔ اور اسی وجہ سے یہ تحریک بہت جلد مقبول ہوئی۔ اس کے برخلاف ہندوستان میں عوام مشکل ہی سے کسی قسم کی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس مسئلہ میں الجھنیں اور پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔

بہرحال مختلف صوبوں میں اسکیمیں جاری ہیں۔ اور اسی امر پر تبادلۂ خیالات کے لئے کانفرنسیں منعقد ہورہی ہیں۔ تاکہ اس پر غور کیا جاسکے کہ ملک میں تعلیم بالغان کی ترویج اور توسیع کے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ ایک مرکزی انجمن ہندوستان کے لئے جو کہ ہندوستانی تعلیم بالغان کی انجمن کہی جاتی ہے، حال میں قائم کی گئی ہے۔ اور انگلستان کی قومی تعلیم بالغان کی جماعت بھی ہندوستان میں تعلیم بالغان کے پھیلانے کی سعی کررہی ہے۔ تعلیم بالغان کی عالمگیر انجمن نے ۱۹۳۰ء میں ان حضرات کی ایک گول میز کانفرنس طلب کی تھی، جن کو ہندوستان میں تعلیم بالغان سے کچھ دلچسپی ہو۔ اور اس کانفرنس نے چند ابتدائی مسائل پر بحث و تمحیص بھی کی۔ تو ہم ان تمام ابتدائی کوششوں کا جو ہندوستان میں تعلیم بالغان کی خاطر کی گئیں۔ خیر مقدم کرتے ہیں۔ لیکن ابتداء خود ہندوستانیوں سے ہونی چاہیئے۔ اور اس کام کی کامیابی کا سہرا خود دیسی ہندوستانیوں کے سر ہونا چاہیئے۔ ہندوستان میں تعلیم اگر دوبارہ جنم لے سکتی ہے۔ تو صرف اس طرح کی۔ کہ ہمارا طریقۂ کار خالص ہندوستانی ہو۔ اور جو ہندوستانی خیالات میں قطعی رنگ جائے۔ اور جو ہندوستانی مردوں اور عورتوں کی مخلصانہ خدمت کا نتیجہ ہو۔

شعوری اور منظم حیثیت سے تعلیم بالغان کی ابتداء کا پتا غالباً جنگ عظیم کے اختتام سے چلتا ہے۔ اب تک جو کام کیا گیا، اس کی بابت انگلستان کی قومی تعلیم بالغان کی انجمن یہ رائے رکھتی ہے۔ کہ چند سال تک کچھ صوبجاتی حکومتیں ہندوستانی ریاستیں اور بلدیات بالغ لوگوں کی ناخواندگی کو مٹانے کی کوشش کرتی رہیں۔ لیکن ایسی تحریکیں اب کمزور پڑرہی ہیں۔"

لیکن حال میں تعلیم بالغان کے معاملات میں از سر نو دلچسپی لی جارہی ہے۔ مثلاً حکومت بنگال گشتی نمائش کا انتظام کررہی ہے۔ تاکہ تعلیم بالغان کو بنگال کے دیہاتوں میں پھیلایا جاسکے۔ حکومت بمبئی نے حال ہی میں ایک بااثر کمیٹی اپنے صوبہ میں تعلیم بالغان کی فوری ضرورت اور اس کے کام میں ارتباط کی سخت اہمیت محسوس کرائی رہتی ہے۔

بمبئی کی صوبجاتی انجمن تعلیم بالغان جو ۱۹۳۴ء میں قائم ہوئی۔ کارخانے کے مزدوروں میں خواندگی پھیلا رہی ہے۔ اور اُن کے لئے کتب خانوں وغیرہ کی تنظیم کررہی ہے۔

بمبئی کے ڈاکٹر بی، پی، ہیوالی نے تمام مرہٹی بولنے والے عیسائیوں کے لئے یہ نصب العین پیش کیا۔ کہ دوسری مردم شماری یعنی ۱۹۴۱ء تک خواندہ بن جائیں۔ یہی نصب العین وسیع ہوکر "قومی عیسائی مجلس" کے اتحاد عمل کے ساتھ یہ نعرہ بن گیا کہ "ہر عیسائی ۱۹۴۰ء میں خواندہ ہو" بنگال کے لئے اس میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ اِس طرح پر کہ کُل بنگال اہم خواندگی گے اس نصب العین کے ساتھ اس سال یعنی ۱۹۴۱ء تک خواندہ بن جانا چاہیئے۔

اس کے بعد ہی "انجمن تعلیم بنگالہ" قائم ہوئی۔ جس کی صدارت ڈاکٹر ٹیگور نے قبول فرمائی ہے۔ جنوبی ہند میں "کانفرنس تعلیم بالغان جنوبی ہند" کی تنظیم عمل میں آرہی ہے۔ بین الجامعاتی مجلس کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی ہے۔ کہ سترہ ہندوستانی جامعات نے اِن امور کا مطالعہ کرنے کے لئے بطیب خاطر اشتراک عمل کی رضامندی ظاہر کی ہے۔ جن کا بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق، عوام کی فلاح و بہبود سے ہے۔ تعلیم بالغان ہند کی جدوجہد کی حوصلہ افزائی اور اس کام میں ہاتھ بٹانے کے لئے حال ہی میں دہلی میں "انجمن تعلیم بالغان ہند" قائم ہوئی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انجمن مذکور کی جانب سے صوبہ جاتی انجمنوں کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صوبہ دہلی میں کرہ انجمن فنون اور پیشوں کی تعلیم لاسلکی تقاریر موسیقی اور اجتماعی تعلیم وغیرہ کے ذرائع سے تعلیم بالغان کے پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ تعلیم بالغان کی انجمنیں مختلف مراکز میں قائم کی گئی ہیں، اور اُن کا الحاق "انجمن تعلیم بالغان ہند دہلی" سے عمل میں آیا ہے

اب ہم ملک سرکار عالی کے مسئلہ تعلیم بالغان پر نظر ڈالتے ہیں۔ ۱۹۲۵ء تا ۱۹۲۶ء میں پہلی مرتبہ تین مدارس تعلیم بالغان ریاست حیدرآباد میں ایک خانگی ادارہ کے زیر نگرانی قائم ہوئے۔ ان مدارس کے طلباء کی تعداد ۱۷۱ تھی۔ اِن کے قیام کا مقصد بالغ ناخواندہ اشخاص میں تعلیم کی اشاعت تھا۔ ۱۹۳۰ء و ۱۹۳۱ء تک یہ تحریک اضلاع میں پھیل گئی۔ ۱۹۳۴ء، ۱۹۳۵ء تک ۹۴ مدارس بالغان (۱۹ بلدہ میں۔ اور ۳۰ اضلاع میں) قائم کئے گئے۔ اِن میں ۳۵ امدادی، اور باقی غیرامدادی مسلمہ ادارے تھے۔ ۱۹۳۴ء میں طلباء زیر تعلیم کی تعداد ۱۷۶۱ تھی۔

مدارس بالغان کو منظم کرنے اور چلانے کے لئے ۳۴-۳۳ء میں خاص قواعد و ضوابط کا نفاذ عمل میں آیا۔ اس خصوص میں صرف اس حد تک کام ہوا۔ جیسا کہ جناب مولوی سیّد علی اکبر صاحب "ترقی تعلیم بدور حکومت آصف جاہ سابع" میں فرماتے ہیں۔ "افسوس کہ عوام نے اس تحریک میں اس دلچسپی کا اظہار نہیں کیا، جس کی یہ تحریک مستحق ہے۔ اور جو اس کی عاجلانہ ترقی کے لئے ضروری ہے۔"

باوجود اس کے کہ اس قسم کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ کہ ملک کے دوسرے حصّوں میں تعلیم بالغان کو منظم کرنے کا عام اور گہرا احساس ہے۔ اور یہ کہ خانگی اداروں کی جانب سے پیغام تعلیم کو عوام تک پہونچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مگر چونکہ اس حصّہ میں کوئی باقاعدہ اور منظم کوشش نہیں کی جارہی ہے۔ اس لئے جوش اور توانائی کے ضائع ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ لہذا اس امر کی شدید ضرورت ہے۔ کہ ان کوششوں کو مثل "انجمن تعلیم بالغان ہند" کے ایک مرکزی نظام کے تحت جمع کیا جائے، ایسے مرکزی ادارے کا قیام نہ صرف اُن انجمنوں کو ان کی حد تک عمل اور تجربہ میں آزادی دے گا۔ بلکہ

پورے ملک کے لئے تعلیم بالغان کا ایک عام بنیادی مقصد اور طریقہ کار مہیا کرے گا۔ لہذا اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ اس کام کو بہ عجلت ممکنہ شروع کیا جائے۔ تاکہ مختلف ادارے مختلف اصول و طریق اختیار کرکے غیر منظم اور پریشان کن نتائج اختیار نہ کریں۔ چونکہ تعلیم بالغان کی مہم ہمارے ملک میں ابھی عالم طفلی میں ہے۔ اس لئے اس کو ابتدا ہی سے صحیح اور واضح نہج پر چلانا مناسب ہوگا۔ توقع ہے کہ اس قسم کا ارتباط مستقل قریب میں حاصل ہوگا؛ اس امر سے ہویدا ہے کہ تحریک تعلیم بالغان کے سلسلہ میں جس قدر بھی انجمنیں کام کر رہی ہیں۔ اس مسئلہ کو ایک نمایاں حیثیت دی جا سکتی ہے۔

"کانفرنس تعلیم بالغان کل ہند" کے اس جلسہ میں مضمر ہے۔ جو مارچ ۱۹۳۸ء میں بہ مقام دہلی منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا ایک نتیجہ "کانفرنس تعلیم کل ہند" کی کمیٹی کا قیام تھا۔ جس کا کام ہندوستان میں تعلیم بالغان کی موجودہ جد و جہد کے متعلق مواد فراہم کرنا، مرد اور عورتوں کی اس خصوص میں انجمنوں اور شخصی خدمات کا علم حاصل کرنا؛ پرچہ اخبار (   ) شائع کرنا۔ اور تعلیم بالغان کے ان طریقوں پر ایک عام نظر ڈالنا جو کامیابی کے ساتھ ملک کے مختلف حصوں میں بروئے عمل لائے جا سکتے ہیں۔ دوسری کانفرنس ۱۹۳۹ء کے اوائل میں صوبہ متوسط میں منعقد ہوئی۔ مذکورالصدر کمیٹی کے صدر شاہ سلیمان ہیں۔"

تقریظ و تبصرہ

قرآنِ پاک اور رسولِ پاک

مولوی عبدالواحد صاحب سندھی جامعی تعلیمی مرکز جامعہ میں ایک عرصہ سے چھوٹے بچوں کے پڑھانے کا کام انجام دے رہے ہیں، موصوف کو صرف چھوٹے بچوں کو پڑھانے ہی کا تجربہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس سے بھی بخوبی واقف ہیں، کہ چھوٹے بچوں کے لئے کس قسم کی کتابیں مفید ہوں گی اور وہ کس قسم کی کتابوں کو دلچسپی سے پڑھیں گے۔

آپ نے چھوٹے بچوں کے لئے متعدد مذہبی کتابیں لکھی ہیں۔ جنھیں بہت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے؛ قرآن پاک اور رسولِ پاک موصوف کی تازہ تالیف ہیں۔ جن میں بچوں کو نہایت عمدہ انداز اور آسان زبان میں بتلایا گیا ہے۔ کہ قرآن پاک کیا ہے۔؟ اور اس نے کیا کر دکھایا؟ اور رسول پاک کون تھے، کیسے تھے، کیا سکھایا، کیا پیام تھا، پیام نے کیا کر دکھایا؟ وغیرہ

یہ دونوں کتابیں مکتبہ جامعہ قرول باغ دہلی سے حسب ترتیب ۶ ر ۸ ر میں مل سکتی ہیں۔

ذہن کی تربیت

تعلیم اسے کہتے ہیں کہ آدمی جو دماغی قوتیں لے کر پیدا ہوا ہے، ان میں ترقی کا جتنا امکان ہو وہ اسے حاصل کرے۔ تعلیم آدمی کے ذہن کی پوری پوری پرورش کا نام ہے۔ جس طرح انسان کا جسم ایک چھوٹے سے تخم سے شروع ہوتا ہے، پھر مناسب غذا پاکر حرکت اور کام اور سکون و آرام سے طبعیات اور کیمیا کے قانون کے مطابق کمال کے درجہ کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح ذہن کا نشو و نما بھی ذہنی غذا پاکر ذہنی قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ذہن کو یہ غذا کن چیزوں سے ملتی ہے۔ اور اس کے اثر کے قانون کیا ہیں۔ تو گذارش ہے کہ ذہنی غذا ملتی ہے تمدن سے، تمدن کی مادی اور غیر مادی چیزوں سے، مثلاً سماج کے علمی نظام سے، سماج کے فنون سے، سماج کے مذہب سے، سماج کی صنعت سے، سماج کے اخلاق کے اصولوں سے، سماج کے قانون سے، سماج کے رسم و رواج سے، سماج کی بڑی بڑی شخصیتوں کی زندگی سے، سماج میں خاندانی زندگی کے نمونہ سے، سماج کے گاؤں، قصبوں اور شہروں کی زندگی سے، سماج کی حکومت سے، فوج سے، عدالتوں سے، سماج کے مدرسوں سے۔

اب یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ سماج کی تمام مادی اور غیر مادی چیزیں سب ذہن انسانی کی پیداوار ہوتی ہیں۔ انسان کا ذہن اپنے کو ان چیزوں میں ظاہر کرتا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ ذہن اپنے کو اپنے سے باہر یہ شکلیں دیتا ہے۔ ان چیزوں میں اس شخصیت کے ذہن کا اثر بھی ہوتا ہے جس نے انھیں بنایا، اس قوم یا نسل کا اثر بھی ہوتا ہے۔ جس سے بنانے والا وابستہ تھا، اس وقت اور جگہ کے حالات کا اثر بھی ہوتا ہے۔ جن میں اس نے یہ تمدنی چیز بنائی تھی۔ ان سب کا اثر یوں کہیئے کہ اس چیز میں آکر چھپ رہتا ہے، سو جاتا ہے۔ کوئی نیا ذہن جب انھیں اپنے اندر قبول کرتا ہے۔ تو یہ چھپی ہوئی قوتیں ابھرتی ہیں، سوتی ہوئی قوتیں جاگتی ہیں۔ تمدنی چیزوں کی ان سوئی ہوئی قوتوں کو پھر سے کسی انسان کے ذہن میں جگانے سے اس ذہن کی تعلیم ہوتی ہے۔ اور کسی چیز سے ذہن کی تربیت اسی حد تک سمجھنی چاہیئے جس حد تک اس کی سوئی ہوئی قوتیں قبول کرنے والے کے ذہن میں جاگی ہیں۔ مثلاً اچھے سے اچھے شعر کو کوئی رٹے جائے۔ ذہن کی تربیت نہ ہوگی۔ اگر پڑھنے والے کے ذہن میں پوری طرح یا کچھ نہ کچھ وہ کیفیات پیدا نہ ہوں جو کہنے والے پر طاری تھیں۔ اور جنھیں اس نے اپنے کلام میں گویا لاکر چھپایا تھا، سلایا تھا۔ کوئی شخص اگر دوسروں کی مذہبی زندگی کا حال عمر بھر پڑھتا یا سنتا رہے لیکن اس کے ذہن میں اس ذکر سے مذہب کی سچی کیفیت پیدا نہ ہو تو عمر بھر کے تعلق کے باوجود اس کے ذہن کی اس مذہبی تذکرہ سے کوئی تربیت نہ ہوگی۔ اور یہی حال تمام دوسری تمدنی چیزوں کا ہے۔"

مُستقل اِمداد وَ عطیّات

ذیل کی رقوم جو جولائی ۳۹ء میں ہمیں اپنے منتظمین اور سفرا کی معرفت موصول ہوئیں، درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشنے دفتر ممنون ہوگا۔
اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں۔ تو انھیں آیندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ (مرتب)

جولائی ۱۹۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۲۴	سید محمود الحسن صاحب نئی دہلی	ستے/	۱۳	۵۷۷۷ سی	حاجی عبد المجید صاحب دہلی	۴/	۲۵	۵۸۱۲ سی	محمد بشیر محمد خلیل صاحبان دہلی	عہ/
۲	۷۲۵	سید ابو الحیات صاحب "	عہ/	۱۴	۵۸۰۱ "	محمد عارف صاحب "	عہ/	۲۶	۵۸۱۳ "	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب "	۲/
۳		عبد اللہ خاں صاحب "	سے/	۱۵	۵۸۰۲ "	اسلام الدین صاحب "	۸/	۲۷	۵۸۱۴ "	ممتاز الدین صاحب "	عہ/
۴	۷۳۳	لیاقت اللہ خانصاحب "	۸/	۱۶	۵۸۰۳ "	محمد تقی اینڈ سنز "	۴/	۲۸	۵۸۱۵ "	حکیم فرید احمد صاحب عباسی "	عسہ/
۵	۷۳۴	شمعون احمد خانصاحب "	عہ/	۱۷	۵۸۰۴ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲/	۲۹	۵۸۱۶ "	حسین نظامی صاحب "	عہ/
۶	۷۴۳	خواجہ محمد عبد المجید خانصاحب "	سے/	۱۸	۵۸۰۵ "	حکیم عبد الرزاق صاحب "	۴/	۳۰	۵۸۱۷ "	محمد زبیر صاحب قریشی "	عہ/
۷		حکیم محمد سعید خانصاحب "	ما/	۱۹	۵۸۰۶ "	شفیع الدین صاحب نیر "	عہ/	۳۱	۵۸۱۸ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۲/
۸	۵۷۷۲ سی	شمس العارفین صاحب دہلی	۴/	۲۰	۵۸۰۷ "	ملکہ خاتون صاحبہ "	۸/	۳۲	۵۸۱۹ "	منشی حشمت اللہ صاحب "	عہ/
۹	۵۷۷۳ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲/	۲۱	۵۸۰۸ "	رسالہ عصمت "	۸/	۳۳	۵۸۲۰ "	ضیاء الدین صاحب "	۶/
۱۰	۵۷۷۴ "	عبد الحکیم خانصاحب "	۸/	۲۲	۵۸۰۹ "	منشی بشیر بیگ صاحب "	۲/	۳۴	۵۸۲۱ "	سراج الدین صاحب "	۴/
۱۱	۵۷۷۵ "	محمد تقی صاحب "	۴/	۲۳	۵۸۱۰ "	حکیم احمد حسن خانصاحب "	۲/	۳۵	۵۸۲۲ "	شمس العارفین صاحب "	۴/
۱۲	۵۷۷۶ "	مقبول احمد خانصاحب "	عہ/	۲۴	۵۸۱۱ "	حاجی عبد المجید صاحب "	۴/	۳۶	۵۸۲۳ "	شیخ محمد رفیع صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۷	۵۸۲۴ سی	محمد ادریس صاحب دہلی	عہ ر	۶۱	۵۸۸۰ سی	منشی حفیظ احمد صاحب دہلی	۴ ر	۸۵	۵۹۰۴ سی	سعید الرحمن صاحب دہلی	۴ ر
۳۸	۵۸۲۵ "	محمد حسین خادم صاحب "	۸ ر	۶۲	۵۸۸۱ "	رحمت اللہ خاں صاحب "	۴ ر	۸۶	۵۹۰۵ "	حکیم شریف الدین صاحب "	۴ ر
۳۹	۵۸۲۶ "	حاجی رشید احمد صاحب "	لعہ ر	۶۳	۵۸۸۲ "	زرین خاں صاحب "	لعہ ر	۸۷	۵۹۰۶ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴ ر
۴۰	۵۸۲۷ "	محمد مسعود حسن صاحب "	۸ ر	۶۴	۵۸۸۳ "	میاں محمد زکی صاحب "	عہ ر	۸۸	۵۹۰۷ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴ ر
۴۱	۵۸۲۸ "	الیس مولا بخش صاحب "	عہ ر	۶۵	۵۸۸۴ "	حاجی قادر بخش صاحب "	۷ ر	۸۹	۵۹۰۸ "	مولانا اصغر علی صاحب "	۸ ر
۴۲	۵۸۲۹ "	زرین خانصاحب "	لعہ ر	۶۶	۵۸۸۵ "	الیس مولا بخش صاحب "	عہ ر	۹۰	۵۹۰۹ "	مولانا عبداللطیف صاحب "	۴ ر
۴۳	۵۸۳۰ "	شیخ عبدالرحیم صاحب "	عہ ر	۶۷	۵۸۸۶ "	منشی محمد احسن صاحب "	۸ ر	۹۱	۵۹۱۰ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۸ ر
۴۴	۵۸۳۱ "	حاجی عبدالغنی صاحب "	۸ ر	۶۸	۵۸۸۷ "	مرغوب احمد صاحب "	لعہ ر	۹۲	۵۹۱۱ "	عبدالغنی صاحب "	عہ ر
۴۵	۵۸۳۲ "	محمد یسین صاحب "	عہ ر	۶۹	۵۸۸۸ "	عزیز محمد صاحب "	۸ ر	۹۳	۵۹۱۲ "	حکیم محمد کبیر الدین صاحب "	سے
۴۶	۵۸۳۳ "	مشتاق احمد زاہدی صاحب "	عہ ر	۷۰	۵۸۸۹ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عہ ر	۹۴	۵۹۱۳ "	رحمت اللہ صاحب "	لعہ
۴۷	۵۸۳۴ "	محمد شفیع صاحب "	۸ ر	۷۱	۵۸۹۰ "	خورشید عالم صاحب "	عہ ر	۹۵	۵۹۱۴ "	محمد عمر صاحب "	صہ ر
۴۸	۵۸۳۵ "	حکیم عزیز الدین صاحب "	۸ ر	۷۲	۵۸۹۱ "	عبدالوحید خانصاحب "	۱۲ ر	۹۶	۵۹۱۵ "	محمد جمیل احمد صاحب "	عہ ر
۴۹	۵۸۳۶ "	حکیم عبدالحمید خانصاحب "	صہ ر	۷۳	۵۸۹۲ "	مرزا سلیمان صاحب جوہری "	عہ ر	۹۷	۵۹۱۶ "	محمد ادریس صاحب باڑی "	عہ ر
۵۰	۵۸۳۷ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ ر	۷۴	۵۸۹۳ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴ ر	۹۸	۵۹۱۷ "	شیخ محمد رفیع صاحب "	۸ ر
۵۱	۵۸۳۸ "	عبدالحق صاحب "	عہ ر	۷۵	۵۸۹۴ "	حاجی محبوب بخش صاحب "	صہ ر	۹۹	۵۹۱۸ "	حاجی بشیر احمد صاحب "	صہ ر
۵۲	۵۸۳۹ "	شیخ ایم یونس صاحب "	غاہ ر	۷۶	۵۸۹۵ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴ ر	۱۰۰	۵۹۱۹ "	حاجی شیخ ننھے عبدالرزاق صاحب "	عہ ر
۵۳	۵۸۴۰ "	قمر الدین صاحب "	۴ ر	۷۷	۵۸۹۶ "	شیخ محمد سعید صاحب "	۴ ر	۱۰۱	۵۹۲۰ "	حافظ شہاب الدین صاحب "	۴ ر
۵۴	۵۸۴۱ "	رحمٰن حامد علی خاں صاحب "	۸ ر	۷۸	۵۸۹۷ "	شیخ انیس الرحمٰن صاحب "	۴ ر	۱۰۲	۵۹۲۱ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عہ ر
۵۵	۵۸۴۲ "	حاجی نور الدین صاحب "	۸ ر	۷۹	۵۸۹۸ "	حاجی عبدالغنی صاحب "	لعہ ر	۱۰۳	۵۹۲۲ "	مشتاق احمد صاحب زاہدی "	عہ ر
۵۶	۵۸۴۳ "	غفر الدین صاحب "	۸ ر	۸۰	۵۸۹۹ "	حکیم ذکی احمد صاحب "	عہ ر	۱۰۴	۵۹۲۳ "	خواجہ غلام السبطین صاحب "	عہ ر
۵۷	۵۸۴۴ "	صلاح الدین صاحب "	۴ ر	۸۱	۵۹۰۰ "	مقبول احمد صاحب "	عہ ر	۱۰۵	۵۹۲۴ "	محمد یوسف صاحب "	۴ ر
۵۸	۵۸۴۵ "	خواجہ احسن اللہ صاحب "	۸ ر	۸۲	۵۹۰۱ "	منشی حشمت اللہ صاحب "	عہ ر	۱۰۶	۵۹۲۵ "	سید میر عبدالغنی صاحب "	۴ ر
۵۹	۵۸۴۶ "	فرید الدین احمد صاحب "	لعہ ر	۸۳	۵۹۰۲ "	حکیم [illegible] میاں صاحب "	۲ ر	۱۰۷	۵۹۲۶ "	حاجی عبدالرحمٰن صاحب "	عہ ر
۶۰	۵۸۴۷ "	حاجی عباد اللہ خانصاحب "	لعہ ر	۸۴	۵۹۰۳ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲ ر	۱۰۸	۵۹۲۷ "	سراج الدین صاحب "	۴ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰۹	۵۹۲۸ سی	ممتاز الدین صاحب دہلی	عہ/	۱۳۳	۵۹۵۶ سی	مولانا عبدالرزاق صاحب دہلی	علہ/	۱۵۷	۵۹۸۰ سی	شیخ منصور احمد صاحب دہلی	۴/
۱۱۰	" ۵۹۲۹	مرزا فیاض بیگ صاحب "	۴/	۱۳۴	" ۵۹۵۷	محمد الٰہی صاحب "	عہ/	۱۵۸	" ۵۹۸۱	محمد عارف صاحب "	عہ/
۱۱۱	" ۵۹۳۰	محمد اسحاق صاحب کاتب "	۴/	۱۳۵	" ۵۹۵۸	محبوب الٰہی صاحب "	عہ/	۱۵۹	" ۵۹۸۲	حامد عبدالغنی صاحب "	عیہ/
۱۱۲	" ۵۹۳۱	حافظ عبدالحکیم صاحب "	۲/	۱۳۶	" ۵۹۵۹	سید احمد صاحب "	عہ/	۱۶۰	" ۵۹۸۳	شمس العارفین صاحب "	عہ/
۱۱۳	" ۵۹۳۲	الیس مولا بخش صاحب "	عہ/	۱۳۷	" ۵۹۶۰	ارشاد حسین خاں صاحب "	۴/	۱۶۱	" ۵۹۸۴	حاجی کالے خاں صاحب "	۸/
۱۱۴	" ۵۹۳۳	محمد حسین صاحب خادم "	۸/	۱۳۸	" ۵۹۶۱	عبداللطیف صاحب قریشی "	عہ/	۱۶۲	" ۵۹۸۵	آفتاب الدین صاحب "	عہ/
۱۱۵	" ۵۹۳۴	سائرہ عصمت "	۸/	۱۳۹	" ۵۹۶۲	رفیق احمد صاحب "	عہ/	۱۶۳	" ۵۹۸۶	کلو صاحب ٹانگے والے "	۴/
۱۱۶	" ۵۹۳۵	محمد صدیق صاحب "	عہ/	۱۴۰	" ۵۹۶۳	عبدالصمد صاحب "	عہ/	۱۶۴	" ۵۹۸۷	محمد ایوب صاحب "	۸/
۱۱۷	" ۵۹۳۶	حاجی منور الدین صاحب "	خسہ/	۱۴۱	" ۵۹۶۴	ظہیر الدین صاحب "	۴/	۱۶۵	" ۵۹۸۸	مرزا اعلام عباس صاحب "	عہ/
۱۱۸	" ۵۹۳۷	حاجی قادر بخش صاحب "	ے/	۱۴۲	" ۵۹۶۵	حافظ نور محمد صاحب "	ے/	۱۶۶	" ۵۹۸۹	عیوض خاں صاحب "	صہ/
۱۱۹	" ۵۹۳۸	محمد ظفر صاحب "	عہ/	۱۴۳	" ۵۹۶۶	محمد شفیع صاحب محمد جلیل صاحب "	عہ/	۱۶۷	" ۵۹۹۰	منشی خورشید عالم صاحب "	عہ/
۱۲۰	" ۵۹۳۹	عبدالحق صاحب "	صہ/	۱۴۴	" ۵۹۶۷	حافظ عبدالجلیل صاحب "	۲/	۱۶۸	" ۵۹۹۱	غازی عبدالجبار صاحب "	عہ/
۱۲۱	" ۵۹۴۱	حاجی اخلاق احمد صاحب "	۸/	۱۴۵	" ۵۹۶۸	شیخ عبدالرحیم صاحب "	عہ/	۱۶۹	" ۵۹۹۲	مرزا سلیمان صاحب جوہری "	عہ/
۱۲۲	" ۵۹۴۲	حکیم عبدالرزاق صاحب "	۲/	۱۴۶	" ۵۹۶۹	محمد علی صاحب علوی "	علہ/	۱۷۰	" ۵۹۹۳	لیڈی ڈاکٹر مسز الفریڈی محمود صاحبہ "	عہ/
۱۲۳	" ۵۹۴۳	سرفراز الحق صاحب "	۴/	۱۴۷	" ۵۹۷۰	احمد اسلام خاں صاحب "	عسہ/	۱۷۱	" ۵۹۹۴	ایچ فضل الرحمن صاحب "	صہ/
۱۲۴	" ۵۹۴۴	منشی بشیر بیگ صاحب "	۲/	۱۴۸	" ۵۹۷۱	احمد اسلام خاں صاحب "	عسہ/	۱۷۲	" ۵۹۹۵	میاں محمد رفیق صاحب "	عسہ/
۱۲۵	" ۵۹۴۵	حکیم احمد حسن خاں صاحب "	۲/	۱۴۹	" ۵۹۷۲	سلیمان صاحب انجنیر "	صہ/	۱۷۳	" ۵۹۹۶	حاجی عبدالحق شہاب الدین صاحبان "	علہ/
۱۲۶	" ۵۹۴۶	حسین نظامی صاحب "	علہ/	۱۵۰	" ۵۹۷۳	میاں غلام علی خاں صاحب "	۴/	۱۷۴	" ۵۹۹۷	مرغوب احمد صاحب "	علہ/
۱۲۷	" ۵۹۴۷	حاجی رشید احمد صاحب "	علہ/	۱۵۱	" ۵۹۷۴	ملک آفتاب احمد صاحب "	عہ/	۱۷۵	" ۵۹۹۸	عبداللطیف خاں صاحب "	صہ/
۱۲۸	" ۵۹۴۸	اسلام الدین صاحب "	۸/	۱۵۲	" ۵۹۷۵	محمد ابراہیم صاحب "	۴/	۱۷۶	" ۵۹۹۹	حاجی عبدالمغنی صاحب "	علہ/
۱۲۹	" ۵۹۴۹	انوار الحق صاحب "	عہ/	۱۵۳	" ۵۹۷۶	منشی شمس الدین صاحب "	۴/	۱۷۷	" ۶۰۰۰	رفیع اللہ خاں صاحب "	۸/
۱۳۰	" ۵۹۵۰	عبدالرحیم صاحب "	۸/	۱۵۴	" ۵۹۷۷	پروفیسر عبدالرحمن صاحب "	۸/	۱۷۸	" ۶۰۲۹	غالب علی شاہ صاحب نئی دہلی	علہ/
۱۳۱	" ۵۹۵۴	سید محمد عبداللطیف صاحب "	۸/	۱۵۵	" ۵۹۷۸	الیس مولا بخش صاحب "	عہ/	۱۷۹	" ۶۰۳۰	عبداللطیف صاحب "	۸/
۱۳۲	" ۵۹۵۵	محمد علی صاحب "	۸/	۱۵۶	" ۵۹۷۹	منشی محمد احسن صاحب "	۸/	۱۸۰	" ۶۰۳۱	محمد اسلام صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب		رقم موصولہ
۱۸۱	۶۰۳۲ سی	غلام احمد صاحب	نئی دہلی	۸ر
۱۸۲	۶۰۳۳ 〃	خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب	〃	۸ر
۱۸۳	۶۰۳۴ 〃	منشی افتخار احمد صاحب	〃	۴ر
۱۸۴	۶۰۳۵ 〃	سید بادر حسین صاحب	〃	۴ر
۱۸۵	۶۰۳۶ 〃	زبیر بیگ خاں صاحب	〃	عہ ر
۱۸۶	۶۰۳۷ 〃	عبدالرب صاحب	〃	عہ ر
۱۸۷	۶۰۳۸ 〃	حافظ عبدالحکیم صاحب	〃	ـــ ر
۱۸۸	۶۰۳۹ 〃	ایم طفیل محمد صاحب	〃	۸ر
۱۸۹	۶۰۴۰ 〃	خواجہ غلام یٰسین صاحب	〃	عہ ر
۱۹۰	۶۰۴۱ 〃	عبدالواحد صاحب	〃	۴ر
۱۹۱	۶۰۴۲ 〃	سید محمد مرتضیٰ علی صاحب	〃	عہ ر
۱۹۲	۶۰۴۳ 〃	سید حامد علی صاحب	〃	عہ ر
۱۹۳	۶۰۴۴ 〃	محمد اشرف صاحب	〃	۸ر
۱۹۴	۶۰۴۵ 〃	شیخ کریم بخش صاحب	〃	عہ ر
۱۹۵	۶۰۴۶ 〃	عبدالحق صاحب	〃	۴ر
۱۹۶	۶۰۴۷ 〃	محمد اسمٰعیل صاحب	〃	عہ ر
۱۹۷	۶۰۴۸ 〃	تاج الدین صاحب	〃	عہ ر
۱۹۸	۶۰۴۹ 〃	ملک غلام حیدر صاحب	〃	۸ر
۱۹۹	۶۰۵۰ 〃	محمد غیور صاحب		۸ر
۲۰۰	۵۷۰۱ 〃	منشی کریم بخش صاحب	〃	عہ ر
۲۰۱	۵۷۰۲ 〃	صوفی غلام قادر صاحب	〃	۸ر
۲۰۲	۵۷۰۳ 〃	سید ضمیر الحسن صاحب برنی	〃	۸ر
۲۰۳	۵۷۰۴ 〃	آغا علی مصطفیٰ صاحب	〃	۴ر
۲۰۴	۵۷۰۵ 〃	سید محمد ذاکر صاحب	〃	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب		رقم موصولہ
۵	۵۷۰۶ سی	منشی حبیب الرحمن صاحب	نئی دہلی	۴ر
۲۰۶	۵۷۰۷ 〃	عبدالرحمن صاحب	〃	۴ر
۲۰۷	۵۷۰۸ 〃	میاں محمد صاحب	〃	عہ ر
۲۰۸	۵۷۰۹ 〃	حامد علی صاحب	〃	۴ر
۲۰۹	۵۷۱۰ 〃	قمر علی صاحب	〃	۸ر

میزان کل سا معـــہ ر

یو، پی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب		رقم موصولہ
۱	۷۲۸	بیگم ضمیر ہاشمی صاحبہ	رامپور	عـــہ
۲	۷۳۰	ظہور احمد خاں صاحب	بجنور	عہ ر
۳	۷۴۴	نگہت شروانیہ صاحبہ	بھیکم پور	عـــہ
۴	۷۵۲	محمد رستم صاحب	لکھنؤ	عہ
۵	۷۵۰	سید احمد صاحب	بارہ بنکی	عہ ر
۶	۷۵۸	حکیم عبدالقوی صاحب	سہسوان	ـــ ر
۷	۵۹۰۰ سی	بی بی مومنہ بیگم صاحبہ	بلند شہر	عار
۸	۵۹۵۲ 〃	حاجی محمد مصطفیٰ خانصاحب	〃	صہ ر
۹	۵۹۵۳ 〃	مولوی سید حسن صاحب	〃	عـــہ

میزان ما عار

بنگال و آسام

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب		رقم موصولہ
۱	۵۵۰۲ سی	شیخ غلام مصطفیٰ صاحب	آسام	عار
۲	۵۵۰۳ 〃	حاجی کلیم اللہ صاحب	سلہٹ	صہ ر
۳	۵۵۰۴ 〃	مبارک بخت صاحب	〃	عار
۴	۵۵۰۸ 〃	مولوی نور الحسن خانصاحب	〃	عار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب		رقم موصولہ
۵	۵۵۱۲ سی	یوسف علی صاحب	سلہٹ	صہ ر
۶	۵۵۱۳ 〃	محمد منور صاحب	〃	صہ ر
۷	۵۵۱۴ 〃	مولوی شکر اللہ صاحب	〃	عار
۸	۵۵۱۶ 〃	مولوی نصیر الدین صاحب	〃	صہ ر
۹	۵۵۱۹ 〃	مولوی محمد یحییٰ خانصاحب	〃	صہ ر
۱۰	۵۵۲۰ 〃	مرزا مظفر بخت صاحب	〃	عار
۱۱	۵۵۲۱ 〃	سید امانت حسن صاحب نقوی	〃	عار
۱۲	۵۵۲۲ 〃	محمد صدیق صاحب	شیلانگ	عہ ر
۱۳	۵۵۲۳ 〃	شیخ نور محمد محمد ابراہیم صاحبان	〃	صہ ر
۱۴	۵۵۲۴ 〃	الف جان خانصاحب	〃	صہ ر
۱۵	۵۵۲۵ 〃	عبدالاحد صاحب	〃	عـــہ ر
۱۶	۵۵۲۶ 〃	مظفر حسن صاحب	〃	صہ ر
۱۷	۵۵۲۷ 〃	محمد علاء الدین صاحب	〃	صہ ر
۱۸	۵۵۲۸ 〃	ڈاکٹر عبدالصمد صاحب	〃	عار
۱۹	۵۵۲۹ 〃	چودہری محمد امین صاحب	〃	عار
۲۰	۵۵۳۱ 〃	عبدالرحمن صاحب	〃	عار
۲۱	۵۵۳۲ 〃	خان محمد صاحب	〃	صہ ر
۲۲	۵۵۳۳ 〃	حاجی عبداللطیف صاحب	〃	صہ ر
۲۳	۵۵۳۴ 〃	میر مرزا لے رشید صاحب	〃	عہ
۲۴	۵۵۳۵ 〃	پیر مبارک شاہ صاحب	〃	عار
۲۵	۵۵۳۶ 〃	محمد یار صاحب	〃	صہ ر
۲۶	۵۵۳۹	محمد اسلم برادر	〃	صہ ر
۲۷	۵۵۴۰ 〃	سید الحق نائی صاحب	〃	صہ
۲۸	۵۵۴۱ 〃	مولوی محمد حنیف صاحب	〃	عـــہ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۹	۵۵۴۳ سی	نظام الدین صاحب شیلانگ	سے/	۵۳	۴۵۳۳ سی	محمد تقی صاحب کلکتہ	۸/	۷۷	۴۴۵۷ سی	حاجی عبدالوہاب صاحب کلکتہ	عہ/
۳۰	۵۵۴۳	مولوی وزیر احمد صاحب 〃	عـ/	۵۴	۴۵۳۴	عبدالستار ٹبلہ صاحب 〃	عـ/	۷۸	۴۴۵۸	سید شاہ محمد انوار حسین صاحب 〃	۴/
۳۱	۵۵۴۴	سید احمد علی صاحب ندوی 〃	عـ/	۵۵	۴۵۳۵	محمد احمد صاحب 〃	عہ/	۷۹	۴۴۵۹	عبدالمجید یا لنزدش صاحب 〃	۸/
۳۲	۵۵۴۵	حاجی شرف الدین صاحب 〃	صہ/	۵۶	۴۵۳۶	محمد صالحین صاحب 〃	صہ/	۸۰	۴۴۶۰	ایس ایم عمر صاحب 〃	عـ/
۳۳	۵۵۴۶	مولوی فیض النور علی صاحب 〃	عـہ/	۵۷	۴۵۳۷	عبدالرؤف صاحب 〃	۴/	۸۱	۴۴۶۱	الیٹ الٰہی بخش برادرس 〃	۴/
۳۴	۵۵۰۱	مزمل علی صاحب 〃	عـ/	۵۸	۴۵۳۸	عبدالستار صاحب 〃	۴/	۸۲	۴۴۶۲	حاجی عبدالخالق صاحب 〃	عہ/
۳۵	۵۵۰۵	مولوی عبداللہ صاحب 〃	عـ/	۵۹	۴۵۳۹	حاجی محمد قاسم صاحب 〃	عہ/	۸۳	۴۴۶۳	رحمٰن الٰہی صاحب 〃	عہ/
۳۶	۵۵۰۶	مولوی علی اخبر صاحب 〃	عہ/	۶۰	۴۵۴۰	محمد حبیب اللہ صوفی صاحب 〃	۸/	۸۴	۴۴۶۴	بنت اللہ موفت رحمٰن الٰہی صاحب 〃	۸/
۳۷	۵۵۰۷	رئیس الدین صاحب 〃	عہ/	۶۱	۴۵۴۱	محمد وزیر خاں صاحب 〃	۸/	۸۵	۴۴۶۵	سید احمد افضل صاحب 〃	عـ/
۳۸	۵۵۲۷	مولوی عبدالمالک صاحب 〃	عہ/	۶۲	۴۵۴۲	اسمٰعیل شریف صاحب 〃	۸/	۸۶	۴۴۶۶	غلام حیدر چاؤ والا صاحب 〃	۸/
۳۹	۵۵۳۸	مولوی عطاء الرحمٰن صاحب 〃	عـہ/	۶۳	۴۵۴۳	حاجی عبدالکریم صاحب 〃	عہ/	۸۷	۴۴۶۸	بشیر حسن صاحب 〃	۸/
۴۰	۵۵۳۹	آنریبل فخر الدین احمد صاحب 〃	عـہ/	۶۴	۴۵۴۴	شیخ محمد فاروق صاحب 〃	عہ/	۸۸	۴۴۶۹	حکیم حامد حسین صاحب 〃	۴/
۴۱	۵۵۵۲	آنریبل گوپی ناتھ صاحب 〃	عـہ/	۶۵	۴۵۴۵	عبدالرزاق صاحب 〃	۸/	۸۹	۴۴۷۰	شمس الحق عبدالغنی صاحبان 〃	عہ/
۴۲	۲۰۵۳	انجمن خلفاء 〃	سہ/ ۱۴	۶۶	۴۵۴۶	مولوی عبدالماجد صاحب عثمانی 〃	عہ/	۹۰	۴۴۷۱	شفاء الملک حکیم شاہ احمد خاں صاحب	عہ/
۴۳	۲۰۵۴	خان بہادر محمود علی صاحب 〃	وسہ/	۶۷	۴۵۴۷	شاہ محمد حمیر صاحب 〃	عہ/	۹۱	۴۴۷۲	مولوی رحیم الدین احمد صاحب 〃	عہ/
۴۴	۲۰۵۵	مولوی عبدالملک صاحب 〃	صہ/	۶۸	۴۵۴۸	دیدار احمد صاحب 〃	عہ/	۹۲	۴۴۷۳	سیدہ خاتون صاحبہ 〃	عہ/
۴۵	۲۰۵۶	آنریبل نواب سید علی حیدر خاں صاحب 〃	دعہ/	۶۹	۴۵۴۹	محمد اسحٰق صاحب 〃	عہ/	۹۳	۴۴۷۴	قیصر الدین احمد صاحب 〃	عہ/
۴۶	۲۰۵۷	شاہ زین العابدین صاحب کلکتہ	عہ/	۷۰	۴۵۵۰	عزیز حسین صاحب 〃	عہ/	۹۴	۴۴۷۵	خواجہ محمد شریف چکوالی صاحب 〃	۸/
۴۷	۲۰۵۸	مولوی مصباح الحق صاحب کوہاٹی	عہ/	۷۱	۴۵۵۱	حاجی محمد یحییٰ صاحب 〃	۸/	۹۵	۴۴۷۶	مولوی نور محمد صاحب 〃	۴/
۴۸	۲۰۵۹	پروفیسر سر محمد محب اللہ صاحب 〃	عـہ/	۷۲	۴۵۵۲	شبیر علی اصغر علی صاحبان 〃	۸/	۹۶	۴۴۷۷	محمد ہادی صاحب 〃	۴/
۴۹	۵۵۴۸	مولوی عبدالغفور صاحب 〃	سے/	۷۳	۴۵۵۳	حاجی فضل دین صاحب 〃	۴/	۹۷	۴۴۷۸	امین الدین احمد صاحب 〃	۴/
۵۰	۵۵۴۹	محمد سلیمان صاحب 〃	سے/ ۱۲	۷۴	۴۵۵۴	غلام ملک حیدر صاحب 〃	۴/	۹۸	۴۴۷۹	خواجہ سراج الدین صاحب 〃	عہ/
۵۱	۵۵۵۰	راجہ ستار علی صاحب شیلانگ	عـ/	۷۵	۴۵۵۵	محمد سلیم عبدالوہاب صاحب 〃	۸/	۹۹	۴۴۸۰	محمد کامل صاحب 〃	عـ/
۵۲	۵۴۳۲	نصیر الدین احمد صاحب کلکتہ	۲/	۷۶	۴۵۵۶	عبدالمنان صاحب 〃	عہ/	۱۰۰	۴۴۸۱	شیخ محمد رفیع صاحب 〃	سے/

نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	نمبر حوالہ رسید	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰۱	۴۴۸۲ سی	شیخ محمد تقی صاحب کلکتہ	۴ ر	۱۲۵	۴۵۵۶ سی	بیگم نور الرحمن صاحب کلکتہ	للعہ ر	۱۴۹	۴۵۸۰ سی	محمود قاسم صاحب کلکتہ	عہ ر
۱۰۲	۴۴۸۳ ″	حاجی شیخ محمد سعید صاحب ″	صہ ر	۱۲۶	۴۵۵۷ ″	محمد لیاقت اللہ خان صاحب ″	عہ ر	۱۵۰	۴۵۸۱ ″	عبدالرزاق صاحب ″	۸ ر
۱۰۳	۴۴۸۴ ″	خان بہادر خلیفہ اسد اللہ صاحب ″	للعہ	۱۲۷	۴۵۵۸ ″	محمد حبیب اللہ صوفی ″	۸ ر	۱۵۱	۴۵۸۲ ″	غلام ملک حیدر صاحب ″	۴ ر
۱۰۴	۴۴۸۵ ″	سید آغا آفندی صاحب ″	عہ ر	۱۲۸	۴۵۵۹ ″	ایوب ابراہیم [illegible] صاحب ″	۴ ر	۱۵۲	۴۵۸۳ ″	غلام حیدر چاؤلا صاحب ″	۸ ر
۱۰۵	۴۴۸۶ ″	مولوی عبدالعزیز صاحب انصاری ″	صہ ر	۱۲۹	۴۵۶۰ ″	امیر خلیل الرحمن صاحب ″	عہ ر	۱۵۳	۴۵۸۴ ″	حاجی عبدالکریم صاحب ″	عہ ر
۱۰۶	۴۴۸۷ ″	نصیر الدین احمد صاحب ″	۲ ر	۱۳۰	۴۵۶۱ ″	[illegible] تقی صاحب ″	۸ ر	۱۵۴	۴۵۸۵ ″	حاجی عبدالوہاب صاحب ″	عہ ر
۱۰۷	۴۴۸۸ ″	عبدالکریم صاحب ہوڑہ	عہ ر	۱۳۱	۴۵۶۲ ″	محمد احمد صاحب ″	عہ ر	۱۵۵	۴۵۸۶ ″	عبدالسبحان صاحب ″	عہ ر
۱۰۸	۴۴۸۹ ″	اے ایم بیرادی صاحب ″	۸ ر	۱۳۲	۴۵۶۳ ″	محمد صالحین صاحب ″	[illegible]	۱۵۶	۴۵۸۷ ″	منور برادرس صاحب ″	عہ ر
۱۰۹	۴۴۹۰ ″	عبدالوہاب صاحب ″	۴ ر	۱۳۳	۴۵۶۴ ″	عبدالستار صاحب ٹلہ ″	۸ ر	۱۵۷	۴۵۸۸ ″	حمیدہ خاتون صاحبہ ″	عہ ر
۱۱۰	۴۴۹۱ ″	قاسم دادا صاحب ″	۴ ر	۱۳۴	۴۵۶۵ ″	شیر علی اصغر علی صاحبان ″	۸ ر	۱۵۸	۴۵۸۹ ″	عبدالمجید صاحب ″	۸ ر
۱۱۱	۴۴۹۲ ″	ایف اے خان صاحب ″	۸ ر	۱۳۵	۴۵۶۶ ″	میاں محمد جان صاحب ″	سے ر	۱۵۹	۴۵۹۰ ″	محمد زبیر خان صاحب ″	۸ ر
۱۱۲	۴۴۹۳ ″	مس آر ایس خان صاحب ″	۴ ر	۱۳۶	۴۵۶۷ ″	[illegible] العابدین صاحب ″	عہ ر	۱۶۰	۴۵۹۱ ″	انیس کریم صاحب ″	۸ ر
۱۱۳	۴۴۹۴ ″	مس کی کی خان صاحب ″	۴ ر	۱۳۷	۴۵۶۸ ″	عبدالستار [illegible] صاحب ″	۴ ر	۱۶۱	۴۵۹۲ ″	ایس کولاسٹر [illegible]	۴ ر
۱۱۴	۴۴۹۵ ″	محمد خان اجمیری صاحب ″	۴ ر	۱۳۸	۴۵۶۹ ″	شیخ محمد فاروق صاحب ″	عہ ر	۱۶۲	۴۵۹۳ ″	[illegible]	۸ ر
۱۱۵	۴۴۹۶ ″	علی محمد عثمان اجمیری صاحب ″	۸ ر	۱۳۹	۴۵۷۰ ″	ابوالفضل احمد صاحبان ″	للعہ ر	۱۶۳	۴۵۹۴ ″	حلیم [illegible]	۴ ر
۱۱۶	۴۴۹۷ ″	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب ″	۸ ر	۱۴۰	۴۵۷۱ ″	عبدالاحد صاحب ″	عہ ر	۱۶۴	۴۵۹۵ ″	رئیس [illegible] صاحب	عہ ر
۱۱۷	۴۴۹۸ ″	عبدالعزیز فتح محمد صاحب ″	۴ ر	۱۴۱	۴۵۷۲ ″	محمد اسحاق صاحب ″	عہ ر	۱۶۵	۴۵۹۶ ″	حاجی [illegible]	عہ ر
۱۱۸	۴۴۹۹ ″	اے بے دیرانی صاحب ″	۴ ر	۱۴۲	۴۵۷۳ ″	قریشی احمد صاحب ″	۸ ر	۱۶۶	۴۵۹۷ ″	[illegible] الحق صاحب	[illegible]
۱۱۹	۴۵۰۰ ″	شیخ محمد صدیق صاحب ″	عہ ر	۱۴۳	۴۵۷۴ ″	ریاض الدین صاحب ″	۸ ر	۱۶۷	۴۵۹۸ ″	حکیم [illegible]	صہ
۱۲۰	۴۵۵۱ ″	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان ″	عہ ر	۱۴۴	۴۵۷۵ ″	مفضل احمد صاحب ″	۸ ر	۱۶۸	۴۵۹۹ ″	[illegible] الدین [illegible]	[illegible]
۱۲۱	۴۵۵۲ ″	قاضی محمد شبیر صاحب ″	عہ ر	۱۴۵	۴۵۷۶ ″	عبدالاحد صاحب عثمانی ″	عہ ر	۱۶۹	۴۶۰۰ ″	[illegible]	[illegible]
۱۲۲	۴۵۵۳ ″	اسمٰعیل شریف صاحب ″	۸ ر	۱۴۶	۴۵۷۷ ″	سید شاہ محمد انوار حسین صاحب ″	۴ ر	۱۷۰	[illegible]	[illegible]	۱
۱۲۳	۴۵۵۴ ″	عبدالوہاب محمد سلیم خان صاحب ″	۸ ر	۱۴۷	۴۵۷۸ ″	محمد محفوظ الحق صاحب ″	عہ ر	۱۷۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۲۴	۴۵۵۵ ″	عبداللطیف محمد سلیم خان صاحب ″	۸ ر	۱۴۸	۴۵۷۹ ″	محمد یحییٰ صاحب ″	۸ ر	۱۷۲	[illegible]	[illegible]	۴ ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۷۳	۲۰۶۱	محمد ہادی صاحب "	۴ر	۱۶	۳۲۶۹ سی	معین الدین صاحب تاجر	عہ ر	۴۰	۳۲۹۳ سی	قمر بیگ صاحب بمبئی	۴ر
		میزان کل ۳۰۸ ماشے ر		۱۷	۳۲۷۰ "	بیگم " "	ہ ر	۴۱	۳۲۹۴ "	ابراہیم ہادی صاحب "	۴ر
		حیدرآباد		۱۸	۳۲۷۱ "	عثمان حسین خاں صاحب "	عہ ر	۴۲	۳۲۹۵ "	خواجہ بوٹ ہاؤس "	عہ ر
				۱۹	۳۲۷۲ "	اصغر علی صاحب بابی "	عہ ر	۴۳	۳۲۹۶ "	ابوبکر صاحب چوٹانی "	عہ ر
۱	۴۳۰	مشتاق احمد صاحب سکندرآباد دکن	۵ر	۲۰	۳۲۷۳ "	مولانا عبدالباری صاحب "	عہ ر	۴۴	۳۲۹۷ "	عابد علی صاحب "	۸ر
۲	۴۵	شمس الحق زبیری صاحب اورنگ آباد	صہ ر	۲۱	۳۲۷۴ "	عبدالرحمن صاحب "	عہ ر	۴۵	۶۱۵۲ "	نقیہ عباس صاحب آرائی "	۴ر
		میزان کل ۱۰ر		۲۲	۳۲۷۵ "	محمد نذیر صاحب "	عہ ر	۴۶	۶۱۵۳ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ
		بمبئی		۲۳	۳۲۷۶ "	سید حسین صاحب "	۴ر	۴۷	۶۱۵۴ "	چودھری صاحب معرفت ڈاکٹر برادر "	عہ ر
				۲۴	۳۲۷۷ "	عبدالقادر صاحب "	۴ر	۴۸	۳۲۹۸ "	محمد محی الدین صاحب "	عہ
۱	۳۲۵۴ سی	رئیس احمد صاحب جعفری بمبئی	۸ر	۲۵	۳۲۷۸ "	اسمٰعیل صبحی صاحب "	۴ر	۴۹	۳۲۹۸ "	ڈی زوراخ صاحب "	عہ ر
۲	۳۲۵۵ "	قمر بیگ صاحب "	۴ر	۲۶	۳۲۷۹ "	عبدالحمید مظفری صاحب "	عہ ر	۵۰	۳۲۹۹ "	ڈاکٹر کے اے حمید صاحب "	عاہ ر
۳	۳۲۵۶ "	اصغری بیگم صاحبہ "	سے ر	۲۷	۳۲۸۰ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ ر	۵۱	۳۳۰۰ "	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب "	عاہ ر
۴	۳۲۵۷ "	سید عبداللہ حاجی صاحب "	۴ر	۲۸	۳۲۸۱ "	جے زیڈ پارس صاحب "	۴ر	۵۲	۶۱۵۵ "	سیٹھ عبدالرسول قاسم صاحب "	عہ ر
۵	۳۲۵۸ "	حبیب رحیم صاحب "	عہ ر	۲۹	۳۲۸۲ "	عبدالکریم صاحب "	عہ ر	۵۳	۶۱۵۶ "	سیدی عبدا صاحب "	۴ر
۶	۳۲۵۹ "	حسن علی صاحب راجکوٹ والے "	۴ر	۳۰	۳۲۸۳ "	قاضی بابو صاحب جیلانی "	۴ر	۵۴	۶۱۵۷ "	شیخ احمد صاحب "	۴ر
۷	۳۲۶۰ "	شیخ احمد صاحب "	۴ر	۳۱	۳۲۸۴ "	شیخ احمد صاحب شیخ "	۴ر	۵۵	۶۱۵۸ "	حبیب رحیم صاحب "	صہ ر
۸	۳۲۶۱ "	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرس "	۴ر	۳۲	۳۲۸۵ "	محمد ابراہیم علی صاحب "	عاہ ر	۵۶	۶۱۵۹ "	خواجہ غلام جیلانی صاحب "	۔ ر
۹	۳۲۶۲ "	عبدالمجید صاحب کاتب "	۴ر	۳۳	۳۲۸۶ "	مرزا اختر حسن صاحب "	عہ ر	۵۷	۶۱۶۰ "	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرس "	۴ر
۱۰	۳۲۶۳ "	ایم اے باسط صاحب "	عہ ر	۳۴	۳۲۸۷ "	محمد امین محمد بشیر صاحب "	عہ ر	۵۸	۶۱۶۱ "	ابراہیم داؤد صاحب جوہری "	۸ر
۱۱	۳۲۶۴ "	کریم داد خاں صاحب "	۸ر	۳۵	۳۲۸۸ "	حاجی ابوبکر صاحب جوہری "	عہ	۵۹	۶۱۶۲ "	قاضی عبدالرحمن صاحب "	۴ر
۱۲	۳۲۶۵ "	خلیل الرحمن صاحب "	۴ر	۳۶	۳۲۸۹ "	حاجی عیسیٰ موسیٰ صاحب جوہری "	عہ ر	۶۰	۶۱۲۴ "	خلیل الرحمن صاحب "	۴ر
۱۳	۳۲۶۶ "	قاضی عبدالرؤف صاحب "	۴ر	۳۷	۳۲۹۰ "	حسن میاں کالے سلطان صاحب "	عہ ر	۶۱	۶۱۲۵ "	ایم۔ اے باسط صاحب "	عہ ر
۱۴	۳۲۶۷ "	خلیل شرف الدین صاحب "	۱۲ر	۳۸	۳۲۹۱ "	عبدالرزاق رلو صاحب "	صہ ر	۶۲	۶۱۲۶ "	عبدالحمید صاحب کاتب "	۴ر
۱۵	۳۲۶۸ "	قاضی عبدالرحمن صاحب "	۴ر	۳۹	۳۲۹۲ "	حکیم عبدالرحمن صاحب "	۴ر	۶۳	۶۱۲۷ "	حسن علی صاحب [illegible] "	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۴	۵۱۱۰ سی	سید محمد زیو میاں صاحب بمبئی	عہ/
۶۵	۵۱۱۱ ؍	پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ؍	صہ/
۶۶	۵۱۱۲ ؍	سید شاہ محمد حسین صاحب ؍	صہ/
۶۷	۵۱۱۳ ؍	عبد القادر محمد افضل میاں ؍	سے/
۶۸	۵۱۱۴ ؍	شیخ قادر بھائی غلام صاحب ؍	عہ/
۶۹	۵۱۱۵ ؍	پیر بھائی آدم جی صاحب ؍	عہ/
۷۰	۵۱۱۶ ؍	قاسم بھائی ایم نجمین والا ؍	غلعہ/

میزان کل لعہ/

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۲۰ ؍	قاضی نذیر احمد صاحب کیمبل پور	عہ/
۲	۵۱ ؍	شیخ محمد صاحب لائل پور	سعہ/

میزان کل للعہ/

بہار

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۳۰	سید محمد رشید صاحب پٹنہ	عہ/

میزان کل عہ/

سندھ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۳۱۲ سی	حکیم محمد صالح صاحب سندھ	عہ/
۲	۵۳۱۳ ؍	اے ایچ انصاری صاحب ؍	عہ/
۳	۵۳۱۴ ؍	حکیم شیخ احمد صاحب ؍	صہ/
۴	۵۳۱۵ ؍	بالو محمد شاہ صاحب ؍	صہ/
۵	۵۳۱۶ ؍	محمد اسمٰعیل علی صاحب ؍	عہ/
۶	۵۳۱۷ ؍	عزیز الدین احمد صاحب فاروقی ؍	عہ/
۷	۵۳۱۸ ؍	ایم اے انصاری صاحب ؍	عہ/
۸	۵۳۱۹ ؍	خلیفہ عبد المجید عبد الرحمٰن صاحب ؍	عہ/
۹	۵۳۲۱ ؍	سید ضمیر شاہ صاحب ؍	عہ
۱۰	۵۳۲۵ سی	قاضی جان محمد اکبر علی صاحب سندھ	غلعہ/
۱۱	۵۳۲۶ ؍	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب گگے زئی ؍	عہ/

میزان کل معہ/

دیگر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۳۱	نشیر الملک عالی قدر قاضی علی حیدر عباسی صاحب	عہ/
۲	۳۹۲۴ سی	علی بھائی ابا بھائی کاٹھیاوار	مار/
۳	۳۹۲۸ ؍	حاجی اسمٰعیل پیر محمد صاحب ؍	صہ/
۴	۳۹۲۷ ؍	محمد ابراہیم حاجی اسمٰعیل صاحب جان ؍	سے/
۵	۳۹۳۰ ؍	مولوی محمد اسمٰعیل عراقی صاحب ؍	صہ/

میزان کل ماللعہ/

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۴۴۷ سی	محترمہ شردا نیہ صاحبہ بھیکم پور	صہ/
۲	۷۵۲ ؍	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	عہ/
۳	۷۶۰ ؍	سردار عبد الحمید صاحب	عہ/
۴	۷۳۹ ؍	ظفر بیگ صاحب میرپور	عہ/
۵	۵۵۰۶ ؍	عبد الحی صاحب	عہ/
۶	۵۵۰۹ ؍	عبد الرحمٰن صاحب ؍	عہ/
۷	۵۵۱۰ ؍	عبد الغفور صاحب ؍	عہ/
۸	۵۵۱۱ ؍	مولوی محمد مسعود صاحب ؍	عہ/
۹	۵۵۱۳ سی	محمد منور صاحب	عہ/
۱۰	۵۵۱۶ ؍	مولوی نصیر الدین صاحب ؍	عہ/
۱۱	۵۵۳۰ ؍	بیگم محمد سبحان صاحب ؍	عہ/
۱۲	۲۰۵۳ ؍	انجمن خلفاء شیلانگ	صہ / ۱۳
۱۳	۲۰۵۷ ؍	شاہ زین العابدین صاحب ؍	عہ/
۱۴	۲۰۴۹ ؍	محمد سلیمان صاحب ؍	سے / ۱۳
۱۵	۵۱۰۹ ؍	سید شمس الدین نور الدین گجرات	صہ/
۱۶	۵۱۱۷ ؍	سید بدر الدین نور الدین احمد آباد	عہ/
۱۷	۵۵۱۸ سی	پیارے صاحب قادری	صہ/
۱۸	۵۲۲۲ ؍	سید بڈ شاہ صاحب سندھ	صہ/
۱۹	۳۹۲۵ ؍	عبد الرحمٰن عبد اللطیف صاحبان ؍	صہ/
۲۰	۳۹۲۸ ؍	سیٹھ حاجی عبد الستار حاجی ولی محمد	صہ
۲۱	۳۹۲۹ ؍	سیٹھ مکی ملا داؤد صاحب جام نگر	صہ/
۲۲	۳۹۳۱ ؍	قاضی محمد اختر صاحب جوناگڈھ	صہ/
۲۳	۳۹۳۰ ؍	قاضی عبد الرحمٰن صاحب ؍	عہ/
۲۴	۳۹۳۳ ؍	سیٹھ حاجی آدم جین صاحبان اوڈر کاٹھیاواڑ	صہ/

میزان کل ۱۲ہ/

جدید اضافہ

جولائی ۳۹ء

ذیل میں ہم اُن بزرگوں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ جولائی ۳۹ء میں حلقۂ ہمدردانِ جامعہ میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۷۰۲۵	حاجی احمد علی صاحب معصوم پور پٹنہ	۲۰	۷۰۳۴	علی احمد صاحب کشن گنج	۳۹	۷۰۵۳	مسعود احمد صاحب برہام پور
۲	۷۰۱۶	علی احمد صاحب شیلانگ	۲۱	۷۰۳۵	مولا بخش برادر صاحبان "	۴۰	۷۰۵۴	توحید الدین احمد صاحب "
۳	۷۰۱۷	ایس ایم ایچ صدیقی صاحب "	۲۲	۷۰۳۶	سیٹھ عبد طیب جی غلام علی صاحبان "	۴۱	۷۰۵۵	شیخ وزیر علی صاحب "
۴	۷۰۱۸	ولی محمد علی جان صاحبان "	۲۳	۷۰۳۷	امیر الدین صاحب مالا "	۴۲	۷۰۵۶	اصغر علی شاہ صاحب "
۵	۷۰۱۹	مولوی محمد شفیع کلو میاں صاحبان "	۲۴	۷۰۳۸	عبد الرزاق داؤد صاحب بمبئی	۴۳	۷۰۵۷	مولوی اکرام الحق صاحب "
۶	۷۰۲۰	شیخ نعمانی صاحب "	۲۵	۷۰۳۹	محمد حسین شیخ پالم پور	۴۴	۷۰۵۸	محمد فضل الرحمن صاحب پورنیہ
۷	۷۰۲۱	محمد حسن صاحب کراچی	۲۶	۷۰۴۰	نوابزادہ حسین یاور خاں صاحب گجرات	۴۵	۷۰۵۹	مولوی نور الحق صاحب "
۸	۷۰۲۲	قاضی غلام نبی صاحب "	۲۷	۷۰۴۱	ایس ایم شوکت حسین زبیدی عمری احمد آباد	۴۶	۷۰۶۰	علی احمد صاحب کشن گنج "
۹	۷۰۲۳	بدیع الدین صاحب "	۲۸	۷۰۴۲	سعد اللہ خاں صاحب بمبئی	۴۷	۷۰۶۱	مولا بخش صاحب "
۱۰	۷۰۲۴	میر عبد العزیز صاحب قلات	۲۹	۷۰۴۳	عبد الاحد صاحب شیلانگ	۴۸	۷۰۶۲	سیٹھ عبد الطیب غلام علی صاحب "
۱۱	۷۰۲۵	حکیم محمد صالح صاحب ہردوار خاص	۳۰	۷۰۴۴	سید لیاقت حسین نقوی "	۴۹	۷۰۶۳	سید حبیب احمد جامی "
۱۲	۷۰۲۶	سعد اللہ خاں صاحب بمبئی	۳۱	۷۰۴۵	شیخ نور محمد محمد ابراہیم صاحبان "	۵۰	۷۰۶۴	عبد الرشید صاحب "
۱۳	۷۰۲۷	مظہر حسن خاں صاحب سیوہارہ	۳۲	۷۰۴۶	ایس ایم ایچ صدیقی صاحب "	۵۱	۷۰۶۵	امیر الدین صاحب "
۱۴	۷۰۲۸	اسمٰعیل صاحب بمبئی	۳۳	۷۰۴۷	علی احمد صاحب "	۵۲	۷۰۶۶	حمایت علی صاحب دیناجپور
۱۵	۷۰۲۹	خلیل الرحمن حبیب الرحمن صاحبان سیوہارہ	۳۴	۷۰۴۸	عبد الستار صاحب "	۵۳	۷۰۶۷	ممتاز الدین صاحب انگ پور
۱۶	۷۰۳۰	حاجی نور احمد صاحب بجنور	۳۵	۷۰۴۹	عبد المالک چودھری صاحب "	۵۴	۷۰۶۸	عابد علی صاحب "
۱۷	۷۰۳۱	توحید الدین صاحب برہام پور	۳۶	۷۰۵۰	محمد ایوب صاحب آسام	۵۵	۷۰۶۹	شیخ الٰہی بخش صاحب "
۱۸	۷۰۳۲	محمد فضل الرحمن صاحب مہر گنج پورنیہ	۳۷	۷۰۵۱	نظام الدین صاحب شیلانگ	۵۶	۷۰۷۰	خطیب اطہر حسین صاحب علی گڑھ
۱۹	۷۰۳۳	نور الحق صاحب کشن گنج "	۳۸	۷۰۵۲	محمد حنیف صاحب "	۵۷	۷۰۷۱	عبد اللہ المحمود صاحب سراجگنج "

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۵۸	۷۰۷۲	علی احمد صاحب سراج گنج	۷۶	۷۰۹۰	محمد یحییٰ صاحب سلہٹ	۹۴	۷۱۰۸	چودھری محمد دین صاحب شیلانگ
۵۹	۷۰۷۳	محمد حسن صاحب ہیلی	۷۷	۷۰۹۱	مرزا ظفر بخت صاحب "	۹۵	۷۱۰۹	محمد علاء الدین صاحب "
۶۰	۷۰۷۴	مزمل علی صاحب سلہٹ	۷۸	۷۰۹۲	معین الدین احمد صاحب "	۹۶	۷۱۱۰	محمد مظفر حسین صاحب "
۶۱	۷۰۷۵	شیخ محمد غلام مصطفیٰ صاحب "	۷۹	۷۰۹۳	انصار الحق صاحب "	۹۷	۷۱۱۱	منور بخت صاحب سلہٹ
۶۲	۷۰۷۶	حاجی کلیم اللہ صاحب جھگرام	۸۰	۷۰۹۴	عبد العزیز صاحب "	۹۸	۷۱۱۲	اختر الدین صاحب "
۶۳	۷۰۷۷	مبارک بخت صاحب سلہٹ	۸۱	۷۰۹۵	محمد یوسف صاحب "	۹۹	۷۱۱۳	فیض النور علی صاحب شیلانگ
۶۴	۷۰۷۸	عبد اللہ صاحب "	۸۲	۷۰۹۶	مبارک علی صاحب "	۱۰۰	۷۱۱۴	حاجی شرف دین صاحب "
۶۵	۷۰۷۹	مفیض الرحمٰن صاحب "	۸۳	۷۰۹۷	عطاء الرحمٰن صاحب "	۱۰۱	۷۱۱۵	سید احمد علی صاحب "
۶۶	۷۰۸۰	منیر احمد خاں صاحب شیلانگ	۸۴	۷۰۹۸	الف جان خاں صاحب شیلانگ	۱۰۲	۷۱۱۶	وزیر احمد صاحب "
۶۷	۷۰۸۱	محمد اسمٰعیل صاحب "	۸۵	۷۰۹۹	محمد صدیق صاحب "	۱۰۳	۷۱۱۷	شیخ ولی محمد علیجان صاحبان "
۶۸	۷۰۸۲	ایم اے غفور صاحب "	۸۶	۷۱۰۰	شیخ لقائی میاں تاجر "	۱۰۴	۷۱۱۸	سید ابو الطیب عبد الواسع صاحب "
۶۹	۷۰۸۳	آنریبل گوپی ناتھ صاحب باردولی	۸۷	۷۱۰۱	ڈاکٹر سید احمد خاں "	۱۰۵	۷۱۱۹	اے ایم قریشی صاحب سراجگنج
۷۰	۷۰۸۴	آنریبل فخر الدین علی احمد صاحب شیلانگ	۸۸	۷۱۰۲	عبد الرحمٰن صاحب "	۱۰۶	۷۱۲۰	مسلم کلب سلہٹ
۷۱	۷۰۸۵	مولوی سید علی صاحب "	۸۹	۷۱۰۳	خان محمد صاحب "	۱۰۷	۷۱۲۱	محمد مدثر حسین خاں صاحب "
۷۲	۷۰۸۶	نواب سید علی حیدر صاحب "	۹۰	۷۱۰۴	محمد اسلم برادر صاحبان "	۱۰۸	۷۱۲۲	خان بہادر شفیق الرحمٰن صاحب "
۷۳	۷۰۸۷	سید محمد حبیب اللہ ندوی صاحب گوہاٹی	۹۱	۷۱۰۵	عبد الخالق صاحب "	۱۰۹	۷۱۲۳	دیوان تیمور خاں صاحب سلہٹ
۷۴	۷۰۸۸	اللہ دین احمد صاحب "	۹۲	۷۱۰۶	پیر مبارک شاہ "	۱۱۰	۷۱۲۴	محمد نافع صاحب میمن سنگھ
۷۵	۷۰۸۹	محمد سلطان صاحب "	۹۳	۷۱۰۷	محمد یار صاحب "			

اچھے معلم کی صفات

تعلیم کے نصب العین اور طریق تعلیم کے بارے میں خواہ کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو، اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ تعلیم کی روح، تعلیم کی جان وہ اثر ہے جو ایک انسان کا دوسرے انسان پر پڑتا ہے بچوں کے دلوں میں مکمل اخلاقی اور تمدنی قدور کا احساس پیدا کرنیکے لئے یعنی انھیں ان کی ذات کی تکمیل میں مدد دینے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ایسے افراد کی ہے، جن کے قلب میں مذہب کا ادب، حق کا احترام، قوم کا درد، حسن وجمال کا ذوق، قوانین سیاست اور اصول اور اصول اقتصاد کا احساس غرض تمام تمدنی قدور کی محبت چھائی اور بسی ہو، اور جن کے سینے میں ان صلاحیتوں کو بچوں میں ابھارنے کی لگن لگی ہو، ایسے لوگوں کا ملنا یقیناً مشکل ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ اگر کم وبیش اِن صفات کے معلم دستیاب نہ ہوں تو اچھی تعلیم ناممکن ہے۔"

(ڈاکٹر سید عابد حسین)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

طابع و ناشر مولوی شفیق الرحمٰن قدوائی۔ بی اے (جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مرتبہ
ناظم
حلقۂ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

علامہ اقبال

کی

زندہ جاوید اور بین الاقوامی شخصیت کو سمجھنے کے لئے مکتبہ جامعہ کا مستند

بہترین کارنامہ

جوہرِ اقبال

ہندوستان کے چوٹی کے اربابِ علم و فضل ڈاکٹر ذاکر حسین، ڈاکٹر سید عابد حسین، مولوی عبدالحق، سید سلیمان ندوی، مہاتما گاندھی، سر سپرو، سر اکبر حیدری، پروفیسر محمد مجیب، پروفیسر رشید احمد صدیقی، اور غلام السیدین کے مضامین اور بیانات کا ترجمہ جو انھوں نے ڈاکٹر صاحب کی وفات حسرت آیات سے متاثر ہو کر لکھے۔

ان مضامین میں اس کے علاوہ علامہ مرحوم کی شاعری کے محاسن پر بھی بحث کی گئی ہے۔ کاغذ اور طباعت بہترین۔ بہترین ڈسٹ کور۔ قیمت مجلد [illegible]

مکتبہ جامعہ

دہلی — نئی دہلی — لاہور — بمبئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

جلد ۴ | بابت اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | نمبر ۹

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت فی پرچہ ۲؍

شذرات

مولانا عُبیداللہ صاحب سندھی، تقریباً ڈیڑھ ماہ سے، جامعہ میں قیام فرما ہیں۔ مولانا نے ہندوستان آنے کے بعد وعدہ فرمایا تھا۔ کہ وہ اپنے قیمتی تجربات اور وسیع علم سے، اہل جامعہ کو مستفید ہونے کا موقع عنایت فرمائیں گے۔ وعدہ کے مطابق مولانا نے اپنے درس کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

چوبیس (۲۴) سال کے طویل مُشاہدہ اور تجربہ کے بعد مولانا اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ہندوستان کے تمام مسائل، خواہ وہ سیاسی ہوں، یا معاشی، تمدنی ہوں یا تہذیبی اِن کا حل شَاہ وَلیُ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فلسفہ میں موجود ہے مولانا کے نزدیک ہندو مُسلم اتّحاد جس کے بغیر ہندوستان، دُنیا میں کبھی کوئی باعزت جگہ نہیں پا سکتا، شاہ صاحب کی تعلیم پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانائے موصوف نے شاہ صاحب کے فلسفہ کی ترویج و اشاعت کو اپنے پروگرام کا ایک بہت ضروری جزو قرار دیا ہے۔

ہم مولانا سے تبادلۂ خیال اور گفتگو کے بعد، معاصر **الاصلاح** (اعظم گڈھ) کے الفاظ میں اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ

> "مولانا کی بعض تقریروں اور تحریروں کی بنا پر، جن لوگوں نے مولانا کو سمجھنے کی کوشش کی ہے وہ سخت غلط فہمی میں ہیں۔ اور وہ لوگ بھی اُن کی نسبت کوئی صحیح رائے قائم نہیں کر سکے ہیں؛ جنھوں نے اِن سے عاجلانہ تبادلہ خیال کیا ہے، اِن کو سمجھنے کے لئے صبر و سکون کے ساتھ ان کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ان کا علم نہایت گہرا ہے۔ اور ان کی رائیں برسوں تک ان کے دماغ میں پک کر نکلی ہیں۔ ایک وسیع مطالعہ، ایک مُفکّر دماغ، ایک ڈوب جانے والی عقل اور مُستقبل کے پردوں کو چاک کر کے دیکھنے والی نظر اِن کے ساتھ ہے۔ پس وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ کسی مرعوبانہ ذہنیت اور عاجلانہ تاثر کا نتیجہ نہیں ہے۔ فکر و مطالعہ اور تجربہ و مشاہدہ کا نچوڑ ہے؛ بڑی ناانصافی ہوگی۔ اگر اِن کو سمجھنے کے لئے ہم جلد بازی کریں۔ اور انتہائی ظلم ہوگا۔ اگر اِن کو کسی پارٹی کا آدمی سمجھا جائے۔ اور اُس کی وجہ سے اُن کو قریب سے دیکھنے کی کوشش نہ کی جائے۔"

حالاتِ جامعہ

شیخ الجامعہ، ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب مدظلہٗ کا والانامہ' وائنا سے موصول ہوا ہے؛ جس سے یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ موصوف محترم بخیریت ہیں اور اُن کی آنکھ' کا علاج بہت کامیاب ہے۔ انشاءاللہ اکتوبر کے آخر تک۔ اگر کوئی خاص وجہ پیش نہ آئی تو ہندوستان واپس تشریف لائیں گے۔

سنٹرل ایڈوائزری بورڈ آف ایجوکیشن حکومت ہند کی سب کمیٹی نے، طے کیا ہے۔ کہ قومی بنیادی تعلیم کے سلسلے میں جہاں جہاں تجربے ہو رہے ہیں۔ ان کا غائر مطالعہ کیا جائے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یہ اسکیم کہاں تک ہندوستان کے لئے مفید اور کس حد تک اصلاح و ترمیم کی محتاج ہے اس سلسلہ میں ابھی حال میں آرچی اسٹرانگ ڈائرکٹر تعلیمات صوبہ پنجاب اور رکن سب کمیٹی جامعہ تشریف لائے۔ جامعہ کے تمام شعبوں کو تفصیل سے ملاحظہ فرمایا اور بہت مطمئن بلکہ خوش واپس گئے۔

حلقۂ تعلیم و ترقی کو خصوصیت کے ساتھ بہت پسند کیا۔ اور ضرورت کے وقت اُس سے مدد لینے کا وعدہ فرمایا۔

حلقۂ تعلیم و ترقی کے ناظم مولوی شفیق الرحمٰن صاحب قدوائی، گذشتہ مہینہ حیدرآباد تشریف لے گئے تھے۔ وہاں تعلیم بالغان کے سلسلہ میں جو لوگ کام کر رہے ہیں۔ اور جن لوگوں کو اس سے ہمدردی ہے انھوں نے حلقۂ تعلیم و ترقی کی ہر طرح مدد کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر ان لوگوں کی توجہ اس ادارہ کو حاصل ہوگئی تو ہمیں یقین ہے۔ کہ اس کے ابتدائی مصارف کا مسئلہ بہت حد تک حل ہو جائے گا۔

ہم "ہمدرد جامعہ" کی متعدد اشاعتوں میں تعلیم بالغان کی اہمیت کو واضح کر چکے ہیں۔ غالباً اب اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ ہندوستان کا بہت اہم مسئلہ ہے: جس کی طرف اصحاب علم اور اصحاب خیر دونوں کو توجہ کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ کوئی تحریک بغیر پیسوں کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور نہ مخلص خادموں کے بغیر ترقی کر سکتی ہے۔

۵ر اکتوبر کو انجمن اتحاد کے زیر اہتمام' جوہر منزل' میں ایک مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی۔ طلبار جامعہ کے علاوہ حضرت جگر مرادآبادی، جناب اخگر مرادآبادی اور جناب سیفی بجنوری نے اپنے کلام سے محظوظ فرمایا۔

گو یہ مشاعرہ بالکل پرائیویٹ تھا۔ اور سوائے برادران جامعہ کے کسی اور کو اطلاع نہیں دی گئی تھی۔

مگر جس مشاعرہ میں جگر شرکت کریں۔ اور لوگوں کو اطلاع نہ ہو، مشکل ہے، چنانچہ شہر کے، درخصوص قرول باغ کے بہت سے معزز حضرات نے شرکت کی۔

اس سے قبل ۱۶ ستمبر کو جناب بہزاد لکھنوی تشریف لائے تھے اور انھوں نے اپنا کلام سنایا تھا انجمن کے یہ دونوں مشاعرے بہت کامیاب ہوئے۔

---

۱۲ اکتوبر کو انجمن اتحاد کی درخواست پر تعلیمی مرکز میں جناب نورالحسن صاحب برلاس اُردو پروفیسر ٹوکیو یونیورسٹی جاپان اور مسز برلاس صاحبہ نے "جاپان" پر تقریریں کی۔ یہ دونوں تقریریں نہایت مفید اور دلچسپ تھیں۔

پروفیسر برلاس صاحب نے اپنی سنجیدہ اور متین تقریر میں جاپان کی تاریخ، اس کی ترقی کے اسباب اور جاپانیوں کے اخلاق اور اُن کی شجاعت و بہادری کے متعلق تفصیل سے بیان فرمایا۔ اور مسز برلاس صاحبہ نے اپنی دلچسپ اور پُرمزاح تقریر میں وہاں کے رسموں، طلبہ اور طالبات کی زندگی۔ اور وہاں کے دوسرے حالات تفصیل سے بیان کئے۔ گو محترمہ جاپان میں سات سال سے رہ رہی ہیں۔ لیکن زبان میں وہی سلاست اور روانی موجود ہے۔ جو کسی دہلی کے رہنے والے میں ہونی چاہیئے۔ محاورے تو اس قدر بولتی ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔"

پروفیسر برلاس صاحب جاپان سے بہت سے تحفے بھی لائے ہیں۔ وہاں کے ابتدائی اسکولوں کے بچوں کی بنائی ہوئی چیزیں، وہاں کے دلچسپ اور عمدہ آرٹ کے نمونے اور بہت سی مصنوعات ساتھ لائے ہیں۔ اور دہلی میں اُن کی نمائش کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اُن میں سے بہت سی چیزوں کو خصوصاً اسکولوں کی بنائی ہوئی چیزوں کو جامعہ کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس کے مبادلہ میں یہاں کے ثانوی اور ابتدائی اسکول کے بچوں کی بنائی ہوئی چیزیں جاپان لے جائیں گے۔ آپ نے جامعہ کے بچوں سے وہاں کے بچوں کی خط و کتابت کرانے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ جرمنی، انگلستان، اور دوسرے یورپی ممالک سے یہاں کے طالب علموں کی خط و کتابت پہلے سے ہے۔ اب پروفیسر برلاس صاحب کی عنایت سے جاپان سے بھی یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

ستمبر کی آخری تاریخوں میں، آخری جمعرات، جمعہ اور شب برات کی تین چھٹیاں اتفاق سے جمع ہو گئی تھیں۔ طلبائے ثانوی مقیم کی انجمن "بزم ادب علا" نے اس کو دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے جناب علی احمد صاحب اُستاد سائنس کی نگرانی میں سائیکلوں پر سوہنا کا سفر کیا۔ سوہنا دہلی سے مغرب کی جانب تقریباً ۳۵ میل پر واقع ہے۔

اس کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی تاریخی مقام ہے۔ آبادی کے چاروں طرف عمارتوں کے کھنڈرات ہیں۔ ایک طرف خاصا اونچا پہاڑ ہے۔

اس پر ایک پرانا قلعہ ہے۔ جو اس مقام کی قدامت کی دلیل ہے۔ آج کل سوہنا جس وجہ سے مشہور ہے وہ گندک کے چشمے ہیں۔ اس میں نہانے کے لئے ہروقت مریضوں اور شائقوں کا مجمع لگا رہتا ہے، عوام کے نہانے کے لئے تین علحدہ علحدہ حوض بنے ہوئے ہیں۔ ایک مسلمانوں کے لئے، ایک ہندوؤں کے لئے اور ایک اچھوت قوموں کے لئے۔ ان کے علاوہ ایک خاص حوض بھی ہے، جس میں نہانے کے لئے دو آنے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ سوہنا کی مجموعی آبادی ۵ ہزار ہے جس میں تقریباً نصف مسلمان ہیں۔

ادھر تین سال سے مسلسل امیر الدولہ اسلامیہ اسکول لکھنؤ کی ٹیم دہلی کھیلنے آتی ہے۔ پہلی مرتبہ جب آئی تھی تو اس نے جامعہ کو اپنے قیام سے نوازا تھا۔ اس کے بعد سے جب دہلی آتی ہے۔ تو جامعہ کو ضرور یاد رکھتی ہے۔ اور اپنے پروگرام میں جامعہ سے دو تین میچوں کی ضرور گنجائش رکھتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی جب وہ آئی تو جامعہ سے والی بال اور ہاکی کے میچ ہوئے۔ اور جامعہ دونوں میں کامیاب رہی۔ فٹ بال کا میچ بھی طے پایا تھا۔ مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے نہ ہوسکا۔

ہاکی میچ کے بعد شام کو جامعہ کی طرف سے اُن کو ایک پرتکلف عصرانہ دیا گیا۔ حسن سبحانی صاحب صدیقی نے بحیثیت ہاکی کیپٹن اُن کا شکریہ ادا کیا۔ اور آیندہ بھی تعلقات قائم رکھنے کی خواہش کی۔

---

۱۰ اکتوبر کو ۳۹-۱۹۴۰ء کے لئے بزم ادب ۲ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور ذیل کی کابینہ بکثرت رائے منتخب ہوئی۔

نائب صدر	محمد علی جعفری
ناظم	سید حسن
نائب ناظم	فرحت اللہ
مہتمم کتب خانہ	عبدالوہاب
نائب مہتمم کتب خانہ	جعفر نظام

اراکین:۔ محمد اسحٰق مالاباری، محمد عبدالقیوم۔ محمد عالم

مولانا حسین احمد صاحب مدنی ۲۲ اکتوبر کو جامعہ تشریف لائے اور ایک دن قیام فرمایا۔ آپ کو مولانا عبیداللہ صاحب سندھی سے کچھ ضروری مشورے کرنے تھے۔

طلبہ کی انجمنیں

انجمنِ اتحاد

جامعہ ایک اقامتی درسگاہ ہے۔ اس میں تعلیم و تربیت دونوں امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس کا بنیادی عقیدہ یہ ہے۔ کہ تعلیم کا مقصد محض معلومات میں اضافہ کرنا نہیں ہے؛ بلکہ زندگی کو سنوارنا، خداداد قوتوں کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا اور متمدن زندگی کے فرائض و مقاصد سے لگاؤ پیدا کرنا۔ اس طرح کہ طلبہ کو اپنی قوتوں پر، محرکاتِ عمل پر، جذبات پر، رفتہ رفتہ قابو حاصل ہونے لگے........ اپنے فرائض کا احساس اور اس کو پورا کرنے کا ولولہ پیدا ہو۔ اُن کا تخیل اور اُن کی ہمدردیاں، وسعت پذیر ہوں؛ اور وہ اپنے فطری اور معاشرتی ماحول میں اجنبی رہنے کے بجائے اُسے سمجھیں اور اُس سے لطف اندوز ہوں۔"

اور یہ سب اِس لئے ہے کہ اخلاقی اور ذہنی ضبط کی بُنیاد پڑے؛ جامعہ والوں کی آرزو ہے۔ کہ جن لڑکوں کی تعلیم یہاں ہو، وہ ابتداء ہی سے تندرست ہوں، اُن کی چال ڈھال اچھی ہو، لوگوں سے اچھی طرح صفائی اور فصاحت کے ساتھ بات چیت کر سکیں؛ اِن کی گفتار میں حُسن اور وقار ہو۔ اور وہ صاف اور ستھرے رہتے ہوں۔ سچ بولتے ہوں، آپس میں مِل جُل کر کام کر سکتے ہوں۔ کام کا جو منصوبہ بنائیں اُسے اِختتام تک پہونچاتے ہوں، اپنے ماحول کے حُسن و خوبی سے لطف اندوز ہو سکتے ہوں اور اسے حسین اور خوبصورت بنانے کی آرزو رکھتے ہوں، ہمدردی اور اخلاق کی بُنیادیں اُن کی ابتدائی زندگی میں ایسی استوار رکھی گئی ہوں کہ بڑے ہو کر یہ اچھے ہندوستانی اور سچے مسلمان یعنی پورے اِنسان ہوں۔"

پورا اِنسان بننے، مِل جُل کر کام کرنے، اپنی قوتوں، حرکاتِ عمل اور جذبات پر قابو پانے، فرائض کا احساس، اور کام کو پورا کرنے کا ولولہ پیدا کرنے کے لئے؛ تمام تعلیمی اداروں میں طلبہ کی اپنی مُستقل انجمنیں ہیں۔ جو اپنے اندرونی معاملات میں بالکل آزاد ہیں۔ یہی انجمنیں اجتماعی زندگی کی خوشحالی اور طلبہ میں عملی سرگرمی و جوش کارکردگی کی ضامن ہیں۔

انجمنِ اِتحاد اعلیٰ تعلیم پانے والے طلبہ کی انجمن ہے۔ اور اس کی حیثیت بعینہٖ وہی ہے۔ جو کسی یونیورسٹی میں اس کے یونین کی ہوتی ہے۔

اِس انجمن کے انتظامی اُمور کی انجام دہی اور اس کے مقاصد کی تکمیل کے سلسلہ میں جو کوششیں کی جاتی ہیں وہ درحقیقت اجتماعی زندگی کو خوشگوار بنانے اور فرائض کو انجام دینے کا ایک تجربہ ہوتی ہیں اور اُن کے ذریعہ سے طلبہ کو آنے والی زندگی کو بہتر طریقہ سے گذارنے کا سبق دیا جاتا ہے۔

اس انجمن کے جلسے ہر ہفتہ ہوتے ہیں، جن میں علمی، ادبی مقالے پڑھے جاتے ہیں؛ ہندوستان کے اکابر سے تقریریں کرائی جاتی ہیں؛ مباحثے ہوتے ہیں اور تقریری مجلسیں منعقد ہوتی ہیں، جن میں سے بعض صرف اراکین انجمن اور برادرانِ جامعہ کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔ اور بعض میں دوسری درسگاہوں کے طلبہ کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

انجمن اتحاد کا ایک پندرہ روزہ آرگن بھی ہے۔ جس کا نام جامعہ کے پہلے شیخ الجامعہ اور انجمن کے پہلے صدر مولانا محمد علیؒ جوہر کی یادگار میں "جوہر" رکھا گیا ہے۔ چونکہ انجمن کی مالی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ جامعہ سے متعدد رسالے نکلتے ہیں۔ اس لئے مطبوعہ کی بجائے قلمی ہوتا ہے۔ مگر کبھی کبھی اس کا سالنامہ شائع ہوتا ہے جو اپنی حیثیت کا ایک ہی ہوتا ہے۔ ۳۵ء میں غالباً پہلی مرتبہ اس کا خاص نمبر طبع کروایا گیا تھا۔ اس کے بعد گذشتہ سال اقبال نمبر شائع ہوا تھا جو دوسرے اقبال نمبروں میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ملک میں مقبولیت حاصل کرچکا ہے؛ اب اس کا دوسرا اڈیشن شائع ہو رہا ہے۔

امسال **اردو ادب و زبان نمبر** شائع ہو رہا ہے۔ جو انشاء اللہ گذشتہ نمبر سے بھی زیادہ شاندار اور کامیاب ہوگا۔ ہندوستان کے سربرآوردہ اصحاب قلم اور ادیبوں سے مضامین حاصل کئے گئے ہیں۔ اور بیشتر حصہ کی کتابت ہوچکی ہے۔ انشاء اللہ اکتوبر کے اواخر تک شائع ہوجائے گا ضخامت تقریباً ڈھائی سو صفحات ہوگی۔ اور کتابت و طباعت کے لئے اس قدر لکھ دینا کافی ہے۔ کہ مکتبہ جامعہ کے خاص اہتمام میں شائع ہو رہا ہے۔ مکتبہ جامعہ نے طباعت و کتابت کی عمدگی اور ستھرا پن اور جلد کی مضبوطی اور خوبصورتی میں جو نام پیدا کیا ہے۔ وہ اُردو کے کسی اور ادارہ کو میسر نہیں۔

اس خاص نمبر کی نمایاں اور ممتاز خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ مولانا **عبدالحق صاحب** معتمد انجمن ترقی اُردو کی طرف منسوب ہوگا اور اُن کی سترویں سالگرہ کے موقع پر اُن کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ مولانا کے حالات اور اُن کی خدمات کے لئے تقریباً سو صفحات مخصوص ہوں گے۔

مولانا عبدالحق صاحب نے اُردو کی جتنی خدمت کی ہے۔ اُس کے اعتراف میں انجمن اتحاد کا یہ اقدام شکریہ کا مستحق ہے اور اُردو کے حامیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی قدر کریں۔ تاکہ آیندہ اس سے زیادہ عمدہ اور کامیاب نمبر نکالنے کا طلبہ میں حوصلہ پیدا ہو۔

آج اُردو کی حفاظت اور اُس کے بقا و ترقی کے لئے ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ لیکن تعمیری کام کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور جو تھوڑے بہت مخلص کام کرنیوالے ہیں بھی اُن کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ آخر یہ حالت کب تک رہے گی۔ خواب و غفلت کی بھی تو ایک حد ہونی چاہیئے۔ پانی اب سر سے اُونچا پہنچ گیا ہے۔ اگر اب بھی ہم ٹھوس اور تعمیری کام کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ تو اس کا وقت کب آئے گا؟ "متاعِ کارواں" کے جانے کا اتنا افسوس نہیں جتنا کہ

"کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا"

کا ہے۔ کیونکہ یہی موت کی علامت اور عدم حیات کی نشانی ہے۔

بچّوں کی انجمن

جامعہ میں ابتدائی تعلیم کے لئے دو مدرسے ہیں۔ ایک غیر اقامتی طلبہ (ڈے اسکالرز) کے لئے قرول باغ میں ہے جسے تعلیمی مرکز کہتے ہیں اور دوسرا اقامتی طلبہ کے لئے "اوکھلا" میں ہے۔ جہاں جامعہ نگر بسائی جا رہی ہے۔

تعلیمی مرکز کے بچّے چونکہ صرف مخصوص اور محدود اوقات میں مدرسہ میں رہتے ہیں۔ اس لئے یہاں تربیت کی وہ آسانی نہیں ہے۔ جو اقامتی زندگی میں ممکن ہے۔ لیکن پھر بھی مختلف وسائل سے اُن میں وہ تمام خصوصیات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو غیر اقامتی زندگی میں ممکن ہے۔ ان مختلف وسائل میں سے "بچّوں کی انجمن" بھی ہے۔ صرف صدر اساتذہ میں سے ہوتا ہے۔ ورنہ بقیہ تمام عہدے دار اور اراکین بچّے ہوتے ہیں۔ اور ان کو بچّے ہی منتخب کرتے ہیں۔ یہ نوعمر بچّے اپنے صدر اور اساتذہ کے مشورہ سے وہ کام کرتے ہیں۔ جو کسی بڑی انجمن سے کم نہیں ہوتے۔

ابھی حال میں ۴۰-۳۹ء کے لئے جدید کابینہ کا انتخاب ہوا ہے جس کی اطلاع ہم گذشتہ اشاعت میں خبروں کے سلسلے میں دے چکے ہیں۔ ۴ ستمبر کو ½ ۱۰ بجے صبح کو اس جدید کابینہ کی مسند نشینی کی تقریب منائی گئی۔

جلسہ کی صدارت جامعہ کے قدیم بہی خواہ اور ہمدرد جناب حکیم محمد کامل صاحب نے کی۔ ایک چھوٹے بچّے نے قرآن حکیم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد سیّد رؤف علی نائب صدر نے گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جسکی تلخیص ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جس سے اِن کے کاموں کا تھوڑا بہت اندازہ ہو سکے گا۔

حضرات! سب سے پہلے ان چند خاص اور اہم جلسوں کا حال سنئیے جو ہماری انجمن کے اہتمام میں ہوئے سب سے پہلا جلسہ جو سب سے زیادہ کامیاب ہوا وہ جلسہ "یَومُ القرآن" ہے۔ اس جلسہ کے کرنے کا سبب

بڑا مقصد یہ تھا کہ ہم قرآن پاک کے متعلق اپنی حیثیت اور علم کے مطابق معلومات حاصل کریں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہم اس مقصد میں امید سے زیادہ کامیاب ہوئے۔ تھوڑے وقت میں اس متبرک صحیفے کے متعلق جو کچھ ہم جان سکے آسے ہم نے تقریروں، مضامین، نظموں اور ڈرائنگ کے ذریعہ پیش کیا۔

اس کے علاوہ اور بھی مذہبی اور اسلامی جلسے منعقد ہوئے۔ مثلاً ہم نے واقعاتِ شہادت کربلا اور ربیع الاوّل کے مبارک مہینے میں اپنے رسول پاک کی ابتداء سے لے کر آخر تک کی زندگی کے مقصد اور حالات سُنے۔ اور اپنے ساتھیوں کو سُنائے۔

انجمن نے اس سال تفریحی پروگرام کو نہایت ننا مداز دلچسپ اور پر لطف طریقے سے انجام دیا۔ اسکول کے حدود سے نکل کر شہر کے ایک پُر فضا مقام پر تمام طالب علموں اور اُستادوں کا جمع ہونا، کھیل کود، کھانا پینا، مختلف قسم کی نظموں کا پڑھنا، اگر ایک طرف تفریح کا باعث تھا تو دوسری طرف معلومات میں اضافہ کا بھی سبب تھا۔

بچوں کی دُکان جو مخصوص ہے، صرف پڑھائی کے دنوں میں وقفہ میں کھانے پینے اور ہمارے لکھنے پڑھنے کا سامان مہیا کرنے کے لئے، اس موقع پر اس نے وہ کام کیا کہ جو بڑی بڑی دعوتوں اور پارٹیوں میں بڑے بڑے ہوٹل انجام دیا کرتے ہیں۔

انجمن کا ایک قابلِ فخر کارنامہ حضرت مولانا عُبیداللہ صاحب سندھی کی انجمن میں تشریف آوری اور اراکین انجمن کی طرف سے اُن کی خدمت میں سپاسنامہ کا پیش کرنا ہے۔ ہم نے اپنے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اور اپنی محدود معلومات میں حضرت مولانا کی تشریف آوری اور ان کی ملکی اور مذہبی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے اُن کو طویل عرصہ کے بعد وطن آنے پر مُبارک باد پیش کی۔ اور اُن سے درخواست کی کہ اب جب کہ وہ ہندوستان تشریف لائے ہیں اور یہاں لوگوں کی اپنے تجربات، علم اور عمل سے رہبری کریں گے تو اُن کوششوں اور کاموں میں ہم بچوں کا بھی حصّہ ہونا چاہیئے، خصوصاً تعلیم قرآن کے متعلق جو اُن کا مشن ہے۔ اُس سے ہم لوگوں کو بھی سرفراز فرمائیں گے۔

ہم شکر گذار ہیں کہ حضرت مولانا نے ہماری درخواست قبول فرمائی۔

اِس سال کتب خانہ سے بھی خاطر خواہ استفادہ کیا گیا۔ ابتدائی چہارم سے ابتدائی ششم تک کے طالب علموں نے سال بھر میں جتنی کتابیں جاری کروائیں اُس کا اوسط ۸ کتاب فی شخص ہوتا ہے۔ اور ابتدائی اول سے لے کر ابتدائی سوم تک طلبہ کے نام کتابوں کے اجراء کا اوسط فی طالب علم تین کتابیں پڑتی ہیں۔ اور جن مفید اور دلچسپ کتابوں کا اضافہ ہوا۔ اُن کی تعداد دو سو سے اوپر ہے۔

ہم مکتبہ جامعہ کے ممنون ہیں کہ اُس کی عنایتوں سے ۹ رسالے جن میں ماہوار، پندرہ روزہ اور ہفتہ وار بھی

داخل ہیں، ہمارے دارالمطالعہ میں آتے رہے۔

ہمارے اس دور میں ایک ایسا کام بھی ہوا۔ جسے ہم ایک حد تک نیا کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہے رسالہ "زندگی" کا اجراء دسمبر ۳۸ء سے ہماری انجمن نے یہ رسالہ نکالنا شروع کیا۔ گو کام کرنے والوں کو خاصی دقتیں اور دشواریاں پیش آئیں۔ لیکن اس کے باوجود اچھا بُرا مہینہ میں نہیں تو دوسرے مہینہ میں ضرور ہمارے سامنے آجاتا تھا۔ خدا کرے کہ یہ "زندگی" ہمیشہ قائم رہے اور سرسبز و شاداب۔"

رپورٹ کی منظوری کے بعد صدر جلسہ نے جدید منتخب کابینہ کا حاضرین سے تعارف کرایا جو حسب ذیل تھا۔

نائب صدر .... مجیب الرحمٰن

ناظم .... رحیم الدین

نائب ناظم .... عبدالماجد

مہتمم کتب خانہ .... محمد اقبال

نائب مہتمم کتب خانہ .... سلطان احمد اللہ والے۔

اس کے بعد جدید نائب صدر نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا جس میں اپنے منصوبوں اور ارادوں کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ تمام چیزیں جو گذشتہ سال یا آج سے پیشتر ہوتی رہی ہیں۔ امسال بھی ہوں گی۔ مگر اسی کے ساتھ کچھ نئے کام بھی کرنے کا ہم ارادہ رکھتے ہیں۔ ہمیں اس کی خوشی ہے کہ ہمارا مدرسہ ہندوستان میں بڑی شہرت اور مقبولیت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ سے بہت بڑے بڑے لوگ ہمارے یہاں کی تعلیم و تربیت کو دیکھنے کی غرض سے آتے رہتے ہیں۔ ہم ان لوگوں سے براہ راست استفادہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ہم دوسری جو نئی چیز کرنی چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جامعہ کے حالات کو زیادہ سے زیادہ معلوم کرنے کیلئے مناسب اور مفید وسائل اختیار کئے جائیں۔ "یوم قرآن" اور "یوم نبی" کے جلسے گذشتہ سال منعقد ہو چکے ہیں۔ امسال بھی ہوں گے۔ اور نئی شان و شوکت کے ساتھ ——— انشاءاللہ"

بچوں کی انجمن کا ایک ماہوار قلمی آرگن بھی ہے جس کا نام "زندگی" ہے۔ یہ گذشتہ سال سے جاری ہوا ہے۔ اور پوری کامیابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس کے لئے حسب ذیل بچے منتخب ہوئے۔

ایڈیٹر .... محمد سعید خاں

معاونین .... محمد الیاس احمد

.... خلیل احمد

مصور .... عبدالماجد

اس جدید ادارہ کا پہلا نمبر شائع ہو چکا ہے۔

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو اگست ۱۹۳۹ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۷۱۱۹	کریم حیدر لودی صاحب علی گڑھ	۳	۷۱۲۱	سید کشور حسین صاحب زیدی کلکتہ	۵	۷۱۲۳	منشی دلدار احمد صاحب کلکتہ
۲	۷۱۲۰	ڈاکٹر رفیع محمد صاحب جج دہلی	۴	۷۱۲۲	ابوبکر محمد صاحب 〃	۶	۷۱۲۴	حاجی محمد شفیع صاحب 〃

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو اگست ۱۹۳۹ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشیے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انہیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ (مرتب)

اگست ۱۹۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۷۷۱	سید شاہد علی صاحب دہلی	عہ	۳	۸۰۵	بیگم عبدالمتین صاحب 〃	عہ	۵	سی ۵۶۶۹	حاجی عبدالحمید خاں صاحب 〃	مہ
۲	۷۹۱	خواجہ محمد عبدالمجید خاں صاحب 〃	سے	۴	سی ۵۶۶۸	محمد شفیع صاحب 〃	۸	۶	۵۶۷۰	احسن حامد علی صاحب 〃	۸

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۷	۵۲۸۱ سی	شیخ عبدالرشید صاحب دہلی	۸/	۳۱	۵۳۶۱ سی	مولانا عبدالرحمٰن صاحب	۸/	۵۵	۵۳۸۵ سی	عبدالرزاق صاحب	عگ/
۸	۵۲۸۲	حاجی محبوب بخش صاحب	عصہ/	۳۲	۵۳۶۲	مولانا محبوب الٰہی صاحب	۸/	۵۶	۵۳۸۶	ڈاکٹر شان احمد صاحب	عہ/
۹	۵۲۸۳	شیخ محمد انیس الرحمٰن صاحب	۴/	۳۳	۵۳۶۳	ایس مولا بخش صاحب	عہ/	۵۷	۵۳۸۷	ارشاد حسین صاحب	۲/
۱۰	۵۲۸۴	شیخ محمد سعید صاحب	۸/	۳۴	۵۳۶۴	منشی محمد حسن صاحب	۸/	۵۸	۵۳۸۸	منشی حشمت علی صاحب	عہ/
۱۱	۵۲۸۵	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	۸/	۳۵	۵۳۶۵	محمد عبدالخالق صاحب	عگ/	۵۹	۵۳۸۹	حکیم حامد میاں صاحب	۲/
۱۲	۵۲۸۶	حاجی عطاء اللہ خانصاحب	عگ/	۳۶	۵۳۶۶	میاں محمد رفیق صاحب	عصہ/	۶۰	۵۳۹۰	حکیم عبدالرزاق صاحب	۲/
۱۳	۵۲۸۷	منشی حفیظ احمد صاحب	۴/	۳۷	۵۳۶۷	لیڈی ڈاکٹر آکیف ڈی محمود صاحب	عہ/	۶۱	۵۳۹۱	حکیم احمد حسن خانصاحب	۲/
۱۴	۵۲۸۸	رحمت اللہ خانصاحب	۴/	۳۸	۵۳۶۸	مرزا سلیمان صاحب جوہری	عہ/	۶۲	۵۳۹۲	سید محمد شفیع صاحب	۲/
۱۵	۵۲۸۹	زرین خانصاحب	۴/	۳۹	۵۳۶۹	مولانا اصغر علی صاحب	۴/	۶۳	۵۳۹۳	حکیم شریف الدین خانصاحب	۴/
۱۶	۵۲۹۰	خواجہ اسد اللہ صاحب	۴/	۴۰	۵۳۷۰	محمود علی صاحب علوی	عگ/	۶۴	۵۳۹۴	سعید الرحمٰن صاحب	۲/
۱۷	۵۲۹۱	میر عزیز الدین صاحب	عہ/	۴۱	۵۳۷۱	خان بہادر سلیمان صاحب انجینیر	صہ/	۶۵	۵۳۹۵	ضیاء الدین صاحب	۸/
۱۸	۵۲۹۲	شیخ محمد نقی صاحب	۸/	۴۲	۵۳۷۲	منشی خورشید عالم صاحب	عہ/	۶۶	۵۳۹۶	سرفراز الحق صاحب	۴/
۱۹	۵۲۹۳	حاجی کالے خانصاحب	۸/	۴۳	۵۳۷۳	محمد عارف صاحب	عصہ/	۶۷	۵۳۹۷	منشی بشیر بیگ صاحب	۴/
۲۰	۵۲۹۴	محمد اسمٰعیل صاحب	۴/	۴۴	۵۳۷۴	رفیع اللہ خانصاحب	۸/	۶۸	۵۳۹۸	قمر الدین احمد صاحب	عہ/
۲۱	۵۲۹۵	سید عبداللطیف شاہ صاحب	۸/	۴۵	۵۳۷۵	حکیم محمد ظہیر علی صاحب	عہ/	۶۹	۵۳۹۹	محمد شفیع صاحب	عہ/
۲۲	۵۲۹۶	احمد اسلام خانصاحب	عصہ/	۴۶	۵۳۷۶	حافظ عبدالحق صاحب	عہ/	۷۰	۵۴۰۰	حافظ عبدالجلیل صاحب	۲/
۲۳	۵۲۹۸	حکیم مسعود حسن صاحب	۶/	۴۷	۵۳۷۷	سید محمد احمد صاحب	۸/	۷۱	۶۳۵۱	حاجی قادر بخش صاحب	سے/
۲۴	۵۲۹۹	منشی ناظر حسین صاحب	عہ/	۴۸	۵۳۷۸	محمد جمیل احمد صاحب	۸/	۷۲	۶۳۵۲	حاجی منور الدین صاحب	عصہ/
۲۵	۵۳۰۰	میاں غلام علی خانصاحب	۴/	۴۹	۵۳۷۹	ضیاء الدین صاحب	۸/	۷۳	۶۳۵۳	عیوض خاں صاحب	صہ/
۲۶	۵۳۵۶	محمد رفیق صاحب	عہ/	۵۰	۵۳۸۰	مرغوب احمد صاحب	عگ/	۷۴	۶۳۵۴	محمد طیب صاحب	۴/
۲۷	۵۳۵۷	محمد احمد صاحب چاولہ	عگ/	۵۱	۵۳۸۱	ایم فضل الرحمٰن صاحب	صہ/	۷۵	۶۳۵۵	بدر الحسن صاحب	عہ/
۲۸	۵۳۵۸	عبداللطیف خانصاحب	صہ/	۵۲	۵۳۸۲	شمس العارفین صاحب	عہ/	۷۶	۶۳۵۶	آغا حسین صاحب	عہ/
۲۹	۵۳۵۹	ملک آفتاب احمد صاحب	عہ/	۵۳	۵۳۸۳	محمد اقبال صاحب	عگ/	۷۷	۶۳۵۷	عبدالحمید صاحب	۲/
۳۰	۵۳۶۰	منشی شمس الدین صاحب	۴/	۵۴	۵۳۸۴	منشی عبدالوحید خانصاحب	۱۲/	۷۸	۶۳۵۸	حسین نظامی صاحب	عگ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصول	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصول	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم وصول
۷۹	سی ۶۳۵۹	شیخ محبوب احمد صاحب دہلی	۴/	۱۰۳	سی ۶۳۸۳	شیخ محمد رفیع صاحب	۴/	۱۲۷	سی ۵۴۲۹	ملک غلام حیدر صاحب	۸/
۸۰	۶۳۶۰	انڈین کلاتھ اسٹور	۸/	۱۰۴	۶۳۸۴	ایس مولا بخش صاحب	عہ/	۱۲۸	۵۴۳۰	محمد غیور صاحب	۸/
۸۱	۶۳۶۱	سید محمد علی صاحب	سہ/	۱۰۵	۶۳۸۵	ایم اکرام الدین صاحب	۴/	۱۲۹	۵۴۳۱	منشی کرم بخش صاحب	۸/
۸۲	۶۳۶۲	حکیم فرید احمد صاحب عباسی	عہ/	۱۰۶	۶۳۸۶	حاجی شیخ ننھے عبدالرزاق صاحبان	عہ/	۱۳۰	۵۴۳۲	صوفی غلام نادر صاحب	۸/
۸۳	۶۳۶۳	محمد حنیف صاحب	۴/	۱۰۷	۶۳۸۷	حاجی عبدالحمید عبدالمجید صاحبان	۴/	۱۳۱	۵۴۳۳	سید ضمیر الحسن صاحب برنی	۸/
۸۴	۶۳۶۴	علاء الدین صاحب	۸/	۱۰۸	۶۳۸۸	ایم انعام الحق صاحب	۴/	۱۳۲	۵۴۳۴	آغا علی مصطفیٰ صاحب	۴
۸۵	۶۳۶۵	شفیع الدین صاحب تیر	۶/	۱۰۹	۶۳۸۹	حافظ عبدالحکیم صاحب	۴/	۱۳۳	۵۴۳۵	سید محمد ذاکر صاحب	۴/
۸۶	۶۳۶۶	ضیاع خازن صاحب	عہ/	۱۱۰	۶۳۹۰	حاجی نورالدین صاحب	۸/	۱۳۴	۵۴۳۶	حبیب الرحمٰن صاحب	۴/
۸۷	۶۳۶۷	دفتر رسالہ عصمت	۹/	۱۱۱	۶۳۹۱	عمران الدین صاحب	۸/	۱۳۵	۵۴۳۷	مولوی عبدالرب صاحب	عہ/
۸۸	۶۳۶۸	حاجی عبدالرحمٰن صاحب	عہ/	۱۱۲	۶۳۹۲	مرزا فیاض بیگ صاحب	۴/	۱۳۶	۵۴۳۸	حافظ عبدالحکیم صاحب	ے/
۸۹	۶۳۶۹	محمد یٰسین صاحب	عہ/	۱۱۳	۶۳۹۳	محمد اسحٰق صاحب	۴/	۱۳۷	۵۴۳۹	ایم طفیل محمد صاحب	۸/
۹۰	۶۳۷۰	حاجی اقبال احمد صاحب	۸/	۱۱۴	۶۳۹۴	عبدالغنی صاحب	عہ/	۱۳۸	۵۴۴۰	خواجہ غلام یٰسین صاحب	عہ/
۹۱	۶۳۷۱	حاجی عبدالغنی صاحب	۶/	۱۱۵	۶۳۹۵	مولانا سجاد حسین صاحب	۴/	۱۳۹	۵۴۴۱	عبدالواحد صاحب	۴/
۹۲	۶۳۷۲	محمد ادریس صاحب باڑی	عہ/	۱۱۶	۶۳۹۶	حکیم مسعود حسن صاحب	۸/	۱۴۰	۵۴۴۲	مرتضیٰ علی صاحب	عہ/
۹۳	۶۳۷۳	عبدالرحیم صاحب	۴/	۱۱۷	۶۳۹۷	حاجی رشید احمد صاحب	۶/	۱۴۱	۵۴۴۳	بیگم سید حامد علی صاحب مرحوم	عہ/
۹۴	۶۳۷۴	عبدالحق صاحب	سہ/	۱۱۸	۶۳۹۸	میاں فیض محمد صاحب	سہ/	۱۴۲	۵۴۴۴	محمد اشرف صاحب	۸/
۹۵	۶۳۷۵	ڈاکٹر حسین بخش صاحب	۴/	۱۱۹	۶۳۹۹	میاں عبدالرشید صاحب	۴/	۱۴۳	۵۴۴۵	شیخ کریم بخش صاحب	عہ/
۹۶	۶۳۷۶	محمد حسین خادم صاحب	۸/	۱۲۰	۶۴۰۰	سراج الدین صاحب	۴/	۱۴۴	۵۴۴۶	عبدالحق صاحب	۴/
۹۷	۶۳۷۷	اسلام الدین صاحب	۸/	۱۲۱	۵۴۴۷	عبدالرحمٰن صاحب نئی دہلی	۴/	۱۴۵	۵۴۴۷	عبداللہ جان صاحب	معہ/
۹۸	۶۳۷۸	حاجی بشیر احمد صاحب	۸/	۱۲۲	۵۴۴۸	معصوم علی صاحب	۸/			میزان کل ۱۰ للعہ/	
۹۹	۶۳۷۹	محمد تقی صاحب	۴/	۱۲۳	۵۴۴۹	میاں محمد صاحب	عہ/				
۱۰۰	۶۳۸۰	مشتاق احمد صاحب ابدی	عہ/	۱۲۴	۵۴۵۰	حامد علی صاحب	۴/			**یوپی**	
۱۰۱	۶۳۸۱	مقبول احمد صاحب	عہ/	۱۲۵	۵۰۵۱	قمرالحق صاحب	۴/	۱	۷۷۵	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ [illegible]	[illegible]
۱۰۲	۶۳۰۲	عبدالحکیم خاں صاحب	۸/	۱۲۶	۵۴۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب	عہ/	۲	۷۷۶	مرزا ابراہیم بیگ صاحب	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳	۲۰۶۴ سی	قدوس عالم خانصاحب قائم گنج	عہ	۲۷	۵۰۹۶ سی	شاہ محمد اویس صاحب "	عہ	۱۵	۲۰۷۷ سی	محمد عثمان اجمیری صاحب کلکتہ	۸ر
۴	۲۰۶۵ "	سرد. عالم خانصاحب "	عہ	۲۸	۵۰۹۷ "	ڈاکٹر عبداللہ نصر صاحب "	عہ	۱۶	۲۰۷۸ "	شاہ محمد ظہیر صاحب "	عہ
۵	۲۰۶۶ "	محمد اعظم خاں صاحب "	عہ	۲۹	۵۰۹۸ "	محمد عقیل صاحب "	عہ	۱۷	۲۰۷۹ "	شیخ محمد سعید صاحب "	عہ
۶	۲۰۶۷ "	مجر نذیر علی صاحب "	عہ	۳۰	۵۰۹۹ "	عظمت الٰہی صاحب زبیری "	ے	۱۸	۲۰۸۰ "	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ
۷	۲۰۶۸ "	ڈاکٹر محمد امیر صاحب "	ے	۳۱	۵۱۰۰ "	کریم حیدر صاحب "	عہ	۱۹	۲۰۸۱ "	نصیر الدین احمد صاحب "	۲ر
۸	۲۰۶۹ "	غلام احمد خاں صاحب "	عہ	۳۲	۷۸۳ "	خواجہ مختار احمد صاحب بجنور	عہ	۲۰	۲۰۸۲ "	حمید الزماں صاحب "	عہ
۹	۲۰۷۰ "	حبیب الزماں صاحب "	عہ	۳۳	۷۹۶ "	حامد حسین صاحب کاتب رامپور	ے	۲۱	۲۰۸۳ "	عبدالعزیز صاحب انصاری "	صہ
۱۰	۲۰۷۱ "	عبدالحافظ خاں صاحب "	عہ			میزان کل	[illegible]	۲۲	۲۰۸۴ "	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان "	عہ
۱۱	۲۰۸۰ "	حبیب اللہ خاں صاحب "	عہ			**بنگال و آسام**		۲۳	۲۰۸۵ "	قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ
۱۲	۲۰۰۱ "	ڈاکٹر ازہر صاحب قدوائی "	عہ					۲۴	۲۰۸۶ "	محمد لیاقت اللہ خاں صاحب "	عہ
۱۳	۲۰۰۲ "	آل احمد صاحب سرور "	عہ	۱	۲۰۶۳ سی	محمد سرور صاحب کلکتہ	عہ	۲۵	۲۰۸۷ "	فیاض الدین صاحب "	ے
۱۴	۲۰۰۳ "	پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی	عہ	۲	۲۰۶۴ "	شیخ عبدالرشید صاحب "	عہ	۲۶	۲۰۸۸ "	سعید رزان ٹاٹا نگر "	للعہ
۱۵	۲۰۰۴ "	بیگم " "	عہ	۳	۲۰۶۵ "	خواجہ سراج الدین صاحب "	عہ	۲۷	۲۰۸۹ "	سید کشور حسین صاحب زبیری "	۸ر
۱۶	۲۰۸۵ "	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	عہ	۴	۲۰۶۶ "	شیخ محمد رفیع صاحب "	ے	۲۸	۲۰۹۰ "	ابوبکر محمد صاحب "	۸ر
۱۷	۲۰۸۶ "	مس قمر جہاں بیگم صاحب "	عہ	۵	۲۰۶۷ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۴ر	۲۹	۲۰۹۱ "	دیدار احمد صاحب "	عہ
۱۸	۵۰۸۷ "	سید بشیر الدین صاحب "	عہ	۶	۲۰۶۸ "	عبدالکریم صاحب "	عہ	۳۰	۲۰۹۲ "	محمد اسحٰق صاحب "	عہ
۱۹	۵۰۸۸ "	ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب	ے	۷	۲۰۶۹ "	اے. یا. خیرادی صاحب "	۸ر	۳۱	۲۰۹۳ "	قریش احمد صاحب "	۸ر
۲۰	۵۰۸۹ "	سید محمد ٹونکی صاحب "	عہ	۸	۲۰۷۰ "	الیف اے خانصاحب "	۸ر	۳۲	۲۰۹۴ "	مفضل حق صاحب "	۸ر
۲۱	۵۰۹۰ "	سید محمد طاہر صاحب رضوی "	ے	۹	۲۰۷۱ "	سی آر ایس خان صاحب "	۴ر	۳۳	۲۰۹۵ "	منشی دلدار احمد صاحب "	۸ر
۲۲	۵۰۹۱ "	ڈاکٹر محمد بابر مرزا صاحب "	ے	۱۰	۲۰۷۲ "	مس کی کی خانصاحب "	۴ر	۳۴	۲۰۹۷ "	حاجی محمد شفیع صاحب "	للعہ
۲۳	۵۰۹۲ "	پروفیسر محمد بشیر صاحب "	عہ	۱۱	۲۰۷۳ "	عبدالوہاب صاحب "	۴ر	۳۵	۲۰۹۶ "	دوست محمد صاحب پوری "	صہ
۲۴	۵۰۹۳ "	خطیب اطہر حسین صاحب "	عہ	۱۲	۲۰۷۴ "	قاسم دادا صاحب "	۴ر	۳۶	۲۰۹۸ "	محمد حبیب اللہ صاحب صوفی "	۸ر
۲۵	۵۰۹۴ "	ڈاکٹر رفیع محمد صاحب "	عہ	۱۳	۲۰۷۵ "	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۴ر	۳۷	۲۰۹۹ "	اسمٰعیل شریف صاحب "	۸ر
۲۶	۵۰۹۵ "	پروفیسر عبدالجلیل صاحب "	عہ	۱۴	۲۰۷۶ "	علی محمد عثمان اجمیری صاحب "	۸ر	۳۸	۲۱۰۰ "	بیگم مولوی نور الرحمٰن صاحب "	عہ

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۹	۵۵۵۱ سی	حاجی عبدالوہاب صاحب کلکتہ	عہ/	۶۳	۵۵۷۶ سی	رحمٰن آلہی صاحب کلکتہ	عہ/	۱۷	۶۱۹۸ سی	ایچ یل یٰسین نوری صاحب بمبئی	ع۵/
۴۰	۵۵۵۲ 〃	مولوی حبیب الحسن صاحب 〃	عہ/			میزان کل ۱ عہ/		۱۸	۶۱۹۹ 〃	حسن علی صاحب 〃	۴/
۴۱	۵۵۵۳ 〃	محمود قاسم صاحب 〃	عہ/			**حیدرآباد دکن**		۱۹	۶۲۰۰ 〃	شاہجہاں ہوٹل 〃	صہ/
۴۲	۵۵۵۴ 〃	حاجی محمد رفیع صاحب 〃	عہ/	۱	۷۹۰	نواب فخر یار جنگ صاحب بہادر حیدرآباد	ع۵/	۲۰	۶۲۰۱ 〃	حاجی جمال الدین صاحب 〃	صہ/
۴۳	۵۵۵۵ 〃	محمد محفوظ الحق صاحب 〃	عہ/	۲	۸۰۴	ڈاکٹر اے یل سعید صاحب 〃	ع۵/	۲۱	۶۲۰۲ 〃	حاجی عبداللہ صاحب 〃	۴/
۴۴	۵۵۵۶ 〃	حاجی محمد یحییٰ صاحب 〃	۸/			میزان کل [illegible]		۲۲	۶۲۰۳ 〃	حبیب رحیم صاحب پارسیا 〃	صہ/
۴۵	۵۵۵۷ 〃	غلام حسنین صاحب 〃	عہ/			**بمبئی**		۲۳	۶۲۰۴ 〃	عبدالحمید صاحب 〃	۴/
۴۶	۵۵۵۸ 〃	محمد نقی صاحب 〃	۸/					۲۴	۶۲۰۵ 〃	شیخ احمد صاحب 〃	۴/
۴۷	۵۵۵۹ 〃	عبدالستار صاحب تبلہ 〃	۸/	۱	۷۷۹	عبداللہ قاضی صاحب جنگاؤں	[illegible]	۲۵	۶۲۰۶ 〃	آئی کے خان صاحب 〃	عہ/
۴۸	۵۵۶۰ 〃	ب احمد افضل صاحب 〃	عگ/	۲	۶۱۸۱ سی	ابوبکر صاحب چھوٹانی بمبئی	عہ/	۲۶	۶۲۰۷ 〃	کریم داد خاں صاحب 〃	۸/
۴۹	۵۵۶۱ 〃	شمس العارفین صاحب 〃	عہ/	۳	۶۱۸۰ 〃	حکیم عبدالرحمٰن صاحب 〃	۴/	۲۷	۶۲۰۸ 〃	حافظ محمد یحییٰ صاحب 〃	۴/
۵۰	۵۵۶۲ 〃	عبدالرزاق صاحب 〃	۸/	۴	۶۱۸۳ 〃	رحیم اللہ صاحب 〃	عہ/	۲۸	۶۲۰۹ 〃	قاضی عبدالرحمٰن صاحب تلمبائی 〃	۴/
۵۱	۵۵۶۴ 〃	محمد احمد صاحب 〃	عہ/	۵	۶۱۸۶ 〃	خواجہ غلام جیلانی صاحب 〃	۴/	۲۹	۶۲۱۰ 〃	سیٹھ عبدالرسول تمام صاحب 〃	عہ/
۵۲	۵۵۶۵ 〃	محمد صالحین صاحب 〃	عگ/	۶	۶۱۸۷ 〃	ابراہیم عمادی صاحب 〃	۴/	۳۰	۶۲۱۱ 〃	خلیل الرحمٰن صاحب کریمی 〃	۴/
۵۳	۵۵۶۶ 〃	امین الدین احمد صاحب 〃	۴/	۷	۶۱۸۸ 〃	قمر میر علی صاحب 〃	۴/	۳۱	۶۲۱۲ 〃	قاضی عبدالرؤف صاحب 〃	۴/
۵۴	۵۵۶۷ 〃	شیر علی اصغر علی صاحبان 〃	۸/	۸	۶۱۸۹ 〃	خواجہ احمد عباس صاحب 〃	عہ/	۳۲	۶۱۶۸ 〃	معین الدین صاحب حارث 〃	عہ/
۵۵	۵۵۶۸ 〃	بشیر احمد صاحب 〃	عگ/	۹	۶۱۹۰ 〃	اختر حسن صاحب وکیل 〃	عہ/	۳۳	۶۱۶۹ 〃	بیگم 〃 〃 〃	عہ/
۵۶	۵۵۶۹ 〃	محمد اسرائیل صاحب 〃	۸/	۱۰	۶۱۹۱ 〃	ڈاکٹر کے ایچ معتصم صاحب 〃	عہ/	۳۴	۶۱۷۰ 〃	عثمان حسین خان صاحب 〃	عہ/
۵۷	۵۵۷۰ 〃	حکیم مزمل حسین صاحب 〃	۴/	۱۱	۶۱۹۲ 〃	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب 〃	عگ/	۳۵	۶۱۷۱ 〃	سید فضل شاہ صاحب 〃	۸/
۵۸	۵۵۷۱ 〃	عبدالمجید صاحب پان فروش 〃	۸/	۱۲	۶۱۹۳ 〃	ڈی زوراخ صاحب 〃	عہ/	۳۶	۶۱۷۲ 〃	محمد ابراہیم علی صاحب 〃	عگ/
۵۹	۵۵۷۲ 〃	رحیم الدین احمد صاحب 〃	عہ/	۱۳	۶۱۹۴ 〃	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب 〃	عگ/	۳۷	۶۱۷۳ 〃	جے ایل پارس صاحب 〃	۴/
۶۰	۵۵۷۳ 〃	حاجی عبدالکریم صاحب 〃	عہ/	۱۴	۶۱۹۵ 〃	حسن میاں کالے سلطان صاحب 〃	عہ/	۳۸	۶۱۷۴ 〃	سید حسین صاحب 〃	۴/
۶۱	۵۵۷۴ 〃	غلام حیدر صاحب چاکلا 〃	۸/	۱۵	۶۱۹۶ 〃	عابد علی صاحب 〃	۸/	۳۹	۶۱۷۵ 〃	عبدالقادر صاحب 〃	۴/
۶۲	۵۵۷۵ 〃	ہدایت اللہ صاحب 〃	۸/	۱۶	۶۱۹۷ 〃	چودھری صاحب [illegible] 〃	عہ/	۴۰	۶۱۷۶ 〃	آصف اے اے فیضی صاحب 〃	صہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۱	۶۱۷۷ بمبئی	عبدالحمید ظفری صاحب بمبئی	عہ/			**سندھ:۔**				**برما**	
۴۲	۶۱۷۸"	عبدالحمید متین صاحب "	عہ/	۱	۷۷۳	علاء الدین ایم سامر صاحب سندھ	سے/	۱	۸۰۳	اللہ مہربان صاحب برما	سے
۴۳	۶۱۷۹"	محمد امین محمد بشیر صاحبان "	عہ/			میزان کل سے/					
۴۴	۶۱۸۰"	شیخ احمد صاحب سنگے "	۴/							میزان کل سے/	
		میزان کل ۵/				**سی پی:۔**				**دیگر و بیرون ہند**	
		بہار:۔		۱	۷۷۲	سراج احمد صاحب جبل پور	۵ع/	۱	۷۸۲	عالیمرتبت مشیر الملک حسنی	
۱	۷۷۷	حکیم احمد نجیب صاحب شیر کوٹی	سے/			میزان کل				علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	۵
۲	۸۰۰	سید محمد مصطفیٰ صاحب بھاگلپور	سے/			۵ع/		۲	۸۰۲	غلام حسین صاحب ڈھونی برنز	۵
۳	۷۸۱	سید محمد رشید صاحب	عہ/							میزان کل	
		میزان کل معہ/								۵ع/	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۶۹۷ سی	احمد اسلام صاحب دہلی	۵ع/	۷	۵۰۷۷ سی	مولوی عبدالحی صاحب قنوج	عہ/	۱۳	۷۸۵"	محمد اسمٰعیل صاحب جامعی پرنسپل کلاس	للعہ
۲	۵۰۷۲"	احمد حسن خاں صاحب فرخ آباد	عا/	۸	۵۰۷۸"	مولوی حمید الرحمن صاحب "	عہ/	۱۴	۷۹۷"	حاجی ولی محمد بہادر صاحب جالندھر	۵عہ
۳	۵۰۷۳"	والدہ شیب الرحمن صاحب قنوج	۴/	۹	۵۰۷۹"	والدہ حسن احمد صاحب "	۲/	۱۵	۸۰۶"	چودھری عبدالرحیم صاحب "	عمے/
۴	۵۰۷۴"	والدہ عزیز الحسن صاحب "	۸/	۱۰	۷۹۸"	حبیب الحق صاحب "	عہ/	۱۶	۷۸۸"	یار محمد صاحب میرپور خاص	۵سہ
۵	۵۰۷۵"	محمد علی خاں صاحب "	عہ/	۱۱	۵۵۶۳"	غلام حسین صاحب کلکتہ	مہ/			میزان کل	
۶	۵۰۷۶"	عبدالواحد صاحب صدیقی "	۴/	۱۲	۷۷۸"	ایچ ای دین ایچ قادر بخش صاحبان بمبئی	۵للعہ			۵ماعہ/ ۱	

اخلاقی تعلیم کا منشا

اخلاقی تعلیم کا منشا اور منتہا یہ ہے کہ بچوں کے تمام کاروبار اور مشاغل کا رشتہ اعلیٰ ترین اقدار اور مقاصد سے جوڑے، تاکہ وہ انھیں کو حاصل کرنے کیلئے جد و جہد کریں ان کے اندر اپنی شخصیت کو محو کردیں اور اس طرح اس کو زیادہ قابل قدر بنا کر دوبارہ حاصل کریں۔ بالفاظ دیگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ بچے کی توجہ کو اس کی ذات کی فوری اور عارضی ضروریات سے ہٹا کر مستقل اور بلند تر اجتماعی ضروریات کی جانب مائل کریں جن کو پورا کرنے میں اسے تکمیل نفس اور اظہار خودی کے بہترین مواقع مل سکیں۔ وہ کسی کام کو محض اس خیال سے نہ کرے کہ اس سے اس کا نفس حیوانی آرام پاتا ہے۔ نہ کسی کام سے محض اس لئے پرہیز کرے کہ اس میں محنت اور تکلیف اٹھانی پڑتی ہے بلکہ وہ اپنی زندگی کی راہ کو کسی ایسے نصب العین کی روشنی سے منور کرے کہ اس کو سفر کی صعوبتوں اور تکلیفوں کی پروا نہ رہے۔

(خواجہ غلام السیدین)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۴۰۵

مطبوعہ جامعہ برقی پریس

دہلی

(طابع و ناشر شفیق الرحمٰن قدوائی۔ بی اے جامعہ)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

"ناظم"

حلقہ ہمدردانِ جامعہ، دِہلی

عید مبارک

"ہمدرد جامعہ" ہمدردانِ جامعہ کی خدمت میں صدقِ دل سے عید فطر کی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ مسلمان کے نزدیک عید نام ہے اس خوشی کا جو ایک فرض کے ادا کرنے سے ہوتی ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی خوشی نہیں ہو سکتی اگر خدا ہمیں یہ توفیق دے کہ روزمرہ کے فرائض جیسے کچھ بن پڑیں پورے کر دیا کریں تو اپنی زندگی کے ہر دن میں ہمیں عید کی جھلک نظر آنے لگے۔ اور خوشیاں اپنے بس کی نہ ہوں نہ سہی لیکن خدا کے فضل سے اپنے امکان بھر اپنا فرض ادا کر دینے کی خوشی ایک حد تک ہم میں سے ہر ایک کے اختیار میں ہے۔ اُس سے دعا ہے کہ ہر مسلمان کو اس خوشی سے لطف اٹھانے کا حوصلہ بخشے اور موقع دے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر

(خواجہ) عبدالحی فاروقی

جلد ۵ | بابت نومبر ۳۹ء مطابق شوال ۱۳۵۸ ہجری | نمبر ۲

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ   قیمت فی پرچہ ۲ر

شذرات

قرآن حکیم کا ترجمہ اور تراویح

جدید تعلیم کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں صرف جامعہ ایک ایسی درسگاہ ہے جہاں اسلامیات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے یہاں مذہبی اور دینی تعلیم اس قدر دی جاتی ہے کہ جامعہ کا ایک طالب علم اگر ایک طرف علوم جدیدہ کا ماہر ہوتا ہے تو دوسری طرف مذہبی اور دینی علوم میں بھی اتنی دسترس رکھتا ہے کہ ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی عام شہرت یافتہ دارالعلوم کے سند یافتہ ان علوم کا صحیح عالم اگر کسی تعلیم گاہ کا فارغ التحصیل ہوتا ہے تو وہ صرف جامعہ ہے۔

صرف تفسیر و حدیث اور دیگر مذہبی علوم کی تعلیم ہی پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ تربیت میں بھی اس کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے کوشش کی جاتی ہے کہ اسلامی شان اور مذہبی رنگ طلبہ کے ہر شعبہ حیات میں ممتاز اور نمایاں ہو۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں خصوصیت کے ساتھ یہ رنگ بہت نمایاں ہو جاتا ہے۔ مختلف دارالاقاموں میں تراویح کا مستقل انتظام ہوتا ہے اور چھوٹے بڑے تمام طلبہ ان میں ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں۔

گذشتہ سال پروفیسر محمد عاقل صاحب نگراں طلبائے کالج کی کوششوں سے جوہر منزل میں تراویح کے ساتھ ساتھ کلام پاک کے ترجمہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا اس سال بھی جوہر منزل میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے مگر اس سال گذشتہ سال سے ذرا مختلف طریقہ اختیار کیا گیا ہے گذشتہ سال قرآن کی موجودہ ترتیب کے لحاظ سے ترجمہ ہوتا تھا مگر اس سال نزولی ترتیب کو پیش نظر رکھا گیا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ تعلیمات اور احکام میں ارتقا کیونکر ہوا ہے۔ نزولی ترتیب میں دو بڑی تقسیمیں ہیں مکی سورتیں اور مدنی سورتیں ان میں سے ہر ایک کو تین ادوار میں تقسیم کیا گیا (۱) ابتدائی (۲) متوسط اور (۳) آخری۔ صرف ترجمہ ہی پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ دوران ترجمہ میں جو سوالات پیدا ہوتے ہیں انھیں مختلف تفسیروں اور حاشیوں کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یوں تو متعدد ترجمے سامنے ہیں لیکن مولانا ابوالکلام آزاد اور ترجمان القرآن مولانا حمید الدین فراہیؒ کے تیسویں پارہ کا ترجمہ خاص طور پر پیش نظر ہوتا ہے۔ مولانا آزاد کے ترجمہ کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے یہ ایک مشہور بات ہے کہ اردو زبان میں قرآن مجید کے صرف دو ترجمے ہیں ایک حضرت شاہ عبدالقادر دہلویؒ کا اور دوسرا ڈپٹی نذیر احمد دہلویؒ کا باقی سب ان ہی دونوں ترجموں کے ترجمے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو مولانا آزاد کا ممنون ہونا چاہیے کہ انھوں نے ترجمان القرآن کی صورت میں ایک ایسا ترجمہ پیش کیا ہے جو اپنی تمام خصوصیات اور صفات میں ایک مستقل ترجمہ ہے اور عام مسلمانوں کے لئے نہایت نافع اور مفید۔ اسی طرح علامہ فراہیؒ کا ترجمہ بھی بالکل جدا اور اچھوتا ہے۔

⁂

حالاتِ جامعہ

گذشتہ مہینہ میں مختلف اوقات میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن خانصاحب کی معیت میں پاول پرائس ڈائرکٹر تعلیمات یو پی، ماجنٹ ایجوکیشن کمشنر حکومت ہند، جامعہ کے قدیم طالب علم پیر الٰہی بخش صاحب وزیر تعلیمات سندھ اور شاہ عالم خان صاحب ڈائرکٹر تعلیمات صوبہ سرحد و قاضی عطاء اللہ صاحب جامعہ دیکھنے تشریف لائے۔ جامعہ کے تمام شعبوں کو دیکھا اور بہت تعریف کی۔ اُن کی رائیں آئندہ اشاعت میں دی جائیں گی۔

مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر کے بچوں نے اپنی دلچسپی اور ضرورت کے لئے ایک چڑیا گھر خود بنایا ہے۔ اس میں ان کے نصاب کے مطابق چرند پرند اور مچھلیاں وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔ جناب سعید انصاری صاحب نگران مدرسہ نے اس چڑیا گھر کا افتتاح فرمایا۔ جناب عتیق الرحمٰن صاحب اتالیق عالی منزل اس کے نگران ہیں اور مصطفٰی رشید صدیقی متعلم ابتدائی ششم اس کے منتظم۔

جامعہ نگر کے بچے دو تین مہینہ سے نہایت کامیابی کے ساتھ "وال پیپر" نکال رہے ہیں۔ ۲۹ر اکتوبر کو یوم تاسیس کی مناسبت سے جامعہ نمبر شائع ہوا ہے۔ اس کی تیاری میں حسب ذیل درجوں نے حسب ذیل کاموں میں حصہ لیا۔

ابتدائی ششم:۔ جامعہ کیوں بنی؟ جامعہ کے مقاصد، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے معنی۔

ابتدائی پنجم:۔ امیر جامعہ، شیخ الجامعہ اور دوسرے متعلقین جامعہ کے حالات

ابتدائی چہارم:۔ جامعہ کے مختلف شعبوں کی کیفیت

ابتدائی سوم:۔ متعلقین جامعہ کے متعلق لطائف

ابتدائی اول، دوم:۔ جامعہ کے اسٹاف کے نام

اس سلسلہ میں جس قدر تصویریں مل سکتی تھیں، انھیں بچوں نے حاصل کرنے کی کوشش کی۔

۲۱ر اکتوبر کو جامعہ کے قدیم طالب علم اور انجمن اتحاد کے حیاتی رکن جناب پیر الٰہی بخش صاحب وزیر تعلیمات سندھ کی خدمت میں اراکین انجمن کی طرف سے، سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ موصوف نے جوابی تقریر میں تفصیل کے ساتھ جامعہ کی زندگی کے حالات سنائے اور اساتذہ و طلبار کو یقین دلایا کہ جامعہ کے مقاصد ان کے پیش نظر ہیں اور اُن پر ہمیشہ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حکومت سندھ اس وقت ابتدائی تعلیم اور تعلیم بالغان کے سلسلہ میں جو کچھ کر رہی ہے اور آئندہ کے متعلق جو پروگرام ہے اس پر روشنی ڈالی اور جامعہ کی ابتدائی تعلیم اور حلقہ تعلیم و ترقی کی کوششوں کی تعریف کی جامعہ نگر کے بچوں کی انجمن نے بھی آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا تھا۔

۰ر نومبر کو بزم ادب کا محمود منزل میں ایک جلسہ منعقد ہوا، اور جناب سید وقار عظیم صاحب نے پونا کانفرنس کے حالات بیان کئے اور ہندوستانی قومی جامعہ کے متعلق تقریر کی۔ تقریر کے بعد حسب روایت طلبہ نے مختلف سوالات کئے جن کے موصوف نے نہایت تشفی بخش جوابات دئے۔

۵ر نومبر کو انجمن اتحاد کے زیر اہتمام تعلیمی مرکز میں مقامی بین الکلیاتی مباحثہ (لوکل انٹر کالج ڈبیٹ) ہوا۔ جلسہ کی صدارت احمد علی صاحب علوی نائب صدر انجمن اتحاد نے کی۔ عبداللطیف اعظمی صاحب متعلم سندی آخر نے ذیل کی تجویز ایوان میں پیش کی۔

"اس ایوان کی رائے میں موجودہ حالات کے پیش نظر ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں کو غیر مشروط طور پر متحد ہو جانا چاہیئے۔"

اس کی مخالفت میں حسن سبحانی صاحب صدیقی متعلم سندی آخر نے تقریر کی۔ اس کے بعد عربک کالج، لاکالج اور دہلی یونیورسٹی کے نمائندوں نے مباحثہ میں حصہ لیا۔ طلبائے جامعہ میں سے مولوی محمد یٰسین صاحب متعلم درجہ خاص نے بھی تقریر کی تھی۔ ان تقریروں کے بعد تجویز پر رائے لی گئی تو بھاری اکثریت سے مسترد ہوگئی۔

آخر میں جناب ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب نے اول، دوم، اور سوم آنے والے مقررین کو انعامات تقسیم کئے۔ انجمن اتحاد کی زندگی میں یہ جلسہ اپنی نوعیت کا پہلا تھا۔

تعلیمی مرکز کے بچوں کی انجمن کے زیر اہتمام ۲۸ رمضان المبارک کو "یوم قرآن" منایا گیا۔ اساتذہ اور طلبا کے علاوہ بچوں کے سرپرست، معززین شہر اور خواتین نے بھی شرکت کی۔ یہ جلسہ ہر لحاظ سے گذشتہ سال کے جلسہ سے بہت زیادہ کامیاب رہا اور لوگوں نے بہت پسند کیا۔

بچوں نے جتنی نظمیں اور مضامین پڑھے ان سب کی فہرست بہت طویل ہوگی اس لئے ان میں سے بعض مضامین کے عنوان لکھے جاتے ہیں ان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کی مختصر تاریخ، مسلمان اور قرآن، صاحب قرآن کا ذکر، پہلے زمانے کے مسلمان اور قرآن، میں نے قرآن سے کیا سیکھا، آنحضرت کے فضائل اور ان کی بزرگی، والدین کا احترام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، قرآن کی پیشین گوئیاں، عرب کے حالات، قرآن کریم کی رو سے ایک شریف مسلمان، قرآن کے متعلق چند غیر مسلموں کی رائیں وغیرہ۔ آخر میں بچوں کی انجمن کے صدر جناب رشید نعمانی صاحب نے یوم قرآن کی غرض و غایت پر ایک مختصر سی تقریر کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کے اختتام پر "قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" مع ترجمہ ایک خوشنما کارڈ پر چھپوا کر تقسیم کی گئی۔

حسب معمول جامعہ کے تمام شعبوں کی طرف سے عید کے دن جامعہ کی تمام برادری کو دعوت دی گئی۔

نماز عید پڑھنے کے بعد ۱۰½ بجے جامعہ کے تمام لوگ محمود منزل میں جمع ہوئے اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی اور گلے ملے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب ۱۷ر نومبر کو واپس تشریف لائے۔

شیخ الجامعہ صاحب کا خط

گذشتہ اشاعت میں شیخ الجامعہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب کے جس خط کا ہم حوالہ دیا تھا اسے ہمدردان جامعہ کی اطلاع کے لئے ذیل میں شائع کرتے ہیں۔ (مرتب)

Hotel des Familles

Geneva

۱۱ ستمبر ۳۹ء

برادرم عابد صاحب تسلیم

آپ کا خط مجھے اس دن ملا جب میں جرمنی سے بھاگ رہا تھا۔ اسی ڈاک سے ایک شفیق صاحب کا اور ایک خط بیگم صاحبہ کا ملا۔ ان خطوط سے ادھر کا حال تو اتنا معلوم ہو گیا کہ چند ہفتے صبر سے گذار سکتا ہوں۔ اس سے پہلے کسی بندۂ خدا نے خبر نہ لی۔ شفیق صاحب نے مجیب صاحب، اکبر صاحب اور سعید صاحب کے مفصل خطوط کا حوالہ دیا ہے جو مجھے نہیں ملے!

میری کہانی سنیئے! ۱۳ جولائی کو وینس پہنچا۔ شہر پسند آیا، وہیں رہ پڑا۔ دو دن کی جگہ دس دن وہاں رہ گیا۔ بہانہ یہ تراشا کہ اطالوی زبان سیکھ رہا ہوں۔ واقعی سیکھتا بھی تھا۔ لیکن سیکھنے میں جتنی دیر لگی بھلانے میں اس سے بہت کم لگے گی۔ ۱۸ جولائی کو ویانا پہنچا۔ وہاں امتیاز آگئے۔ ان کے ساتھ ایک ہفتہ کے لئے بوڈاپسٹ چلا گیا۔ بڑا ہی گتھا ہوا شہر ہے۔ واقعی خوبصورت۔ تقریباً ہر شخص جرمن بھی جانتا ہے۔ وہاں سے پھر ویانا واپس آئے۔ گر ہوائی جہاز پر ایران بھی کیوں رہ جاتا۔ ویانا سے پھر امتیاز تو چلے گئے اور مجھے ڈاکٹروں کے سپرد کر گئے۔ ڈاکٹروں نے وہ وہ معائنے کئے کہ معاذ اللہ۔ درگفتن نمی آید۔ قرار یہ پایا کہ آنکھیں اب جو کچھ ہیں ٹھیک ہیں۔ احتیاط رہے تو کام چلتا رہے گا۔ آنتیں البتہ بہت خراب ہیں۔ پرانی پیچش ہے اور خوب ہے اس کی وجہ سے جگر بھی خراب ہے اور گردے بھی متاثر ہو چلے ہیں۔ زیادہ ڈھیل کی گنجائش نہیں قاعدے سے تو حالت خراب ہونی چاہیئے تھی لیکن چونکہ یہاں سب کچھ بے قاعدہ رہا ہے اس لئے ابھی موقع ہے۔ علاج ہو سکتا ہے خون کی جو حالت ہونی چاہیئے تھی اس سے بہت بہتر ہے۔ اس لئے علاج میں سہولت ہے۔ قلب بھی (ستم ظریفی ملاحظہ ہو) بڑھا ہے۔ دماغ کا معائنہ نہیں ہوا ورنہ شاید کچھ دلچسپ نتیجہ برآمد ہوتا۔ علاج سے زیادہ پرہیز کی تاکید کی گئی۔ سات انجکشن تجویز کئے گئے اور حکم ملا کہ کسنجن چلے جاؤ۔ وہاں ۳ ہفتہ رہو۔ انجکشن لو، پرہیز کرو۔ اس کے بعد خون کا معائنہ کراؤ اور اگر انجکشن کی وجہ سے خون میں کچھ کمزوری آگئی

ہو تو چار پانچ ہفتہ کا وقفہ دے کر پھر انجکشن لینا ورنہ تین ہفتہ کا وقفہ کافی ہوگا۔ چنانچہ میں ۵ اگست کو کسبن پہنچا
چھوٹی سی جگہ ہے باشندے سب پردیسی اور بیمار چاروں طرف پھولوں کی بھرمار۔ یہ جگہ مجھے بہت پسند آئی۔ ویانا
سے ڈاکٹر نے ایک مفصل ہدایت نامہ ساتھ دیا تھا اور ایک اور ڈاکٹر کے نام تعارفی خط۔ انھوں نے اسی دن سے علاج
شروع کر دیا۔ ایک مکان میں رکھ دیا جہاں کھٹیارن خود ڈاکٹرنی تھی اور ایک ڈاکٹر کی بیوہ اور بوڑھی یعنی تجربہ کار
انھوں نے پرہیز کا پورا پورا انتظام کیا۔ چند ہی روز میں بیّن فائدہ محسوس ہونے لگا لیکن فلک کج رفتار کو کیا کہیے لڑائی
کی خبریں آنے لگیں۔ آدمی، گھوڑے، گاڑیاں، موٹریں سب ضبط ہونے لگیں۔ ۲۵ اگست کو سب تیاری ہو چکی تھی
ہمارے نوکر سب فوج میں جا چکے تھے۔ بیمار ساتھی سب بھاگ نکلے تھے۔ ریلیں کم ہو گئی تھیں۔ مگر ہم تھے کہ ڈٹے رہے اور
کرتے بھی کیا۔ انجکشن پورے نہیں ہوئے تھے۔ طبیعت برابر صحت کی طرف مائل تھی۔ ہم نے طے کیا کہ فی الحال جنگ نہ ہوگی
اس اطمینان کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۶ اگست کو خاکسار کے بطن سے ایک زندہ وجود تولد ہوا یعنی ایک عدد عظیم الشان
کیڑا طول میں کا کوئی ۹ انچ تھا برآمد ہوا۔ بچپن کے علاوہ یہ بزرگ بھی سالہا سال سے اندرون خانہ مقیم موجود تھے
انھیں گرفتار کیا اور ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔ انھوں نے اس کا لاطینی نام بتایا جو مجھے یاد نہیں رہا اور کہا بہت اچھا
کہ یہ نکل گئے بہت پرانا ہے۔ خیر یہ بھی ہوا ہم خوش ہوئے کہ علاج کامیاب ہو رہا ہے اور جمے رہے پہلی ستمبر کو
انجکشن ختم ہو گئے غسل جو تجویز کئے گئے تھے وہ بھی پورے ہو گئے اور دو تاریخ کو اعلان جنگ برطانیہ نے کر ہی دیا
ہمیں اس روز تک بس یہ معلوم ہوا تھا کہ صلح کی بات چیت ہو رہی تھی اور پوری امید تھی کہ پر امن طریقہ پر معاملہ
یکسو ہو جائے گا۔ حالت جنگ کا اعلان ہمیں ۳ کو سہ پہر میں سنایا گیا۔ اتوار کا دن تھا اسی وقت اسٹیشن گیا۔
معلوم ہوا کہ پہلی گاڑی جو مل سکتی ہے وہ صبح ۵ بجے ہے۔ واپس آ کر حساب چکایا سامان باندھا رات کو دس بجے جا کر
سامان اسٹیشن پر دیا اور ٹکٹ خریدا۔ صبح ۵ بجے روانہ ہو گیا۔ ریلوں کا انتظام کچھ یوں تھا کہ ایک حلقہ والا دوسرے
حلقہ کی کوئی خبر نہ دیتا تھا۔ بس اس حلقہ میں گاڑیوں کا حال معلوم ہو سکتا تھا وہ بھی غیر معین طور پر۔ میں نے سوئٹزرلینڈ
کا قصد کیا۔ کہا گیا کہ سٹٹ گارٹ تک جا سکتے ہو۔ آگے معلوم نہیں۔ خیر سٹٹ گارٹ کا ٹکٹ لیا۔ راستہ میں تین
جگہ گاڑی بدلتی تھی۔ دو دفعہ بدل چکا تھا تیسری جگہ پہنچنے سے پہلے ایک مقام پر بشارت ملی کہ یہ گاڑی آگے
نہیں جائے گی سب مسافر اتر جائیں۔ اتر گئے۔ آٹھ گھنٹے وہاں پڑے رہے چھوٹا سا اسٹیشن ہوائی جہازوں
کے ڈر سے تاریک بس ہر گھنٹہ دو گھنٹہ میں ایک گاڑی گذر جاتی تھی جس میں سرحدی مقامات کے بڈھے بچے ہوتے
تھے جنھیں اندرون ملک بھیجا جا رہا تھا۔ خیر یہ وقت بھی گذرا اور ہم سٹٹ گارٹ پہنچے وہاں کہا کہ زیورچ جانا
ہے۔ معلوم ہوا کہ گاڑی ابھی جا رہی ہے۔ سامان پوچھا۔ معلوم ہوا ساتھ نہیں آیا۔ اسی دریافت کرنے میں
زیورچ کی گاڑی روانہ ہو گئی رات وہیں قیام فرمایا۔ قاعدہ سے سرکاری مہمان ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر

مہمان نوازی نہ معلوم کیوں نہیں کی گئی۔ دوسرے دن زیورچ کا ٹکٹ لے کر روانہ ہوا جرمن علاقے میں لیک کونس ٹنیس کے کنارے فریڈرش ہافن پر اترا وہاں سے اسٹیمر لینا ہوتا ہوا رات کو پہنچا تھا دوسرے دن تین بجے دن کے اسٹیمر جانے والا تھا۔ راستہ میں معلوم ہوا تھا کہ اسٹیمر پھر چلنا بند ہوگئے۔ آگے نہ جا سکوگے۔ مگر یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ اسٹیمر پھر چلنے لگے ہیں۔ سہ پہر میں اسٹیمر پر پہنچا۔ جرمن پولیس نے کہا کہ تم کو سوئٹزرلینڈ والے جہاز سے اترنے نہ دیں گے، صبح ہی پچاس آدمی اس ساحل سے واپس بھیجے گئے ہیں! میں نے کہا آپ تو جانے دیں میں قسمت آزمائی کرلوں گا۔ مسکرائے کندھے اچکائے اور پاسپورٹ پر مہر لگا دی۔ میں اسٹیمر پر بیٹھ رومن شوم پہنچا۔ اسٹیمر جس میں چار سو آدمیوں کی جگہ تھی اس پر عملہ کے علاوہ بس تین آدمی اور تھے دو سوئس جو فوجی خدمت کے لئے اپنے ملک واپس جا رہے تھے۔ کپتان نے پوچھا کہ تم نے VISA لے لیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ کہا پھر کیسے چلتے ہو۔ یہ جہاز اسی لئے تو خالی جا رہا ہے۔ کل رات کے بارہ بجے سے ہماری حکومت نے باہر سے آنے والوں کے لئے بلا استثنا VISA کی قید لگا دی ہے اور اس کی سختی سے پابندی ہو رہی ہے۔ یہ گفتگو اس وقت ہوئی کہ جہاز چل چکا تھا۔ میں نے کہا اب میں تو چل کھڑا ہوا ہوں۔ فرمایا نہیں واپس جا سکتے ہو۔ پھر اس جہاز پر واپس ہو جانا اور جرمنی میں فلاں مقام پر جاکر VISA کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ میں نے کہا کہ حضرت اب یہ تو ہوتا نہیں۔ ایک دفعہ جرمنی سے نکل آنے کے معنی یہ نہیں کہ دوبارہ ان کی مہمانی کی آزمائش کروں۔ خیر اسی گفتگو میں رومن شوم پہنچے وہاں وہی پیش آیا جو کپتان نے کہا تھا۔ سرحدی پولیس نے کہا واپس جاؤ۔ میں نے کہا ناممکن ہیں قید کرلو۔ کچھ دیر تو وہ اصرار کرتا رہا کہ حکم تو حکم ہے واپس جانا ہی ہوگا مگر جب میری طرف سے بھی انکار ہوتا رہا تو کہنے لگا کہ تم بات تو ٹھیک کہتے ہو۔ جرمنی واپس جاؤگے تو تمہیں وہاں قید کرلیں گے۔ تمہیں واپس بھیجنا تو ناانصافی ہے۔ میں نے کہا آپ ہی سمجھئے۔ چنانچہ اس نے برن کو ٹیلیفون کیا۔ وہاں سے مجھے اجازت مل گئی اور میں زیورچ پہنچا۔ وہاں برطانوی کانسل نے مشورہ دیا کہ جینوا جاؤ۔ انگلستان جانے یا اٹلی سے ہندوستان واپس جانے کے متعلق وہیں سے زیادہ آسانی رہے گی چنانچہ میں ۹ کو یہاں پہنچ گیا۔ یہاں ڈاکٹر لگول سے ملاقات ہوگئی۔ وہ اتفاق سے اسی ہوٹل میں ہیں جس میں میں آکر ٹھہرا ہوں۔ اب یہاں اطمینان ہے چند روز کی اس دوڑ بھاگ میں ذرا رنگ روغن ویسا نہیں رہا جیسا کنجن میں ہوگیا تھا مگر فی الجملہ اچھا ہوں خوب سوتا ہوں خوب کھاتا ہوں اور ہضم کرتا ہوں اور کیا چاہئیے، دقفہ گذار کر پھر یہیں کہیں انگلش لینے کا انتظام کروں گا اور اگر اٹلی غیر جانبدار رہا تو انشاءاللہ اکتوبر کے ختم تک آپ لوگوں سے آملوں گا مجھے امید ہے کہ روپیہ کی اور ضرورت نہ پڑے گی لیکن آپ اگر ۲۰، ۳۰ پونڈ کا انتظام رکھیں تو اچھا ہے شاید ضرورت پڑ جائے تو میرا تار ملنے پر آپ بھیج سکیں۔ اس خط کے مضمون سے سب احباب کو مطلع کر دیجئے گا اور یوسف اور محمود کو بھی۔ مجھے یہاں پہنچ جانے کی سب سے زیادہ خواہش اس وجہ سے تھی کہ آپ لوگوں کی خیریت معلوم ہوتی رہے گی۔ دیکھئے یہ قیاس صحیح نکلتا ہے یا نہیں۔

طلبا کی انجمنیں

۲

بزم ادب نمبر

بزم ادب نمبر ۱ طلبائے تعلیم مدرسۂ ثانوی کی انجمن ہے۔ جامعہ کی دوسری انجمنوں کی طرح، اس بزم میں بھی ۱۵ اکتوبر کو جدید کابینہ کی مسند نشینی کی رسم ادا کی گئی۔ گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی اور جدید نائب صدر صاحب نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا اور آخر میں مولانا عبیداللہ صاحب سندھی نے چند کلمات خیر فرمائے۔

گذشتہ سال کی رپورٹ کی تلخیص ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس سے ہمدردان جامعہ کو اس کے کاموں کا اندازہ ہو سکے گا۔

گذشتہ سال کی کابینہ حسب ذیل تھی:۔

نائب صدر	الطاف الرحمٰن
ناظم	محمد اعظم
نائب ناظم	سید حسن
مہتمم کتب خانہ	محمد اجمل
نائب مہتمم کتب خانہ	عبدالستار

اراکین:۔ فیض الرحمٰن ۔ اظہار حسین ۔ صلاح الدین

گذشتہ سال کل ۳۷ جلسے ہوئے، جن میں سے ۱۱ مجلس انتظامیہ اور ۲۶ عام جلسے ہیں۔ دسمبر ۳۸ء میں انجمن ضیاء الادب دہلی کے اراکین سے۔ بزم کے اراکین میں بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ مقابلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور آخر میں بزم کو فتح حاصل ہوئی۔ بزم کے زیر اہتمام ایک مجلس مشاعرہ بھی منعقد ہوئی جو خاصی کامیاب رہی۔

تین غیر معمولی جلسے ہوئے۔ پہلے جلسہ میں پروفیسر محمد مجیب صاحب کو المقتور کے آزادی نمبر کی تیاری کے لئے مدعو کیا گیا اور ٹیپو سلطان، حیدر علی، کانگریس اور مسلم لیگ کے متعلق بہت سے سوالات کئے گئے، موصوف محترم نے نہایت تفصیل کے ساتھ ان کے متعلق تقریر فرمائی۔

تفریحی پروگرام بھی امسال بہت کامیاب اور دلچسپ رہا اور اسی کے ساتھ نہایت مفید بھی۔ سائیکلوں پر نجف گڈھ کے میلے

میں شرکت کی گئی۔ نجف گڈھ دہلی سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہی اور نہایت پرلطف جگہ ہی اس سلسلہ میں دوسرا سفر ریل کے ذریعہ میرٹھ کا کیا گیا۔ میرٹھ کے تھوڑے فاصلہ پر شکر کا ایک کارخانہ ہی، اس کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا گیا۔ فیض عام ہائی اسکول میرٹھ سے ایک ہاکی میچ بھی ہوا۔ تیسرا سفر سوہنا کا ہی۔ یہ سفر پچھلے دونوں سفروں سے زیادہ مفید اور دلچسپ ثابت ہوا۔

بزم کی سب سے قیمتی متاع کتب خانہ ہی۔ چارج کے وقت کل ۸۰۰ کتابیں تھیں جن میں سے ۴۲۸ اردو، فارسی اور عربی اور ۳۸۹ انگریزی کی کتابیں تھیں۔ امسال ۲۲ کتابوں کا اضافہ ہوا جن میں سے ۹ اردو کی اور ۱۳ انگریزی کی کتابیں ہیں۔ یہ کتابیں بظاہر بہت کم معلوم ہوتی ہیں لیکن اگر بزم کے بجٹ کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ تعداد بہت زیادہ ہی۔ بزم تو اتنی کتابیں بھی نہیں خرید سکتی مگر یہ اساتذہ اور طلبا کی عنایتوں سے حاصل ہوگئیں۔

عجائب خانہ بزم کی خاص چیز ہی۔ مگر کئی سال سے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کی گئی تھی۔ امسال اس کی طرف خاص توجہ مبذول کی گئی ہی اور مفید چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہی۔

امسال میزانیہ میں آمدنی کم اور خرچ زیادہ تھا اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ بزم کی طرف سے ایک خوانچہ کھولا جائے اور اس کے منافع سے اس کمی کو پورا کیا جائے چنانچہ یہ تجویز بہت کامیاب ثابت ہوئی۔

المقوّر امسال خصوصیت کے ساتھ بہت کامیاب رہا خصوصًا جامعہ نمبر، جو جامعہ کے یوم تاسیس کے موقع پر نکالا گیا تھا اور آزادی نمبر جو قومی دن کے سلسلہ میں شائع ہوا تھا۔ یہ دونوں نمبر بہت مقبول ہوئے۔ ابھی حال میں [illegible] نمبر شائع ہوا تھا یہ نمبر بھی خاصا کامیاب رہا اور پسند کیا گیا۔ المقوّر کے منیجر فیض الرحمن صاحب نے جس محنت اور شوق سے کام کیا اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ ان کے علاوہ محمد اجمل، سید حسن، جعفر نظام، عبدالسلام، محمد عارف اور عبدالفتاح صاحبان کا بھی اس کی کامیابی میں بہت بڑا حصہ ہی۔

اس سال بھی محمود بہاری رننگ کپ کا کیرم ٹورنامنٹ ہوا۔ بزم ادب غیر مقیم طلبہ، اسٹاف کلب مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر اور بزم ادب نمبر ا نے اس میں شرکت کی گذشتہ سال بزم ادب غیر مقیم طلبہ نے کپ حاصل کیا تھا۔ امسال بھی اسی نے حاصل کیا۔

پچھلے کئی سالوں سے انعامات کا سلسلہ بند ہوگیا تھا مگر اس سال اس سنّت کو زندہ کیا گیا اور حسب ذیل حضرات کو انعامات دئے گئے

سب سے زیادہ تقریر کرنے میں	زین العابدین
کتابیں پڑھنے میں	فیض الرحمن

المقوّر کے سلسلہ میں سید حسن، سید محمد اجمل اور جعفر نظام کو بھی انعامات دئے گئے اور فیض الرحمن منیجر المقوّر کے کاموں سے خوش ہوکر مجلس انتظامیہ نے انھیں ایک تمغہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس کے بعد جدید نائب صدر محمد علی جعفری نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا۔ یہ پورا خطبۂ صدارت اس قابل ہی کہ اُسے

درج کیا جائے۔ اس سے ہمدرد ان جامعہ کو یہاں کے بچوں کے حوصلوں، ارادوں اور کاموں کے متعلق رائے قائم کرنے میں آسانی ہوتی مگر گنجائش کم ہے اس لئے اس کے بعض بعض حصے درج کئے جاتے ہیں۔

" یوں تو بزم کی اہمیت زندگی کے ہر شعبے میں محسوس کی جاتی ہے، چھوٹے سے چھوٹا کام بھی انسان اکیلا نہیں کرسکتا، دنیا کی ساری کل باہمی مدد کے بھروسہ اور زور پر چلتی ہے لیکن ایسے زمانہ میں جب کہ ملک میں آزادی کی لہر ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک تیزی کے ساتھ بڑھتی چلی جارہی ہو۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے آپ کو جمہوری زندگی اور جمہوری حکومت کی ذمہ داریوں کے لئے تیار کریں۔ اس تیاری کے لئے ہمیں ایک میدان کی ضرورت ہے اور یہ میدان ہماری یہ "بزم" ہے صرف ہماری یہ بزم ہے جو ہمیں ایک اچھا مقرر، ایک اچھا مضمون نگار اور اپنی جماعت کا ایک اچھا فرد اور رکن بناسکتی ہے۔

یہ بزم ہماری زندگی کی پہلی منزل ہے اور بذات خود ایک چھوٹی سی دنیا جہاں ہم اپنی مختلف صلاحیتوں کو ابھارنے اور اپنی آئندہ زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کرسکتے ہیں۔

برادران عزیز! ہزاروں الوالعزم مقررین کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں جن کی نسبت ہم خیال کرتے ہیں کہ ان کو خدا نے غیر معمولی قوت بیان عطا کی ہے، وہ محض شروع ہی سے کسی بزم میں حصہ لینے ہی کی وجہ سے اس درجہ کو پہنچے ہیں ایڈمنڈ برک، فرانسس بیکن وغیرہ اپنے زمانہ کے شہرۂ آفاق مقرر تھے۔ اگر ان کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ قدرتی صلاحیت کے علاوہ بہت حد تک کیمبرج اور آکسفورڈ کی انجمنوں کے ممنون احسان ہیں اسی طرح ہمارے ملک کے بیشتر مقرر پہلے اپنے اسکول کے مقرر تھے۔ ابتدا میں ہماری ہی جیسی مشکلات کا سامنا انھیں بھی کرنا پڑا تھا۔ جس طرح ہم دقتوں سے گھرے ہوئے ہیں اسی طرح وہ بھی تھے مگر انھوں نے کوشش کی اور کامیاب ہوئے اگر منزل مقصود تک پہنچنے کی خواہش اور آرزو ہے تو ہم میں سے ہر شخص کو یاد کرلینا چاہیے کہ دنیا میں کوئی شے بغیر کوشش کے حاصل نہیں ہوتی۔"

یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوا کہ ۹ اکتوبر کو مدراس کے بہت بڑے مخیر جناب **جلال عبدالکریم** صاحب کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم امپورٹ ایکسپورٹ کمپنی مدراس کے بہت بڑے حصہ دار تھے۔ مرحوم نے پانچ ہزار کی گراں قدر رقم جامعہ کو یکمشت عنایت فرمائی تھی اور تین سو سالانہ کمپنی کی طرف سے دیا کرتے تھے آپ کی فیاضی صرف جامعہ ہی تک محدود نہیں تھی بلکہ باقی الصالحات اور مدراس کے دوسرے عربی مدراس کے طلبہ کو وظائف دیتے اور ماہ محرم کے تمام ساٹھ دنوں کو کھانا کھلاتے تھے اس کے علاوہ شب بیدار اور تہجد گزار بھی تھے۔ خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور متعلقین کو ان خصوصیات کا حامل بنائے۔ آمین

تحریک حلقہ ہمدردان جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے ان کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء میں حلقہ ہمدردان میں شریک ہوئے

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۴۱۲۵	جمیل احمد خاں صاحب نئی دہلی	۹	۴۱۳۳	پی اے محمد ایوب صاحب نسالی ارکاٹ	۱۷	۴۱۴۱	فضل الرحمٰن صاحب دہلی
۲	۴۱۲۶	دلیسراج کھنہ صاحب "	۱۰	۴۱۳۴	اے پی محمد سلیمان صاحب "	۱۸	۴۱۴۲	مظفر الدین صاحب "
۳	۴۱۲۷	احمد عبد الکریم صاحب مدراس	۱۱	۴۱۳۵	ایم سید عمر صاحب مدراس	۱۹	۴۱۴۳	کے ایم عبد الجبار صاحب مدراس
۴	۴۱۲۸	صلاح الدین احمد صاحب "	۱۲	۴۱۳۶	پی عبد القادر صاحب اینڈ کو "	۲۰	۴۱۴۴	حکیم حافظ سراج احمد صاحب کانپور
۵	۴۱۲۹	ایس عبد السلام اینڈ کو "	۱۳	۴۱۳۷	ای اے واچ کمپنی "	۲۱	۴۱۴۵	سید سعدی مچھلی شہری الٰہ آباد
۶	۴۱۳۰	این عبد السبحان اینڈ سنز "	۱۴	۴۱۳۸	این، ڈی، عبد اللہ صاحب "	۲۲	۴۱۴۶	بشیر احمد صاحب "
۷	۴۱۳۱	ایچ محمد قاسم بیگ صاحب "	۱۵	۴۱۳۹	سی، حاجی زین العابدین اینڈ کو "	۲۳	۴۱۴۷	مظفر علی صاحب احمد آباد
۸	۴۱۳۲	بشیر احمد سید صاحب "	۱۶	۴۱۴۰	پی، ایس عبد الوہاب اینڈ کو			(بھوپال)

مستقل امداد و عطیات

ذیل کی رقوم جو ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصولیابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیے۔

(مرتب)

ستمبر ۱۹۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۸۱۰	سید شاہد علی صاحب دہلی	صہ/	۲۲	۶۲۱۷ سی	حکیم عبدالحمید خانصاحب دہلی	صہ/	۴۳	۶۲۳۹ سی	عیوض خاں محمد اسمٰعیل صاحبان دہلی	ہر/
۲	۸۲۹	خواجہ عبدالمجید صاحب "	ے/	۲۳	۶۲۱۸ "	پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب "	۸/	۴۴	۶۲۴۰ "	شیخ فضل الرحمٰن صاحب "	صہ/
۳	۸۳۱	رگھونندن سرن صاحب "	۱۱/	۲۴	۶۲۱۹ "	شیخ عبدالرشید صاحب "	۸/	۴۵	۶۲۴۱ "	میاں محمد رفیق صاحب "	ہر/
۴	۸۳۹	زاہد حسین صاحب نئی دہلی	عہ/	۲۵	۶۲۲۰ "	الٰہی بخش مہر دین صاحبان "	عہ/	۴۶	۶۲۴۲ "	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان "	سے/
۵	۵۸۰ نئی	قاضی ظفر الدین صاحب دہلی	۸/	۲۶	۶۲۲۱ "	منشی محمد احسن صاحب "	۸/	۴۷	۶۲۴۳ "	محمد عمر صاحب "	عہ/
۶	۶۲۰۱ "	حاجی عباد اللہ خانصاحب "	۶/	۲۷	۶۲۲۲ "	محمد عبدالخالق شہاب الدین صاحبان "	۶/	۴۸	۶۲۴۴ "	حاجی عبدالرحمٰن عبدالرحیم صاحبان "	ہر/
۷	۶۲۰۲ "	منشی حفیظ احمد صاحب "	۴/	۲۸	۶۲۲۳ "	محمود علی صاحب "	۶/	۴۹	۶۲۴۵ "	حافظ عبدالحق محمد سراج الحق صاحبان "	عہ ۸/
۸	۶۲۰۳ "	حمید اللہ خاں صاحب "	۴/	۲۹	۶۲۲۴ "	رفیق احمد صاحب "	عہ/	۵۰	۶۲۴۶ "	شمس العارفین صاحب "	عہ/
۹	۶۲۰۴ "	زرین خاں صاحب "	۶/	۳۰	۶۲۲۵ "	ضیاء الدین صاحب "	۴/	۵۱	۶۲۴۷ "	رفیع اللہ خاں صاحب "	۸/
۱۰	۶۲۰۵ "	احسن حامد علی صاحب "	./	۳۱	۶۲۲۶ "	محمد ابراہیم صاحب "	۲/	۵۲	۶۲۴۸ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۴/
۱۱	۶۲۰۶ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۳۲	۶۲۲۷ "	مولانا محمد شفیق صاحب "	عہ/	۵۳	۶۲۴۹ "	محمد عارف صاحب "	عہ/
۱۲	۶۲۰۷ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/	۳۳	۶۲۲۸ "	احمد اسلام خاں صاحب "	عہ/	۵۴	۶۲۵۰ "	منشی حشمت اللہ صاحب "	ہر/
۱۳	۶۲۰۸ "	حکیم عزیز الدین صاحب "	۸/	۳۴	۶۲۳۰ "	حاجی محبوب بخش ربیع الدین صاحبان "	صہ/	۵۵	۶۲۵۱ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۲/
۱۴	۶۲۰۹ "	بشیر مرزا صاحب "	عہ/	۳۵	۶۲۳۱ "	شیخ محمد انیس الرحمٰن صاحب "	۸/	۵۶	۶۲۵۲ "	حکیم عبدالرزاق صاحب نظامی "	۲/
۱۵	۶۲۱۰ "	محمد علی صاحب "	عہ/	۳۶	۶۲۳۲ "	شیخ محمد سعید صاحب "	۴/	۵۷	۶۲۵۳ "	منشی بشیر بیگ صاحب "	۲/
۱۶	۶۲۱۱ "	میاں غلام علی خاں صاحب "	۴/	۳۷	۶۲۳۳ "	محمد شفیع صاحب "	۸/	۵۸	۶۲۵۴ "	محمد نور الغنی صاحب "	عہ ۸/
۱۷	۶۲۱۲ "	صلاح الدین صاحب "	۸/	۳۸	۶۲۳۴ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/	۵۹	۶۲۵۵ "	سید عبدالحی صاحب "	عہ ۸/
۱۸	۶۲۱۳ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲/	۳۹	۶۲۳۵ "	خورشید عالم صاحب "	عہ/	۶۰	۶۲۵۶ "	حافظ شہاب الدین محمد دین صاحبان "	۴/
۱۹	۶۲۱۴ "	سعید الرحمٰن صاحب "	۴/	۴۰	۶۲۳۶ "	حاجی منور الدین محمد گلزار صاحبان "	صہ/	۶۱	۶۲۵۷ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان "	عہ/
۲۰	۶۲۱۵ "	سید سلیم الدین صاحب "	۴/	۴۱	۶۲۳۷ "	سید عبداللطیف صاحب "	۸/	۶۲	۶۲۵۸ "	مرزا سلیمان صاحب جوہری "	عہ/
۲۱	۶۲۱۶ "	حکیم شریف الدین خانصاحب "	۴/	۴۲	۶۲۳۸ "	مرغوب احمد صاحب توفیق "	۶/	۶۳	۶۲۵۹ "	بیگم الف ڈی محمود صاحب "	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۴	سی ۶۶۶۰	ظہیر الدین صاحب چشتی دہلی	۸ر	۸۸	سی ۶۶۸۴	محمد اسحاق صاحب کاتب دہلی	۴ر	۱۱۲	سی ۶۷۰۸	عبدالرشید صاحب دہلی	عہ
۶۵	۶۶۶۱ 〃	محمد نقی صاحب اینڈ سنز 〃	۴ر	۸۹	۶۶۸۵ 〃	شیخ محمد ربیع صاحب 〃	۴ر	۱۱۳	۶۷۰۹ 〃	حکیم محمد کبیر الدین صاحب 〃	لعہ
۶۶	۶۶۶۲ 〃	ناصر حسین صاحب 〃	عہ	۹۰	۶۶۸۶ 〃	محمد ادریس صاحب باڑی 〃	عہ	۱۱۴	۶۷۱۰ 〃	مقبول احمد صاحب 〃	عہ
۶۷	۶۶۶۳ 〃	انڈین کلاتھ اسٹور 〃	۸ر	۹۱	۶۶۸۷ 〃	عبدالرحیم صاحب 〃	۴ر	۱۱۵	۶۷۱۱ 〃	سید انوار احمد صاحب 〃	لعہ
۶۸	۶۶۶۴ 〃	حاجی عبدالغنی فضل الحق صاحبان 〃	لعہ	۹۲	۶۶۸۸ 〃	ممتاز الدین صاحب 〃	لعہ	۱۱۶	۶۵۵۲ 〃	شیخ محمد حشمت علی صاحب 〃	لعہ
۶۹	۶۶۶۵ 〃	حاجی بشیر احمد صاحب 〃	۸ر	۹۳	۶۶۸۹ 〃	سید محمد احمد صاحب 〃	۸ر	۱۱۷	۶۵۵۳ 〃	خانصاحب عبدالعلی صاحب 〃	عہ
۷۰	۶۶۶۶ 〃	شمس العارفین صاحب 〃	۴ر	۹۴	۶۶۹۰ 〃	محمد جمیل احمد صاحب 〃	۸ر	۱۱۸	۶۵۵۴ 〃	محمد خلیل صاحب 〃	لعہ
۷۱	۶۶۶۷ 〃	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب 〃	عہ	۹۵	۶۶۹۱ 〃	نواب فخر الدین صاحب 〃	عہ	۱۱۹	۶۵۵۵ 〃	اکرام اللہ خانصاحب 〃	عہ
۷۲	۶۶۶۸ 〃	ڈاکٹر حسین بخش صاحب 〃	۴ر	۹۶	۶۶۹۲ 〃	رحمت اللہ صاحب 〃	۴ر	۱۲۰	۶۵۵۶ 〃	چودھری محمد سرور صاحب 〃	لعہ
۷۳	۶۶۶۹ 〃	حکیم احمد احسن خاں صاحب 〃	۲ر	۹۷	۶۶۹۳ 〃	ایم اکرام الدین صاحب 〃	۴ر	۱۲۱	۶۵۵۷ 〃	عبدالرزاق صاحب 〃	عہ
۷۴	۶۶۷۰ 〃	سرفراز الحق صاحب 〃	۴ر	۹۸	۶۶۹۴ 〃	مشتاق احمد صاحب زاہدی 〃	عہ	۱۲۲	۶۵۵۸ 〃	محمد اسمٰعیل صاحب 〃	عہ
۷۵	۶۶۷۱ 〃	دفتر رسالہ عصمت 〃	۸ر	۹۹	۶۶۹۵ 〃	حاجی رشید احمد صاحب 〃	لعہ	۱۲۳	۶۵۵۹ 〃	تاج الدین صاحب 〃	عہ
۷۶	۶۶۷۲ 〃	محمد حسین خادم صاحب 〃	۸ر	۱۰۰	۶۶۹۶ 〃	سکریٹری صاحب برلا ملز 〃	عہ	۱۲۴	۶۵۶۰ 〃	ملک غلام حیدر صاحب 〃	۸ر
۷۷	۶۶۷۳ 〃	عزیز محمد صاحب 〃	عہ	۱۰۱	۶۶۹۷ 〃	الیس مولا بخش صاحب 〃	عہ	۱۲۵	۶۵۶۱ 〃	محمد غیور صاحب 〃	۸ر
۷۸	۶۶۷۴ 〃	مولانا محبوب الہی صاحب 〃	عہ	۱۰۲	۶۶۹۸ 〃	چودھری محمد دین صاحب 〃	۵ر	۱۲۶	۶۵۶۲ 〃	منشی کریم بخش صاحب 〃	۸ر
۷۹	۶۶۷۵ 〃	حاجی شیخ ننھے عبدالرزاق صاحب 〃	عہ	۱۰۳	۶۶۹۹ 〃	سراج الدین صاحب 〃	۴ر	۱۲۷	۶۵۶۳ 〃	صوفی غلام قادر صاحب 〃	۸ر
۸۰	۶۶۷۶ 〃	کلو صاحب تالے والے 〃	۸ر	۱۰۴	۶۷۰۰ 〃	حاجی اخلاق احمد اقبال احمد صاحبان 〃	۸ر	۱۲۸	۶۵۶۴ 〃	سید ضمیر الحسن صاحب برنی 〃	۸ر
۸۱	۶۶۷۷ 〃	عبدالحق صاحب 〃	صہ	۱۰۵	۶۷۰۱ 〃	عبداللطیف صاحب 〃	۸ر	۱۲۹	۶۵۶۵ 〃	آغا علی مصطفیٰ صاحب 〃	۴ر
۸۲	۶۶۷۸ 〃	قدیر الدین احمد صاحب 〃	عہ	۱۰۶	۶۷۰۲ 〃	محمد یٰسین صاحب 〃	عہ	۱۳۰	۶۵۶۶ 〃	سید محمد ذاکر صاحب 〃	۴ر
۸۳	۶۶۷۹ 〃	خواجہ غلام السبطین صاحب 〃	لعہ	۱۰۷	۶۷۰۳ 〃	علی احمد خاں صاحب 〃	عہ	۱۳۱	۶۵۶۷ 〃	منشی حبیب الرحمن صاحب 〃	۴ر
۸۴	۶۶۸۰ 〃	حاجی نور الدین صاحب 〃	۸ر	۱۰۸	۶۷۰۴ 〃	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان 〃	۸ر	۱۳۲	۶۵۶۸ 〃	مولوی عبدالرب صاحب 〃	عہ
۸۵	۶۶۸۱ 〃	غفران الدین صاحب 〃	۸ر	۱۰۹	۶۷۰۵ 〃	حاجی کالے خاں صاحب 〃	۸ر	۱۳۳	۶۵۶۹ 〃	حافظ عبدالحکیم صاحب 〃	ہے
۸۶	۶۶۸۲ 〃	زرین خاں و عبدالحمید خاں صاحبان 〃	لعہ	۱۱۰	۶۷۰۶ 〃	حاجی عبدالحمید عبدالمجید صاحبان 〃	۴ر	۱۳۴	۶۵۷۰ 〃	ایم طفیل محمد صاحب 〃	۸ر
۸۷	۶۶۸۳ 〃	مرزا فیاض بیگ صاحب 〃	۴ر	۱۱۱	۶۷۰۷ 〃	فیض محمد صاحب 〃	عہ	۱۳۵	۶۵۷۱ 〃	خواجہ غلام حسین صاحب 〃	عم

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۳۶	سی ۶۵۷۲	سید مرتضیٰ علی صاحب تقی دہلی	عمر
۱۳۷	۶۵۷۳ 〃	بیگم سید حامد علی صاحب مرحوم 〃	عمر
۱۳۸	۶۵۷۴	محمد اشرف صاحب 〃	۸ر
۱۳۹	۶۵۷۵ 〃	شیخ کریم بخش صاحب 〃	عمر
۱۴۰	۶۵۷۶ 〃	عبدالرحمٰن صاحب 〃	۴ر
۱۴۱	۶۵۷۷ 〃	معصوم علی صاحب 〃	۴ر
۱۴۲	۶۵۷۸ 〃	میاں محمد صاحب 〃	عمر
۱۴۳	۶۵۷۹ 〃	حامد علی صاحب 〃	۴ر
۱۴۴	ڈی ۶۶۰۰	جلیل احمد صاحب ندوائی 〃	۶ر
۱۴۵	۶۶۹ 〃	خواجہ محمد نسیم صاحب انصاری 〃	عمر
۱۴۶	۶۰۰ 〃	ضیاء الدین احمد صاحب 〃	عمر
۱۴۷	۶۶۱ 〃	رام چندرن صاحب 〃	۱۲ر
۱۴۸	دوچر نمبر	پروفیسر محمد عاقل صاحب 〃	عمر
۱۴۹	〃	سید عروج الحسن صاحب 〃	۴ر
۱۵۰	〃	رشید نعمانی صاحب 〃	۴ر
		میزان کل ۴۰۲ للعہ ۵	

یوپی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۸۲۹	سید بشیر علی صاحب علی گڑھ	عمر
۲	۸۶۲	حامد علی صاحب ندوی لکھنؤ	۶ر
۳	پی ۶۹۵۲	خان بہادر حبیب اللہ صاحب علیگڑھ	عمر
۴	۶۹۵۳ 〃	پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی 〃	۶ر
۵	۶۹۵۴	ڈاکٹر اے قدوائی صاحب 〃	عمر
۶	۶۹۵۵ 〃	قاضی محمد یونس صاحب 〃	عمر
۷	۶۹۵۶ 〃	پروفیسر محمد حبیب صاحب 〃	ع۵ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸	سی ۶۹۰۰	محمد انوار الہدیٰ صاحب علیگڑھ	عمر
۹	۶۹۵۸ 〃	سید بشیر علی صاحب 〃	عکر
۱۰	۶۹۵۹ 〃	محمد انس خان صاحب 〃	۶ر
۱۱	۶۹۶۰ 〃	خواجہ عبدالعلی صاحب 〃	للعہ
۱۲	۶۹۶۱ 〃	محمد حفیظ الرحمٰن صاحب 〃	سے
۱۳	۶۹۶۲ 〃	حکیم محمد ظہیر الدین صاحب 〃	صہ
۱۴	۶۹۶۳ 〃	حکیم محمد عبداللہ خان صاحب نصر	۶ر
۱۵	دوچر نمبر	اقبال احمد صاحب قائم گنج	۴ر
		میزان کل ۳۷/۴	

بنگال

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	سی ۵۵۷۷	شیخ محمد ربیع صاحب کلکتہ	سے
۲	۵۵۷۸ 〃	شیخ محمد تقی صاحب 〃	۴ر
۳	۵۵۷۹ 〃	امین الدین احمد صاحب 〃	۴ر
۴	۵۵۸۰ 〃	عبدالعزیز صاحب 〃	صہ
۵	۵۵۸۱ 〃	نصیر الدین احمد صاحب 〃	۲ر
۶	۵۵۸۲ 〃	سید کشور حسین صاحب بلدی 〃	۸ر
۷	۵۵۸۳ 〃	محمد ابراہیم سراج الدین صاحبان 〃	عمر
۸	۵۵۸۴ 〃	حاجی شیخ محمد سعید صاحب 〃	صہ
۹	۵۵۸۵ 〃	عبدالکریم صاحب ہوڑہ	عمر
۱۰	۵۵۸۶ 〃	اے ایم خیرادی صاحب 〃	۸ر
۱۱	۵۵۸۷ 〃	الیف اے خان صاحب 〃	۸ر
۱۲	۵۵۸۸ 〃	مس آر ایس خان صاحب 〃	۴ر
۱۳	۵۵۸۹ 〃	مس کی کی خان صاحب 〃	۴ر
۱۴	۵۵۹۰ 〃	عبدالوہاب صاحب 〃	۴ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۵	سی ۵۵۹۱	قاسم دادا صاحب ہوڑہ	۴ر
۱۶	۵۵۹۲ 〃	محمد عثمان اجمیری صاحب 〃	۴ر
۱۷	۵۵۹۳ 〃	علی محمد عثمان اجمیری صاحب 〃	۸ر
۱۸	۵۵۹۴ 〃	محمد عمر عثمان اجمیری صاحب 〃	۸ر
۱۹	۵۵۹۵ 〃	ابوبکر محمد صاحب 〃	۸ر
۲۰	۵۵۹۶ 〃	بیگم مولوی نور الرحمٰن صاحب 〃	عمر
۲۱	۵۵۹۷ 〃	مولوی نور محمد صاحب 〃	۴ر
۲۲	۵۵۹۸ 〃	محمد ہادی صاحب 〃	۴ر
۲۳	۵۵۹۹ 〃	فیاض الدین صاحب 〃	ع۱۲ر
۲۴	۵۶۰۰ 〃	محمد لیاقت اللہ خان صاحب 〃	عمر
۲۵	۵۶۰۱ 〃	محمود قاسم صاحب 〃	عمر
۲۶	۵۶۰۲ 〃	سید شاہ محمد انوار حسین صاحب 〃	۸ر
۲۷	۵۶۰۳ 〃	قاضی محمد بشیر صاحب 〃	عمر
۲۸	۵۶۰۴ 〃	محمد نقی صاحب 〃	۸ر
۲۹	۵۶۰۵ 〃	شیر علی اصغر علی صاحبان 〃	۸ر
۳۰	۵۶۰۶ 〃	غلام محمد صاحب 〃	عمر
۳۱	۵۶۰۷ 〃	دیدار احمد صاحب 〃	عمر
۳۲	۵۶۰۸ 〃	محمود اسحٰق صاحب 〃	عمر
۳۳	۵۶۰۹ 〃	قریش احمد صاحب 〃	۸ر
۳۴	۵۶۱۰ 〃	مفضل حق صاحب 〃	۸ر
۳۵	۵۶۱۱ 〃	دلدار احمد صاحب 〃	۸ر
۳۶	۵۶۱۲ 〃	مولوی عبدالرزاق صاحب 〃	۸ر
۳۷	۵۶۱۳ 〃	محمد محفوظ الحق صاحب 〃	عمر
۳۸	۵۶۱۴ 〃	حاجی محمد یحییٰ صاحب 〃	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۹	۵۶۱۵ سی	غلام حسین صاحب کلکتہ	عہ/			میزان کل عـہ ۱۱/		۲۳	۵۰۲۶ سی	ایس عبد اللطیف صاحب مدراس	عـہ/
۴۰	۵۶۱۶ "	حاجی عبد الوہاب صاحب "	عہ/			**مدراس**		۲۴	۵۰۲۷ "	ایم حاجی عبد الرحمن صاحب "	عـہ/
۴۱	۵۶۱۷ "	محمد احمد صاحب "	عہ/	۱	۸۲۷	غلام احمد صاحب کلامی بنگلور	عـہ/	۲۵	۵۰۲۸ "	سی ایں حاجی عبد السبحان صاحب	عـہ/
۴۲	۵۶۱۸ "	محمد صالحین صاحب "	۶/	۲	۵۰۰۵ سی	نظیر حسن صاحب مدراس	عـہ/	۲۶	۵۰۲۹ "	دی اے ضیاء الدین محمد اینڈ کو	ے/
۴۳	۵۶۱۹ "	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/	۳	۵۰۰۶ "	عثمانیہ بیگم صاحبہ "	ے/	۲۷	۵۰۳۰ "	ایم اے اے حاجی محمد ابراہیم صاحب	عـہ/
۴۴	۵۶۲۰	منور برادرس صاحبان "	۶/	۴	۵۰۰۷ "	مرزا ابراہیم بیگ صاحب "	ے/	۲۸	۵۰۳۱ "	جی ایس سرنیواس آئیر صاحب	عـہ/
۴۵	۵۶۲۱ "	سید احمد افضل صاحب "	عہ/	۵	۵۰۰۸ "	یوپٹ جمال اینڈ سنز "	عـہـ/	۲۹	۵۰۳۲ "	فاضل یانی ڈھاں صاحب	عـہ/
۴۶	۵۶۲۲	عبد المنان صاحب "	عہ/	۶	۵۰۰۹ "	کے ایس توجی اینڈ کمپنی "	ے/	۳۰	۵۰۳۳ "	دی محمد اسحق اینڈ کو "	ے/
۴۷	۵۶۲۳ "	محمد حبیب اللہ صاحب صوفی "	۸/	۷	۵۰۱۰ "	صلاح الدین احمد صاحب "	عـہ/	۳۱	۵۰۳۴ "	ایچ محمد قاسم بیگ صاحب "	ے/
۴۸	۵۶۲۴ "	اسمٰعیل شریف صاحب "	۸/	۸	۵۰۱۱ "	آدم حاجی محمد سیٹھ صاحب "	ے/	۳۲	۵۰۳۵ "	این عبد السبحان صاحب "	صہ/
۴۹	۵۶۲۶ "	خواجہ سراج الدین صاحب "	عہ/	۹	۵۰۱۲ "	احمد عبد الکریم برادرز "	ے/	۳۳	۵۰۳۶ "	ای وی سرنیواس آئیر صاحب "	صہ/
۵۰	۵۶۲۷ "	ہدایت اللہ صاحب "	۸/	۱۰	۵۰۱۳ "	سید مقصود علی صاحب "	سے/	۳۴	۵۰۳۷ "	ای کے حاجی محمد میر صاحب "	عـہ/
۵۱	۵۶۲۸ "	خلیل الرحمن برادرس "	عہ/	۱۱	۵۰۱۴ "	" " "	عـہ/	۳۵	۵۰۳۸ "	این ایم شاہ الحمید صاحب "	عہ/
۵۲	۵۶۲۹ "	محمد فاروق صاحب "	عہ/	۱۲	۵۰۱۵ "	محمد سیٹھ اینڈ سنز "	ے/	۳۶	۵۰۳۹ "	کے ایس عبد العزیز صاحب "	ے/
۵۳	۵۶۳۰ "	عبد الاحد عثمانی صاحب "	۶/	۱۳	۵۰۱۶ "	محمد حسن صاحب "	صہ/	۳۷	۵۰۴۰ "	محمد صالح صاحب "	صہ/
۵۴	۵۶۳۱ "	حاجی محمد رفیع صاحب "	عہ/	۱۴	۵۰۱۷ "	سید محمد یوشع صاحب "	صہ/	۳۸	۵۰۴۱ "	پی عبد القادر صاحب "	عہ/
۵۵	۵۶۳۲ "	عبد الرحیم خاں صاحب "	ے/	۱۵	۵۰۱۸ "	حکیم نبی شاہ خاں صاحب "	ے/	۳۹	۵۰۴۲ "	کاکا رشید احمد اینڈ کو "	عـہ/
۵۶	۵۶۳۳ "	حاجی عبد الکریم صاحب "	عہ/	۱۶	۵۰۱۹ "	سید شبر احمد صاحب "	عہ/	۴۰	۵۰۴۳ "	حکیم سید مخدوم اشرف صاحب "	صہ/
۵۷	۵۶۳۴ "	رحیم الدین احمد صاحب "	عہ/	۱۷	۵۰۲۰ "	جبّل عبد اللطیف صاحب "	عـہ/	۴۱	۵۰۴۴ "	محمد آدم محی الدین صاحب "	ے/
۵۸	۵۶۳۵ "	عبد المنان صاحب "	عہ/	۱۸	۵۰۲۱ "	سی اے حاجی محمد قاسم کمپنی "	عـہ/	۴۲	۵۰۴۵ "	ای اے وا ایچ کمپنی "	ے/
۵۹	۵۶۳۶ "	امین الدین احمد صاحب "	۴/	۱۹	۵۰۲۲ "	محمد اسمٰعیل عبد الرحمن صاحبان "	للعـہ/	۴۳	۵۰۴۶	محمد سعید صاحب ودھاون "	عـہ/
۶۰	۵۶۳۷ "	حکیم مزمل حسین صاحب "	۴/	۲۰	۵۰۲۳ "	اے بی محمد سلیمان صاحب "	عـہ/	۴۴	۵۰۴۷ "	حاجی چراغ الدین صاحب "	عـہ/
۶۱	۵۶۳۸ "	ایس ایم عمر صاحب "	۱۲/	۲۱	۵۰۲۴ "	بی اے محمد ایوب صاحب "	ے/	۴۵	۵۰۴۸ "	مولا بخش محمد یعقوب صاحبان "	عـہ/
۶۲	۵۶۳۹ "	ایس مولا بخش برادر صاحبان "	۱۲/	۲۲	۵۰۲۵ "	ایم او بی بادشاہ صاحب "	عـہ/	۴۶	۵۰۴۹ "	حاجی دوست محمد صاحب "	للعـہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۷	۵۰۰ سی	مولوی دوست محمد صاحب مدارس	عہ/	۷۱	۶۴۲۴ سی	صادق اینڈ برادرس مدارس	صہ/	۱۴	۶۲۲۵ سی	مولانا عبدالباری صاحب بمبئی	عہ/
۴۸	۶۴۰۱ "	شیخ اشرف صاحب "	عہ/	۷۲	۶۴۲۵ "	برکت علی صاحب "	عہ/	۱۵	۶۲۲۶ "	سید حسین صاحب "	۴/
۴۹	۶۴۰۲ "	سی عبدالرزاق اینڈ کو "	صہ/	۷۳	۶۴۲۶ "	شمس الدین صاحب "	سے/	۱۶	۶۲۲۷ "	سید فضل شاہ صاحب "	۸/
۵۰	۶۴۰۳ "	سی حاجی زین العابدین صاحب "	عہ/	۷۴	۶۴۲۷ "	پی اے جی عبدالغفور صاحب "	عہ/	۱۷	۶۲۲۸ "	محمد امین محمد شبیر صاحب "	عہ/
۵۱	۶۴۰۴ "	این وی عبداللہ صاحب "	مہ/	۷۵	۶۴۲۸ "	روشن اے ٹی کریم صاحب "	۱۵۰	۱۸	۶۲۲۹ "	قاضی بابو صاحب "	۸/
۵۲	۶۴۰۵ "	ایف کے حبیب اینڈ کو "	سے/	۷۶	۶۴۲۹ "	جلال ابراہیم صاحب "	سہ/	۱۹	۶۲۳۰ "	حکیم عبدالرحمن صاحب "	۴/
۵۳	۶۴۰۶ "	پی ایس عبدالوہاب اینڈ کو "	صہ/	۷۷	۶۴۳۰ "	کاکا محمد اسمٰعیل صاحب "	سہ/	۲۰	۶۲۳۱ "	ایم اے باسط صاحب "	عہ/
۵۴	۶۴۰۷ "	پی حاجی بادشاہ صاحب اینڈ کو "	عہ/	۷۸	۶۴۳۲ "	ایس محمد حنیف صاحب "	عہ/	۲۱	۶۲۳۲ "	عبدالرحمن باعکظہ صاحب "	عہ/
۵۵	۶۴۰۸ "	ایم ابراہیم اینڈ کو "	عہ/	۷۹	۶۴۳۳ "	گنگلانی عبدالرحیم صاحب "	عہ/	۲۲	۶۲۳۳ "	ابوبکر صاحب "	عہ/
۵۶	۶۴۰۹ "	کے ایم عبدالمجید صاحب "	عہ/			میزان کل ۹۸۹		۲۳	۶۲۳۴ "	خواجہ احمد عباس صاحب "	عہ/
۵۷	۶۴۱۰ "	ایس محمد رئیس محبوب الٰہی صاحبان "	عہ/			**بمبئی**		۲۴	۶۲۳۵ "	رحیم اللہ صاحب "	۴/
۵۸	۶۴۱۱ "	حاجی اللہ بخش اینڈ برادرز "	عہ/	۱	[illegible] سی	ایڈیٹر صاحب مسلم گجرات سورت	صہ/	۲۵	۶۲۳۶ "	ڈی زوراخ صاحب "	عہ/
۵۹	۶۴۱۲ "	میاں محمد عبداللطیف صاحب "	عہ/	۲	۶۲۱۳ "	عبدالسلام صاحب بمبئی	۴/	۲۶	۶۲۳۷ "	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب "	۶/
۶۰	۶۴۱۳ "	مولوی محمد سعید صاحب "	سے/	۳	۶۲۱۴ "	ایم اے باسط صاحب "	عہ/	۲۷	۶۲۳۸ "	حبیب رحیم صاحب "	صہ/
۶۱	۶۴۱۴ "	میاں فضل کریم صاحب "	عہ/	۴	۶۲۱۵ "	معین الدین صاحب عارف "	عہ/	۲۸	۶۲۳۹ "	قمر میرٹھی صاحب "	۴/
۶۲	۶۴۱۵ "	میاں محمد حسین صاحب اینڈ کو "	عہ/	۵	۶۲۱۶ "	انجم " "	عہ/	۲۹	۶۲۴۰ "	حسن میاں کالے سلطان صاحب "	عہ/
۶۳	۶۴۱۶ "	میاں محمد سعید صاحب ڈڈیرا "	عہ/	۶	۶۲۱۷ "	عثمان حسین خانصاحب "	عہ/	۳۰	۶۲۴۱ "	ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب "	۶/
۶۴	۶۴۱۷ "	میاں نذیر حسن صاحب "	عہ/	۷	۶۲۱۸ "	امیر حسن صاحب کاتب "	۴/	۳۱	۶۲۴۲ "	عابد علی ولد عاشق علی صاحب "	۸/
۶۵	۶۴۱۸ "	میاں فضل کریم صاحب ڈڈیرا "	سے/	۸	۶۲۱۹ "	جے ایل پارس صاحب "	۴/	۳۲	۶۲۴۳ "	ابراہیم عمادی صاحب "	۴/
۶۶	۶۴۱۹ "	غلام مصطفیٰ صاحب کو "	عہ/	۹	۶۲۲۰ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/	۳۳	۶۲۴۴ "	غلام جیلانی صاحب "	۴/
۶۷	۶۴۲۰ "	اے ایم عبدالقدیر صاحب "	صہ/	۱۰	۶۲۲۱ "	عبدالحمید مظفری صاحب "	عہ/	۳۴	۶۲۴۵ "	عبدالکریم صاحب "	عہ/
۶۸	۶۴۲۱ "	اللہ بخش احسان الٰہی صاحبان "	عہ/	۱۱	۶۲۲۲ "	اے کے رفیق صاحب "	سے/	۳۵	۶۲۴۶ "	چودھری صاحب معرفت دائرہ ادبیہ	عہ/
۶۹	۶۴۲۲ "	محمد عمر صاحب "	صہ/	۱۲	۶۲۲۳ "	محمد ابراہیم علی صاحب قرباتی "	۶/	۳۶	۶۲۴۷ "	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب "	عہ/
۷۰	۶۴۲۳ "	میاں کریم بخش صاحب "	عہ/	۱۳	۶۲۲۴ "	میر اصغر علی صاحب جامی "	عہ/	۳۷	۶۲۴۸ "	حاجی سید عبداللہ صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۳۸	۴۲۴۹ سی	اخوند غلام محی الدین صاحب بمبئی	عمر	۱۴	۳۹۶۰ سی	حاجی عبدالمجید خان صاحب اورنگ آباد	ےر	۳۸	۵۱۲۴ سی	نور النساء بیگم صاحبہ جنگ آباد	ےر
۳۹	۴۲۵۰	حسن علی راجکوٹ والے	۴ر	۱۵	۳۹۶۱	مولوی عبدالرحیم صاحب	ےر	۳۹	۵۱۳۱	محمد عثمان صاحب	صر
۴۰	۴۲۵۱	حافظ محمد یحییٰ زکریا برادرز	۴ر	۱۶	۳۹۶۳	عبدالعلی صاحب	ےر	۴۰	۵۱۳۳	شمس الحسن صاحب زبیری	عہ/۱۲
۴۱	۴۲۵۳	عبدالحمید صاحب کاتب	۴ر	۱۷	۳۹۶۴	بشیر احمد صاحب	صر	۴۱	۵۱۳۴	سدھو لنگپا صاحب	۰۳ر
۴۲	۴۲۵۴	امیر حسن صاحب کاتب	۴ر	۱۸	۳۹۶۸	شامن علی صاحب	ہےر	۴۲	۵۱۳۵	محمد یوسف صاحب	۴ر۱۲
۴۳	۴۲۵۵	ثمر الخیر حسن صاحب وکیل	عمر	۱۹	۳۹۷۲	شجاع الدین عباسی صاحب	صر	۴۳	۵۱۳۶	چندر سیکھر صاحب	۰۳ر
۴۴	۴۲۵۶	کریم داد خاں صاحب بھوپالی	۸ر	۲۰	۳۹۷۳	یوسف علی صاحب	صر	۴۴	۵۱۳۷	شبیر حسن صاحب	۹ر۴ پائی
۴۵	۴۲۵۷	شیخ احمد صاحب	۴ر	۲۱	۳۹۷۴	سید بدر الحسن صاحب جلال آباد	ےر	۴۵	۵۱۳۸	وشنو ناتھ راؤ صاحب	۰۳ر
۴۶	دو چیک نمبر	مغل لائن اسکالرشپ	۲۵ہ	۲۲	۳۹۷۵	سید کاظم حسین صاحب اورنگ آباد	ےر	۴۶	۵۱۳۹	محمد ساجد صاحب	۳ر۸ پائی
		میزان کل ۳۰۲ ۸ر		۲۳	۳۹۷۸	شیخ محبوب بخش شیخ احمد صاحبان بیڑ	صر	۴۷	۵۱۴۰	بھگوان راؤ صاحب	۰۳ر
		حیدرآباد دکن		۲۴	۳۹۸۰	سید محمد عباس صاحب رضوی ہنگولی	عصہ	۴۸	۵۱۴۱	حیات اللہ صاحب	۴ر۸ پائی
۱	۸۲۴	اے کے مشتاق صاحب حیدرآباد	عصہ	۲۵	۳۹۸۱	ڈاکٹر میر اکبر علی صاحب	عصہ	۴۹	۵۱۴۲	علیم اللہ صاحب	۴ر۸ پائی
۲	۸۳۳	شمس الحسن صاحب ہیڈ ماسٹر	چہر	۲۶	۳۹۸۲	سیٹھ نور محمد عبدالشکور صاحب	ےر	۵۰	۵۱۴۳	دتاترے راؤ صاحب	۰۳ر
۳	۳۹۳۵ سی	نواب رفیع جنگ بہادر صاحب بیڑ	صر	۲۷	۳۹۸۴	سیٹھ عبدالستار حاجی ولی محمد صاحب	ےر	۵۱	۵۱۴۴	محمد ابراہیم صاحب	۰۳ر
۴	۳۹۳۶	راج ملسکھ لال جی صاحب	ےر	۲۸	۳۹۸۵	سید خصلت حسین صاحب	صر	۵۲	۵۱۴۵	امین خان صاحب	۰۳ر
۵	۳۹۳۷	پنڈت بنواری لال صاحب	صر	۲۹	۳۹۸۶	رائے کندن پرشاد صاحب	۶ر	۵۳	۵۱۴۶	سید محی الدین صاحب	۰۳ر
۶	۳۹۳۸	طاہر سلیم صاحب	عہ	۳۰	۳۹۸۷	سید قلندر حسین صاحب	ےر	۵۴	۵۱۴۷	سید بشیر الدین صاحب	۰۳ر
۷	۳۹۴۱	سید معین الدین حسینی صاحب	صر	۳۱	۳۹۸۹	شیخ حسین صاحب	۶ر	۵۵	۵۱۴۸	رام لال صاحب	۰۳ر
۸	۳۹۴۷	محمد عمر بن علی چاؤش صاحب	صر	۳۲	۳۹۹۰	رحیم الدین صاحب ناندیڑ	ےر	۵۶	۵۱۵۰	محمد خان صاحب جالنہ	عہ
۹	۳۹۵۱	انوار اللہ صاحب اورنگ آباد	ےر	۳۳	۳۹۹۱	غلام غوث صاحب	ےر	۵۷	۵۱۵۱	یوسف الدین صاحب	صر
۱۰	۳۹۵۳	پروفیسر محمد ابراہیم صاحب	معہ	۳۴	۵۱۲۰	محمد ادریس صاحب	۶ر	۵۸	۵۱۵۲	محمد یحییٰ صاحب صدیقی	ےر
۱۱	۳۹۵۵	بہاسکر شاستری جی صاحب	معہ	۳۵	۵۱۲۱	عزیز الرحمن صاحب	ےر	۵۹	۵۱۵۳	حسن محمد خاں صاحب	ےر
۱۲	۳۹۵۷	سید یوسف علی صاحب	ےر	۳۶	۵۱۲۲	مولوی سید احمد صاحب	ےر	۶۰	۵۱۵۴	رحیم الدین یعقوب صاحب	صر
۱۳	۳۹۵۸	سردار دلیپ سنگھ صاحب	عصہ	۳۷	۵۱۲۳	سید محی الدین احمد صاحب	عصہ	۶۱	۵۱۵۵	عالم خان صاحب	ےر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶۲	۵۱۵۶ سی	محمد حمید الدین صاحب جالنہ	عہ/
۶۳	۵۱۵۷ "	محمد قمر الدین صاحب "	ے/
۶۴	۵۱۵۸ "	شمس الدین احمد صاحب "	صہ/
۶۵	۵۱۶۰	رام نرائن لال صاحب "	للعہ/
۶۶	۵۱۶۱ "	سراج الدین صاحب "	ے/
۶۷	۵۱۶۲ "	سید افضل علی صاحب	صہ/
۶۸	۵۱۶۳ "	عبد الحکیم صاحب "	ے/
۶۹	۵۱۶۴ "	محمد ایوب صاحب "	ے/ حالی
۷۰	۵۱۶۵	عبد الغفور صاحب "	ع/ ۰
۷۱	۵۱۶۶ "	حافظ محمد قادر صاحب "	عہ/
۷۲	۵۱۶۷ "	حاجی ظہیر الحسن صاحب "	ے/ حالی
۷۳	۵۱۷۱ "	لیستون جی صاحب "	صہ/
۷۴	۵۱۷۲ "	سردار خانصاحب "	عسہ/ ۵ بقایا
۷۵	۵۱۷۳ "	سید احمد رضا صاحب "	عہ/
۷۶	۵۱۷۵ "	عزیز الرحمٰن صاحب پربھنی	ہے/ حالی
۷۷	۵۱۷۷ "	محمد یوسف خانصاحب "	صہ/
۷۸	۵۱۷۹ "	سید عمر صاحب ترمذی "	صہ/
۷۹	۵۱۸۰ "	سید معین الدین صاحب "	صہ/ حالی
۸۰	۵۱۸۳ "	شاہ محمد خاں صاحب "	ے/ "
۸۱	۵۱۸۴ "	محمد شریف خانصاحب "	صہ/ "
۸۲	۵۱۸۷ "	مہدی حسن صاحب زبیری "	صہ/
۸۳	۵۱۸۹ "	عمر حاجی حبیب جیا صاحب "	۶/۵ حالی
۸۴	۵۱۹۰ "	حاجی علی عبد الغنی صاحب "	۶/ "
۸۵	۵۱۹۱ "	ایس اے رضوی صاحب "	ے/ ۰

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۸۶	۵۱۹۲ سی	غلام دستگیر صاحب پربھنی	صہ/
۸۷	۵۱۹۳ "	شرف الدین صاحب "	سیکہ کلدار
۸۸	۵۱۹۵ "	وینکٹ انت ریڈی صاحب "	ے/ ۰
۸۹	۵۱۹۶ "	آغا سرفراز حسین صاحب "	ے/ حالی
۹۰	۵۱۹۷ "	کبیر احمد خاں صاحب "	ے/ "
۹۱	۵۱۹۸ "	محمد اسمٰعیل خانصاحب "	ے/ کلدار
۹۲	۵۲۰۰ "	احمد اللہ صاحب اورنگ آباد	صہ/
۹۳	۶۰۵۱ "	حسن الدین صاحب بیڑ	۶/ حالی
۹۴	۶۰۵۳ "	محمد الدین خانصاحب "	ے/ ۰
۹۵	۶۰۵۹ "	مجید الحسن صاحب "	للعہ/ حالی
۹۶	۶۰۶۲ "	انیس الدین صاحب "	ے/ کلدار
۹۷	۶۰۶۳ "	محمد جلال الدین صاحب "	عہ/ ۰
۹۸	۶۰۶۴ "	عبد الحفیظ صاحب "	عہ/ "
۹۹	۶۰۶۸ "	شیو کماری لال صاحب "	۶/ حالی
۱۰۰	۶۰۶۹ "	محمد مظہر علی خانصاحب "	ہے/ ۱۲ "
۱۰۱	۶۰۷۰ "	رضی الدین خانصاحب مومن آباد	ے/ کلدار
۱۰۲	۶۰۷۲ "	عبد الحمید خانصاحب "	۶/ حالی
۱۰۳	۶۰۷۳ "	سید مخدوم حسینی صاحب "	للعہ/ ۰
۱۰۴	۶۰۷۶ "	محمود خاں امیر خاں صاحبان "	ے/ "
۱۰۵	۶۰۷۷ "	غضنفر علی خانصاحب "	ہے/ "
۱۰۶	۶۰۷۹ "	میر سلطان علی صاحب "	عہ/ کلدار
		میزان کل ۵۹۶ صہ/ ۲/۱۴	

دیگر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۸۱۶	محمد زبیر صاحب بھوپال	ے/
۲	۸۱۷	قاضی علی حیدر رضا صاحب عباسی بھوپال	عہ/
۳	۸۱۸	نذیر احمد خانصاحب بریلی	۶/
۴	۲۲۷۹ سی	محمد اصغر صاحب فتح گڈھ	۶/
۵	۲۲۸۰ "	سید منصب علی صاحب بھوپال	للعہ/
۶	۲۲۸۱ "	ولی محمد صاحب "	ے/
۷	۲۲۸۲ "	اسلام الدین خانصاحب احمد آباد	عہ/
۸	۲۲۸۳ "	محمد اطہر صاحب بھوپال	۶/
۹	۲۲۸۴ "	ایس ایم زبیر صاحب قطبی "	عہ/
۱۰	۲۲۸۵ "	کے ایف حمید صاحب "	عہ/
۱۱	۲۲۸۶ "	محمد حسام الدین صاحب "	ے/
۱۲	۲۲۸۷ "	ایم اختر علی خانصاحب "	عہ/
۱۳	۲۲۸۸ "	راجہ اودھ نرائن صاحب "	عہ/
۱۴	۲۲۸۹ "	ڈاکٹر سید احمد صاحب رضوی "	عہ/
۱۵	۲۲۹۰ "	ڈاکٹر عبد الباسط صاحب "	ے/
۱۶	۲۲۹۱ "	عبد السلام صاحب جہان آباد	عہ/
۱۷	۲۲۹۲ "	ڈاکٹر احمد بخش صاحب بھوپال	عہ/
۱۸	۲۲۹۳ "	محمد احمد خاں صاحب "	ے/
۱۹	۲۲۹۴ "	سردار معظم ایم خانصاحب "	عہ/
۲۰	۲۲۹۵ "	حکیم علی احمد خانصاحب "	عہ/
۲۱	۲۲۹۶ "	محمد حسام الدین صاحب "	ے/
۲۲	۲۲۹۷ "	کپتین بہاء الحق صاحب "	۶/
		میزان کل ۱۲/ عہ	

پنجاب و سرحد

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۸۱۳	میر غلام رسول صاحب امرتسر	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲	۸۳۰	چودھری فضل الٰہی صاحب انبالہ	۹	۲	۵۶۲۵ سی	سعیدہ خاتون صاحبہ بانکی پور	عا			میزان کل صہ	
		میزان کل عہ				میزان کل صہ				**سی پی**	
		بہار				**سندھ**		۱	۵۰۰۴ سی	حاجی عبدالکریم صاحب بلاسپور	عہ
۱	۸۴۲	بدرالحسن صاحب مظفرپور	ے	۱	۸۲۵	شیخ عبدالعزیز صاحب قندھاری حیدرآباد	صہ			میزان کل عہ	

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۸۲۳	ایس الطاف کریم صاحب رانچی	صہ	۱۶	۶۲۵۵ سی	ڈاکٹر جعفر حسین صاحب حیدرآباد	عہ	۳۱	۳۹۶۷ سی	عبدالعزیز صاحب اورنگ آباد	ے
۲	۸۳۱	پنڈت جواہر لال صاحب نہرو الہ آباد	عہ	۱۷	۶۲۵۶ "	مصطفٰی بیگ صاحب "	معہ	۳۲	۳۹۶۹ "	رائے چھوٹے لال رائے منو لال صاحب	عہ
۳	۸۴۳	حاجی محمد اکبر خانصاحب بلاسپور	ما عہ	۱۸	۶۲۵۷ "	میر اکبر علی صاحب "	سہ	۳۳	۳۹۷۰ "	گنپت راؤ صاحب "	صہ
۴	۸۴۴	پنڈت جواہر لال صاحب نہرو الہ آباد	ما	۱۹	۶۲۵۸ "	محمد حسین صاحب کریم نگر	عہ	۳۴	۳۹۷۱ "	کیشو سوامی صاحب "	صہ
۵	۸۵۰	ڈاکٹر عبدالرشید صاحب گجرانوالہ	صہ	۲۰	۶۲۵۹ "	رضی الدین صاحب حیدرآباد	عہ	۳۵	۵۱۲۵ "	عبدالاحد صاحب "	عا
۶	۸۵۶	پنڈت جواہر لال صاحب نہرو الہ آباد	ما	۲۱	۶۲۶۰ "	منظور احمد خانصاحب "	عہ	۳۶	۵۱۲۶ "	سررشتہ دار صاحب آبکاری	عہ
۷	۸۵۷	چودھری فتح الدین صاحب گجرانوالہ	عہ	۲۲	۶۲۶۱ "	شاہ عزیز الرحمٰن صاحب "	عہ	۳۷	۵۱۲۷ "	اصغر علی لطیف الدین صاحبان	۸
۸	۶۵۸۰ سی	عبدالرحمٰن صاحب دہلی	۴	۲۳	۶۲۶۲ "	محمود حسن صاحب "	سہ	۳۸	۵۱۲۸ "	نصیر الدین صاحب "	۴
۹	۶۶۲۹ "	احمد اسلام خانصاحب "	عہ	۲۴	۳۹۵۲ "	عبدالصمد صاحب پربھنی	۵	۳۹	۵۱۲۹ "	عزیز اللہ صاحب "	۴
۱۰	۶۶۵۱ "	محمد المسیح اللہ خانصاحب علیگڑھ	صہ	۲۵	۳۹۵۴ "	جان بھگتل صاحب اورنگ آباد	للعہ	۴۰	۵۱۳۰ "	عبدالحی صاحب "	۴
۱۱	۶۷۰۲ "	سید حفیظ الدین صاحب سورت	عہ	۲۶	۳۹۵۶ "	گنپت رائے صاحب "	عا	۴۱	۵۱۳۲ "	عبدالرحمٰن صاحب وغیرہم "	ے
۱۲	۶۲۵۱ "	یوسف حسین خانصاحب حیدرآباد	ما سہ	۲۷	۳۹۵۹ "	راجہ رام صاحب "	صہ	۴۲	۵۱۴۹ "	محمد عبداللہ صاحب "	عا
۱۳	۶۲۵۲ "	مولوی سجاد مرزا صاحب "	ما	۲۸	۳۹۶۲ "	معین الدین صاحب "	عہ	۴۳	۵۱۵۹ "	منجانب اسٹاف مدرسہ فوقانیہ جالنہ	سے
۱۴	۶۲۵۳ "	احمد مرزا صاحب "	ما	۲۹	۳۹۶۵ "	ایل ایس نارائن راؤ صاحب "	ے	۴۴	۵۱۶۸ "	الیاس سیٹھ صاحب اورنگ آباد	ے
۱۵	۶۲۵۴ "	محمود حسین صاحب "	ما	۳۰	۳۹۶۶ "	سیٹھ دیوی داس جی صاحب "	عا	۴۵	۵۱۶۹ "	مسعود مرزا صاحب جالنہ	ے

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۶	۵۱۷۰ سی	غوث محی الدین صاحب جالنہ	ع/	۶۰	۴۹۸۸ سی	محمد امیر صاحب کلمنوری	ع/	۷۴	۶۰۷۵ سی	نواب کاظم علیخان صاحب مومن آباد	ع/
۴۷	۵۱۷۵	حبیب الدین صاحب بیڑ	۸/	۶۱	۶۰۵۲	اسٹاف مدرسہ فوقانیہ بیڑ	۵ ۲/	۷۵	۶۰۷۸	عبدالباسط صاحب "	صہ/
۴۸	۵۱۷۶	پنڈت رام چندر راؤ صاحب پربھنی	صہ/	۶۲	۶۰۵۴	مقبول احمد صاحب "	ع/	۷۶	۳۹۳۴	محمد فضل الدین صاحب بیڑ	عہ/
۴۹	۵۱۷۸	عارف الدین حسن صاحب "	عیہ/	۶۳	۶۰۵۵	شیخ رحیم صاحب "	۸/	۷۷	۳۹۳۹	لچھمن سنگھ صاحب "	ع/
۵۰	۵۱۸۱	لچھمی نرائن صاحب "	عہ/	۶۴	۶۰۵۶	محمد افضل صاحب "	عہ ۱/	۷۸	۳۹۴۰	ولی محمد صاحب "	ع/
۵۱	۵۱۸۲	عملہ دوم تعلقہ داری "	ے/	۶۵	۶۰۵۷	سید بہاءالدین صاحب "	عہ/	۷۹	۳۹۴۲	اسٹاف مدرسہ فوقانیہ گیورائی	للعہ ۱۲/
۵۲	۵۱۸۵	رائے کالیداس صاحب "	نہ/	۶۶	۶۰۵۸	سید نظیر حسن صاحب "	للعہ ۸/	۸۰	۳۹۴۳	عدالت منصفی "	عہ/
۵۳	۵۱۸۶	راجہ ہنمنت راؤ صاحب "	عیہ/	۶۷	۶۰۶۰	سید محمد ابراہیم صاحب "	عہ/	۸۱	۳۹۴۴	خواجہ شریف صاحب "	ے/
۵۴	۵۱۸۸	اسٹاف مہتمم آبکاری "	عیہ/	۶۸	۶۰۶۱	لال محمد صاحب "	عہ/	۸۲	۳۹۴۵	رحمت خان صاحب "	عہ/
۵۵	۵۱۸۹	محمد یوسف صاحب "	عہ/	۶۹	۶۰۶۵	خالدہ سلمہا "	۱/	۸۳	۳۹۴۷	سید قاسم صاحب "	عہ/
۵۶	۵۱۹۹	حبیب الرحمن صاحب "	لعہ/	۷۰	۶۰۶۶	راشدہ سلمہا "	۱/	۸۴	۳۹۴۸	عزیزی عابد سلمہ "	عہ/
۵۷	۳۹۰۷	شیوراج صاحب ورنگ آباد	صہ/	۷۱	۶۰۶۷	شرافت حسین خانصاحب "	عہ/	۸۵	۳۹۴۹	عزیزی راشد سلمہ "	عہ/
۵۸	۳۹۷۹	عروج الحسن صاحب ناندیڑ	للعہ/	۷۲	۶۰۷۱	اسٹاف مدرسہ فوقانیہ مومن آباد	بیہ ۱۰/	۸۶	۳۹۵۰	عزیزی خالد سلمہ "	عہ/
۵۹	۳۵۰۲	عبداللطیف عبدالکریم صاحبان ہنگولی	ع/	۷۳	۶۰۷۴	محمد ابراہیم صاحب "	ع/			میزان کل [illegible] ۳/۲ پائی	

جناب حافظ زبیر و محمد ادریس صاحبان، فرم حاجی علیجان نئی سڑک دہلی نے ۲۸ عدد اور حاجی اسمٰعیل صاحب حویلی حسام الدین حیدر بلیماران دہلی نے ۲۵ عدد مترجم قرآن جامعہ کو ہدیۃً دئے ہیں۔ امید کہ دوسرے حضرات بھی اس نیک مثال کی پیروی کریں گے۔



رجسٹرڈ ایل نمبر ۵ ۴۴۰۵

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

(طابع و ناشر شفیق الرحمٰن قدوائی نے دفتر ہمدردان جامعہ قرول باغ۔ نئی دہلی سے شائع کیا)

ہمدردِ جامعہ

مُرتبہ

"ناظم"

حلقۂ ہمدردانِ جامعہ، دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمدرد جامعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالحی فاروقی
(ناظم حلقہ ہمدردان جامعہ)

جلد ۵ | بابت دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲

فہرست مضامین

چندہ سالانہ عہ قیمت فی پرچہ ۲ر

حالات جامعہ

شیخ الجامعہ صاحب کی واپسی

۱۷؍نومبر کی شام کو بغیر کسی اطلاع کے اچانک شیخ الجامعہ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب یورپ سے واپس تشریف لائے۔ دوسرے روز صبح ۳ بجے سے جب آپ جامعہ تشریف لائے تو لوگوں کو علم ہوا۔ بخیریت واپسی کی خوشی میں فوراً جامعہ میں چھٹی کر دی گئی۔

۱۹؍نومبر کو انجمن اتحاد کی طرف سے آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا اور سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ بغیر اطلاع آنے کی سزا مجھے اس شکل میں دی جائیگی آپ نے مزید فرمایا کہ ان تکلفات سے قطع نظر اس سے محبت اور خلوص کا پتہ چلتا ہے اور یہ بجائے خود ایک اہم چیز ہے اگر کسی شخص کو ایک جماعت کی محبت اور اس کا خلوص و اعتماد حاصل ہو جائے تو اسے بڑا خوش نصیب سمجھنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ سپاسنامہ میں جو یہ کہا گیا کہ میری عدم موجودگی محسوس ہوتی تھی اور ہماری محفلوں اور جلسوں میں ایک قسم کی افسردگی پائی جاتی تھی صحیح نہیں ہے محض کسی ایک آدمی کی غیر حاضری سے اس کے کاموں میں ذرا بھی کمی نہیں پائی جا سکتی، مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ان چند مہینوں کی غیر حاضری میں جامعہ کے کاموں میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی مجھے یقین ہے کہ جامعہ اب اتنی مضبوط اور مستحکم ہو گئی ہے کہ ہم سب ملکے اس کی مخالفت کریں اور اس کو مٹانے کی کوشش کریں تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جامعہ اب ایک ایسا تناور درخت ہے جس کی جڑیں بہت نیچے اور بہت دور تک پہنچ چکی ہیں جسے بڑی سے بڑی آندھی بھی متزلزل نہیں کر سکتی۔

۲۰؍نومبر کو عبد الغفار صاحب مدھولی استاد جامعہ نگر نے اپنے نئے مکان کی افتتاح کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب اور اساتذہ وغیرہ کو عصرانہ دیا

۲۱؍نومبر کو انجمن اساتذہ نے کھانے کی دعوت دی کھانے کے بعد تقریباً ½ ۹ بجے رات تک ڈاکٹر صاحب نے سفر کے حالات اور یورپ کی سیاست پر تفصیل کے ساتھ نہایت دلچسپ گفتگو کی۔

۲۲؍نومبر کو انجمن اتحاد استادوں کے مدرسہ کی طرف سے آپ کو عصرانہ دیا گیا بدن سنگھ صاحب نائب صدر انجمن اور شکیل احمد صاحب جعفری ناظم انجمن نے تقریریں کیں بخیریت واپسی پر مسرت کا اظہار کیا اور قومی بنیادی تعلیم کے متعلق چند سوالات کئے ڈاکٹر صاحب نے بنیادی قومی تعلیم پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس وقت اگر کانگریسی وزرا نے استعفے دے دئے ہیں تو اس سے ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ یہ ہمارے لئے بہت مفید ہے۔ یہ بالکل اتفاق تھا کہ جس وقت (بقیہ برصفحہ ۶)

خوف اور بچے

خوف ایسا تیج ہے جو انسانی نسل کی بقا کے لیے لازمی ہے۔ کیونکہ جو افراد اپنے سے برتر قوتوں کے خوف سے بھاگ کر کہیں پناہ گزیں ہوگئے۔ ان ہی سے انسانی نسل پھیلی۔ ابتدائی زمانہ میں جن جن چیزوں سے انسان ڈرا کرتا تھا ان میں سے بہتیری چیزیں اس زمانہ میں ڈرنے کی نہیں رہ گئیں۔ لیکن کچھ ایسی چیزیں بھی رہ گئیں اور اس خوف کو اپنے بچوں میں منتقل کرتے رہتے ہیں۔

بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ طبعاً کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔ مثلاً وہ شمع کی لو یا آگ کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے دل میں جلنے کا ڈر مطلق نہیں ہوتا۔ اس کو رفتہ رفتہ معلوم ہوتا ہے کہ کون کون سی چیزیں ڈرنے کی ہیں۔ مگر بعض غیر معمولی محتاط والدین اور غیر ذمہ دار اور کاہل اساتذہ ان چیزوں کی فہرست اتنی طویل کر دیتے ہیں کہ بچوں کی ذات اور ذہنی نشو ونما کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بھوت، پریت، کتے، پولیس، مردے، قبرستان اور تاریکی وغیرہ کا خوف اُن پر کچھ ایسا طاری ہو جاتا ہے کہ ان چیزوں کا عجیب و غریب تخیل اُنکے سامنے رہتا ہے۔

بچوں کی زندگی میں خوف ایک بہت ہی ہولناک اور خطرناک چیز ہے جو کسی طرح ان کے دلوں میں پیدا نہ ہونا چاہیئے خوف سے بچے ڈرپوک اور بزدل ہو جاتے ہیں اور ان کی طبیعت سے اولوالعزمی اور حوصلہ مندی جاتی رہتی ہے اور آگے چل کر وہ زندگی میں کوئی کیف اور مزہ نہیں پاتے چنانچہ سن بلوغ میں جب ان کو غربت، بے روزگاری، بیماری، یا عزیزوں کی موت یا لوگوں کی نکتہ چینی سے سابقہ پڑتا ہے تو اس وقت ان کو اپنی زندگی ایک ناقابل برداشت بار معلوم ہوتی ہے۔

عام تجربہ یہ ہے کہ جب ایک بار خوف جاگزیں ہو جاتا ہے تو پھر اس سے زندگی بھر چھٹکارا پانا مشکل ہو جاتا ہے دماغ کی ساری توجہ خوف ہی کی طرف مبذول رہتی ہے مثلاً ایک مقرر اپنے سامعین کی نکتہ چینی کے خوف سے اپنی تقریر میں غلطیوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس سے غلطیوں کا ارتکاب خواہ مخواہ ہو جاتا ہے۔ یا ایک شخص دریا کے ساحل پر کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے۔ لیکن احتیاط کے باوجود اس کا پاؤں کنارے سے پھسل جاتا ہے۔

اسی طرح جب بچے کو اساتذہ مار مار کر حساب سکھانے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کی ساری توجہ حساب کے سوالات حل کرنے کے بجائے مار کی طرف رہتی ہے۔ اکثر والدین اور اساتذہ اپنی غیر معمولی سختی، تنبیہ اور تادیب پر فخر کرتے ہیں مگر بچوں کی تربیت میں یہ ذرائع اچھے نہیں کہے جا سکتے۔ کیونکہ وہ سزا کے خوف سے ان چیزوں کی طرف بھی مائل نہیں ہوتے

جو ان کی شخصیت کی نشو و نما کے لئے ضروری ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ والدین اور اساتذہ کے خوف سے وہ بچے چوری کرنا جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا چھوڑ دیں مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ ایمانداری، سچائی اور اخلاص کے فریفتہ ہو جائیں بلکہ اکثر اس کا رد عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ چوری اور دھوکہ بازی کو والدین اور اساتذہ سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ پچھتر فی صدی سات برس کے بچے جھوٹ بولا کرتے ہیں اور صرف اس لئے کہ وہ جوانوں کی دنیا میں اپنے کو غیر محفوظ اور بے حامی و مددگار سمجھتے ہیں اور ان بزرگوں کا جبر اور دباؤ جتنا زیادہ بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی ان میں جھوٹ بولنے کی عادت ترقی کرتی جاتی ہے۔ ذمہ دار والدین اور اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ وہ بچوں کا ماحول ایسا خوشگوار رکھیں کہ ان کو جھوٹ بولنے کی عادت ہی نہ پڑنے پائے، اور اگر ماحول کے خوشگوار ہونے کے باوجود وہ جھوٹ بولتے ہوں تو غیر شعوری طور پر ان میں سچائی کا احساس خود بخود پیدا ہو جائے گا۔ جو زجر و توبیخ سے ثابت کئے ہوئے احساس سے زیادہ مفید اور پائدار ثابت ہوگا۔

(تلخیص)

گراں قدر عطیہ

جناب خان بہادر حاجی محمد جان صاحب ایم ایل سی (فرم جیون بخش محمد جان کلکتہ) نے جامعہ کیلئے ماہانہ دو سو روپیہ کی مستقل امداد جاری فرمادی ہے موصوف ان بزرگوں میں سے ہیں جو مسلمانوں کے تعمیری کاموں میں بہت فراخدلی سے حصہ لیتے ہیں جامعہ پر ان کی نظر کرم ہمیشہ رہی حال میں موصوف نے جامعہ کو دو ہزار روپے یکمشت عنایت فرمائے تھے۔ اہل جامعہ ان کی اس بیش بہا اعانت کے دل سے ممنون ہیں۔ خدا ہمارے ارباب دولت کو ان کی پیروی کی توفیق بخشے۔

دارالعلوم دیوبند

رسالہ ہمدرد جامعہ جہاں اپنے ناظرین کو جامعہ کے حالات اور تعلیم کے متعلق مختلف نظریے اور مفید معلومات بہم پہنچاتا ہے، وہاں ہندوستان کی مختلف تعلیم گاہوں کے متعلق واقفیت بہم پہنچانا بھی اس کا فرض ہے۔ اس لئے آج ہم ہندوستان کی ایک نہایت قدیم اور مشہور دینی درسگاہ کے متعلق اختصار کے ساتھ کچھ لکھنا چاہتے ہیں امید کہ اسے ہمدردان جامعہ غور سے پڑھیں گے۔

دارالعلوم دیوبند ہندوستان کی نہایت قدیم اور مشہور عربی درسگاہ ہے۔ یہ اس وقت قائم کی گئی تھی جب کہ ہندوستان میں ایک عربی تعلیم گاہ کی لامذہبیت اور بدعات کی روک تھام کے لئے باعمل علماء کی شدت کے ساتھ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی تو چند باہمت اور قدسی نفوس نے پوری للہیت اور خلوص کے ساتھ اس کو قائم کیا۔ زمانہ کی ضروریات اور بانیوں کے خلوص نے اس پودے کو بہت جلد ایک تناور درخت بنا دیا چنانچہ اس کے پھل سے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند کے ہزاروں مسلمان ۷۵، ۷۶ سال سے برابر مستفید ہو رہے ہیں۔

ہندوستان میں غربت و افلاس کی زیادتی کی وجہ سے بہت کم تعداد ایسی ہے جو صحیح معنی میں تعلیم کے اخراجات برداشت کر سکے اور جو لوگ اس کی مقدرت رکھتے ہیں، وہ دینی اور عربی تعلیم پر دنیوی تعلیم کو ترجیح دیتے ہیں اس لئے مذہبی تعلیم سوائے غریبوں کے اور کوئی حاصل نہیں کرتا۔ لیکن ظاہر ہے اس طبقہ میں ایسے بہت کم ہیں جو کم سے کم خرچ بھی متحمل ہو سکیں۔ اس لئے عام طور پر مذہبی تعلیم گاہوں کو طلبہ کی بہت بڑی تعداد کے اخراجات بھی پورے کرنے ہوتے ہیں اس لحاظ سے دارالعلوم دیوبند نے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ مسلمانوں کے ہزاروں ایسے گھروں کو جو تعلیم کا دیا اپنے یہاں نہیں جلا سکتے تھے اس نے ان کو علم کی روشنی سے منور کیا ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایسا شہر، قصبہ یا گاؤں ہوگا جہاں اس درسگاہ کے فارغ التحصیل خدمت میں مصروف نہ ہوں۔

نہ صرف غیر مسلم اقوام میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی بلکہ خود مسلمانوں کی اصلاح کی جس قدر ضرورت ہے اس سے شاید ہی کوئی دانا آدمی انکار کر سکے گا۔ اس لحاظ سے بھی دارالعلوم کی خدمات نہایت مستحسن اور ناقابل فراموش ہیں۔ اس کے شعبۂ تبلیغ نے مالی مشکلات کے باوجود جو خدمات کی ہیں اور کر رہا ہے وہ کسی بڑی سے بڑی اور مالدار سے مالدار مشنری سے کم نہیں ہیں۔

لیکن یہ دیکھ کر نہایت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل سیاسی مفاد کے پیش نظر اس مفید ادارہ کے خلاف نہایت غلط اور

مکروہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ ابھی حال میں حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نے ایک مختصر سا رسالہ شائع فرمایا ہے۔ موصوف نے اس میں ان کی نہایت مدلل تردید کی ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالی جاتی ہے کہ مجلس شوریٰ میں سب کے سب باکثریت کانگریسیوں کی ہے حالانکہ یہ بالکل صریح بہتان اور خالص جھوٹ ہے تمام مجالس میں جو تقریباً بائیس نفر پر مشتمل ہے، میرے علاوہ ایک شخص بھی کانگریس کا ممبر نہیں ہے اِن حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہٗ العزیز کے نواسہ حافظ محمد یوسف صاحب انصاری گنگوہی جنھوں نے ۱۹۱۹ء میں ترک موالات کے سلسلہ میں حکمۂ انہار کی ڈپٹی مجسٹریٹی چھوڑ دی تھی اور جو آج تک باوجود مصائب شدیدہ اپنے اسی عقیدہ پر جمے ہوئے ہیں ممکن ہے کہ ان کو کانگریسی کہا جائے ان کے سوائے کوئی بھی کانگریس کا ممبر کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا"

اسی میں دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"یقیناً دارالعلوم اپنی علمی جد وجہد میں سیاسیات سے بالکل علیحدہ ہے وہ ایک تعلیمی ادارہ ہونے کی حیثیت سے دن رات تعلیمات دینی میں کوشاں ہے اس میں آج تقریباً ایک سو سات نفر ملازم ہیں سوائے حسین احمد کے کوئی بھی کانگریس یا لیگ وغیرہ میں عملی جد وجہد نہیں کرتا، حسین احمد کی جد وجہد بھی وقت کے ساتھ ساتھ صرف بیرونِ مدرسہ میں منحصر ہے اندرون مدرسہ کوئی شعبہ یا ادارہ لیگ یا کانگریس وغیرہ کا قائم نہیں ہے طلبا رحمہ اللہ اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں منہمک رہتے ہیں اور اسی طرح مدرسین و ملازمین بھی اپنی اپنی مفوضہ خدمات میں لگے ہوئے ہیں جس کا جی چاہے دارالعلوم میں تشریف لائے اور بچشم خود تمام امور کو جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے ملاحظہ کرے طلبہ کے امتحانی پرچوں کی تفتیش کرکے دیکھے کہ کس قدر استعداد اور قابلیت یہاں کے طلبہ یہاں حاصل کرتے ہیں اور مخالفین نے کس قدر دروغ گوئی سے کام لیا ہے"

مسلمانوں میں تعمیری کام کی بڑی سخت ضرورت ہے" ایسے آدمی بہت کم ملتے ہیں جو اپنا تمام وقت مفید کاموں میں لگائیں دارالعلوم دیوبند پون صدی سے مسلمانوں کی دینی خدمات خلوص اور صداقت سے انجام دے رہا ہے۔ ہر سال اس کے تمام شعبوں میں ترقی نظر آتی ہے ایسے مفید ادارہ کو قائم رکھنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے ہم ہر صاحب استطاعت مسلمان سے درخواست کریں گے کہ وہ اس کی مدد کرے اور اس کے قائم رکھنے میں ساعی و کوشاں ہو

بقیہ حالات جامعہ

یہ کام شروع ہوا تھا تو ہماری اپنی حکومت تھی جس کی وجہ سے بڑے اچھے ہر قسم کے لوگ بھر آئے تھے۔ مگر جب ہماری حکومت نہیں ہوگی تو صرف وہی لوگ اس میں آئیں گے جنھیں اس سے دلچسپی ہوگی۔ اس کی اچھائیوں کا یقین رکھتے ہوں گے اور اس کی خوبیوں کے معترف ہوں گے جب ہم اس میں کامیابی حاصل کرلیں گے، اور تجربہ کا دور ختم ہو جائیگا تو اس وقت اگر ہماری حکومت ہوئی تو یہ اسکیم کرلیجائیگی

طلبا کی انجمنیں

(۳)

بزم ادب نمبر ۲

بزم ادب نمبر ۲، مدرسہ ثانوی کے غیر مقیم طلبہ کی انجمن ہے۔ ۱۲ اکتوبر کو اس کی رسم مسند نشینی ادا کی گئی۔ پروفیسر محمد مجیب صاحب قائم مقام شیخ الجامعہ نے جلسہ کی صدارت کی۔ گذشتہ سال کی رپورٹیں سنائی گئیں اور جدید منتخب کابینہ کا اعلان اور تعارف کرایا گیا۔ سابق ناظم صاحب نے اپنی رپورٹ پڑھتے ہوئے فرمایا کہ "گذشتہ سال ہماری بزم میں تین قسم کے جلسے ہوئے (۱) ماہانہ جلسے (۲) عام کاروباری جلسے (۳) مجلس منتظمہ کے کاروباری جلسے۔ ان جلسوں کی کل تعداد ۲۰ ہے۔ جن میں سے ماہانہ جلسے پانچ مجلس انتظامیہ کے سات اور عام کاروباری جلسے آٹھ ہیں" ناظم بزم کے علاوہ دوسرے عہدیداروں اور اراکین نے بھی اپنی اپنی رپورٹیں سنائیں اور اپنی اپنی متعلقہ ذمہ داریوں کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد جدید نائب صدر حسن احمد صاحب قنوجی نے اپنا خطبۂ صدارت پڑھا۔ خطبہ بہت طویل ہے۔ اسے پورا درج کرنا تو ناممکن ہے اس لئے اس کے بعض بعض حصے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

"کوئی انجمن یا برادری جب ہی کامیاب ہوتی ہے۔ جب اُس کے اراکین میں خود کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ان میں نظم اور تنظیم کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ ہمارے جلسے چہار دیواریوں کے اندر ہوتے ہیں اور حاضرین کی تعداد بھی بہت کم ہوتی۔ ہم اپنے ان جلسوں میں بڑے بڑے مضامین پڑھتے ہیں۔ نہایت ادق مسئلوں پر گرما گرم بحث کرتے ہیں۔ جذبات سے پر نظمیں سناتے ہیں لیکن ہماری آواز چند انسانوں کے کانوں سے گذر کر در و دیوار میں جذب ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے تفریحی جلسوں کی تعداد بڑھائیں، پیدل، سائیکل یا لاری پر جائیں۔ سیر و تفریح کے بعد اپنا ادبی جلسہ کسی کھلے میدان میں منعقد کریں۔ تاکہ ہمارے مفید اور زندہ مضامین راہ گیر بھی سنیں اور ہماری آواز دور تک فضا میں چلی جائے۔ اس طرح ہماری آواز زیادہ بلند ہوتی رہے گی۔ ہم میں جو جھجک ہے وہ دُور ہو جائے گی اور ہم منظر عام پر بولنے سے نہ گھبرائینگے اور اس طرح سے ہم کو اپنے ان مقاصد میں بھی کامیابی ہوگی۔ جن کے حاصل کرنے کے شوق نے ہمیں جامعہ کا طالب علم بنایا۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ ملک کی ضروریات کو پورا کیجئے۔ یعنی اچھے مقرر اور صحیح معنوں میں رہنما بنیئے اور اپنی انجمن سے بنانیکی کوشش کیجئے۔

جامعہ کے یوں تو بہت سے مقاصد ہیں۔ لیکن میرے خیال میں اہم ترین ہے مقصد یہ ہے اور ہونا بھی یہی چاہیئے کہ ملک کی تعلیمی ضرورت کو پورا کرے اور جہاں تک ذہنی ارتقار کا تعلق ہے وہ ایک ایسا دستور العمل مرتب کرے جس سے مسلمانوں کی

ملت کا بکھرا ہوا شیرازہ جو ہر شعبۂ زندگی میں آسانی نظر آتا ہی کسی ایک ترتیب اور تنظیم میں بدل جائے۔ اور یہ ملت بھی اپنے ملک کی دوسری قوموں کے پہلو بہ پہلو تندرست اور ذی ہوش قوموں کے مانند دنیا کی دوڑ میں چل سکے اگر ہم اس مقصد کو اپنے سامنے رکھ لیں اور سوچیں کہ ہم اسے پورا کرنے میں کہاں تک جامعہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ تو ہم با ادب آپ کی خدمت میں درخواست کریں گے کہ وہ ذرائع اور وہ وسائل بہم پہنچائے جائیں۔ جن سے بزمی زندگی منظم ہو' اور صحیح اور تندرست فطرت کے مطابق اچھے بولنے والے اور اچھے لکھنے والے کافی تعداد میں پیدا ہوں تاکہ اس انقلابی زمانے کی مکدر فضا کو اپنی اُن تھک کوششوں سے آہستہ آہستہ بدل دیں۔ مجھے اس کا پورا احساس ہی کہ جامعہ اپنے مقاصد کو کامیاب بنانے میں باوجود ان تمام مالی اور دوسری قسم کی دشواریوں کے جو اسے اب تک پیش آتی رہی ہیں ان تھک کوشش کرتی رہی ہی اور ہمیں یقین ہی کہ آئندہ بھی جتنا زمانہ اجازت دے گا اس سے شاید کچھ زیادہ ہی کر دکھائے گی۔ لیکن ہم طالب علموں کا اپنی مادرِ علمی سے جو رشتہ ہی وہ ہم پر یہ فرض عائد کرتا ہی کہ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں۔ کہ تعلیم کا ایک بہت بڑا ذریعہ بزم ہے بزمی زندگی کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کے لئے اگر آپ طلبہ کی مختلف صلاحیتوں سے اس طرح کام لیں کہ ان کے لئے چند ایسے محرکات بزم میں رکھے جائیں جو ان میں اپنی زندگی کو بزم کے ذریعہ سنوارنے کی روح پھونک دیں۔ اس قسم کا شوق طلبہ میں حوصلہ افزائی کر کے اور انعامی مقابلوں کے ذریعہ بہت جلد پیدا کیا جا سکتا ہی۔ ہمارے ابتدائی مدرسے میں محمد علی رننگ ٹرافی کے انعامی مقابلے ہوا کرتے ہیں۔ آپ کو اندازہ ہوگا کہ بہ نسبت ہمارے' ہمارے وہ بھائی کس بے تکلفی سے بولتے ہیں اور ان کی تقریر میں کتنی روانی ہوتی ہی۔ لیکن مدرسہ ثانوی میں اس قسم کا کوئی انتظام نہیں ہے چنانچہ ہماری بزم نے اس چیز کو محسوس کیا اور اس کو مجلس عاملہ مدرسہ ثانوی کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ وہاں سے ہمارے لئے سو روپے کی سفارش کی گئی تاکہ ہم اس روپے سے ثانوی جماعتوں کے لئے ایک ایسی رننگ ٹرافی رکھیں جس سے ہم تحریر اور تقریر کے بین المدارس مقابلوں میں دوسرے مدارس کو دعوت دے سکیں اور اس طرح جامعہ کی تعلیم کو جو ابھی چند دماغوں تک محدود ہی اپنے ملک کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک عملی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ مجھے قوی اُمید ہی کہ اس کام میں کارکنانِ جامعہ اور خاص کر شیخ الجامعہ صاحب ہماری پوری پوری مدد فرمائیں گے۔ اور ہر ممکن صورت سے اس کام میں ہماری رہبری کریں گے۔

جدید منتخب کابینہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نائب صدر	حسن احمد قنوجی	مدیر	عبدالرؤف
ناظم	ابرار حسن	نائب مدیر	مظفر علی منصوری
نائب ناظم	سید رؤف علی	اراکین	اسد علی، شبیر افضل، محمد انصار، محمد یوسف

تحریک حلقہ ہمدردانِ جامعہ

جدید اضافہ

ذیل میں ہم اپنے اُن کرم فرماؤں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو اکتوبر ۱۹۳۹ء میں حلقہ ہمدرداں میں شریک ہوئے۔

نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	ہمدرد نمبر	اسم گرامی جناب
۱	۱۴۸	سید جیاد علی صاحب دہلی	۱۹	۱۶۶	بی اننت ریڈی صاحب پربھنی	۳۷	۱۸۴	میاں اللہ بخش احسان الٰہی صاحبان مدراس
۲	۱۴۹	اقبال علیخانصاحب ناندیڑ	۲۰	۱۶۷	مہدی حسن صاحب نبیری "	۳۸	۱۸۵	ای وی سری نواس آئر صاحب "
۳	۱۵۰	ڈاکٹر خواجہ حسین صاحب "	۲۱	۱۶۸	احمد اللہ صاحب اورنگ آباد	۳۹	۱۸۶	میاں چراغ دین حاجی لطیف صاحبان "
۴	۱۵۱	محی الدین احمد صاحب "	۲۲	۱۶۹	محمد ابراہیم صاحب "	۴۰	۱۸۷	مرزا ابراہیم بیگ صاحب "
۵	۱۵۲	محمد عبدالرحیم صاحب "	۲۳	۱۷۰	سردار دلیپ سنگھ صاحب "	۴۱	۱۸۸	کے ایس شوجی صاحب "
۶	۱۵۳	محمد عثمان صاحب اورنگ آباد	۲۴	۱۷۱	عبدالعلی صاحب "	۴۲	۱۸۹	شیخ محمد عبدالشکور صاحب نظام آباد
۷	۱۵۴	نورالنساء بیگم صاحبہ "	۲۵	۱۷۲	بشیر احمد صاحب "	۴۳	۱۹۰	محمد یوسف صاحب "
۸	۱۵۵	یوسف الدین صاحب "	۲۶	۱۷۳	مس شجاع الدین صاحب عباسی "	۴۴	۱۹۱	شاہ علی حسین صاحب آرمور
۹	۱۵۶	محمد یحییٰ صاحب صدیقی جالنہ	۲۷	۱۷۴	میر یوسف علی صاحب "	۴۵	۱۹۲	داراشاہ خانصاحب "
۱۰	۱۵۷	سید محمد قمرالدین صاحب "	۲۸	۱۷۵	سید بدرالحسن صاحب "	۴۶	۱۹۳	حسن الدین حسین صاحب "
۱۱	۱۵۸	رام نرائن لال صاحب "	۲۹	۱۷۶	سید محمد عباس صاحب ہنگولی	۴۷	۱۹۴	بی بن ابتہراج صاحب "
۱۲	۱۵۹	محمد سردار خانصاحب بیڑ	۳۰	۱۷۷	میر اکبر علی صاحب "	۴۸	۱۹۵	محمد عبدالحمید صاحب "
۱۳	۱۶۰	مسعود مرزا صاحب جالنہ	۳۱	۱۷۸	شیخ حسین صاحب کلنوری	۴۹	۱۹۶	یٰسین حسین صاحب "
۱۴	۱۶۱	غوث محی الدین صاحب "	۳۲	۱۷۹	رائے کندن پرشاد صاحب "	۵۰	۱۹۷	محمد عبدالحفیظ صاحب "
۱۵	۱۶۲	عزیز الرحمٰن صاحب پربھنی	۳۳	۱۸۰	رحیم الدین صاحب ناندیڑ	۵۱	۱۹۸	محمد زین العابدین صاحب نظام آباد
۱۶	۱۶۳	سید عمر ترمذی صاحب "	۳۴	۱۸۱	ایس محمد رفیق محبوب الٰہی صاحبان مدراس	۵۲	۱۹۹	وجاہت علی صاحب آرمور
۱۷	۱۶۴	غلام دستگیر صاحب "	۳۵	۱۸۲	میاں محمد سعید صاحب "	۵۳	۲۰۰	حامد بن شبیر صاحب نظام آباد
۱۸	۱۶۵	محمد عبدالستار صاحب "	۳۶	۱۸۳	میاں نذیر حسین صاحب "	۵۴	۲۰۱	سید منظور حسین صاحب "

نمبر شمار	بمد رجسٹر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	بمد رجسٹر	اسم گرامی جناب	نمبر شمار	بمد رجسٹر	اسم گرامی جناب
۵۵	۲۰۲ ء	حسن عثمانی صاحب نظام آباد	۵۷	۲۰۴ ء	عبدالماجد چودھری صاحب کلکتہ			ــــــــ
۵۶	۲۰۳ ء	ریاض الدین احمد صاحب "	۵۸	۲۰۵ ء	مفضل حق صاحب "			

مستقل امداد وعطیات

ذیل کی رقوم جو اکتوبر ۱۹۳۹ء میں ہمیں اپنے مہتممین اور سفراء کی معرفت وصول ہوئیں درج رجسٹر ہو چکی ہیں اندراجات میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے، اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اطلاع بخشئے دفتر ممنون ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ مہینہ کے آخری دنوں کی وصول یابی بعض دفتری مجبوریوں کی وجہ سے دوسرے مہینہ میں محسوب ہوتی ہے اگر بعض حضرات کے نام اس فہرست میں نہ ہوں تو انھیں آئندہ اشاعت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ (مرتب)

اکتوبر ۱۹۳۹ء

دہلی و نئی دہلی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱	سید شاہد علی صاحب دہلی	صر	۱۰	۶ ڈی	محمد ابراہیم صاحب دہلی	۲/	۱۹	۱۵ ڈی	عبداللطیف صاحب قریشی دہلی	عہ/
۲	۲	شمون احمد صاحب نئی دہلی	سے/	۱۱	۷ "	مولنا عبدالرحمٰن صاحب "	۸/	۲۰	۱۲ "	احمد اسلام خانصاحب "	عہ
۳	۲۳	خواجہ عبدالمجید خانصاحب "	سے/	۱۲	۸ "	شمس الدین صاحب "	۴/	۲۱	۱۹ "	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/
۴	۲۴	محمد شاغل صاحب "	صہ/	۱۳	۹ "	عبدالجبار صاحب "	صہ/	۲۲	۲۰ "	زاہد حسین صاحب "	صہ/
۵	۱ ڈی	حکیم عبدالحمید خانصاحب "	صر	۱۴	۱۰ "	مولنا سجاد حسین صاحب "	۱۰/	۲۳	۲۱ "	صلاح الدین صاحب "	۴/
۶	۲ "	میر عزیز الدین صاحب "	عہ/	۱۵	۱۱ "	محمد شفیع صاحب "	۸/	۲۴	۲۲ "	حاجی عباداللہ خانصاحب "	۶/
۷	۳ "	احسن حامد علی صاحب "	۸/	۱۶	۱۲ "	محمد اقبال حسین صاحب "	عہ/	۲۵	۲۳ "	حفیظ احمد صاحب "	۴/
۸	۴ "	محمد علی صاحب "	۸/	۱۷	۱۳ "	حافظ شہاب الدین محمد الدین صاحبان "	۲/	۲۶	۲۴ "	رحمت اللہ خانصاحب "	۴/
۹	۵ "	سید عبداللطیف شاہ صاحب "	۸/	۱۸	۱۴ "	آغا محمد امین صاحب "	عہ/	۲۷	۲۵ "	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۲۸	۲۲ دہلی	محمد عبدالخالق صاحب دہلی	۶ر	۵۲	۴۹ دہلی	حافظ سراج احمد صاحب دہلی	عہ	۷۶	۷۴ دہلی	زرین خاں صاحب دہلی	۶ر
۲۹	۲۷ "	خورشید عالم صاحب "	عہ	۵۳	۵۰ "	حاجی قادر بخش مولا بخش صاحبان	ےر	۷۷	۷۵ "	حاجی نورالدین صاحب "	۸ر
۳۰	۲۸ "	سید بنیاد علی صاحب "	عمر	۵۴	۵۱ "	مرغوب احمد صاحب توفیق "	۶ر	۷۸	۷۶ "	غفران الدین صاحب "	۸ر
۳۱	۲۹ "	محمود علی صاحب علوی "	۶ر	۵۵	۵۲ "	حکیم حامد میاں صاحب "	۲ر	۷۹	۷۷ "	حافظ عبدالحکیم صاحب "	۸ر
۳۲	۳۰ "	رفیق احمد صاحب "	عہ	۵۶	۵۳ "	حشمت اللہ صاحب "	عہ	۸۰	۷۸ "	ڈاکٹر حسین بخش صاحب "	۴ر
۳۳	۳۱ "	ملک آفتاب احمد صاحب "	۶ر	۵۷	۵۴ "	حکیم عبدالرزاق صاحب "	۲ر	۸۱	۷۹ "	محمد یٰسین صاحب "	عمر
۳۴	۳۲ "	محمد شفیع محمد خلیل صاحبان "	عمر	۵۸	۵۵ "	بشیر بیگ صاحب "	۲ر	۸۲	۸۰ "	حاجی اخلاق احمد صاحب "	۸ر
۳۵	۳۳ "	حافظ عبدالجلیل صاحب "	۴ر	۵۹	۵۶ "	قدیر الدین احمد صاحب "	عہ	۸۳	۸۱ "	ایس مولا بخش صاحب "	عمر
۳۶	۳۴ "	ایچ فضل الرحمن صاحب "	صر	۶۰	۵۷ "	غلام علی صاحب "	۴ر	۸۴	۸۲ "	حکیم مسعود حسن صاحب "	۸ر
۳۷	۳۵ "	محمد رفیق صاحب "	صر	۶۱	۵۸ "	عبدالصمد صاحب "	عہ	۸۵	۸۳ "	عبدالخالق صاحب "	صر
۳۸	۳۶ "	حافظ عبدالحق سراج الحق صاحبان "	عہ	۶۲	۵۹ "	عبداللطیف خانصاحب "	صر	۸۶	۸۴ "	محمد ادریس صاحب باڑی "	عمر
۳۹	۳۷ "	سید محمد شفیع صاحب "	۲ر	۶۳	۶۰ "	حاجی رحمت صاحب "	۴ر	۸۷	۸۵ "	عبدالرحیم صاحب "	۳ر
۴۰	۳۸ "	سعید الرحمن صاحب "	۴ر	۶۴	۶۱ "	آمنہ بیگم صاحبہ "	عمر	۸۸	۸۶ "	حکیم محمد ظہیر علی صاحب "	عمر
۴۱	۳۹ "	حکیم شریف الدین خانصاحب "	۴ر	۶۵	۶۲ "	مولنا اصغر علی صاحب "	۸ر	۸۹	۸۷ "	حاجی کالیخاں صاحب "	۸ر
۴۲	۴۰ "	حکیم عبدالرحیم صاحب "	عمر	۶۶	۶۳ "	حاجی شیخ ننھے عبدالرزاق صاحبان	عمر	۹۰	۸۸ "	عوض خاں محمد اسمٰعیل خاں صاحبان "	صر
۴۳	۴۱ "	شمس العارفین صاحب "	ر	۶۷	۶۴ "	قمر الدین صاحب "	۱۲ر	۹۱	۸۹ "	مولنا محبوب الٰہی صاحب "	۸ر
۴۴	۴۲ "	ایس مولا بخش صاحب "	ہ	۶۸	۶۵ "	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب "	عمر	۹۲	۹۰ "	رفیع اللہ خانصاحب "	۸ر
۴۵	۴۳ "	محمد احسن صاحب "	۸ر	۶۹	۶۶ "	محمد عارف صاحب "	عمر	۹۳	۹۱ "	محمد حسین خادم صاحب "	۸ر
۴۶	۴۴ "	مرزا احسن بیگ صاحب "	۴ر	۷۰	۶۷ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۸ر	۹۴	۹۲ "	حاجی رشید احمد صاحب "	۶ر
۴۷	۴۵ "	ناظر حسین صاحب "	عمر	۷۱	۶۸ "	حاجی عبدالمغنی فضل الحق صاحبان "	۶ر	۹۵	۹۳ "	ایم انعام الحق صاحب "	۸ر
۴۸	۴۶ "	خواجہ سرور حسین صاحب "	عصر	۷۲	۶۹ "	ناصر حسین صاحب "	۲ر	۹۶	۹۴ "	حاجی منور الدین صاحب	صر
۴۹	۴۷ "	ریاض الحسن صاحب "	عمر	۷۳	۷۰ "	شمشاد احمد صاحب زاہدی "	عمر	۹۷	۹۵ "	حکیم احمد حسن خانصاحب "	۲ر
۵۰	۴۸ "	مرزا محمد سلیمان صاحب "	عمر	۷۴	۷۱ "	احسن عباسی صاحب "	للعہ	۹۸	۹۶ "	سرفراز الحق صاحب "	۴ر
۵۱	۴۸/۸ "	ظہیر الدین صاحب چشتی "	۴ر	۷۵	۷۲ "	شفیع الدین صاحب تبریز	۶ر	۹۹	۹۷ "	اسلام الدین شجاع الدین صاحبان "	۸ر

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۰۰	۸۰ ڈی	انڈین کلاتھ اسٹور دہلی	۸/
۱۰۱	۹۹ "	شیخ محمد رفیع الدین صاحب "	۴/
۱۰۲	۱۰۰ "	محمد سعید صاحب "	۴/
۱۰۳	۱۰۱ "	حاجی محبوب بخش رفیع الدین صاحبان	صہ/
۱۰۴	۱۰۲ "	حاجی عبدالحمید عبدالمجید صاحبان "	۴/
۱۰۵	۱۰۳ "	سراج الدین صاحب "	۴/
۱۰۶	۱۰۴ "	ممتاز الدین صاحب "	عہ/
۱۰۷	۱۰۵ "	عبدالغنی صاحب "	ع/
۱۰۸	۱۰۶ "	محمد تقی صاحب اینڈ سنز "	۴/
۱۰۹	۱۰۷ "	شیخ محمد ادریس صاحب "	۲/
۱۱۰	۱۰۸ "	حاجی بشیر احمد صاحب "	۸/
۱۱۱	۱۰۹ "	کلو صاحب تالے والے "	۴/
۱۱۲	۱۱۰ "	محمد ایوب صاحب "	۸/
۱۱۳	۱۱۱ "	شمس العارفین صاحب "	۲/
۱۱۴	۱۱۲ "	ایم اکرام الدین صاحب "	۴/
۱۱۵	۱۱۳ "	میاں فیض محمد صاحب "	عہ/
۱۱۶	۱۱۴ "	میاں عبدالرشید صاحب "	عہ/
۱۱۷	۱۱۵ "	مقبول احمد صاحب "	عہ/
۱۱۸	۱۱۶ "	محمد یوسف صاحب "	عہ/
۱۱۹	۱۱۷ "	حکیم محمد فرید احمد صاحب عباسی "	عہ/
۱۲۰	۶۵۱ "	شیخ محمد حشمت علی صاحب "	عہ/
۱۲۱	۶۵۲ "	خانصاحب عبدالحی صاحب "	عہ/
۱۲۲	۶۵۳ "	محمد خلیل صاحب "	عہ/
۱۲۳	۶۵۴ "	اکرام اللہ خانصاحب "	۶/
۱۲۴	۶۵۵ ڈی	غلام حسین صاحب نئی دہلی	ہ۸/
۱۲۵	۶۵۶ "	چودھری محمد سرور صاحب "	عہ/
۱۲۶	۶۵۷ "	اے ایس محمود صاحب "	ہ۸/
۱۲۷	۶۵۸ "	عبدالرزاق صاحب "	۸/
۱۲۸	۶۵۹ "	خان بہادر عبدالحکیم صاحب "	ے/
۱۲۹	۶۶۰ "	ایم طفیل محمد صاحب "	۸/
۱۳۰	۶۶۱ "	خواجہ غلام یٰسین صاحب "	عہ/
۱۳۱	۶۶۲ "	سید مرتضیٰ علی صاحب "	عہ/
۱۳۲	۶۶۳ "	بیگم سید حامد علی صاحب مرحوم "	عہ/
۱۳۳	۶۶۴ "	شیخ کریم بخش صاحب "	عہ/
۱۳۴	۶۶۵ "	عبدالرحمن صاحب "	۴/
۱۳۵	۶۶۶ "	معصوم علی صاحب "	۴/
۱۳۶	۶۶۷ "	میاں محمد صاحب "	عہ/
		میزان کل ۲۰۴ مالعہ	

یو پی

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۱۰	عبدالمجید خواجہ صاحب الہ آباد	للعہ/
۲	۱۲	محمد وسیم صاحب لکھنؤ	صہ/
۳	۲۰	نواب ساجد علیخاں صاحب علیگڑھ	عہ/
۴	۳۰	بیگم مصباح الاسلام صاحبہ کانپور	للعہ/
۵	۵۶	محمد عبدالقیوم خانصاحب گونڈہ	ے/
۶	۶۹۶۴ سی	ازہر قدوائی صاحب علیگڑھ	عہ/
۷	۶۹۶۵ "	حکیم ظہیر الدین صاحب "	عہ/
۸	۶۹۶۶ "	شاہ محمد ادریس صاحب "	عہ/
۹	۶۹۶۷ سی	حکیم عبداللہ نصر صاحب علیگڑھ	۶/
۱۰	۶۹۶۸ "	سید محمد ٹونکی صاحب "	عہ/
۱۱	۶۹۶۹ "	خان بہادر حبیب اللہ صاحب "	صہ/
۱۲	۶۹۷۰ "	پروفیسر محمد حبیب صاحب "	عجہ/
۱۳	۶۹۷۱ "	عظمت الٰہی صاحب زبیری "	ے/
۱۴	۶۹۷۲ "	ڈاکٹر برمرزا صاحب "	للعہ/
۱۵	۶۹۷۳ "	عبدالمجید صاحب قریشی "	۶/
۱۶	۶۹۷۴ "	حفیظ الرحمن صاحب "	عہ/
۱۷	۶۹۷۵ "	آل احمد صاحب سرور "	۶/
۱۸	۶۹۷۶ "	رشید احمد صاحب صدیقی "	۶/
۱۹	۶۹۷۷ "	پروفیسر بشیر احمد صاحب "	عہ/
۲۰	۶۹۷۸ "	سید بشیر الدین صاحب "	عہ/
۲۱	۶۹۷۹ "	اختر حسین صاحب "	عہ/
۲۲	۶۹۸۰ "	ڈاکٹر رفیع محمد صاحب "	عہ/
۲۳	۶۹۸۱ "	ڈاکٹر اصغر علی حیدر صاحب "	عہ/
۲۴	۶۹۸۲ "	انوار الہدیٰ صاحب "	عہ/
		میزان کل ۳۲۹ سالعہ	

بنگال

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۵۶۴۰ سی	شیخ محمد رفیع صاحب کلکتہ	تے/
۲	۵۶۴۱ "	شیخ محمد تقی صاحب "	۴/
۳	۵۶۴۲ "	غلام حیدر رجا نولا صاحب "	عہ/
۴	۵۶۴۳ "	شیخ عبدالرشید صاحب "	صہ/
۵	۵۶۴۴ "	محمد ابراہیم معراج الدین صاحبان	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۶	۵۲۴۵ سی	عبدالوہاب صاحب ہاؤڑہ	۴/	۳۰	۶۸۱۸ سی	ذکیہ الحق ضیا صاحب کلکتہ	۸/	۵۴	۶۸۴۲ سی	منور برادرس صاحبان کلکتہ	عا/
۷	۵۲۴۶ "	قاسم داد صاحب "	۴/	۳۱	۶۸۱۹ "	قاضی محمد بشیر صاحب "	عہ/	۵۵	۶۸۴۳ "	رحیم الدین احمد صاحب "	عہ/
۸	۵۲۴۷ "	اے ایم تبریزی صاحب "	۸/	۳۲	۶۸۲۰ "	نصیر الدین احمد صاحب "	۴/	۵۶	۶۸۴۴ "	رحمٰن الٰہی صاحب "	عہ/
۹	۵۲۴۸	ایف اسد خان صاحب "	۸/	۳۳	۶۸۲۱ "	بیگم نور الرحمٰن صاحب "	عہ/	۵۷	۶۸۴۵ "	ہدایت اللہ صاحب "	۸/
۱۰	۵۲۴۹ "	مس آر خان صاحب "	۴/	۳۴	۶۸۲۲ "	دیدار احمد صاحب "	عہ/	۵۸	۶۸۴۶ "	حکیم مزمل حسین صاحب "	۴/
۱۱	۵۲۵۰ "	مس کی کی خان صاحب "	۴/	۳۵	۶۸۲۳ "	محمد اسحٰق صاحب "	عہ/	۵۹	۶۸۴۷ "	امین الدین احمد صاحب "	۴/
۱۲	۵۲۵۱ "	نیر احمد صاحب "	عہ/	۳۶	۶۸۲۴ "	دلدار احمد صاحب "	۸/			میزان کل [illegible]	
۱۳	۶۸۰۱ "	محمد عثمان اجمیری صاحب "	۴/	۳۷	۶۸۲۵ "	تفضل حق صاحب "	۸/			**بمبئی**	
۱۴	۶۸۰۲ "	علی محمود عثمان اجمیری صاحب "	۸/	۳۸	۶۸۲۶ "	قریش احمد صاحب "	۸/				
۱۵	۶۸۰۳ "	محمد عمر عثمان صاحب "	۸/	۳۹	۶۸۲۷ "	اسرار احمد صاحب "	۴/	۱	۴۰۱ ڈی	معین الدین حارث صاحب بمبئی	عہ/
۱۶	۶۸۰۴ "	محمد ایوب ولی محمد صاحب "	۱۲/	۴۰	۶۸۲۸	فخر الدین صاحب "	سہ/	۲	۴۰۲ "	بیگم " " "	عہ/
۱۷	۶۸۰۵ "	عبدالعزیز صاحب انصاری "	صہ/	۴۱	۶۸۲۹ "	شیخ محمد فاروق صاحب "	عہ/	۳	۴۰۳ "	عثمان حسین خان صاحب "	عہ/
۱۸	۶۸۰۶ "	سید کشور حسین صاحب زیدی "	۸/	۴۲	۶۸۳۰ "	شمس العارفین صاحب "	عہ/	۴	۴۰۴ "	قاضی عبدالرؤف صاحب "	۴/
۱۹	۶۸۰۷ "	سید آغا احمد آفندی صاحب "	عا/	۴۳	۶۸۳۱ "	سید احمد افضل صاحب "	عہ/	۵	۴۰۵ "	خلیل الرحمٰن صاحب "	۴/
۲۰	۶۸۰۸ "	حمید الزماں صاحب "	عہ/	۴۴	۶۸۳۲ "	محمد احمد صاحب "	عہ/	۶	۴۰۶ "	جے ایم بارس صاحب "	۴/
۲۱	۶۸۰۹ "	محمد لیاقت اللہ خان صاحب "	عہ/	۴۵	۶۸۳۳ "	محمد صالحین صاحب "	عا/	۷	۴۰۷ "	سید حسین صاحب "	۴/
۲۲	۶۸۱۰ "	عبدالمجید صاحب "	۸/	۴۶	۶۸۳۴ "	عبدالاحد عثمانی صاحب "	عہ/	۸	۴۰۸ "	عبدالقادر صاحب "	۴/
۲۳	۶۸۱۱ "	محمد سلیم عبدالوہاب صاحب "	عہ/	۴۷	۶۸۳۵ "	سعیدہ خاتون صاحبہ "	عہ/	۹	۴۰۹ "	محمد ابراہیم علی صاحب "	عا/
۲۴	۶۸۱۲ "	فیاض الدین اینڈ کو "	عہ ۱۲/	۴۸	۶۸۳۶ "	عبدالرزاق صاحب "	۸/	۱۰	۴۱۰ "	عبدالحمید صاحب مظفری "	عہ/
۲۵	۶۸۱۳ "	محمد تقی صاحب "	۸/	۴۹	۶۸۳۷ "	محمد حیات اینڈ سنز "	صہ/	۱۱	۴۱۱ "	عبدالحمید اسمٰعیل صاحب "	عہ/
۲۶	۶۸۱۴ "	خواجہ محمد شفیع صاحب "	عہ/	۵۰	۶۸۳۸ "	محمد حبیب اللہ صاحب "	۸/	۱۲	۴۱۲ "	محمد امین محمد بشیر صاحبان "	عہ/
۲۷	۶۸۱۵ "	شیخ محمد سعید صاحب "	صہ/	۵۱	۶۸۳۹ "	اسمٰعیل شریف صاحب "	۸/	۱۳	۴۱۳ "	میر اصغر علی صاحب "	عہ/
۲۸	۶۸۱۶ "	شیخ محمد صدیق صاحب "	عہ/	۵۲	۶۸۴۰ "	حاجی عبدالوہاب صاحب "	عہ/	۱۴	۴۱۴ "	مولانا عبدالباری صاحب "	عہ
۲۹	۶۸۱۷ "	شاہ محمد انوار حسین صاحب "	۴/	۵۳	۶۸۴۱ "	حاجی عبدالکریم صاحب "	عہ/	۱۵	۴۱۵ "	حکیم عبدالرحمٰن صاحب "	۴/

حیدرآباد دکن

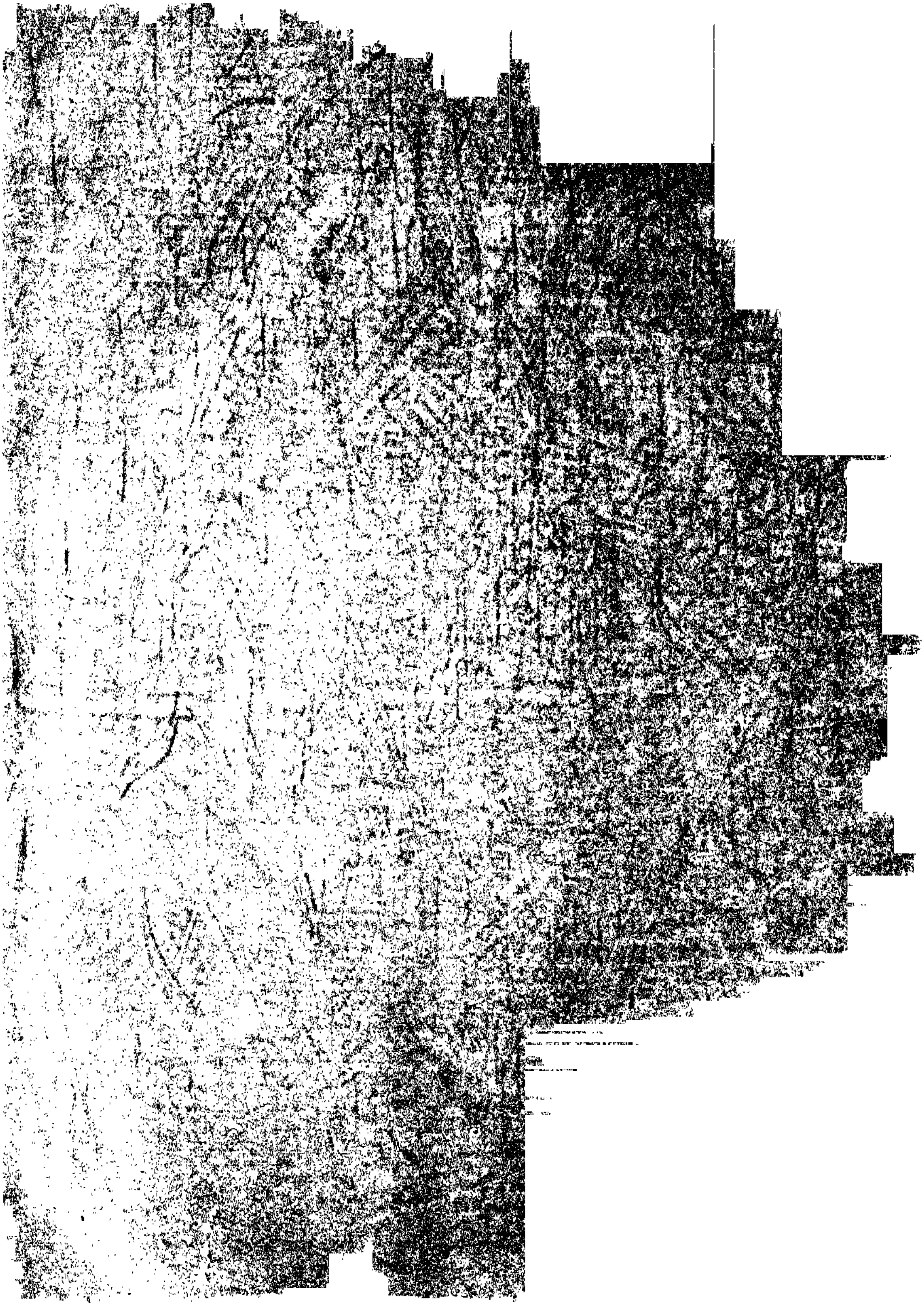
نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۶	۴۱۶	رحیم اللہ صاحب بمبئی	۸/					۲۳	۶۸۵ ڈی	دھونڈیا راؤ صاحب اورنگ آباد	۳/
۱۷	۴۱۷	عابد علی صاحب	۸/					۲۴	۶۸۶	رام لال صاحب	۳/
۱۸	۴۱۸	قاضی ... صاحب	۴/	۱	۸	اے کے قستان صاحب سکندرآباد	عہ/	۲۵	۶۸۷	سدہ لنگیا صاحب	۳/
۱۹	۴۱۹	خواجہ غلام جیلانی صاحب	۴/	۲	۳۸	محمد غازی الدین احمد صاحب بنگلور	بہ/	۲۶	۶۸۸	چندر سیکھر صاحب	۳/
۲۰	۴۲۰	سید فضل شاہ صاحب	۸/	۳	۴۰	ڈاکٹر اے ایل سعید صاحب	صہ/	۲۷	۳۶۹۲	حکیم اللہ صاحب ناندیڑ	بہ/
۲۱	۴۲۱	ایس لے بریلوی صاحب	ے/	۴	۵۰۲	حاجی محمد حمید شہاب الدین صاحب	عہ/	۲۸	۳۶۹۳	محی الدین علیخاں صاحب	للعہ/
۲۲	۴۲۲	ابوبکر صاحب چھوٹانی	۴/	۵	۵۰۳	محمد احمد صاحب خالدی	عہ/	۲۹	۳۶۹۴	میر کاظم علیخاں صاحب	للعہ/
۲۳	۴۲۳	محمد مرتضی صاحب	۴/	۶	۵۱۲	قمرالاسلام صاحب زبیری	سہ/	۳۰	۳۶۹۵	شیخ محمد اسمعیل صاحب	عہ/
۲۴	۴۲۴	حسن میاں کالے سلطان صاحب	عہ/	۷	۵۱۳	بشیرالدین احمد صاحب	للعہ/	۳۱	۳۶۹۸	محمد ابراہیم علیخاں صاحب	صہ/
۲۵	۴۲۵	شیخ احمد نیکے صاحب	۴/	۸	۵۱۶	نواب احمد خاں صاحب رائچور	للعہ/	۳۲	۳۶۹۹	خواجہ حسین صاحب	للعہ/
۲۶	۴۲۶	ڈاکٹر عبدالحق صاحب	عا/	۹	۵۳۰	جلال الدین صاحب اورنگ آباد	صہ/	۳۳	۶۱۰۱	قدرت اللہ خاں صاحب	صہ/
۲۷	۴۲۷	ڈی زوراخ صاحب	عہ/	۱۰	۶۷۲	شمس الحسن صاحب زبیری	بہ/	۳۴	۶۱۰۲	سید بشیرالدین احمد صاحب	بہ/
۲۸	۴۲۸	مسز ڈاکٹر کے اے حمید صاحب	۸/	۱۱	۶۷۳	بشیر حسن صاحب	۸/	۳۵	۶۱۰۳	محمد اعجاز حسین صاحب	للعہ/
۲۹	۴۲۹	سید حاجی عبداللہ صاحب	۳/	۱۲	۶۷۴	صادق علی عباسی صاحب	۴/	۳۶	۶۱۰۴	محمد جعفر خاں صاحب	عہ/
۳۰	۴۳۰	چودھری صاحب	عہ/	۱۳	۶۷۵	سید محمود مغربی صاحب	۴/	۳۷	۶۱۰۵	محمد عبدالشکور صاحب	بعہ/
۳۱	۴۳۱	حافظ محمد زکریا برادر	۴/	۱۴	۶۷۶	محمد ساجد صاحب	۴/	۳۸	۶۱۰۶	سید ریاض علی صاحب نظام آباد	عہ/
۳۲	۴۳۲	شیخ احمد صاحب	۴/	۱۵	۶۷۷	علیم اللہ صاحب	۴/	۳۹	۶۱۰۷	حامد بن شبیر صاحب	عہ/
۳۳	۴۳۳	عبدالحمید صاحب	۴/	۱۶	۶۷۸	حیات اللہ صاحب	۴/	۴۰	۶۱۰۸	عبدالعزیز صاحب	ے/
۳۴	۴۳۴	خلیل الرحمن صاحب	۴/	۱۷	۶۷۹	بشیرالدین صاحب	۴/	۴۱	۶۱۱۰	محمد یوسف صاحب	صہ/
۳۵	۴۳۵	قاضی عبدالرحمن صاحب	۸/	۱۸	۶۸۰	امین خاں صاحب	۴/	۴۲	۶۱۱۱	سید منظور حسین صاحب	بعہ/
۳۶	۴۳۶	عبدالسلام صاحب	۴/	۱۹	۶۸۱	سید محی الدین صاحب	۳/	۴۳	۶۱۱۲	دارا شاہ خاں صاحب اربود	ے/
۳۷	۴۳۷	کریم داد خاں صاحب	۸/	۲۰	۶۸۲	محمد ابراہیم صاحب	۳/	۴۴	۶۱۱۳	بی این اتھیراج صاحب	ے/
۳۸	۴۳۸	خلیل شرف الدین صاحب	۸/	۲۱	۶۸۳	دتاترے راؤ صاحب	۳/	۴۵	۶۱۱۴	سید شاہ علی حسین صاحب	ے/
		میزان کل ۳۱ للعہ/		۲۲	۶۸۴	بھگوان راؤ صاحب	۳/	۴۶	۶۱۱۵	محمد افضل الدین صاحب	عہ/

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۴۷	۶۱۱۶	محمد سمیع صاحب آرمور	صہ/	۵۹	۶۱۳۰	سید وجاہت علی صاحب	ے/			میزان کل عہ/	
۴۸	۶۱۱۷	آغا شیخ علی رضا صاحب "	[illegible]	۶۰	۶۱۳۱	محمد علی خاں صاحب "	للعہ/			**پنجاب و سرحد**	
۴۹	۶۱۱۸	سید محمد علی صاحب "	ے/	۶۱	۶۱۳۲	محمد طاہر صاحب صدیقی "	ے/				
۵۰	۶۱۱۹	غلام رسول صاحب "	ے/	۶۲	۶۱۳۳	معین الدین صاحب "	عہ/	۱	۶	جلال الدین اکبر صاحب لاہور	ے/
۵۱	۶۱۲۰	قمر الدین صاحب "	ے/	۶۳	۶۱۳۴	وزیع الہدیٰ صاحب "	صہ/	۲	۱۲	عبدالمجید قریشی صاحب "	صہ/
۵۲	۶۱۲۱	خواجہ حسن الدین صاحب "	ے/			میزان ۳۷۳				میزان کل ے/	
۵۳	۶۱۲۲	محمد عبدالحمید صاحب "	ے/							**دیگر**	
۵۴	۶۱۲۳	یٰسین حسین صاحب "	ے/			**مدراس**					
۵۵	۶۱۲۴	ایم وینکٹ ریڈی صاحب "	[illegible]	۱	۲۱	سید قادر صاحب مدراس	عہ	۱	۱۶	عالیمرتبت مشیر الملک قاضی	
۵۶	۶۱۲۵	محمد عبدالحفیظ صاحب "	ے/			میزان کل عہ/				علی حیدر عباسی صاحب بھوپال	عہ/
۵۷	۶۱۲۶	محمد زین العابدین صاحب "	صہ/			**سندھ**				میزان کل عہ/	
۵۸	۶۱۲۷	اعجاز اللہ خان صاحب "	صہ/	۱	۱۹	انصاری صاحب	عہ/				

عطیات

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱	۳	طفیل احمد صاحب کاندھلہ	صہ/	۷	۳۵	چراغ الدین محمد یوسف صاحب کلکتہ	صہ/	۱۳	۴۷	محمد عثمان صاحب گورکھپور	صہ/
۲	۴	عبداللہ بن علی صاحب جالنہ	[illegible]	۸	۳۹	ولی محمد صاحب جالنی	عہ/	۱۴	۴۸	محمد الدین صاحب لاہور	للعہ/
۳	۱۷	مجیب اللہ صاحب نجیب آباد	عہ/	۹	۴۰	عبدالسلام صاحب دہلی	[illegible]	۱۵	۴۹	سید احمد علی صاحب سوہاگپور	صہ/
۴	۱۸	محمد عبداللہ صاحب کالکا	عہ/	۱۰	۴۳	مرزا عابد حسین صاحب	[illegible]	۱۶	۵۲	الف شہاب الدین صاحب	عہ/
۵	۲۹	علی حسن صاحب سنگاپور	[illegible]	۱۱	۴۴	سکریٹری صاحب	عہ/	۱۷	۵۳	محمد عبدالقدیر صاحب رنگون	عہ/ ۲۰۰
۶	۳۴	سراج احمد صاحب جبلپور	[illegible]	۱۲	۴۶	مشتاق احمد صاحب ڈیرہ دون	عہ/	۱۸	۵۵	حاجی فضل الٰہی صاحب لاہور	[illegible]

نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ	نمبر شمار	حوالہ رسید نمبر	اسم گرامی جناب	رقم موصولہ
۱۹	۵۶	محمد عبد القیوم صاحب گونڈہ	عہ/	۳۱	۵۰۷ ڈی	حکیم عزیز الدین صاحب گلبرگہ	صہ/	۴۳	۵۲۲ ڈی	کرشن مورتی صاحب رائچور	سہ/
۲۰	۵۷	شاہ حسن صاحب حیدرآباد	عمہ/	۳۲	۵۰۸ ״	شیخ عبد اللہ صاحب ״	عہ/	۴۴	۵۲۳ ״	ہن من تپا صاحب ״	صہ/
۲۱	۵۸	محمد اعظم خاں صاحب قائم گنج	صہ/	۳۳	۵۰۹ ״	ولی الدین خانصاحب ״	ے/	۴۵	۵۲۴ ״	محمد عباس خانصاحب ״	عہ/
۲۲	۶۱	احمد محی الدین صاحب حیدرآباد	صہ/	۳۴	۵۱۰ ״	عبد العزیز خاں صاحب ״	صہ/	۴۶	۵۲۵ ״	عبد الحسن صاحب ״	عہ/
۲۳	۶۲	محمد یونس صاحب ״	صہ/	۳۵	۵۱۱ ״	سری نواس راؤ صاحب ״	سہ/	۴۷	۵۲۶ ״	نذیر حسین صاحب ״	عہ/
۲۴	[illegible] ڈی	محمد اسلام خانصاحب دہلی	عہ/	۳۶	۵۱۴ ״	سید طفیل احمد صاحب ״	عہ/	۴۸	۵۲۷ ״	بڑسے صاحب ״	صہ/
۲۵	۶۱۲۸ کی	محمد سمیع صاحب نظام آباد	صہ	۳۷	۵۱۵ ״	شیشا راؤ صاحب رائچور	عمہ/	۴۹	۵۲۸ ״	جمیس حیدر حسین صاحب گلبرگہ	صہ/
۲۶	۶۱۲۹ ״	عبد الرشید صاحب ״	ے	۳۸	۵۱۶ ״	شیخ محی الدین صاحب ״	صہ/	۵۰	۵۲۹ ״	معرفت شرف الدین صاحب برنی بمبئی	للعہ/
۲۷	۵۰۱ ڈی	سید جعفر علی صاحب گلبرگہ	عہ/	۳۹	۵۱۸ ״	سید عبد القادر صاحب ״	عہ/	۵۱	۳۹۹۲ سی	غلام جیلانی صاحب قندہار	عہ/
۲۸	۵۰۴ ״	نواب غوث یار جنگ بہادر صاحب ״	صہ/	۴۰	۵۱۹ ״	حاجی کے عبد الرزاق صاحب ״	صہ/			۱۲۹۵ میزان کل الـ[illegible] ۶/	
۲۹	۵۰۵ ״	گھرشے کر صاحب ״	عہ/	۴۱	۵۲۰ ״	محمد خواجہ صاحب ״	سہ/				
۳۰	۵۰۶ ״	سومن صاحب ״	عہ/	۴۲	۵۲۱ ״	لیستن جی صاحب ״	عمہ/				



رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۴۰۵

(مطبوعہ جامعہ برقی پریس دہلی)

(طابع وناشر شفیق الرحمٰن قدوائی نے دفتر ہمدردان جامعہ قرول باغ۔ نئی دہلی سے شائع کیا)